

# بلیک روز

بقلم سمرین شاہ

مکمل ناول

جسے پا نہیں سکتے

اُسے سوچ کر ہی خوش ہونا، عشق ہے ~

رات کا پہر تھا، میرے قدم جنگل کی طرف بڑھے اس کانٹوں سے بھرے دلدل والے جنگل میں ایک جھمکتا ہوا جگنو میری توجہ کا منتظر تھا جب میری نظر اس پر پڑی اور واقعی اس کی روشنی نے مجھے اپنی طرف کھینچا میں اس روشنی کی تاب میں آگئے چلنے لگی لیکن چلتے چلتے میرے پاؤں نے ریت کی نرمی محسوس کی، میں نیچے جھکی لیکن وہ ریت نہیں تھیں، ریت میں پیر دُخس تو نہیں جاتے تھے وہ آپ کے جسم کو تو نہیں اپنے اندر کھینچتے میرے بھولے پن نے مجھے بعد میں احساس دلایا یہ ریت ہی ہے لیکن یہ عام ریت نہیں یہ ایک دلدل تھیں، ایک ریگ رواں جو میرے آدھی ٹانگوں کو اپنی لپیٹ میں لیں چکا تھا، مجھے پھر ہوش آیا اور چیخے میرے حلق سے نکلنے لگی لیکن اس ویرانے میں کون تھا جو میری چیخوں کو سُنتا یہاں تک کے اب میرا آدھا جسم وہ جھکڑ چکا تھا میرے چیخے مدھم ہونے لگی تب کسی نے میرا بازو زور سے کھینچا میں نے دندھلائی نظروں سے سے دیکھا لیکن مجھے وہ نظر نہیں آیا حیرت کی بات ہے نا وہ ایک فورس تھی جو مجھے اپنی طرف زور سے کھینچ رہی تھی اس فورس نے مجھے زرا سی بھی تکلیف نہیں پہنچائی کیا تھا اس فورس میں جو مجھے نظر نہیں آرہی تھی لیکن دل کے قریب بھی لگ رہی تھی میں اسی کو ڈھونڈ رہی تھی جب میں نے نیلا آسمان دیکھا اس نیلے آسمان تلے جب میں نے نیچے دیکھا میرے ہر طرف پھول تھے کالے پھول اور

اس بلیک روز کے گارڈن میں میں نے ارد گرد دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا سوائے میرے

پھر ایک کالے چکادر میرے سامنے نظر آیا

اور اتنی تیزی سے آیا اور میں چیخ پڑی



میں تیزی سے اٹھی، آندھیرے میں مجھے کچھ نہیں نظر آ رہا تھا میرا چہرہ پسینے سے بھرچکا تھا چہرہ کیا بلکہ پورا جسم

میرے پسینے سے بھر گیا

پھر اچانک کسی کی آواز ابھری

"کوئی بُرا خواب دیکھا ہے۔"

نانو کی نرم آواز نے میری دل کی دھڑکن نارمل رفتار پہ لائی

"آپ کو کیسے پتا چلا!"

میں اپنے ساتھ بیٹھی رات کی تین بجے کے وقت تسبی پڑھتے ہوئے نانو سے پوچھا

نانو نے اپنی سائڈ کالیمپ آن کیا اور پھر میں نے انہیں مڑ کر دیکھا وہ سفید ڈوپٹے کے ہالے میں ہمیشہ کی طرح

خوبصورت لگ رہی تھی اور ان کے چہرے پہ نرم سی مسکراہٹ تھی

"ہی !! روز تو ایسے کرتی ہو تو پھر آج کیوں پوچھ رہی ہو!"

نانو نے پیار سے میرا بازو کھینچا میں کسی ننھی بچی کی طرح اپنی نانو کی آغوش میں آ گئی تھیں

وہ پیار سے میرے بال سملا رہی تھی

"ڈرنا چھوڑ دو ہما!"

نانو نے آہستگی سے کہا

"میں کہاں ڈرتی ہوں نانو! ڈر خود بخود آ جاتا ہے!"

نانو میری بچکانہ بات پہ کھل کر ہنس پڑی

"میری چندا ڈر پہ قابو بھی تو پایا جاتا ہے۔"

نانو نے میرے بال سہلاتے ہوئے کہا  
 "کہہ تو آپ صبح رہی ہے ڈر دو قسم کے ہے ایک جو آپ کو فائدہ دیتی ہے اور ایک آپ کو نقصان بس یہ آپ پر ہے  
 کے آپ نے کون سے والے کو خود پہ حاوی کرنا ہے۔"  
 نانو ہنس پڑی

"چلو اچھا ہوا سا نیکو لجنسٹ صاحبہ کا دماغ تو کام کیا ورنہ مجھے لگا پتا نہیں کون جھلی میرے ساتھ پندرہ دن تھی۔"  
 نانو نے بڑھ کر میری پیشانی پہ پیار کیا  
 "جس کی ماں اسے چھوڑ کر چلی جائے نانو تو وہ جھلا ہی ہو جاتا ہے۔"

میری نظر سامنے امی کی تصویر پہ گئی  
 وہ بالکل میری طرح تھی یا میں ان کی طرح تھی سمجھ نہیں آرہی کیا کہوں  
 میری اور امی کے رنگت، نقش، میں کوئی فرق نہیں تھا  
 وہی کالی عام سی آنکھیں، گہرا سانولہ رنگ پہ عام سے ہی نقوش بس میری ناک بابا پہ گئی تھی کھڑی مغرور انھی کی  
 طرح

امی کے بال کالے لمبے کندھوں تک آتے تھے جبکہ میرے شوڈر بوب تھے بابا کی دوسری بیوی بچوں کے سمیت  
 مجھے لڑکا ہی کہتے تھے بچپن میں تو روتی تھی میں لیکن پھر امی مجھے سمجھاتی کے بابا کا کوئی بیٹا نہیں اور تم مضبوط اور نڈر  
 ہو اس لیے تمہاری لڑکوں جیسی ہمت دیکھ کر وہ یہی کہتے ہیں، امی کی ہر بات پوزیٹو ہوتی کہی بھی ان کی زبان میں  
 نگٹیوٹی نہیں دیکھی امی کا کہنا تھا کہ نگٹیو بزدل لوگ ہوتے ہیں ہر وقت فضول سوچنا بھی شیطان کا کام ہے اس کا کام  
 ہے اسے کرنے دیں اس لیے میں نے بھی فضول سوچنا چھوڑ دیا میں بزدل تھوڑی تھی میں تو ماما کا بیٹا تھا ان کا سہارہ  
 بابا ان کے ساتھ نہیں ہے تو کیا ہوا میں تو تھیں لیکن امی مجھے اب اکیلے چھوڑ گئی نانو کے پاس انھوں نے مرنے سے  
 پہلے بھی کہا کہ میرا بیٹا اب نانو کا سہارہ بنے گا نانو کا خیال رکھے گا اور بابا سے بھی نہیں لڑیں گا ہاں بابا سے میں نے  
 لڑنا شروع کر دیا تھا کیونکہ وہ ماما کو تنگ کرتے تھے انھیں کہتے کے پاکستان اپنے ماما کے ساتھ واپس چلی جاوان کی  
 بیوی تنگ ہوتی ہے اور میں ان کی بیوی کے اس خواہش پہ تپ جاتی یہ کیسے خواہش ہوئی بھلا

پہلے خواہش تھی کہ وہ ماما کو ڈائیورس دیں دے ممانے چپ کر کے مان بھی لی حلائکہ نانوں نے اپنی قسم بھی دی تھی لیکن ماما کا دماغ واقعی خراب ہو گیا تھا جو کسی کی ایک نہ سنی بابا نے کہا کہ وہ آرام سے ان کے گھر رہ سکتی ہے وہ انھیں پریشان نہیں کریں گے یہ کہہ تو دیا تھا انھوں نے

لیکن نہ کرنے کے بجائے مزید کرنے لگے بابا نے اصل میں گھر ماما کے نام کیا تھا اور اب اگر کہنے لگے وہ گھر ان کی دوسری بیوی کے نام کر دیں ان کی خواہش ہے ماما نے پھر چپ چاپ کر کے نام کر بھی دیا بابا نے کہا وہ پھر بھی رہ سکتی ہیں ماما مان گئی

کبھی کبھار لگتا کہ ماما کوئی روبرو ہے جو بابا کہتے ہیں وہ سُن لیتی ہے پھر اس طرح مزید ڈیمانڈ پڑھتی گئی آخر میں جو کچھ میرے نام تھا وہ مانگنے لگے میری امی ڈٹ گئی لیکن یہ ڈٹنا مہنگا پڑ گیا اور بابا نے گھر چھوڑنے کا کہہ دیا امی چپ اس لیے تھی کہ کلیفورنیا میں رہائش مہنگی تھی وہ چاہتی تھی کہ بابا جو خرچہ دیں رہے ہیں اس سے میری پڑھائی اور پرورش ان کے بچوں کے برابر ہی ہو اور واقعی ایسا ہی ہوا تھا لیکن شاہد بابا کی بیوی کو میرے اچھے نمبرز ہضم نہیں تھے شروع تک چھوٹی معاملی ڈیمانڈ کرتی لیکن جب سے میرا آڈیشن سٹنفورڈ میں سائیکولوجی کے لیے ہوا تو ان کے دماغ ہی آوٹ ہو گیا حلائکہ میرا آڈیشن سکولر شپ پہ ہوا تھا لیکن وہ سمجھی سارا خرچہ بابا نے کیا ہے ہنو! بابا نے جیسے کرنا تھا، خیر تو ڈیمانڈ پر ممی نے گھر دینے سے انکار کر دیا جب تک میری شادی نہیں ہو جاتی لیکن بابا کو ایک بار جب ان کی بیوی کانوں میں بات ڈال دیں وہ شروع ہو جاتی ہے

"ہما! جاو بیٹا وضو کر لو نماز کا وقت ہو گیا ہے۔"

نانو کی آواز نے میری سوچوں کی داخل اندازی کی ابھی تو بابا کی سو بڑیاں کرئی تھیں لیکن شاہد اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتے کہ میں بابا کی شان میں گستاخی کرو۔

"جی نانو!"

میں منہ بسورتے ہوئے اُٹھ پڑی



"میرے خیال میں اب شفق نہیں رہی تو اب آپ لوگوں کا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔"

میں جو اپنی نانو کے لیے سوپ لیکر جا رہی تھی ڈرائنگ روم میں بابا کی آواز سنتے ہوئے رُکی یہ کب آئے !  
 "ہما تمھاری بیٹی ہے ریحان ! اس کا تو سوچو ابھی اس کو ڈگری نہیں ملی ابھی ایک سال ہوا ہے تین سال رہتے ہیں  
 اوپر سے اس کی شادی بھی کرنی ہے۔"

"وہ سب میں نہیں جانتا آپ پاکستان اپنے گھر کیوں نہیں چلی جاتی اس کی بھی شادی وہاں کروادیں ویسے بھی اتنا  
 لڑکیوں کا پڑھنا اچھا نہیں ہے خراب ہوتی ہے۔"  
 اس سے آگئے مجھ سے برداشت نہیں ہوا میں اندر داخل ہوئی  
 "تعلیم سے لڑکیاں برباد نہیں ہوتی ریحان صاحب ! بلکہ بے جالاڈ سے خراب ہوتی ہے اور آپ کی بیٹیاں ہو ہی ہے  
 میں نہیں۔"

میں تیزی سے کہتے ہوئے ان کے سامنے آئی  
 "ہما !"

نانو کی تنبیہ آواز آئی

"یہ تربیت کی ہے شفق نے باپ سے زبان چلائے اور اپنے باپ کو نام سے پکارے۔"

بابا کی آنکھوں میں سُرخ آگئی جبکہ چہرہ غصے سے لال ہو گیا

"ابھی تو میں نے کچھ نہیں کہا ریحان صاحب

اور انسان اپنی عزت خود کرواتا ہے میری ماں کی تربیت پہ انگلی نہ ہی اٹھائے تو بہتر ہے۔"

"ہما ! یہ تم کس لہجے میں اپنے بابا سے بات کر رہی ہو۔"

"آپ تو رہنے ہی دیں نانو اور کیوں ان کے سامنے التجا کر رہی ہے اتنا سب کچھ کر دیا اس شخص نے اور آپ منتوں

ترلوں میں لگی ہے امی کی زندگی انھوں نے برباد کر دیں یہاں تک کہ ان کو ختم کر دیا۔"

میں نے چیختے ہوئے کہا

بابا تیزی سے اُٹھے

"میرے گھر میں مجھ سے زبان چلا رہی ہو شرم نہیں آتی اور میں نے کب مارا ہے اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا مجھے

الزام نہیں دیں سکتی۔"

بابا بھی میری طرح چیخے

"ہما! اپنے باپ سے کس لہجے میں بات کر رہی ہو سوری بولو!"

نانو غصے سے بولی جبکہ میں ٹرے سامنے رکھتے ہوئے دل میں ایک مضبوط ارادہ بنا کر بولی

"سوری نانو! لیکن میں انھیں سوری نہیں کہو گی اینڈ فائن! آپ کو یہ اعتراض ہے ناکے میں آپ کے گھر میں بلکہ اس ملک میں رہ رہی ہوں کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں میں اور نانو اگلے ہفتے پاکستان کے لیے روانہ ہو جائیں گے اور آپ کو اپنی شکل بھی نہیں دکھائے گئے۔"

میں کہہ کر تیزی سے بھاگی

کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ میرے آنسو کوئی دیکھے کیونکہ لڑکے نہیں روتے اور میں ماما بیٹ

میں کمرے میں بیٹھی پیننگ کر رہی تھی ساتھ لیپ ٹاپ آن کیے

بھی دیکھ رہی تھی asylum امریکن ہارر سٹوری کی

مجھے ہارر چیزوں سے اوبزیشن سی تھی گوکہ کبھی کھبار ڈر جاتی لیکن پھر مطمئن بھی ہو جاتی تھیں کیونکہ نانو میرے

ساتھ سوتی ہے اوپر سے ان کا کہنا تھا جو نماز پڑھتا ہے ساتھ میں آیت الکرسی کا ورد کریں اسے تو کوئی نقصان نہیں

پہنچتا اس لیے میں ریکس انداز میں ڈھیروں ایڈونچر کرتی اب ہارر ناولز اور موبز بھی کسی ایڈونچر سے کم ہے کیا؟"

ہاں تو میں بڑے امہناک سے سین دیکھ رہی تھی ایک نرس ای سی یو کے قریب آرہی تھی مجھے پکا لگ رہا تھا کوئی

ضرور آگئے ہو گا اُن ایک چیز ہارر فلم میں مجھے بہت بُری لگتی ہے اتنا سلیو موشن اتنی دیر میں تو بھوت بھی اپنا سر پیٹ

لیں گا جتنا یہ لوگ آہستہ آہستہ اس جگہ کو پہنچتے ہیں ہاں تو جیسے میں نے سوچا تھا ویسے ہی ہوا لیکن اسپیسوڈ ختم ہو چکی

تھیں

میں نے بے زاری سے سے لیپ ٹاپ بند کیا اور پھر پیننگ میں لگ گئی اب کیا سائیکولوجی پاکستان سے کرنی پڑیں گی

ورنہ بابا نے جینا حرام کر دینا ہے میں جانتی ہوں امی کو بہت دکھ ہوگا لیکن کیا کر سکتے ہیں اب میرے پاس ایک نانو

ہی رہ گئی ہے میں نہیں چاہتی بابا ان کو بھی تنگ کر کے مار دیں وہ ویسے ہی بیٹی کی موت کے بعد بہت سنسیٹو ہو گئی

ہے اور نانو کے علاوہ میرا کون ہے فیصلہ مشکل تھا لیکن نانو کے لیے کرنا پڑا امی سے وعدہ جو کیا تھا میں انھیں سوچ میں گم امی نانو کو سوچ رہی تھی جب مجھے لگا کوئی مجھے دیکھ رہا ہے

میں نے تیزی سے سر اٹھایا وہاں کوئی نہیں تھا لیکن مجھے ایسا کیوں لگا کہ کوئی بہت ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا ہے اُف ہما! تم بھی کیا سوچنے لگ جاتی ہوں ابھی ہارر سیریز دیکھی ہے وہم تو لازمی ہونا تھا میں اپنے سر کو جھٹک کر آخری بیگ کی زپ بند کرنے لگی بس کپڑے اور بگس، امی کی تصویر کے علاوہ اور کچھ نہیں لیے کے جانا تھا ظاہر ہر چیز میرے باپ کی تھیں بیگ کو بیڈ سے اٹھا کر میں نے سائنڈ پھر رکھا اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگی سب کچھ سیٹ پا کر میں نے نیچے نانو کے پاس جانے کا سوچا

میں دروازے کے قریب آئی کوئی کالا سایہ میرے پاس سے بڑی ہی تیزی سے گزرا میری چیخ نکلتی نکلتی رہ گئی ایک دم تیزی سے پھینچے ہوئی یہ کیا تھا میں گھوم کر گھر کو دیکھا یہ اُپسیسوڈ واتی کچھ زیادہ دماغ میں اثر کر گئی تھی میں نے تیزی سے جا کر دروازہ کھولا اور گھبراہٹ کو مٹانے کے لیے نانو کو آواز دینے لگی



Nightmares will come pouring out of Hell when the Devil gets desperate.

میں اس آندھیرے کو پار کر کے چل رہی تھیں جب میں ایک جگہ داخل ہوئی جہاں ہر طرف آئینے تھے اس آئینے میں میرا عکس نظر آ رہا تھا حیرت کی بات میرے بال شولڈر کے بجائے کافی لمبے تھے اور میری رنگت پہ دمک رہی تھی ساتھ میں میں نے سفید رنگ کا لیس گاؤن پہنا ہوا تھا ایک پرنس یا ایک پری لگ رہی تھی اب یہ جھٹکے والی بات تھیں میں اور اتنی خوبصورت مجھے لگا ایک آئینہ مجھے دھوکہ دیں رہا ہے میں چل کر دوسرے کی طرف بڑھی وہ بھی یہی دکھا رہا تھا سب آئینے مجھے دھوکہ دیں رہے تھے میں نے کنفرم کرنے کے لیے اپنے جسم کو دیکھا تو اس میں میں سفید لیس میں ملبوس نہیں تھی جبکہ آئینے میں تھی دیکھا میں کہہ رہی تھی یہ آئینہ مجھے دھوکہ دیں رہا ہے مجھے یہ جگہ بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی تو میں یہاں سے جانے کا راستہ تلاش کرنے لگی لیکن یہ کیا اب رستہ کہاں گیا میں گھوم کر دیکھنے لگی لیکن ہر طرف آئینے کے سوا کچھ نہیں تھا اُف اللہ کہاں پھنس گئی

میں ایک آئینے کے قریب آئی اسے چھوا تو اس سے مجھے جھٹکا لگا میں ایک دم پھینچے ہوئی



میرے ہاتھوں میں یک دم درد کی لہر اُٹھی میں نے اپنے لب سختی سے بھینچ لیں کے میں چیخوں نامیں نے اپنے ہاتھ کو پکڑا اور زمین پہ بیٹھ گئی اُف اتنا درد کیا تھا اس آئینے میں میں آئی کہاں سے میں رونا نہیں چاہتی تھی لیکن تکلیف سے میری آنکھوں میں آنسو آنے لگے پھر ایک سایہ میرے قریب آیا میں نے تکلیف سے سر اٹھایا وہاں کوئی نہیں تھا لیکن آئینے میں مجھے نظر آ رہا تھا

وہ بلیو جینز اور سفید شرٹ میں ملبوس تھا اس کی پُشت ہی نظر آئی وہ میرے قریب ہی تھا بہت قریب میں ایک طرف بیٹھی اپنے ہاتھ کو پکڑیں آنسو سے بھری آنکھوں سے اس کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی پھر آئینے سے نظر ہٹا کر اپنے آس پاس دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا پہلے یہاں سایہ تو تھا وہ کہاں گیا پھر اچانک میں نے اس کی آواز سُنی "شش! مائی ایجنل!"

میں ڈر کر تیزی سے اُٹھی یہ آواز تھیں تو بڑی خوبصورت آواز لیکن میرا جسم ناجانے کیوں کانپ اُٹھا تھا یہ آخر کون تھا جو مجھے پندرہ دن سے چھیڑ رہا تھا "ہما! رُک جاو یہ بہت خطرناک آئینے ہیں!"

اس کی نرم آواز میں بے اختیار اُٹھی اور میں نے آئینے میں اس بلیو جینز گائی کو دیکھا وہ میرے فیورٹ گانے کی طرح تھا "آگ کا شعلہ لیکن روح کی ٹھنڈک۔"

سپارک جس کی نیلی آنکھوں سے ہی روشنی پھوٹ کر میرے اندر زندگی بھر رہی تھی اس کو دیکھ کر بندہ جم کر ہی رہ جائیں یا پھر وہی بیٹھ کر ساری زندگی اس کا جائزہ لیتا رہے اور اس شخص کو میرا نام کیسے پتا۔" اس کو دیکھنے سے میں اپنا درد ہی بھلا بیٹھی تھی آئینے میں وہ بالکل میرے قریب آ رہا تھا اتنے قریب کے مجھے ڈر تھا ڈر پتا نہیں کیسا ڈر وہ دیکھنے میں تو کتنا پیارا لگ رہا تھا کیا وہ مجھے نقصان دیں گا

وہ جیسے میرے قریب آ رہا تھا کے میری آنکھوں میں آندھیرا چھا گیا اور میرا بلیو جینز گائی کبھی غائب ہو گیا



میں آج پھر خواب سے اُٹھی آج اس خواب میں



میں نے وہ سایہ دیکھ لیا تھا وہ سیاہ بلیو جینز والا تھا جس نے میرا نام پکارا تھا وہ مجھے بچا رہا تھا یا کوئی نقصان کرنے والا تھا میں یہ سمجھنے سے قاصر تھی میں نے چہرہ موڑ کر دیکھا نانو بستر میں ہی موجود تھی اور سو رہی تھی مطلب ابھی تہجد کا وقت نہیں ہوا تھا میں ان کو دیکھتے ہی آہستہ سے اٹھی کمرہ ضرورت سے زیادہ ہی گرم تھا اور مجھے پیسنہ بھی خوب آرہا تھا سلپر زپہن کر میں واش روم کی طرف بڑھی..

واش روم کی واش بیسن پہ جھک گئی پانی کا ٹیپ آن کیا اور پانی نکلنے لگا میں ابھی تک اسے بلیو جینز والے کو سوچ رہی تھی مجھے وہ نظر آیا بھی تھا اور نہیں بھی لیکن جیسے وہ قریب آرہا تھا مجھے اس کے عکس کا دُندھلا پن کم ہوتا محسوس ہو رہا تھا آف میں کیسی گہری باتیں کر رہی ہوں جس سے میں خود بھی کنفیوزڈ ہو رہی ہوں میں نے منہ پر چھینٹے مارنے کے بجائے ٹیپ بند کر دیا اور آئینے کو زرا بھی نہیں دیکھا

"رُک جاو ہما! یہ آئینہ خطرناک ہے۔"

اس کی نرمابٹ ذدہ آواز میری کانوں میں اب بھی گونج رہی تھی سر جھٹک کر میں کمرے میں آئی دیکھا تو نانو نے کروٹ بدلی تھی میں انھیں دیکھتی رہی پھر میری نظر ماما کی تصویر پہ پڑی انھیں دیکھ کر میرے دماغ میں کچھ آیا میں بڑی ہی آہستہ دبے قدموں سے کمرے سے نکلی اور آہستگی سے دروازہ بند کیا



میرے قدم قبرستان کی طرف بڑھے، میں نے اپنی ہوڈی کو اپنے سر پہ لیکر گئی اور تیز تیز قدم اٹھانے لگی

نانو کو اگر پتا چلتا میں رات کے وقت گئی ہوئی ہوں تو انھوں نے تو مجھے جان سے مار دینا تھا جتنی بھی نرم میری نانو ہے اتنی ہی غصے والی بنے میں وقت نہیں لگتا

جو ہی قبرستان کے قریب پہنچی مجھے لگا میرے دل میں ڈر آئے گا لیکن میرا دل بالکل خالی سا محسوس ہو رہا تھا صبح مجھے اس ملک کو چھوڑ دینا تھا اور امی سے بھی دور ہو جانا تھا



ہم اس وقت ایرپورٹ پہ بیٹھے ہوئے تھے نانو نے ابھی ایرپورٹ والوں کے ساتھ صحیح بعث لگا چکی تھی وجہ یہ تھی ہماری فلائٹ چار گھنٹے ڈیلے ہو گئی تھیں اور نانو کا غصے کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

"بتاؤ بھلا صبح ہی صبح آنا پڑا میری ابھی نفل رہتے تھے اسے بھی اسے موئے فلائٹ کی خاطر چھوڑنے پڑے اب ہم چار گھنٹے بیٹھ کر کیا کریں گے۔"

نانو غصے سے کہتے ہوئے بیگ سے اپنی تسبی نکالتے ہوئے بولی میں سٹیفن کنگ کا ناول پکڑے ایک نظر نانو کو دیکھا اور مسکرا پڑی

"کوئی نہیں نانو دیکھیں کتنی شاپس ہیں اگر آپ نے کوئی دیکھنی ہے تم میں لیں جاؤں آپ کو!"

میں نے صفحہ پلٹتے ہوئے کہا

"مجھے کبھی نہیں جانا اور لڑکی کبھی تو چھوڑ دیا کرو کتابوں کو کبھی اللہ اللہ بھی کر لیا کرو۔"

میں نے ہلکی سی گھوری اپنی نانو کو نوازی

"کیا مطلب نانو پانچ وقت کی نمازی ہوں پھر بھی آپ ناخوش ہی رہے گا۔"

"صرف نمازوں سے کچھ نہیں ہوتا چند اللہ کی ذات کو ہر وقت یاد کرنا چاہیے بیشک ہمارے پاس سب کچھ کیوں نہ ہوں لیکن اس کی ہر ایک ایک نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔"

نانو نے اب کی بار نرمی سے کہا ویسے ان کی استغفار کی تسبی ویسے کمال کی ہے ایک دم ہی ان کا غصہ ٹھنڈا کر دیتی ہے خیر میں نے آگے سے کچھ نہیں کہا بس سر اثبات میں ہلا کر پڑھنے لگی اس کی سٹوری تھی بڑی ہی دلچسپ اس کو پڑھتے پڑھتے انسان دوسری دنیا میں چلا جاتا ہے یہ کہانی بھی بڑی ہی دلچسپ تھیں اس میں انسان لگتا اسی ہی دنیا کا ہو جاتا میں بھی اس دنیا میں چلی گئی یہ ایک سادے سے کوٹنج کا منظر تھا جہاں اندھیرے کے بجائے دوپہر کی روشنی تھیں میرے قدم اس کوٹنج کی طرف بڑھ رہے تھے میں نے ارد گرد دیکھا دیکھنے میں تو بالکل شاندار اور خوبصورت

سمر ہاؤس لگ رہا تھا میں دروازے کے قریب آئی جہاں گھر کے ساتھ ایک جھولا لگا ہوا تھا جو ہی میں نے دروازے کی ہینڈل کو پکڑا ہی تھا تبھی جھولا تیزی سے جھولنے لگا میں نے ایک دم چہرہ موڑ کر دیکھا تو وہ بالکل سٹل تھا میرا وہم ہو گا میں نے اپنا سر جھٹکا اور دروازے کے ہینڈل کو پھر پکارا اور کھولا

اندر تیز روشنی نے میری آنکھوں میں چُبن ہونے لگی

کے میں ایک دم ہوش کی دُنیا میں آئی جب نانو کی آواز پہ چوکی اور بک میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی

میں نے نانو کو دیکھا جو تیز سے انگریزی میں سکیورٹی سے بات کر رہی تھی وجہ مجھے نہیں سمجھ میں آئی میں سر جھٹک کر کتاب پہ متوجہ ہوئی لیکن یہ کیا میری بک کدھر ہے؟ میں نے نیچے جھک کر دیکھا وہاں بھی نہیں تھیں

"بیڑا غرق کریں امریکا والوں کا جب سے یہ ڈونلڈ ٹرمپ آیا ہے سُکھ ہی چھین لیا ہے ہمارا۔"

نانو کی آواز سُنتے ہوئے میں بنا جواب دیں تیزی سے اُٹھی

اور ارد گرد دیکھنے لگی میرے اس طرح چہرے پہ پریشانی سے ڈھونڈتے ہوئے نانو نے مجھے دیکھا تو بولنے لگی

"کیا ہوا کیا ڈھونڈ رہی ہو؟"

"نانو میری بک!"

"ایک تو توبہ لڑکی ابھی بھی تم پڑھ رہی تھی دھیان کہاں ہوتا ہے تمہارا!"

میں نے اپنا بیگ اٹھایا اور تقریباً اپنا منہ گھسا کر ڈھونڈنے لگی آخر وہ گئیں کہاں

بلا آخر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد میں تھک ہار کر چہرہ پہ بیٹھ گئی اپنا سر تھام لیا وہ میری فیورٹ بک تھی اور اتنی مہنگی تھی پورے پوکٹ منی اس پہ خرچ کیے تھے ماسے بھی ڈانٹ پڑی تھی ماما کی ڈیٹھ کے بعد تو پڑھی ہی نہیں اور جب پڑھنے کا وقت ملا تو غائب

"اب منہ نہ لٹکائے بیٹھی رہنا کوئی بات نہیں دوسری لے لینا۔"

"نانو وہ فیوٹی ڈالرز کی بک تھی!"

میں نے انھیں صدمے سے دیکھتے ہوئے کہا

"جانتی ہوں میں اب بھگتو پھر تمہاری ماں کو پتا تھا تم چیزیں سنبھال کے نہیں رکھتی اس لیے تو ڈانٹا تھا تمہیں۔"

"پر نانو اس کی سٹوری اتنی ریل تھی۔"

میں بس اتنا سا کہہ کر پھر ارد گرد دیکھنے لگی شاہد ادھر ہی ہو کچھ سوچتے ہوئے میں اُٹھی

"اب کدھر!"

نانو نے سر اٹھا کے دیکھا

"ایسی ہی شاپس کا چکر۔"

اگر انھیں کہتی کے میں بک ڈھونڈنے جا رہی ہوں پہلے تو وہ مجھے ڈانٹتی پھر جھاڑ پلا کر اپنے پاس زبردستی بیٹھاتی

"کوئی ضرورت نہیں ہے بیٹھو میرے ساتھ۔"

نانو نے لگتا ہے میری سوچ پڑھ لی تھی اس لیے انھوں نے مجھے کہا

"نانو اب میں تین چار گھنٹے ایسے تو نہیں بیٹھ سکتی۔"

میں نے ریزنگ دیں

"میں بھی تو بیٹھی ہوں۔"

"اب کی بات اور ہے۔"

"ٹھیک ہے پھر جاو!"

میں مسکراہٹ دبا کر آگئے بڑھ گئی



میں نے اپنے ہیڈ فون اتارے اور آخری بیگ اٹھایا اور ٹرالی پہ رکھ کر نانو کو دیکھا جو اپنے بیگ سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی

"کیا ڈھونڈ رہی ہے نانو۔"

نانو نے سر اٹھایا نہ ہی کوئی جواب دیا

میں ان کا انتظار کرنے لگی کہ وہ جب آگئے چلے گی تو میں چلوں گی اس لیے بازو ٹرالی کی ہینڈل کے ساتھ رکھ کر میں

بیگز پہ نظر رکھی نانو نے اپنا پاسپورٹ نکالا اور بولی "چلو!"

"ویسے نانو کیا مری میں بھی امریکا جتنی ٹھنڈ ہے۔"

میں دلچسپی سے نانو کو دیکھتے ہوئے بولی

"ہاں امریکا میں تو دو ہی موسم ہے یا تو شدید سردی یا شدید گرمی یہاں پاکستان میں ہر قسم کے موسم پائے جاتیں

ہیں ہر جگہ کی بات ہی الگ ہے اور ہمی! اگر تم میرا گھر دیکھو گی نا تو پھر تم امریکا کو بھی بھول جاو گی۔"

نانو اپنے گھر کے ڈیٹیلز بتانے لگی اور میں ساتھ ٹرالی گھسیٹے دلچسپی سے اُنھیں سُن رہی تھی جب مجھے ایک بار پھر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی میں نے مڑ کر دیکھا وہاں کوئی بھی مجھے نہیں دیکھ رہی تھا اُف لگتا ہے میں ممالکی ڈیٹھ کے بعد ٹروما میں چلی گئی ہوں لگتا ہے کچھ دن تو ناولز اور فلمز کو فل حال چھوڑنا پڑیں گا۔ سارے کام نپٹا کر ہم بلا آخر ایئر پورٹ سے باہر نکلے اور نانو نے ایئر پورٹ کے گاڑی لینے کے بجائے فون سے اُپر ہی منگوائی باہر بھی وہ ایسے ہی کرتی تھی میں تو بہت کم جایا کرتی تھی کیونکہ میری پاس اپنی سائیکل تھی اگر بارش ہوتی تو کبھی کبھار بس کا استعمال کرتی تو ہاں نانو نے کار منگوائی اور مجھے پارکنگ والی سائڈ پہ چلنے کو کہا میں سر ہلاتے ہوئے ان کے پیچھے چل پڑی اچانک میری ٹرالی اٹک گئی میں اسے گھسیٹنے لگی لیکن وہ پھر بچ میں رُک جائیں جھنجلا کر زور سے پُش کیا وہ جھٹکا کھا کر آگے گیا میں اسے پکڑنے کے لیے بھاگی نانو نے مڑ کر مجھے دیکھا اور مجھے پکارا اور میں نے تیزی سے بھاگتے ہوئے پکڑا اس کو پکڑ کر میں نے دیکھا میرا ایک بیگ دور جا کر گرا تھا میں نے اسے ایک سائڈ پہ کھڑی کر کے بیگ کی طرف بڑھی اور بیگ اٹھانے لگی جب ایک کار میرے سامنے تیزی سے آئی میرا چہرہ سفید ہو گیا لیکن کسی نے میرا بازو سختی سے پکڑا اور مجھے کھینچا میرا پیر پھسلا اور میں گرنے لگی جب اس نے میرا دوسرا بازو پکڑا میں نے آنکھیں سختی سے بند کر کے لمبے لمبے سانس لینے لگی اُف اللہ کا شکر جان بچ گئی میری اور جب میں نے آنکھیں کھولی میں ایک دم سٹل ہو گئی واٹ اند اور لڈ یہ کیسے ہو سکتا ہے

یہ تو بلیو جینز والا تھا



اس پہلے میں اسے غور کرتی یا اس کا جائزہ لیتی وہ چل پڑا، میں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو نانو بھاگتے ہوئے آئی اور

میرا چہرہ موڑ کر اپنے ساتھ لگایا

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا ہما!"

نانو کا لہجہ بھرا گیا اور وہ مجھے اپنے ساتھ لپٹائے پیار کرنے لگی میری توجہ اس کے بجائے نانو کے کانپتے وجود پہ آئی نانو بہت بہادر تھی وہ ممی کی ڈیتھ کے بعد بھی نہیں روئی لیکن ان کا آخری سہارہ اور ماما کی آخری نیشانی میں ہی تھی اگر وہ مجھے کھودیتی تو ان کا کیا ہوتا لیکن وہ کیا تھا کیا وہی تھا جو میرے خواب میں آیا تھا اُف یا آخر ہو کیا رہا ہے؟

"میں تمہارا صدقہ اتارٹی اللہ نے میری بچی بچالی۔"

نانو میرے سے الگ ہوتے ہوئے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی میں مسکرا کر نانو کے گرد بازو حائل کر کے جھک کر بیگ اٹھایا

"چلو نانو مجھے اندازہ ہوا آپ مجھ سے کتنا پیار کرتی ہے اب تو مجھے ڈانٹنی گی تو نہیں۔"

نانو نے مجھے گھورا اور میں ہنستے ہوئے انہیں پیار کرنے لگی



میں سفر میں اتنی تھکی ہوئی تھی کہ میں نے مری دیکھا ہی نہیں اُف مجھے اپنے سونے پہ اتنا غصہ آیا لیکن جب دروازہ کھول کر باہر نکلی تو ایک منٹ کے لیے ٹھہر گئی واوا آئی مین یہ کوئی ونڈر لینڈ سے کم نہیں تھا میں نے آج تک اتنا امیزنگ ہل سٹیشن نہیں دیکھا تھا پتا نہیں باہر کے اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئے لیکن ادھر میری ماما کا بچپن گزرا تھا وہ بڑی ہوئی تھی ان کی شادی ہوئی تھی مجھے ابھی بھی ماما کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی کچھ لوگوں کو بیشک عجیب لگ رہا ہوگا لیکن کیا کرو اپنی ماں کی دیوانی ہوں

"ہما اب اندر بھی آ جاو!"

نانو نے دروازے پہ پہنچ کر مجھے کہا میں اسے دلکش نظارے کو اپنے اندر سموئے لمبی سانس کھینچ کر اپنی ہوڈی کے جیب میں ہاتھ ڈالے مڑ پڑی

ہاں لگتا ہے زندگی میں بہت کچھ ہونے لگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا اب ہوگا پتا نہیں بس مجھے لگ رہا ہے



گھر کے اندر داخل ہوتے ہی میں نے ارد گرد کا جائزہ لیا

یہ باہر سے جتنا بڑا لگ رہا تھا اندر سے اتنا ہی چھوٹا تھا یہاں زیادہ جگہ نہیں تھی کیونکہ میں جیسے لیفٹ ہوئی تھی کچھ آدمی ہمارا وہاں سامان رکھ رہے تھے اس لیے وہاں سے مڑ کر واپس سیدھا جانے لگا اوپر کی سڑکیاں نظر آئی اس کے ساتھ دو چھوٹے صوفے جن کے اوپر کپڑا ہوا تھا نانو نے اپنا بیگ سائنڈ ٹیبل پہ رکھ کر کپڑے کو کھینچا جس سے دھول اور مٹی اوڑھی اور وہ بے اختیار کھانسنے لگی میں نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور آگئے بڑھی

"آپ ہٹ جائے میں کر دیتی ہوں نانو۔"

"نہیں دوہی صوفے ہیں تم ایسا کرو پردے ہٹا دو پھیچے لان کا بہت خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے۔"

نانو نے دوسرا کپڑا کھینچا اب میں کھانسنے لگی اور منہ پہ ہاتھ رکھا پھر ہٹا کر بولی

"ریلی نانو!"

"ہاں میں اور تمہارے نانا ہمیشہ پردے ہٹا کر کافی پیا کرتے تھے۔"

میں نے جا کر پردہ ہٹایا اور میرے منہ سے ایک بار پھر واؤ نکلا واقعی میں کسی جنت میں آگئی تھی یہاں چھوٹے سے بیک یارڈ کے ہر قسم کے پھولوں سے بھرا ہوا تھا بیچ میں چھوٹا سا میڈیم سائز فوارہ تھا جو ابھی بند تھا لیکن دیکھنے میں تو بڑا صاف ستھرا لگ رہا تھا گھاس بھی کٹی ہوئی تھی مطلب صحیح کش پش لان تھا جس میں چھوٹے چھوٹے گرین لائنس نظر آرہی تھی وہ جگنو تھی ٹوٹلی چھوٹی سے فیری لینڈ ویسے ایک بات ہے گھر کا تو خیال نہیں رکھا گیا کیونکہ ابھی ادھر سے دھول مٹی نکلی لیکن پھیچے کے لان کا رکھا گیا یہ بڑی عجیب سی بات ہے

"نانو!"

"ہمم!"

"آپ نے کسی بیک یارڈ کا خیال کرنے والا رکھا تھا۔"

"نہیں تو!"

"تو یہ دیکھیں یہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔"

نانو میرے سامنے آئی انھوں نے دیکھا پھر مجھے

"یہ ویران سا تمہیں خوبصورت لگ رہا ہے۔"



میں نانو کی بات پہ حیران ہوئی "یہ آپ کو ویران لگ رہا ہے یہ کتنا خوبصورت ہے ایسا لگتا ہے کہ کوئی چوبیس گھنٹے سے اس جگہ کا خیال رکھتا رہا ہے اس میں اس کی لگن اور محبت دکھ رہی ہے۔

میں نے انھیں اشارہ کیا جو ابھی بھی میری آنکھوں کی چمک بڑھا رہا تھا

"مجھے تو کافی سارے گھاس اور جھاڑیاں کے علاوہ کچھ نہیں نظر آ رہا ہے تم بھی نانا کی زبان میں بات کرتی ہو بیکار سی چیزوں کو بھی شاعرانہ انداز میں بیان کرنے لگتی ہو۔"

میں منہ کھولے نانو کو حیرت سے دیکھ رہی تھی کبھی اس دلکش ترین لان کو آف میں سائیکو لوجسٹ بن تو رہی ہوں لیکن لگ رہا ہے سائیکسٹریٹ کی ضرورت پڑ نہ جائے

میں پردے کو ایسے ہی چھوڑ کر نانو کی طرف بڑھی اب جو سامان لائی تھی اسے تو سیٹ کرنا تھا اوپر سے مجھے اب شدید بھوک لگ رہی تھی مطلب شدید ترین



نانو کا ارادہ تھا وہ اپنے کمرے میں سوئے جو ایک سائڈ پہ ہی تھا اور تھا بھی خاصا چھوٹا سا لیکن میں ماما کے کمرے میں سونا چاہتی تھی کیونکہ ان کی جو کھڑکی تھی وہ پیچھے کی لان کے نظارے کے ساتھ بہت سے ہلز درخت سے بھرے نظر آتے تھے ایک اور بات تھی چھوٹی سی بالکنی بھی تھی جس کے ساتھ ایک درخت لگا ہوا تھا لیکن نانو کے وہم خبردار رات کے وقت بیٹھی جن حاضر ہو جائے گئے اور وہ بھی عاشق ہو جائے گئے ایسا بھی کبھی ہوتا ہے بھلا جن آج کل کے دور میں بھی ہو اور میرے یہ انسان عاشق نہیں ہوئے جن ہو گئے بھلا؟

نانو تو سونے چلی گئی جبکہ میں ایسی صوفیہ پہ بیٹھی رہی، ہاتھ میں کافی لیس سوچ میں گم ہو گئی زندگی نے مجھے کہاں سے کہاں لیکر جانا تھا امریکہ سے پاکستان میں ماما سے بارہ ہزار کلو میٹر دور ہو گئی کیا میں نے صحیح کیا یہاں آ کر پتا نہیں افسوس جیسے فیلنگز تو نہیں تھی بس ایک عجیب سی بے چینی تھی اور اس بے چینی کو میں سمجھنے سے کاٹ رہی تھی

میں اتنی سوچ میں گم تھی کہ اچانک سرد ہوائوں نے میری گردن کے بال کو کھڑا کر دیا میں ایک دم کانپ اُٹھی یہ ہوا کہاں سے آئی مڑ کر دیکھا کھڑکی لائونج کی کھلی ہوئی یہ کب کھلی؟ آخر یہ ہو کیا رہا ہے سر جھٹک کر اُٹھی اور کھڑکی

کو بند کرنے کے لیں اُٹھی لان ابھی بھی میرے نظر کو روشنی سے بھر رہا تھا پتا نہیں نانو کو کیوں نہیں نظر آ رہا تھا لگتا ہے ان کی نظر کمزور ہو گئی ہے یا پھر ان کا دل اتنا ویران ہو گیا ہے کہ انہیں خوبصورت شہ بھی آندھیرے سے بھری لگتی ہے لیکن نانو کے دل میں آندھیر کیسی ہو سکتی ہے ان کا دل تو اللہ کی یاد میں رہتا ہے اور جو شخص دل سے اللہ کو یاد کرتا ہے تو اس کا دل ویران کیسے ہو سکتا ہے۔

اچانک ایک جگنو میرے قریب آیا میرے چہرے پہ بے اختیار مسکراہٹ آ گئی میں اس کو چھونے لگی کہ وہ دور جانے کے بجائے میرے قریب آ گیا جیسے وہ میرا منتظر تھا میں نے اپنی ایک انگلی آگے کی اور وہ میری انگلی پہ جا بیٹھا یہ کیسے ہو سکتا ہے میں خوشی سے جھوم اُٹھی کچھ سوچتے ہوئے اپنی پینٹ کی بیک پوٹ سے میں موبائل اٹھا کر سنیپ لو موبائل نکلا اور اپنی انگلی کے قریب لیکر گئی لیکن یہ کیا جگنو نظر نہیں آ رہا تھا میں نے کنفرم کرنے کے لیں دوبارہ انگلیوں میں دیکھا وہاں تو وہ بیٹھا ہوا تھا پھر دوبارہ کیمرہ اس پر لیکر گیا اب اچانک مجھے عجیب سی گڑبڑ محسوس ہوئی میں سیدھا کیمرہ لان کی طرف لیکر جانے لگی کہ اچانک میرا فون ڈیڈ ہو گیا "واٹ دا ہیل ! " میں نے تیزی سے کہا ابھی تو چارج کیا تھا اُف یہ آئی فونز زندگی عذاب مچا کر رکھ دیتی ہے جنجھلا کر میں نے فون اپنی جیب میں واپس رکھا اور سویٹر کے بازو اپنے ہاتھوں تک لیکر میں نے دو منٹ کے لیں لان کو دیکھا اور پھر سر جھٹک کر کھڑکی بند کر کے چل پڑی



ماما کا کمرہ چھوٹا سا تھا لیکن ماما نے بہت مینشن کر کے رکھا تھا چھوٹا سا راز کا بیڈ کے ساتھ دو سائڈ ٹیبل اور ایک الماری کے ساتھ ساتھ سے ڈیسک جس میں وہ پڑھا کرتی تھی ٹی پینک کے کمبینیشن کا کمرہ مجھے ماما کی یاد دلانا تھا ماما سے پوچھتی کہ وہ ان کا فیورٹ کمرہ ہے تو وہ ہمیشہ سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ دیتی یہ میرا فیورٹ کمرہ نہیں ہے یہ کسی سپیشل انسان کا ہے اور یہ سپیشل انسان مسٹری رہا کیونکہ آج تک مجھے یہ سپیشل انسان پتا ہی نہیں چلا نہ کیس نے پتا کرنے کی کوشش کی نہ ماما نے مجھے کبھی بتایا

گرم گرم بستر سے اُٹھنے کا دل نہیں کر رہا تھا مجھے لیکن خیر اُٹھنے تھا نماز تو ہر گز چھوڑنی نہیں تھی لیکن وضو میرے لیں اتنی ٹھنڈ میں کرنا اتنا مشکل ہو جاتا نانو کو بتایا بھی تھا تو کہتی تھی کہ حضرت علی کا کہنا ہے انہیں دنیا میں سردی

کا وضو اور گرمی کے روزے بے حد پسند تھے اور پھر جو بات نانو نے منہ سے نکالی وہ کیسے ٹالا جاسکتا ہے سو بڑی ہی مشکلوں سے اٹھی اور وضو کے لیس واش روم کی طرف بڑھی آج حیرت کی بات ہے میرے خواب میں وہ بلیو جینز والا نہیں نظر آیا تو بہ ہے ہما تم نے تو اس کا نام بلیو جینز والا ہی رکھ دیا خود سے کہتے ہوئے ہنس پڑی وضو کر کے باہر آئی تو مجھے حیرت کے طور پر مجھے اتنی ٹھنڈ نہیں لگی چلوں اچھا ہے نانو کہہ رہی تھی کے جائے نماز الماری کے نیچے پڑی ہوئی ہے حالانکہ اس کی بھی ضرورت نہیں تھی میرے بیگ میں پڑی ہوئی تھی بیگ سے لمبی سے چادر نکال کر میں نے اپنے گرد لپیٹی اور الماری کی طرف بڑھی اور جیسے ہی الماری کھولی میرا منہ حیرت سے کھل گیا یہ کیا واقعی ماما کی الماری ہے بڑے بڑے پوسٹر لگے ہوئے تھے اور وہ بھی مائیکل جیکسن کے ماما کو کیا مائیکل جیکسن پسند تھا یہ میرے لیس قابل شکوک کی بات ہے کیونکہ جہاں تک مجھے یاد ہے ماما کو تو زہر لگتا تھا پلاسٹک کی منہ والا اور یہاں تو ان صاحب کے پوسٹر لگے ہوئے ہیں۔

میں نے جائے نماز نکال کر الماری کو بند کیا اور مڑی کر نانو سے پوچھنے کا ارادہ کر کے جائے نماز بچھانے لگی اور نیت باندھ لی



"تمھاری اصل ہستی تو تمھاری سوچ ہے باقی تو صرف ہڈیاں اور خالی گوشت ہیں۔" ~ رومی

میں نیچے آئی تو مجھے کھٹ پھٹ کی آوازیں آرہی تھیں امریکہ میں تو ایسا لگتا کسی میوزم یا لائبریری آگئے ہو ایک خاموشی تھی وہاں خاموشی دو قسم کی ہوتی ہے روح کو سکون بخشنے والی اور روح کو کانپ دینے والی میرے لیس دونوں ہی تھیں کتابیں پڑھتے وقت سکون بخش اور سوچتے ہوئے خطرناک سڑھیوں سے اتر کر میں کچن کی طرف بڑھی نانو ناشتے بنا رہی تھی ساتھ میں کسی سے بات کر رہی تھی اور وہ تھی ایک پیاری سی سولہ سال کی بچی دیکھنے میں تو کوئی فائرنگ رہی تھی لیکن لباس اور بولنے کا انداز یہاں کا معلوم ہو رہا تھا وہ بچی مڑی اور مسکرائی میں بھی مسکرا پڑی اور میں نے اسے سلام کیا اس نے بھی جواب میں مجھے سلامتی بھیجی اور اس کی آواز ہاؤ کیوٹ ! چھوٹی سی بچوں جیسی آواز نانو مڑی اور مجھے دیکھا

"اٹھ گئی ! نیند کیسی رہی ڈر کر اٹھ تو نہیں گئی؟"

تو بہ ایک تو نانو کو ڈیٹیل سے ضرور پوچھنا تھا اب بچی کے سامنے تھوڑا ہی اچھا لگے گا کہ میں رات کو سوتے ہوئے اُٹھ جاتی ہوں وہ بھی ڈر کر

"نہیں نانو آرام سے سو گئی تھی۔"

"چار دفعہ آیت الکرسی پڑھی ہوگی تبھی آرام سے سو گئی چلو اچھا ہے نماز کے لیں بھی ٹائم سے اُٹھ گئی تھیں۔" میں چھوٹے سے کچن کے چھوٹے سے ٹیبل کی کرسی پہ بیٹھ گئی اور مسکرا کر نانو کو دیکھا اور اس لڑکی کو وہ بھی شرمیلی انداز سے مسکرا پڑی

"جی نانو پڑھ لی تھی وقت پر نام کیا ہے آپ کا؟"

میں نے نانو کو جواب دیں کر لڑکی سے پوچھا

"غالیا!"

وہ آہستہ سے بولی

اس کا نام کافی یونین لگا مجھے کیونکہ میں نے آج تک نہیں سنا

"ہاں ہمایہ غالباً ہے تمہاری ماما کی دوست تھیں نا غزل اس کی بیٹی ہے۔"

نانو نے پلیٹ میرے سامنے رکھی سامنے جوس کا ڈبہ اٹھایا اور اس سے بولی

"آؤ بیٹھو اچھا! تو یہ غزل آنٹی کی بیٹی ہے تبھی کہو اتنی پیاری کیوں ہے۔"

غالیا میرے جواب پر بلش کر گئی

"تھینک یو آپی!"

"تو کیسی ہے آپ کی ماما کدھر ہے وہ آئی نہیں۔"

میں نے پینٹ بڑاٹھایا اور اپنے ٹوسٹ پر لگاتے ہوئے بولی ایک دم خاموشی چھا گئی جو مجھے بہت محسوس ہوئی اور میں نے سر اٹھا کر دیکھا غالباً کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی میرے دل کو کچھ ہوا کیا اس کی بھی میری طرح ممانہیں

ہے

"امی کا تین سال پہلے آکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ان کی دونوں ٹانگیں نہیں رہی وہ گھر پہ ہوتی ہیں۔"

او تو وہ زندہ ہے لیکن پیرالیز ہیں مجھے بہت دکھ ہوا یہ ماؤں کی زندگیوں میں اتنے دکھ کیوں ہوتے ہیں  
"ادھر آؤ!"

میں نے ہاتھ آگئے کر کے اشارہ کیا پہلے تو وہ مجھے دیکھتی رہی پھر اپنی نمی صاف کرتے ہوئے آگئے بڑھی میں نے  
اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پاس پڑی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا  
وہ بیٹھ گئی تو میں نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا بلکہ پکڑیں رکھا اور لہجے میں بشاشت لاتے ہوئے بولی  
"نانو آپ نے اس گڑیا کی کوئی خاطر داری کی یا ایسی باتوں میں لگ گئی اس کے ساتھ اگر نہیں تو بہت ہی بیڈ کام کیا  
آپ نے ناشتہ کیا ہے آپ نے۔"

میں نے اس سے پوچھا اس نے سر اثبات میں ہلایا میں مسکرا پڑی  
"چلو اگر کیا بھی ہے تبھی پیٹ بڑ ٹوسٹ کھانا ہوگا مجھے اکیلے کھاتے ہوئے بوریت ہوتی ہے۔"  
نانو مجھے حیرت سے دیکھ رہی تھی لیکن میں ان کی حیرت زدہ آنکھوں کو انور کر کے لگی ہوئی تھی  
"چلو شاباش پھر مجھے اپنی پیاری ماما سے بھی ملوانا۔"  
میں نے اسے پلیٹ آگئے کی

"آپ کے گھر میں اور کون کون ہے۔"

"صرف میں اور میری ماما۔"

وہ ٹوسٹ کا بائٹ لیتے ہوئے بولی

"آہا اچھا!"

میں خاموشی سے کھانے لگی نانو بھی اپنا ناشتہ لیکر ہمارے پاس آگئی

"آپی آپ نے ویسے میرے پاپا کی بارے میں نہیں پوچھا۔"

اس کی حیرت زدہ لہجے پہ میں نے ایک دم سر اٹھایا

"ہاں آپ کے پاپا؟"

مجھے اس سوال پر سمجھ نہیں آئی کہ کیا بولوں

"سب پوچھتے ہیں میرے پاپا کے بارے میں صرف آپ ہے جنہوں نے نہیں پوچھا۔"

اب کی بار وہ آرام سے بولی میں نے خود کو کمپوز کیا

اور پوچھا

"آپ کے پاپا کیا آرمی میں ہیں جو آپ کے پاس نہیں ہوتے۔"

مجھے پتا تھا فضول سوال تھا لیکن پوچھنا پڑا

"جی آپ کو کیسے پتا۔"

وہ مزید حیرت سے بولی

"کچھ لوگوں کے فادر زان کے ساتھ نہیں ہوتے ویسے ہی گیس لگایا۔"

"لیکن وہ تو لاہور ہوتے ہیں اپنی دوسری وائف اور بچوں کے ساتھ۔"

او تو سیم سٹوری

"اواو کے!"

میں آگے سے کیا کہتی وہ لڑکی مجھ سے باقیوں کی طرح پوری سٹوری سُننے اور مصنوعی ہمدردی کی توقع کر رہی تھی مگر میں ایسی نہیں تھی

نانو نے میری طرف مسکرا کر دیکھا میں نے بھی اور اس کے ساتھ آنے کا وعدہ کیا کہ ابھی میں گھر سیٹ کر لو پھر ضرور آؤ گی وہ خوشی سے مجھے ضرور آنے کا تاکید کرتے ہوئے چلی گئی



نانو کو صفائی والا یا والی نہیں مل رہا تھا تو وہ خاصی پریشان دکھ رہی تھیں اور دوسرا ان کے گھر میں جھاڑوں بھی نہیں تھا تو وہ اور جنجھلا اُٹھی اور بڑبڑانے لگی

"لو بتاؤ بھلا اب گھروں میں سے جھاڑوں بھی چوری ہونے لگیں ہیں ضرور اس سیکنہ کا کارنامہ ہوگا میں سال تک نہیں دیکھنے آئی تو سوچا کیوں نہ اُٹھا ہی لو میں۔"

نانو بڑبڑاتے ہوئے گرد اور مٹی کو کپڑے سے مارنے لگی

میں جوٹی وی کی ڈسٹنکٹ کر رہی تھیں ہنس پڑی  
 "اللہ نانو ایک سال پُرانے جھاڑوں کا کیا کرتی آپ اس نے بھی تو مٹی سے بھرا ہوا ہونا تھا اور بُری بات نانو ایسے  
 کسی بھی الزام نہیں لگاتے۔"

نانو نے مجھے گھورا میں نے اپنی مسکراہٹ دبائی  
 "پاکستان آکر آپ کی زبان زیادہ نہیں چلنے لگی ہما بیگم۔"  
 "نانو شوہر! میری تو پہلے بھی چلتی تھی ابو کے سامنے لگتا ہے آپ بھول گئی۔"  
 میں شرارت سے بولی

"کتابوں میں لگی ہوئی زیادہ ہی اچھی لگتی ہو اور ٹی وی کو ایسے تھوڑی صاف کرتے ہیں او ہوا ایک تو تمہاری ماں  
 پڑھنے کے علاوہ کچھ تو سکھاتی لگتا ہے مجھے ہی اب ٹرینگ کرنی ہوگی۔"

"یہ آپ کو پورے بیس سال بعد یاد آیا نانو۔"

"لڑکی پٹو گی مجھ سے۔"

"اچھا بھئی۔"

میرا پیر ٹیبل سے لگا میں زور سے گری مجھے لگا میرا سر جا کر ٹی وی ٹرالی پہ لگے گا لیکن شکر ہے بچ گئی  
 "میں ٹھیک ہوں!"

میں نے تیزی سے کہا

"ہما! او خدا یہ کیا کرو اس لڑکی کا!"

نانو پریشانی سے کپڑا پھینک کر میری طرف لپکی

میں بامشکل اٹھ پائی لیکن شکر ہے اٹھ گئی نانو نے میرا چہرہ تھاما

"ادھر دکھاؤ کہی چوٹ وٹ تو نہیں لگ گئی۔"

ان کے لہجے میں پریشانی ہی پریشانی تھی

"میں ٹھیک ہوں۔ نانو!"



میں نے مسکراتے ہوئے انھیں تسلی دیں ویسے سربڑی زور سے لگا تھا  
 "تم نا بیٹھی رہا کرو جان نکال دیتی ہو میری۔"

نانو نے ہلکی سے چیٹ لگائی

"اچھا میں ایک کام کرتی ہوں جا کر کچھ سامان لیں آتی ہوں اس میں آپ کا یہ جھاڑوں بھی شامل ٹھیک ہے۔"

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میں کسی سے منگوا لو گی تمہیں تو راستے بھی نہیں پتا۔"

"نہیں نانو سامنے تھوڑے سے فاصلے پہ ہے دکان۔"

میں تیزی سے بولی

"تم نے کب دیکھی تم تو سوئی وی تھیں۔"

ہاں میں نے کب دیکھی میں تو سوئی وی تھیں

"شاید دیکھیں ہے ادھر ہی پاس میں ہے واکنگ ڈسٹنس پر ویسے بھی مجھے چلنے کی بڑی عادت ہے دو دن ہو گئے اب

پیروں میں درد ہو رہا ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے رُکو میں پیسے لیں آؤ اور سنو کوئی فضول جگہ کہی مت جانا سیدھا دکان جانا اور جلدی سے واپس آ جانا

۔"

"جی نانو!"



میں شاپ کی طرف چل رہی تھیں آج میں کچھ نہیں سوچ رہی تھیں بس ایسے ہی کبھی وادیوں تو کبھی گیلی سڑک کو  
 چلتے چلتے میری نظر ایک دم ایک بڑے سے محل نما گھر پہ پڑی اس کا ڈیزائن بالکل کسی برٹس ٹایپ تھا اس کی طرف  
 ایک راستہ بنا ہوا تھا اور بل بورڈ پہ لکھا ہوا تھا

"زلفیقار ہاؤس!"

میں بڑھنے لگی پھر نانو کی آواز کانوں میں گونجی لیکن دیکھنے میں کتنا مزے کا لگ رہا ہے بلیک اینڈ وائٹ کھڑکیاں بھی  
 صحیح ہارر ٹایپ لگ رہی ہیں دیکھنے ہی جا رہی ہو کون سا کوئی حملہ کرنے

میں وہ کارٹرک کے بجائے سڑھیوں والی سائڈ کی طرف بڑھی جس کے فاصلے میں اتنے بڑے بڑے سٹیپ تھے میں ایک دم اوپر پہنچ گئی تو دیکھا بیچ میں ایک اور ٹریک تھا میں اس سائڈ پہ چل پڑی اب مجھے گھر قریب سے نظر آیا بہت سے پھول اور پودے پڑیں ہوئے تھے ہر قسم کے پھول پڑیں ہوئے تھے کچھ پتوں کی ڈیزان پورے پلر اور دیواروں میں ہوئے وے تھے سو کول میں آگئے چل رہی تھی یہ جگہ تو بہت بڑی ہے بھئی اور یہ ٹریک کتنا لمبا چلنا پڑیں گا میں ارد گرد دیکھ رہی تھی کے پانی جہاں اکٹھا ہوا تھا وہاں میرا پیر پھسلا اور میں حسب معمول گرنے لگی جب کسی نے مجھے پکڑا

"میں ٹھیک ہوں!"

میں خود سے بڑبڑائی



میرا پیر پھسلا تھا میں زور سے گری تھی یا نہیں گری تھی یہ کیا تھا یہ سٹیفن کنگ کے ناولز کا زیادہ ہی اثر ہو رہا ہے "آپ ٹھیک ہے!"

کسی کی بہت ہی سوفٹ آواز اتنی سوفٹ آواز میرے کانوں میں گونجی میرا جسم پتا نہیں کیوں کانپ اٹھا میں مڑی میں نے اسے دیکھا وہ میرا بلیو جینز گائی وہ تو میرے خوابوں میں آیا تھا یہ کیا وہ اس وقت پولیس یونی فورم میں ملبوس تھا اس کی ہائیٹ بہت لمبی تھی، میں تو کوئی بچی لگ رہی تھی حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا میری ہائیٹ بہت اچھی تھی لیکن یہ اس کی بلیو جینز جیسی آنکھیں پتا نہیں کیوں میں اس کی آنکھوں کو جینز کے ساتھ کمپیر کر رہی تھی اس کے سلکی کالے بال واقعی کسی لڑکی سے زیادہ ہی سلکی تھے اور اس کے شارپ جبروں پہ ہلکی کالی سی شیو بڑھی ہوئی تھی جو اس کی سُرخ سفید رنگت پہ بیچ رہی تھی پتا نہیں وہ کیا تھا مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی میں اسے کیسے ڈیسکرایپ کرو لیکن ایک لفظ میرے دماغ میں تھا "وہ واقعی کوئی سپارک تھا جو میرے وجود کو ہلا گیا تھا۔"

"مس ہما! اریو اوکے۔"

اس کے منہ سے میرے نام سُنتے ہی میں بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گئی اس کو میرا نام کیسے پتا کیا میں واقعی کسی ناولز

کی دُنیا میں چلی گئی ہوں  
 اس نے میرے سامنے چٹکی بجائی میں چونکی  
 "آئی آئی آم او۔"  
 ہائے ہامت ماری مجھے سمجھ نہیں آئی کے کیا بولو  
 اس کے بھنویئے کھینچی گئی  
 "آپ ٹھیک تو ہے نا؟"  
 وہ اب کی بار تیسری بار پوچھا  
 "جی جی کچھ کہا آپ نے۔" اُف! میرا لہجہ کیوں گھبرا دیا ہوا ہے وہ جیسے میری کیفیت سمجھ چکا تھا کیونکہ اس الو کے  
 چہرے پہ دبی سی مسکراہٹ آئی تھی  
 "جی میں ٹھیک ہوں!"  
 میں نے جلدی سے اس کے کچھ کہنے سے پہلے کہا  
 "اور جی میں خراب ہوں!"  
 وہ مسکرا کر اب بولا  
 "جی!"  
 "آپ کوچ وورڈ کچھ زیادہ ہی پسند ہے بہر حال آپ کو اس سائنڈ پہ نہیں آنا چاہیے تھا۔"  
 وہ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا مجھے شرمندگی ہوئی  
 "ایئم سوری!"  
 میں رُکے بنا تیزی سے بھاگی  
 "ارے! سُنیے!"  
 اس کی آواز پیچھے سے آئی توبہ نانو کو پتا چلا تو کٹ پڑیں گی  
 اس لیس دُکان کی طرف بھاگو

میں نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا کیا یہ واقعی معجزہ تھا کیا واقعی خواب میں دیکھا انسان سچ ہو سکتا ہے  
یہ سال بہت عجیب ہونے لگا ہے میں تو کہہ رہی ہوں  
میں جلدی پاتھ سے نکلی اور دکان کی طرف بڑھی..

"نانو!"

میں نے جب نوالہ منہ میں ڈالائے تو نانو سے کچھ سوچتے ہوئے کہا  
"جی بولو چندا!"

نانو نے پانی کا گھونٹ پہلے پیا اور پھر کہا  
"ام یہ ماما کے کلوزٹ میں مائیکل جیکسن کی تصویریں کیوں تھیں؟"  
مجھے اب یہ بات یاد آئی سارا دن تو وہ بلیو جینز سوار تھا  
نانو کا ہاتھ ایک دم رُک گیا اور انھوں نے سر جکھالیا  
"پتا نہیں اچھا مجھے تو نہیں پتا تھا۔"  
میں سمجھ گئی نانو نہیں بتانا چاہی تھیں  
"نانو سسپلی کہہ دیں کے نہیں بتانا۔"

میں نے منہ بنایا

"نہیں مجھے واقعی نہیں پتا کہ شفق نے کوئی ایسے پوسٹر رکھیں ہوئے ہو مجھے دکھانا۔"  
"آپ ماما کے کمرے میں کبھی نہیں گئی۔"

مجھے سمجھ نہیں آرہی تھیں کے آگے سے کیا کہوں نانو نے نظریں چرائی اوپر سے وہ کہہ رہی ہے انھوں نے ماما کی  
الماری آج تک نہیں دیکھی

"گئی ہوں لیکن اس کی الماری وغیرہ کو میں نے کبھی نہیں چھیڑا اسے پسند نہیں تھا۔"  
وہ کہہ کر دوبارہ کھانا کھانے لگ گئی سمجھ نہیں آ رہا کہ ہو کیا رہا ہے بڑی ہی عجیب باتیں اتنی مسٹری می کے مرنے کی  
بعد ہونی تھیں

"جی میں خراب ہوں !"

"آپ ٹھیک تو ہے نا ہما !"

اوشوٹ ساری باتوں میں بھول گئی اس کو میرا نام کیسے پتا اس نے بولا تھا میرا نام آپ ٹھیک ہے ہما؟  
اُف میں اس سے پوچھ کیوں نہیں سکی  
"ہما کہاں کھو گئی؟"

نانو کی آواز پہ میں نے سر اٹھایا اور نفی میں سر ہلایا  
"پڑھائی شروع کر دو ہما اس سے پہلے تمہارا دماغ خراب ہو جائیں !"

میں نے اپنے دل میں کہا



صبح کے سات بج رہے تھے میں بوراندا میں اپنے نوٹس بنا رہی تھیں میرا آڈیشن اس سال ویسے ہونے سے رہا تو  
ایک سال تو بیٹا ضائع نیکسٹ ایر مجھے جانا پڑیں گانا نو کو تو بہت افسوس تھا لیکن مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا ٹھیک  
ہے اس سال نہیں تو اگلے سال شروع کر لو گی بیٹھے بیٹھے ایسی سوچ میں گم ہوئی جب جھاڑوں مارنے کی آواز پر میں  
ایک دم چونکی اس بلیو جینز کے بعد مجھے خواب کوئی نہیں آیا حیرت کے بات ہے میں کیا دوبارہ دیکھنے جاؤ نہیں اگر اس  
نے مجھے پھر سے دیکھ لیا تو بڑی بے عزتی ہو جائیں گی لیکن مجھے وہ گھر دیکھنا ہے کتنا خوبصورت گھر تھا اُف مجھے اندر  
سے دیکھنا اس لیں اُٹھ پڑی اور ماسی کو دیکھا اس سے سوچا کہ پوچھو

"ام بات سُنئے۔"

اس نے سر اٹھایا

"جی بی بی۔"

"وہ جو ذولفقار ہاوس ہے اُدھر کون رہتا ہے۔"

پھر میں نے اس کا چہرہ ایک دم سفید ہوتے دیکھا

"جج جی مجھے نہیں پتا۔"

اگر پتا نہیں تو ہکلا کیوں رہے ہیں نیور مائنڈ

"لیکن وہ ایک۔"

"بانو! بات سُنو یہ کھڑکی صاف کر دینا۔"

نانو کی طرف وہ جلدی متوجہ ہوئی جیسے جواب نہیں دینا چاہی تھیں اُف دل کرتا ہے اس عجیب دُنیا اور عجیب لوگوں

کو گولی سے اُڑادوں لیکن گولی دُنیا سے کیسے ختم ہوگی اللہ!"

میں باہر کی طرف بڑھی جب نانو کی آواز آئی

"تم کدھر ہے!"

اُف نانو کی تیز نظریں

"ایسی واک کے لیں اب گھر میں تو ایسے نہیں بیٹھ سکتی۔"

"دودن تو ہوئے تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے فضول میں باہر جانے کی۔"

"نانو یہ کیا بات ہوئی۔"

میں نے منہ بسورا

"میں بس اُدھر اُدھر واک کرو گی۔"

"نہیں اتنی صبح صبح اچھا نہیں ہے بعد میں چلی جانا ہے۔"

"جیسے آپ جانے دیں گی اُدھر ایسا کیا ہے۔"

"میں نے یہ کہا کہ یہاں کچھ ہے۔"

انہوں نے تیزی سے جواب دیا

"تو میں بھی کہہ رہی ہوں سیف جگہ ہے اور۔"

"ہما بعت نہیں اور اس وقت تو ہر گز نہیں!"

"سات ہی تو۔"

"ہما!"

نانو کا لہجہ سخت سے سخت ہو رہا تھا

"اُف ٹھیک ہے!!!"

میں اپنی آنکھیں گھما کر بکس اٹھانے لگی یہ کیا واٹ ان داورلڈ میری بک میری کھوئی ہوئی بک

"نانو!"

میں اونچی آواز میں اس بک کو پکڑتے ہوئے بولی

"کیون چیخ رہی ہو ادھر ہی ہوں!"

"نانو میری کھوئی ہوئی بک لیکن یہ ادھر کیا کر رہی ہے۔"

"ہما میرا اب دماغ خراب نہ شروع کر دینا۔"

"نہیں نانو میں ابھی تین کتابیں لائی ہوں اور یہ اس کے ساتھ پڑی ملی ابھی اور یہ مجھے ایرپورٹ میں نہیں ملی تو ادھر کیسے آگئی۔"

نانو نے سر تاسف سے ہلایا اور ماسی کو دیکھا

"میری نواسی جھلی سائیکو لٹی پڑھ رہی ہے اور سائیکو ہو جائے گی۔"

وہ ماسی کھی کھی کرنے لگی میں نے اسے گھورا

"نانو کوئی بات تو بلیو کر جایا کریں۔"

"ہاں ہاں میں نے کون سا انکار کیا۔"

نانو نے سر جھٹکا

"اللہ اللہ یہ غائب ہو گئی تھیں تو یہ اچانک کیسے مل گئی۔"

نانو خاموشی سے چلی گئی مطلب میں اپنی بکواس میں لگی رہو!



میں نے بک پھینک کر باہر جانے کا فیصلہ کیا چاہیے نانو کو اچھا لگے کے بُرا



توبہ

نمبر ون ماما کی ڈیٹھ

نمبر دو پاپا کو ہمارا یہاں سے نکلانا میرا اس ملک آنا

تیسری ویر ڈر ڈر میسر پلس وہ بلیو جینز والا

اور لاسٹ بٹ ناٹ لیسٹ عجیب حرکتیں اور کچھ مسٹری

چلتے چلتے خود سے بڑبڑا رہی تھی اس وقت میں بلیک پینٹ اور گرین شیفون ڈریس جس کے اوپر گرین سویٹر تھی پھر

بھی صبح کی ٹھنڈ سے میرے دانت بج رہے تھے اللہ ان حرکتوں پر اتنی جنبجھلاہٹ ہوئی وی کے کچھ پہنا ہی بھول گئی

لیکن ویسے بھی باہر جا رہی تھیں جب نانو نے روکا

کسی کار کی ہارن کی آواز آرہی تھی اور میں اپنی دنیا میں گم ایک تو میری دنیا سے آپ سب بھی بور ہو گئے کیسی عجیب

پاگل سے لڑکی جس کے ساتھ پاگلوں والی حرکتیں ہو رہی ہیں اس لیں اسے دو رخ سے دیکھیں تب ہی آپ کو اصل

کہانی سمجھ آئے گی



تعارفی تقریر کا اختتام



ہم اپنی دنیا میں کھوئی چل رہی تھیں جب پیچھے سے ریخ رور کی ہارن کی آواز نے اسے چونکانے پر مجبور کر دیا وہ مڑی تو

اس نے پہلے نا سمجھی سے دیکھا اور پھر جلدی سے سائنڈ پہ ہوئی اس کی نظر کار کے اندر انسان پر نہیں پڑی لیکن اس

شخص کی نظر ہمارے پڑ گئی تھیں اس لیں کار ایک جگہ روکی اور ہمارے بھی تک سوچوں میں گھڑی درخت کے پاس جا کر

کھڑی ہو گئی

اور رُنین ذولفقار بس اسے دیکھتا رہ گیا وہ بہت ہی زیادہ سوچ میں تھیں وہ اتنا سوچتی کیوں تھیں رُنین کار سے اترا

اور اس طرف بڑھا اور جو ہما تھیں وہ اپنے ناخن درخت پر کرھوچ رہی لب کو دانتوں تلے دبائے نیچے کی طرف دیکھ رہی تھی پھر وہ ایک دم درخت کو مکامار کر مڑی اس کا پیر پسھلا اور وہ گرنے لگی جب رُننیں نے پوری سپیڈ سے اسے بھاگ کر پکڑا اور ہما تیزی سے بولی

"میں ٹھیک ہوں۔"

تیزی سے کہتے ہوئے جب اس کی نظر جب رُننیں کی سکائی بلیو آنکھوں پر پڑی کیونکہ کے یہ آنکھیں اس کا ہر جگہ پیچھا کرتی رہی تھیں تو

اس کا منہ کھل گیا اور جیسے رُننیں سمجھ گیا کے وہ کیا سوچ رہی ہے اس نے جلدی سے ہما کو سیدھا کیا لیکن چھوڑا نہیں کیونکہ جو اس کی کیفیت ہو گئی تھیں اس سے وہ دوبارہ گر سکتی تھیں

اور ہما کا منہ ابھی تک کھلا کا کھلا رہا

"آپ گرتی بہت ہے۔"

حالانکہ یہ دوسری بار تھا لیکن رُننیں ایسے بول رہا تھا جیسے ہما بار بار اس کے سامنے گر چکی ہو یہ بات ہما نے نوٹس نہیں کی کیونکہ وہ ابھی تک اس کی میجیکل آنکھوں میں کھوئی وی تھیں پھر ایک دم اس کا منہ بند ہوا پھر بنھوئے کھینچی گئی اور پتا نہیں کنفیوزڈ سوچو میں وہ تیزی سے بولی

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔"

اب کی بار رُننیں کی ائی بروز اوپر ہوئی کنفیوزڈ سی

"میری وجہ سے۔"

اس نے ابھی تک ہما کو پکڑا ہوا تھا

"اب چھوڑ بھی دیں!"

ہما نے اس کا ہاتھ تیزی سے ہٹایا لہجے میں ڈھیروں ناگواری لے آئی جو رُننیں کو بہت محسوس ہوا

"سارا کام تو آپ کی وجہ سے ہوا ہے کون ہے آپ! ہر طرف کیوں نظر آتے ہیں۔"

ہما دل کی بات بول بیٹھی

"ہیں! میں کل ہی تو نظر آیا ہوں اور میری وجہ سے البتہ میں نے آپ کو بچایا ہے رہی بات کون کی تو میں ایس پی  
رُنین ذولفقار ہوں!"

"اچھا تو یہ اسی کا گھر ہے آواز کتنی پیاری ہے۔"

ہما دل میں بولی

"آپ ایس پی ہوں یا ڈی ایس پی میری بلا سے لیکن بار بار نہ آیا کریں۔"

اس کے کہنے کا مطلب خواب تھا لیکن رُنین کے خاک پلے پڑنا تھا

"میں کہاں آیا ہوں آپ کی طبیعت ٹھیک ہے!"

"آپ آتے تو ہیں؟"

ہما جھجھلا کر بولی

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی گھر جائے ویسے بھی باہر ٹھنڈ ہے۔"

وہ کہہ کر مڑ پڑا جب ہما کو وہ بات یاد آئی

"آپ کو میرا نام کیسے پتا!"

رُنین مڑا

"کیا؟"

"آپ کو سُنائی نہیں دیا لگتا ہے لیکن یہ کے آپ کو میرا نام کیسے پتا!"

ہما کے لہجے میں بے چینی تھیں

"ام مجھے کیا پتا آپ کا نام؟"

"ہے آپ نے اس دن مجھے کہا تھا ہا آپ ٹھیک ہے۔"

اس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ آئی

"آو آپ کا نام ہما ہے بیرڈ سے انسپریشن لی تھیں

ہما کو اس بات پر غصہ آیا  
 "ناٹ فنی مسٹر بلیو جینز!"  
 "بلیو جینز مس ہما؟"  
 وہ نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا  
 "اُف مجھے بتائیں کے آپ کو میرا نام کیسے پتا!"  
 ہما نے چڑ کر کہا  
 "ابھی تو آپ نے مجھے بتایا نیو مائنڈ مس ہما پھر بات کریں گئے ویسے کہاں رہتی ہے آپ۔"  
 اس کے لہجے میں دلچسپی تھیں  
 "کوئے کافی اب بتائیں مجھے بلیو میرا مطلب ہے ایس پی صاحب کے اس دن آپ نے مجھے جب پکڑا تھا تو میرا نام  
 کیسے پتا چلا۔"  
 "ارے وہاں تو جن رہتے ہیں آپ کیا جن ہیں!"  
 اس کے لہجے میں اشتیاق آیا  
 "ویسے آپ بڑی مزے کی باتیں کرتی ہے لیکن کیا کریں ڈیوٹی پر جانا ہے پھر ملاقات ہوگی۔"  
 وہ پیاری مسکراہٹ اچھال کر چلا گیا  
 اور ہما مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی  
 "اُف! آگ لگے سب کو!"  
 وہ غصے بھری نظر زلنین کی طرف دیکھنے لگی جواب اپنی ریخ رو رہ پہ بیٹھ چکا تھا زلنین نے ایک نظر مر رہ پر ہما کا لال  
 بھپو چہرہ دیکھا اور پھر گلاس پہن کر آگئے بڑھ گیا  
 اور ہما اپنے گھر کی طرف مڑ چکی تھیں  
 skull skull skull skull skull skull  
 "کدھر گئی تھیں؟"

نانو نے جیسے ہی اسے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو گھور کر بولی  
"ایسی ہی چہل قدمی کرنے۔"

ہما کے لہجے میں بیزاری تھیں

"اور یہ چہل قدمی ذولفقار ہاوس سے آگے تک کیوں گئی۔"

ہما ایک دم رُک گئی اُف پکڑے گئے بیٹا

"کون سا ذولفقار ہاوس؟"

انجان لہجے میں وہ کہتی لگے بڑھنے لگی جب نانو اس کے سامنے آئی

"ہما! جھوٹ بھی بولنے لگی گئی ہوا"

"ایسا کیا ہے وہاں جو آپ مجھے منع کر رہی ہے۔"

"وہاں کچھ نہیں ہے لیکن وہاں کی سڑک کافی خطرناک ہے۔"

نانو نے نظر چراتے کہا

"او کام آن یہ تو کوئی ریزن ہی نہیں ہوئی رہنے دیں آج مجھے سے کوئی بات نا ہی کریں تو بہتر ویسے ہی دماغ میرا پہلا

خراب ہے۔"

ہما خراب لہجے میں کہہ کر سڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

اور نانو اس کو دور جاتا ہوا دیکھنے لگی اب انھیں لگ رہا تھا یہاں آ کر انھوں نے سب سے بڑی غلطی کی ہے



بیڈ پہ جانے کے بجائے وہ سیدھا پچھلے ٹیرس کی طرف چل پڑی

اس کنفیوزن نے اس کا بیرا غرق کر دینا تھا اس لیس اس کنفیوزن کو گولامارنے کے لیس وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی

سرد ہوائوں کی لہروں نے اس کے چہرے کو چھوا

خود کو ریلکس کرنے کے لیس وہ زمین پہ بیٹھ گئی اور بازو اپنے ٹانگوں کے گرد لپیٹ لیے پھر اس نے آنکھیں بند

کر دیں اچانک وہی آنکھیں

"اُف بھاڑ میں جاو تم! جو کوئی بھی!"

جنجھلاتے ہوئے اُٹھی اور اپنی بے چینی دور کرنے کے لیس وضو کرنے لگی سوچا کے سارے شیطانی کام چھوڑ کر قرآن پاک کی تلاوت ہی کر لی جائے ممانے تو ہمیشہ سے اس کو عادت ڈالی تھیں کے فجر کے بعد فورن تلاوت کرنی ہے بس ماما کی ڈیتھ کے بعد وہ سب بھول گئی تھی بس نانو کی ڈانٹ زور سے نماز پڑھ رہی تھیں اور اس کو بھی یہی لگ رہا تھا یہ ساری عجیب حرکتیں اللہ کی عبادت نہ کرنے کا نتیجہ ہے جب انسان کو لگے وہ بہت بے چین ہے ایسی بے چینی جس کا وہ تو کیا کوئی حل نہیں کر پاتا تو وہ اپنے اللہ سے رابطہ کریں بیشک وہ دلوں کا حال جانے والا ہے اور مشکلات دور کرنے والا ہے

وضو کر کے وہ کمرے سے باہر نکلی اور سڑھیوں کی طرف بڑھنے سے پہلے رُکی

"اسے جیل کیوں نہیں بھیجا گیا!"

"کیسے بھیجتے بی بی جی اسے کوئی ہاتھ تو لگائیں تو موت کو دعوت دینے والی بات ہے۔"

نانو اور کام کرنی والی ماسی کی آواز پر وہ وہی رُک کر سُنے لگی

"مجھے تو ہما کی فکر ہے اسے تو شوق ہوتا ہے انھو کی جگہ جانے کو اور اس جگہ تو سب سے انھو کی جگہ ذولفقار ہاوس ہے اور اگر اس کی نظر ہما پر پڑ گئی اس سے آگے میں سوچ نہیں سکتی۔"

"ہائے بی بی جی ہما بی بی کو اتنی ڈروانی جگہ جانے کا شوق ہے۔"

"ہاں وہ ایسی ہے ڈرتی ورتی نہیں ہے امریکہ میں بھی رات کے تین بجے اپنی ماں کی قبر پر چلی جاتی تھیں۔"

ہما کا منہ کھل گیا یہ سب نانو کو کیسے پتا چل جاتا ہے

"ہائے اللہ جی پھر تو بی بی جی دور ہی رکھیے آپ ہما باجی کو ورنہ اس جلاد نے ہما باجی کے عورت ہونے کا بھی لحاظ کرنا

۔"

یہ کس جلاد کی بات کر رہے تھے ہما سوچ میں پڑ گئی

بہر حال اس نے ابھی کچھ نہیں سوچنا اسے ابھی صرف زہنی سکون چاہیے

وہ دبے قدموں نیچے آئی اور نانو کی طرف بڑھی جواب

تسبی پڑھنے میں مصروف تھی اور ماسی اٹھ چکی تھیں  
 "نانو مجھے اپنا قرآن پاک دیں دے۔"

ہما کا لہجہ سپاٹ تھا اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی بڑے ہی غور سے نانو کو دیکھ رہی تھیں جو سر ہلاتے ہوئے اٹھی لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی

نانو اٹھ گئی تو ماسی جو جانے والی تھیں ہمانے اسے روکا  
 "بات سُننے!"

ماسی ایک دم مڑی  
 "جی بی بی!"

"دیکھیں آپ مجھ سے کچھ چھپائے گا نہیں لیکن یہ رُسنین زولفقار اس بڑے محل نما گھر کا مالک ہے۔"  
 ہمانے بڑی نرمی سے کہا

"جی جی مجھے نہیں پتا آپ کس کی بات کر رہی تھیں۔"

"جھوٹ سے کیا فائدہ ہوگا ایسا کیا ہے جو سب اس جگہ سے بے حد گھبرار ہے ہیں۔"

"ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے بی بی جی مجھے واقعی نہیں پتا میں اس سائنڈ پہ کبھی گئی نہیں ہوں نہ اس کے بارے میں  
 پوچھا یہ تو کونے کی طرف ہے ہیں میں تو دوسرے راستے پر جاتی ہوں۔"

وہ اتنا لمبا اور تیزی سے بول رہی تھی جیسے ہما کو اس نے نہ بتانے کا ہی ارادہ رکھ لیا تھا

نانو کو آتا دیکھ کر وہ بولی

"ٹھیک ہے صحیح کہہ رہی ہوگی آپ!"



"نانو میں سوچ رہی ہوں کہ میں تیاری شروع کر دیتی ہوں ایسے بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے خالی دماغ شیطان کا  
 ہوتا ہے کچھ کر لو۔"

رات کو وہ نانو کے کمرے میں ایسے ہی باتیں کرنے کے لیں آئی تھیں تب اچانک بولی



"ہاں کیوں نہیں ویسے بھی تین چار مہینے کے بعد تمہاری یونی شروع ہو جائیں گی اس پہلے جودل کریں وہ کرو۔"

نانو نے پیار سے ہما کا چہرہ دیکھا

"ویسے کرو گی کیا؟"

"ام مزے کی بات بتاؤ آپ کو میں ایک ہارر ناول لکھنا چاہتی ہوں۔"

ہما مزے سے بولی نانو نے منہ کھولے حیرت سے دیکھا

"توبہ ہے ہمارا ریحان آپ کا کیا بنے گا!"

ہما نے اپنا نام کے ساتھ ریحان کہنے پر انھیں گھورا

"مجھے ہمارا ریحان نہیں ہما شفق کہا کریں۔"

"نام تو وہی کاغذ میں ہر جگہ ہے اب تم ریحان کی بیٹی ہوں اس تو انکار مت کرو بیشک جتنی ناراضگی ہوں۔"

"ناراضگی ناراضگی نانو میں ان سے نفرت کرتی ہوں انھیں زرا میری ماں کی پروا نہیں تھی ایک پل بھی میری

ماں سے انھیں محبت چلے محبت کو چھوڑیں ہمدردی محسوس ہوتی چلو ماما کو بھی چھوڑیں ان سے تو کوئی تعلق واسطہ

نہیں رہا تھا لیکن میں میں تو ان کی بیٹی تھی انھیں زرا بھی پروا نہیں تھی کے میری پڑھائی حرج ہوگی اوپر سے میں

ماما کی موت کے بعد کتنی ٹوٹ گئی ہوں وہ تو یہ ہے کے میں ظاہر نہیں کرتی لیکن میں بھی انسان ہوں مجھے بھی باپ

کا شفقت بھرا ہا تھا اپنے سر محسوس کرو چلے وہ تو نہیں لیکن ایک دلا سے کا ایک جملہ تو دیں دے ہما کے فکر نہ کرو

تمہارا باپ ہے نابل لیکن انھوں نے تو گھر سے کیا اس ملک سے بھی نکال دیا کے وہ مجھے دیکھنا نہیں چاہتے کسی بھی

حالت میں خیر چھوڑیں کیا باتیں لیکر بیٹھ گئے ہیں۔"

خود اس نے بات شروع کی اور خود ہی اس نے ختم کی نانو خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے

بولی

"کیا نام رکھو گی اپنے ناول کا؟"

ہما کو اپنے کام کی بات پر تھوڑی ہلکی پھلکی ہو گئی

"ابھی تو سٹوری سوچنی ہے پھر دیکھنا نانو کیسے مشہور ہوگا۔"

ہماچکتے ہوئے بولی  
 اور کھڑکھی میں کھڑا رُننیں اسے مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا تو خود بھی مسکرا اٹھا اور مڑنے لگا جب اس نے جزلان کو  
 دیکھا تو اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے  
 "تم یہاں کیا کر رہے ہو!"

رُننیں کا لہجہ کرخت ہو گیا جبکہ آنکھیں سچ مچ والی سُرخ  
 "سچ میں رُننیں؟ ایک انسان سے۔"  
 "بکو اس اپنی بند رکھو!"

وہ غرایا

"اور میں بتا رہا ہوں کوئی اس پہ نظر نہیں رکھا گا اور اگر تم نے ایسا ویسا کچھ بھونکا تو سوچ لینا کہ تمہارا کیا حال کروگا"  
 رُننیں جانے لگا جب جزلان بولا

"تم نے ٹھیک نہیں کیا رُننیں اس لڑکی کے ساتھ!"

"یہ میرے بس میں نہیں تھا اس کی معصومیت نے مجھے جکھڑ لیا تھا۔"

"اور تم نے اسے عزاب میں دکھیل دیا ہے۔"

رُننیں نے سر اٹھایا

"جب تک میں زندہ ہوں کوئی درد یا تکلیف اسے چھو کر نہیں گزرے گی۔"

وہ کہتے ہوئے تیزی سے چل پڑا....

وہ آج کچھ سوچ کر کہانی لکھنے بیٹھی تھی لیکن تھوری کنفیوزڈ سی تھیں  
 کے کیا لکھے پہلے سوچا کہ کوئی ہارر فلم سے آئیڈیا لے لیکن پھر اپنی سوچ پہ لعنت بھیجا کہ اس طرح تو کاپی ہوگی اس

نے اپنی کہانی میں کچھ الگ لکھنا جو دیکھنے میں بالکل اصلی ہوں سوچتے سوچتے اچانک وہ ڈیسک سے اٹھ گئی کے باہر  
آندھیری ٹیرس میں جا کر لکھے

لیپ ٹاپ اٹھا کر وہ باہر آگئی اور ایک چیر جو درخت کے قریب تھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ ٹانگیں سامنے چھوٹے  
سے ٹیبیل پر رکھ دیں

اور کچھ سوچتے ہوئے اس کی نظر سامنے فل مون پر پڑی پورے چاند کو دیکھ کر وہ بے اختیار کھو گئی تھیں  
اچانک اس کا فون بجایا اس نے چونک کر نظریں ہٹائی اور پھر دیکھا کہ انون نمبر کی کال تھیں اس نے بے اختیار اٹھالیا  
" ! ہلیو "

"کیسے آپ فارغ تو ہے نا؟"

ہمانے فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا آواز تو جانی پہنچانی لگ رہی تھیں  
ارے مس ہما بھول گئی آپ کو کہا تھا نا میں نے کے بڑی مزے کی باتیں کرتی ہے آپ اس وقت تو ڈیوٹی تھی اب "  
"فارغ اب بتائیں کیا کہنا ہے آپ کو۔

رُنین کی شرارت سے بھری آواز پر اس کی بھنویئے کھینچ گئی لیکن پھر جھٹکا لگا پہلے نام پھر نمبر  
"آپ کو میرا نمبر کیسا پتا چلا؟"

"ارے آپ نے ہی تو مجھے نمبر دیا تھا یاد تو کریں۔"

"میں نے کب دیا تھا آپ کو میں آپ سے پوچھ رہی تھیں اور آپ بھاگ گئے۔"

"میں بھاگا تو نہیں تھا مس ہما میں اصل میں چل کر گاڑی میں گیا تھا اور آپ کو بتا کر گیا تھا۔"

"اُف کیا چیز ہے یہ۔"

ہما بڑبڑائی

"اور اب کال کس خوشی میں کی ہے ایس پی صاحب نے۔"

"خوشی کی تو خیر آپ بات ہی نہ کریں کے کوئی انتہا نہیں ہے۔"

"خاصے چھپھورے ہے آپ۔"

ہما دانت پیستے ہوئے بولی

"! نوازش"

"کون ہو بھائی کیوں تنگ کر رہے ہو اور اتنے عجیب کیوں ہو۔"

اللہ توبہ میری! اتنا ہینڈ سم لڑکا آپ کو بھائی لگتا ہے"

"اُف اُف میرے کان کے پردے کیوں نہیں پھٹ گئے یہ سُننے سے پہلے۔

وہ صدمے سے بولا

"! یا اللہ کیا چیز ہے یہ"

"چیز تو کھانے والی ہوتی ہے مجھے آپ چیز سے کیوں کمپیر کر رہی ہے۔"

وہ ہما کے کہنے پر مزایا انداز میں بولا

ہمانے گھورتے ہوئے فون بند کر دیا

"بد تمیز! اوئے فری ہو رہا ہے۔"

دوبارہ فون بجنے لگا

"! اُف! بلیو"

"کسی سے بات کرتے کرتے اچانک فون کاٹ دینا ایک انتہائی غیر اخلاقی حرکت ہے۔"

بات تو سنجیدگی سے کی جانی تھی لیکن اس کے لہجے میں کوئی خاص سرسینس لگ نہیں رہی تھی

"اور کسی لڑکی کو چھیڑنا کیا اخلاقی حرکت ہے۔"

ہمانے طنز یا لہجے میں کہا

"! اومائی لارڈ! اناوڈا الزام مس ہما تسی کی ایے سٹائل نہیں چجتا"

"! مسٹر زالننن"

"ایک منٹ ایک منٹ میں زالننن نہیں رُننن ہوں اچھا خاصا نام بگاڑ دیا آپ نے میرا۔"

وہ جیسے بُرا منا گیا تھا

"آپ رُنین ہو یا زالنن ہو میری طرف سے آپ سمندر میں ڈوب جائیں۔"

"واہ کیا نیا سائل ہے عموماً لڑکیوں سے بھاڑ میں جاو یا جہنم میں جاو سُننا تھا سمندر کی کیا خاص بات ہے۔"

"سو ڈھیٹ مرے ہو گئے تب آپ پیدا ہوئے ہو گے۔"

ہما ابھی تک اس کی بونگیاں سُن رہی تھی

"یار مس ہما آپ اتنا بھی نہ بنے مجھے پتا ہے آپ میری باتوں کو انجوائی کر رہی ہے۔"

"! جی بالکل"

ہما نے نظریں گھمائی اور سپاٹ لہجے میں کہا

"! دیکھا"

"! ہو گیا آپ کا ایس پی صاحب"

"ہائے مس ہما اتنی عزت نہ دیں مجھے۔"

"اُف بولتے رہے میں بند کر رہی ہوں۔"

وہ سمجھے اب منتے کریں گا لیکن الٹ ہی حساب ہوا

"! کوئی نہیں پہلی کال تھی ہماری اتنا کافی ہے آپ اپنا کام کریں ال دابیسٹ اللہ حافظ"

وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا اور ہما کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ کتنے آرام سے اس سے بات کر چکی تھی وہ بھی اجنبی تھا

لیکن جانانے کیوں نہیں لگا تھا اور اس کی سوچ پہ اسے یہ نہیں پتا چلا کہ اس نے آل دی بسٹ بولا

"اُف توبہ توبہ نانو کو پتا چلے تو کچا چبا جائے۔"

اس نے لیپ ٹاپ کو دیکھا جا اس کے نہ یوز کرنے پر بند ہو گیا اس نے جنجھلاتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کیا اور اٹھ گئی

"عجیب ہے ٹوٹلی عجیب خواہ فری ہو رہا تھا میں دوبارہ اس طرف نہیں جاو گی نانو صحیح کہہ رہی تھی۔"

خود سے بڑا بڑتے ہوئے اندر گھسی اور ٹیرس کا دروازہ بند کیا

اچانک رُنین نے دیکھا وہ اب دوبارہ نہیں آئے گی تو درخت سے اتر اور دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا

"! مائی بیوٹفول اینجل"

اس کی سکانی بلیو آنکھیں چمک رہی تھی جب کے لب مسکرا اٹھے  
وہ خود سے کہتے ہوئے مڑ گیا



"نانو آپ کو پتا ہے غالباً گھر کس طرف ہے؟"  
ہما نانو کے کمرے میں آئی جہاں وہ کوئی دوائی ڈھونڈ رہی تھی  
"کیوں؟"

نانو نے حیرت سے سر اٹھایا  
ایسے ہی بور ہو رہی ہوں ایک تو آپ نے ہر جگہ کی پابندی لگائی ہوئی ہے سوچا اس کے گھر ہو آؤ بولا بھی تھا کے میں "  
"اس کی ماما سے ملنے آؤ گی اب پانچ دن ہو گئے ہیں اچھا تھوڑی لگتا ہے۔  
"لیکن وہ تو شہر گئی ہوئی ہے۔"

"کیوں؟"

ہمانے پوچھا

"غالباً کے ماموں آئے تھے انھیں لیں گے کیوں فرزین کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔"  
ہے یہ کیسا بھائی ہے جو اپنی بہن کو تنہا معزور حالت میں جس کے پاس صرف چھوٹی سی بیٹی ہے اگر خدا نخواستہ "  
"انھیں کچھ ہو جاتا پھر کہاں جاتی کس سے مدد مانگتی! اُف یہ خونی رشتے ہوتے ہی فضول ہے۔

ہما کو ناجانے کیوں بہت بُرا لگایہ خون کے رشتے وقت کے ساتھ اتنی سفید کیوں ہوتے جارہے ہیں آخر انسان تعلیم  
اور ترقی کے پاتے ہی اپنے اندر کی انسانیت اور ہمدردی کیوں ختم کر رہا اس سے لاکھ درجہ بہتر تو جاہل ہے کم سے کم  
اپنے سے جڑے رشتے کی اسے قدر تو ہوتی ہے

وہ سوچنے لگی

"کیا ہوا اتنی خاموش کیوں ہو گی۔"

نانو نے اپنا چشمہ ٹھیک کیا اور اس کو پُر سوچ انداز میں دیکھا

"اتنا مت سوچا کرو ہما پاگل ہو جاو گی۔"

نانو کی بات پہ اس نے سر اٹھایا

"کیا کرو اس جگہ پہ رہوں گی کوئی بولنے والا نہیں ہوگا تو انسان کے پاس سوچنے کے علاوہ کیا کام ہوگا۔"

"ہما پہلے بھی تو کوئی نہیں تھا اب اچانک کیا ہوا؟"

"! پہلے ماما تو تھی نا"

ہما بڑبڑائی

"! میں نہیں ہو کیا"

نانو نے منہ بنایا ہما مسکرائی اور ان کے کندھے پہ سر رکھنے سے پہلے ان کے گال پہ پیار اور پھر بولی

"! ایک بات مانے گی"

"ہاں بولو۔"

"مجھے کچھ چیزیں چاہیئے وہ بھی مال روڈ جانا پڑیں گا کیا میں جاسکتی ہوں؟"

نانو نے مڑ کر اسے گھورا

"اگر آپ کو رش نہیں پسند تو میں اسلام آباد چلی جاتی ہوں۔"

"کیا چاہیئے تمہیں؟"

نانو نے مڑ کر اسے دیکھا

"مجھے پاکستان گھومنے کا موقع مل جائے گا اور۔۔ ام کچھ خرید لو گی۔"

"! اکیلے! ہمارے پاس تو گاڑی بھی نہیں ہے ہما"

"! نانا کے پاس کوئی گاڑی نہیں ہے کیا"

"ہے بہت اچھی جا کر گیراج میں دیکھ آو بس کسی مینک کی ضرورت ہے۔"

نانو مسکراتے ہوئے بولی

"اچھا واہ دائس امیزنگ میں دیکھ کر آتی ہوں۔"



ہما جانے لگی جب نانوں نے اسے روکا

"! ہمار کو"

نانو کی پریشانی زدہ آواز پر مڑی

"! کیا ہوا نانو"

"! یہ تمہاری گردن پر کیا ہوا ہے"

نانو نے اس کی گردن کے پچھلے حصے کو چھوا ہما نے الجھن زدہ نظروں سے دیکھا

"میری گردن۔"

"یہ نیل ٹائپ پڑا ہوا تمہیں کبھی گری تھی۔"

"! نہیں تو مجھے زرا دیکھنے دیں"

تھے یہ کیسے ہوا کال تک تو ایسا bruise ہما نے بڑھ کر نانو کی شیشے کی طرف دیکھ اور سویٹر کو تھوڑا سا کھینچا تو دیکھا یہ

کچھ نہیں تھا

"! تکلیف تو نہیں ہو رہی پیٹا"

نانو نے ہولے سے چھوا ہما کو تھوڑا سا درد محسوس ہوا ویسے پہلے تو ایسا ویسا کچھ نہیں محسوس ہوا اچانک یہ کہاں سے۔

"نہیں نانو ایسے ہی ہو جاتا ہے کبھی کھبار گری ہوگی اب نشان نظر آیا ہوگا۔"

ہما نے سویٹر کو چھوڑ دیا اور مڑ کر نانو کو کہا

"ویسے تمہارے بال بھی لمبے ہوتے جا رہے ہیں کٹوانا نہیں بہت پیاری لگ رہی ہوں۔"

نانو نے پیار سے میرے بالوں کو چھوا جو واقعی تھوڑے سے بڑے ہوئے تھے امو من میں کٹنگ کروایا کرتی تھی ہر

مہینے لیکن عرصہ ہو گیا ہے موقع ہی نہ ملا

اپنے آپ کو دیکھا اور ہولے سے مسکرا پڑی پھر مڑی

"اچھا چلے گاڑی دیکھنے۔"

"تم جاو میں زرا نفل پڑھ لو۔"

"اوکے گیراج کی چابی دیں دے۔"

"! اچھا کو"

مانو مڑی تو ہمانے دوبارہ سے بالوں کو ہٹا کر اپنے نشان کو دیکھا یہ کیسے ہوا آخر وہ اسے چھونے لگی جو پرپل اور بلیوش سا ہوا و اتھا لگتا تھا جیسے کسی نے اس کو مارا ہوں



اس نے گیراج کا دروازہ اوپر ڈریگ کیا اور پھر سائڈ لائٹ آن کی کار کے اوپر کپڑا چڑھا ہوا تھا کار دیکھنے میں تو خاصی بڑی لگ رہی تھی نانوں نے بتایا تھا نانا دو چیز رکھنے کے بے حد شوقین تھے پُرانی گاڑیاں وہ بھی انٹیک دوسرا ڈفرنٹ ڈیکروشن پیسیس جو لندن کے زمانے کے سٹائل کے ہوں اصل میں ہمارے نانا لندن سے بلانگ رکھتے تھے وہ تو جب اس کی ماما تھوڑی سی بڑی ہونے لگی تو اس کی تربیت کی خاطر انھیں پاکستان آنا پڑا وہ اکثر ماں باپ جو کرتے ہیں تاکہ بیٹے آزاد ماحول میں بگڑ نہ جائے لیکن ظاہر ہے جس ماحول میں ان کا گزارا تھا ان کا مزاج اور شوق نہیں بدل سکتے تھے اس لیے ان کا تو کلچر برٹس سٹائل پہ بنا تھا

ہمانے سوچا اس طرح نظر نہیں آئے گا کیوں نہ دھکا دیں کر باہر نکال کر دیکھے وہ کار کے پیچھے کی سائڈ کی طرف گئی اور اسے دھکا دینے لگی پہلے تو بہت مشکل تھا پھر اسے نے بہت زور لگایا اور اتنا زور سے پُش کرنے سے اس کا سانس پھول گیا

"پہلے کپڑا تو ہٹالو۔"

کار ہلکی سے آگئے ہوئی تھی جب اس نے خود سے کہا

اور کھینچ کر اتار دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا یہ تو واقعی انٹیک گاڑی تھی لائٹ بلیو کلر کی بلیو تو اس کا فیورٹ تھا اس کی آنکھیں بھی اس رنگ کی تھی پھر اپنے سر کو جھٹکا

تو اس کو دیکھنے لگی

Wow Chevrolet 1957 one of the best vintage car it's yours

ہما اس کی کو چھو رہی تھی جب کسی کے کہنے پر اچھلی دور ہی وہ کھڑا ہوا تھا بلیو جینز ایس پی صاحب جو اس وقت ڈارک

گرے ٹریک سوٹ میں ملبوس تھے کالے بال ماتھے پہ گرے وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا ہما وہی کھڑے ہو کر بلیو کار کو دیکھنے کے بجائے اس بلیو بیوٹی کو دیکھنے لگی  
وہ قریب آ کر اس دیکھنے لگا  
"آپ ادھر بھی آگئے۔"

ہمانے چونک کر اسے قریب آتے ہوئے دیکھا تو تیزی سے بولی  
وہ آپ اتنی چھوٹی سی جان مونسٹر کو دھکا دیں رہی تھی سوچا آ جاو دور سے نظر آ رہا تھا اوپر سے کار واو اتنی یونین کار "  
"ہے آپ کے پاس اب تو یہ بہت کم اویلیبل ہے۔  
"بہت ہی فارغ ہے آپ ویسے پاکستان کی پولیس خاصی کام چور لگتی ہے۔"  
ہمانے مسکراتے ہوئے طعنے کیا وہ بُرا منائے بغیر ہنس دیا  
صبح کے آٹھ بجے سے لیکر میری شام کے پانچ بجے تک ڈیوٹی ہوتی ہے اب کیا کرو کبھی کھبار تورات تک بھی بھاگنا "  
"ہوتا ہے وہ تو آج کل آپ کے مبارک قدم پڑیں ہیں تو لف روٹین کم ہیں۔  
"! واٹ اوپور "

ہمانے اس کی اتنی لمبی سٹوری پہ نظریں گھمائی اور کار کو دیکھنے لگی واقعی بہت پیاری تھی لیکن اسے صاف کرنے کی ضرورت تھی

"تو آپ نے بتایا نہیں کہ یہ آپ کی کار ہے۔"  
"میرے نانا کی ہے بس اب آپ یہاں سے تشریف لیں جائے۔"  
ہمانے اسے جانے کا رستہ دکھایا  
"ارے اتنی روڈنس مس ہما امریکہ والوں کا سُنا تھا آج دیکھ بھی لیا۔"  
اب تیسرا جھٹکا اسے کیسے پتا چلا  
"ایک بات بتائیں آپ میری جاسوسی کرتے رہے ہیں۔"  
ہمانے بازو اپنے گرد لپیٹ کر اسے دیکھا

زُنین نے اسے نا سمجھی سے دیکھا  
 " ! میں بھلا کیوں کرو گا آپ کی جاسوسی "  
 " تو میرا نام، نمبر پتا کیسے پتا لگا۔ "  
 " آپ کو تو پورا مری جانتا ہے میں تو آپ کا نیر ہوں لیکن آپ اور آپ کی نانی ہمسائیوں کے حقوق نہیں جانتی۔ "  
 وہ مصنوعی ناراضگی سے بولا  
 " اُف جائے اپنا کام کریں اور ہم فضول لوگوں کے حقوق نہیں ادا کرتے۔ "  
 " ! اچھا فضول "

وہ بدستور مسکرا کر اسے دیکھتا رہا

Why are you so creep

ہمانے اس کے دیکھنے پر جنبھلا کر کہا

" پتا نہیں حالانکہ اتنا جینٹل مین ہوں سب کو لگتا ہے آپ کو کریپ۔ "

" چلے نام اور پتا کو تو ٹھیک ہے نمبر کیسے پتا لگا۔ "

ہمانے قریب آ کر اسے گھورا

" لیزی لیزی محترمہ !! نمبر آج کل کے زمانے میں اتنا مشکل نہیں ہے پر آپ نے ہی تو دیا تھا۔ "

" میں نے نہیں دیا تم کون ہو کیا ہو؟ "

زُنین نے اس کے کہنے پر قہقہہ لگایا

پچاس دفعہ بتایا ہے لیکن خیر میں ہوں زُنین زولفیقار، عمر ہے میری ستائیس سال، ایس پی کے عہدے پر ہوں "  
 انگلش لیٹرچر میں ماسٹر کیا تھا پوٹ بنے کے لیس لیکن اچانک سے پولیس میں چلا گیا ماں باپ کا اکلوتا وارث ہوں  
 بابا میرے سائنسٹ تھے ماما میری پوٹس پوٹری لکھتی تھی دونوں اس دُنیا میں نہیں ہے اور میں اکیلا اپنے دادا  
 کے گھر میں رہتا ہوں بالکل اکیلا فرائی ڈے سے سُنڈے اپنے باقی کام کرتا ہوں صبح چھ بجے کے وقت جا کنگ اور  
 شام کے چھ بجے جا کنگ جم تو ہے گھر میں لیکن مجھے کھلی فضا میں اکسیر سائز کرنا پسند ہے۔

وہ بولتا جا رہا تھا کہ اسے بولنا پڑا

"اچھا اچھا بس بس ! جان لیا کیا ہے آپ ساتھ میں چھچھورے بھی بے حد ہے۔"

ہمانے منہ بنایا

"تھینک یو کمپلیمنٹ کے لیں خیر چلے گی میرے ساتھ واک کرنے اگر گھر نہیں بلانا۔"

اس وقت تو پاگل کرتے ہیں واک ! اور نقصان ہے آکسیجن کے بجائے انسان کاربن ڈائی آکسائیڈ اپنے اندر گھساتا ہے اور دوسرا میں ایک اجنبی کے ساتھ بھلا کیوں واک کرو۔

وہ غصے سے بولی

"خیر مجھے اس سے کون سا فرق پڑتا ہے کون سا کاربن ڈائی آکسائیڈ مجھے اثر کریں گی۔"

"! کیا"

"میرا مطلب ہے سالوں سال سے کر رہا ہوں مجھے تو ایسا ویسا کچھ نہیں ہوا۔"

وہ گڑبڑا کر بولا

"اُف جاو یہاں سے۔"

"! ہما دیکھ لی تو آ جاو"

نانو کی آواز پہ وہ گڑبڑائی اور اس کا بازو پکڑا اور اسے دھکا دینے لگی

"جاو نانو نے دیکھ لیا تو مارے گی۔"

"ارے ملنے تو دیں مجھے۔"

اچانک اس کی نظر ہما کی گردن پر پڑی تو اس کے تاثرات بدلے اور یہ تاثرات خاصے سخت ہو گئے

"! یہ آپ کے گردن پر کیسے ہوا"

لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی پتھر سے بھی سخت ہو گیا

ہمانے اسے دیکھا پھر اپنے گردن کو

اپنی نظر کو نیچی رکھا کریں۔ "ہمانے اپنی سویٹر کو تھوڑا اوپر کیا اور سخت لہجے میں کہا جبکہ رُنین نے اپنی مٹھیاں "

بھینچ لیے لیکن کنٹرول کر کے پیاری مسکراہٹ لایا  
" ! پھر ملاقات ہوگی مس ہما خدا حافظ "

اس کی نظریں ابھی تک ہما کی گردن پر تھی تیزی سے مڑا اور چلنے لگا  
ہمانے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا اور نانو کی آواز پر سر جھٹک کر یہاں سے نکلی

" ! نانو "

ہما انھیں ڈھونڈ رہی تھی انھیں کبھی نہیں نظر آئی  
" !!! یہ کہاں گئی ابھی تو مجھے پکار رہی تھی نانو "

ہمانے دیکھا لالوئنج کے سائڈ پہ سٹور روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس طرف اندھیرا تھا نانو دروازہ کھلا کیوں چھوڑ  
گئی بھلا اسے حیرت ہوئی کبھی ماما کے کمرے میں تو نہیں گئی اُدھر جانے سے پہلے وہ دروازہ بند کرنے کے ارادے  
سے آگئے بڑھی اور پُش کرنے لگی اچانک کسی فورس نے اسے دھکا دیا وہ سیدھا دروازے کو جا کر لگی  
" !!! آ !!! "

اسے دروازہ بہت زور سے سر پر لگا تھا  
اس نے اپنا سر تھاما اور سنبھل کر نیچے بیٹھی  
" ! میں ٹھیک ہوں "

خود کو ہمیشہ کی طرح بولی لیکن اسے حیرت ہوئی کے دروازہ اسے لگا آخر کیسے ایسا تھا جیسے کسی نے بڑی زور سے دھکا  
دیا اسے اب احساس ہوا کہ اس کے کمر میں بھی شدید درد ہے  
" ! ہما "

نانو کی آواز پہ اس نے اپنا دھتے سر کو اگنور کیا اور کھڑی ہوئی درد کو اپنے اندر دباتے اُٹھی فل حال درد ایسا تھا کہ  
باقی چیزیں سوچنے کی ہمت نہ ہوئی  
" آئی نانو۔ "


نانو کو کہتے ہوئے وہ پہلے کمرے میں جانا چاہتی تھی کے تھوڑی پین کلر کھالے  
سرڑھیوں پہ پہنچی تھی تو ایک دم لگا کسی نے اس کا ہاتھ چھوا تھا اسے اپنا وہم لگا جب اسے لگا کے دوسرا ہاتھ بھی چھوا  
ہے تو وہ ایک دم ڈر کے ہاتھ اپنے سینے تک لیکر گئی ایک اور اونچی آواز میں کہا  
" ! اللہ اکبر "

" ! ہما کیا ہوا " !  
ہمانے نانو کی آواز سنی تو پُرسکون ہو گئی ایک دم وہ جھک کر سرڑھیوں پہ بیٹھ گئی  
" ! ہمی ! کیا ہوا ہمی ! ٹھیک تو ہوں نا میری چندا " !  
نانو نے ایک دم اس کا پیلا چہرہ دیکھا تو ان کا دل بیٹھ گیا  
" ! ! ہما ! منہ سے بولو کچھ ہما " !

" ! میں ٹھیک ہوں نانو " !

اس نے آہستگی سے کہا

! میں پانی لائی "

ہما اپنا سر تھامے بیٹھی رہی اسے احساس نہیں ہوا کوئی اس کے پیچھے بیٹھا بہت ہی حقارت زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا  


رُنین تیزی سے جزلان کے کمرے میں آیا جزلان کو دیکھا جو اپنے کمرے کے ڈیسک پہ مصروف کچھ کیمیکل بنا رہا تھا  
! رُنین نے آگے بڑھ کر اسے دھکا دیا کیمیکل کا فلاسک اس کے ہاتھ سے چھوٹا

رُنین نے اس کا گیڑبان پکڑ کر کھینچ کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ لگایا  
میں نے کچھ بکواس کی تھی کے تم کسی کو کچھ نہیں بھونکو گئے لیکن دکھا دیں نا اپنی اوقات ! کیوں بتایا تم نے سب "  
" ! کو میری پوزیشن ہما ہے ! ایک انسان ہے

اس کے دھاڑنے پورے زور و فبقار ہاوس کو ہلادیا

جزلان نے خود کو کنٹرول کیا اسے پتا تھا رُنین کے غصے کا سب سے زیادہ خطرناک اور غصیلے طبیعت کے دو ہی فرد تھے



ان کے خاندان میں ایک فائیک زولفیقار دوسرا زولفیقار

"! میں نے کچھ نہیں بتایا!!! زولفیقار"

"! تو ہمارے گردن پہ بروز کیوں پڑے تھے

اس کی دھڑ میں زولفیقار بھی فرق نہیں تھا اور وہ آگ برساتی آنکھوں سے سچ مچ والی آگ برساتی آنکھوں سے جزلان

کو دیکھ رہا تھا

"! مجھے چھوڑو تو صبح"

اس نے زولفیقار کا اپنے اوپر ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن زولفیقار نے مضبوطی سے پکڑیں رکھا

اس کو پتا نہیں کتنی تکلیف ہو رہی ہوگی اس کے پاس بھی نہ رہ سکا منع کر رہا ہوں سب کو میری لائف میں اور"

میرے معاملے میں مت پڑیں تو بہتر ہے ورنہ تم سب لوگوں کو ختم کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤ گا۔

وہ اس کا گیربان چھوڑ کر اپنا سر کے بال پیچھے کرنے لگا آنکھوں کی تپش تھوڑی سی کم ہوئی تھی

"دیکھو زولفیقار! خواہ مخواہ پاگل ہو رہے ہو کیا پتا کبھی گری ہوں عموماً ایسے زخم پڑ جاتے ہیں۔"

"وہ کوئی عام زخم نہیں تھے اور اگر مجھے لگا کے اس کا ہاتھ ہے میں سارے رشتے کا لحاظ بھلا دوں گا۔"

تم تو واقعی اس کے عاشق ہو گئے ہو زولفیقار مجھے ڈر ہے یہ ہسٹری رپیٹ نہ ہو جائیں پلیز یاد دادا! بہت پریشان ہے"

"پہلے سے تم ہی ان کی امیدیں۔"

"! بس چپ کرو تم"

"کیوں چپ رہو! تم اس کی ایک چوٹ برداشت نہیں کر رہے تم واقعی اس کے عاشق ہو گئے ایسا کیا تھا اس میں۔"

"یہ تم فائیک زولفیقار سے پوچھتے اسے شفق فہیم سے کیسے عشق ہوا تھا۔"

وہ تلخ لہجے میں کہتا وہاں سے جانے لگا لیکن جانے سے پہلے مڑا

"میں بتا رہا ہوں تمہیں اور سب کو دور رہنا اس جگہ سے۔"

اس کے لہجے کی کڑھائی پر وہ کیا کر سکتا تھا سوائے سر ہلانے کے

"تم فکر نہ کرو کوئی ہمارا کو ایک نظر بھی نہیں دیکھے گا۔"



"! کیا ہوا تھا گر گئی تھی"

نانو نے اسے پانی پلایا اور اسے اپنے ساتھ لگایا  
"ڈاکٹر کے پاس لیں جاو زیادہ تو نہیں لگی۔"

ہما مسکرا پڑی نانو کی پریشانی سے

"نہیں نانو کچھ نہیں ہوا بس ایسی ہی پتا ہے بہت ہی فرکشنلیس ہوں تبھی بار بار گر جاتی ہوں۔"

"اچھا تمہاری پیلنس ختم کرو کچھ دوں کھانے کے لیں۔"

نانو گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کر زور لگا کر اٹھی

"اُف لگتا ہے بلینسک کلاس لینے پڑی گی۔"

ہما خود سے کہتے ہوئے بڑبڑائی اچانک کسی ناک کی آواز آئی وہ ایک دم ڈر کر اٹھی اس نے دیکھا مین ڈور پہ ناک

ہو رہی تھی ایک دم اس کے دل میں ڈر آیا تھا لیکن اپنی اس بیوقوفی پہ غصہ آیا ایسے ڈرتا ہے کوئی بھلا

وہ ہمت کر کے مین ڈور کی طرف بڑھی اور ہینڈل کو گھمایا اور کھلا اور رُنین کو دیکھ کر بولی

"!!!!!! آپ"

رُنین اسے دیکھ کر چونکا وہ اتنے پیل کیوں لگ رہی تھی اچانک کنٹرول کرنا پڑا اور نہ اپنے غصے کا اسے خوب پتا تھا ہر چیز

ایک منٹ میں تہس نہس کر دیتا تھا

اس نے پلیٹ اوپر کی

"آپ تو ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے سے رہی سوچا میں کر دو مجھے اندر آنے کا نہیں کہی گی۔"

وہ چہرے پہ گہری مسکراہٹ لاتے ہوئے بولا ہما ایک بار پھر ہمیشہ کی طرف اس کی بلیو اُف یہ بلیو اتنے اڑکیٹو کیوں

"ہوتے ہیں۔"

"بلیو! آپ ٹھیک تو ہے۔"

اُف کتنے بار پوچھے گئے ٹھیک ہو بھی سب کہتے ہیں ایون میں خود کو کہتی ہوں اُف جب سے مری آئی ہوں ایک"

"دن اس پاگل پن میں ہی مری میں مر جانا ہے۔"

وہ اب چڑ گئی تھی رُننیں ہنس پڑا

"ہائے اتنی چھوٹی سے عمر میں مرنے کی باتیں مس ہما۔"

"میں کیا ٹیچر ہوں جو بار بار مس کہہ کر اپنے آپ کو چھوٹا بنا رہے ہیں۔"

خاصی سمجھدار ہے آپ ابھی تو تھوڑی دیر پہلے اپنی عمر بتائی تھی آپ کو میں تو آپ کو ریسپیکٹ دیتا ہوں لیکن لگتا ہے "

"امریکہ والوں کو اس نہیں آتی عزت۔"

"! کون ہے ہما"

نانو کی آواز پر ہما مڑی اور پھر بولی

"کوئی نہیں نانو ایک فقیر ہے۔"

بہت شکریہ آپ کا لیکن یہ جو آپ لائے ہیں یہ مجھے اور نانو کو بالکل نہیں پسند اس لیے آنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں "

"! ہے خدا حافظ

اس سے پہلے دروازہ بند کرتی رُننیں نے پاؤں رکھ دیا

توبہ توبہ پہلے بھائی بنایا اب فقیر ایسے کرتے ہیں کسی جینٹل مین کے ساتھ جو اتنے جینٹل طریقے سے پیش آ رہا "

"ہے۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولا

"! کیا چیز ہو"

میں چیز ہوں بڑی مست مست اب بس بھی کر دیں نہیں تو میں سارے ثبوت لیں آؤ گا اتنا انٹرویوڈیکشن تو کوئی "

سکول والوں اور سی ایس ایس والے انٹرویو والے نے نہیں لیا جتنا آپ لیں رہی ہے اور یہ نہیں پسند آپ کو سرسلی

"! گلاب جامن جسے نہیں پسند تو واقعی وہ بہت ہی کڑوا انسان ہے جیسے کے آپ

میرے گھر پہ مجھے ہی کڑوا کہہ رہے ہو آپ خود کڑوے ہو! "ہما اب تیزی سے اس کے قریب آئی اور انگلی اٹھا کر "

کہا

ارے آپ تو بُرا مان گئی آپ واقعی بہت سویٹ ہے اتنی سویٹ کے سب کی سویٹنس کھا گئی اس لیں آپ کو میں "

"! کڑوا لگ رہا ہوں

"اُف دو مجھے اور جاو اب جب دیکھو منہ اٹھا کر آ جاتے ہیں۔"

"آئیندہ میں منہ گرا کر آؤ گا ٹھیک ہے۔"

رُنین کی شرارت سے کہنے پر اسے ہنسی آئی لیکن لب دبا لیں

"! چھچھورا"

خود سے بڑا بڑائی

دیکھے میری بُرائی آپ اونچی آواز میں بھی کر سکتی ہیں میں بالکل بھی بُرا نہیں مناؤں گا لیکن سردی ہے تھوڑی سا "

"تواندر آنے دیں۔"

.... وہ اب چہرے پہ مسکنیت تاری کرتے ہوئے بولا

"میرے خیال ہے آپ اسی ٹائیم جا کنگ کرتے تھے اور اس ٹائیم سردی نہیں لگی اب لگ رہی ہے۔"

اس نے طنز یا مسکراہٹ سے رُنین کو دیکھا جو ابھی تک ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا

"میری ایک ایک چیز پہ غور کرتی رہی ہے آپ خیرت ہے؟"

اس نے ایک بار پھر ایک خوبصورت مسکراہٹ سے نوازا اُن اس کی مسکراہٹ واقعی اچھے اچھوں کی جان لیں لے وہ

گڑبڑا گئی اگر وہ دو منٹ میں بھی اس کے ساتھ کھڑی رہی یقیناً وہ اس کی اسیر ہو جائیں گی پتا نہیں کتنی لڑکیاں اسیر

ہوئی ہوگی

I'm one women man

وہ گنگنا تے ہوئے کہنے لگا ہمارے ایک دم اسے دیکھا یہ سوچے بھی پڑھ لیتا ہے

"اس بات سے کیا مطلب ہوا؟"

"ارے میں تو جان لیجنڈ کا گانا گارہا تھا میرا فیورٹ! ویسے آپ کا فیورٹ کون ہے؟"

"! یہ بلیو آنکھیں بلیو جینز جیسی آنکھیں اُف بھاگو

"! بائی اینڈ تھینک یو"

ہمانے تیزی سے دروازہ بند کیا اور دروازے کے ساتھ لگ گئی اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا اور اپنی تیز دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی

پھر اس نے اپنے پلیٹ کو دیکھا شیرے سے بھرے گلاب جامن دیکھے اسے بالکل نہیں پسند تھے لیکن رُنین کو پسند تھے

"! کون تھا ہمارے کس سے بات کر رہی تھی"

وہ سامنے آئی جب نانو کھانا لگا رہی تھی ہمانے پلیٹ سامنے دکھائی

"ہمارے نیبر تھا! یہ دینے آیا تھا"

"! آیا تھا یا نی لڑکا"

نانو نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ہمارے سی کھینچ کر بیٹھ گئی

"جی لڑکا! ایس پی صاحب تھے۔"

نانو ایک دم ساکت ہو گئی

"کون؟"

خود کو سنبھل کر وہ ایک دم ہما کو دیکھنے لگی البتہ ان کا چہرہ سفید ہو گیا تھا

"جی وہ زولفیقا رهاوس میں ہوتا ہے اس نے دیں ہیں۔"

"! ہما!!! وہ یہاں کیوں آیا ہے"

ہمانے سر اٹھایا نانو نے کی آواز بڑی عجیب تھی

"نانو آئے گا کیوں کے وہ ہمارا نیبر ہے۔"

" ! تم وہاں گئی تھی "

ان کی سختی سے کہنے پر ہما کا منہ کھل گیا

" میرا جانے سے اور اس کے آنے سے کیا تعلق ہوگا۔ "

ہما ہمت کر کے بولی

" ہے بہت بڑا تعلق ہے وہ کبھی نہیں آتا اگر تم وہاں نہ جاتی۔ "

" میں نہیں گی۔ "

ہما نے جھوٹ بولنا ضروری سمجھا

" ! ہما میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہو "

نانو کی آواز سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی

ہما نے جلدی سے ان کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات دُرائی پتا نہیں وہ کیوں جھوٹ بول رہی تھی شاید وہ رُنین کو

دیکھ نہ پاتی پھر

" اچھا ٹھیک ہے کھاؤ لیکن تم وہاں جانے کی کوشش نہ کرنا میں نے اس لڑکے کی بارے میں کچھ اچھا نہیں سنا۔ "

وہ اب ہما کے کہنے پر تھوڑا سا مطمئن ہو گئی تھی اور پھر بولی

" ! اور کیا سنا ہے آپ نے "

ہما کو اچھا نہیں لگ رہا تھا رُنین کے بارے میں اس طرح بات کرنا

" ! وہ اس علاقے کا جلا مشہور ہے "

" ! ریلی "

جلا اور رُنین ذولفقار امپوسبل

" اور وہ سب سے خطرناک ہے۔ "

اچھا ! ہما خاموشی سے ان کی سنتے رہی ضرور اس ماسی نے پٹی پڑھائی ہوگی ورنہ رُنین اور ایسا کبھی نہیں

" اور میں بتا رہی ہوں ہما تم وہاں نہیں جاو گی اور اس لڑکے سے دور رہنا۔ "

"نانو وہ دیکھنے میں کتنا جینٹل مین ہے لوگوں کی رائے اتنی بُری کیوں ہے۔"

ہم ایک دم بول اُٹھی نانو نے سر اٹھایا

"جینٹل مین اور وہ چھ بندوں کا قتل کر چکا ہے اور کوئی بھی اس جگہ جاتا ہے کبھی واپس نہیں آتا۔"

اب ہمارے ہاتھ سے نوالہ چھوٹ گیا چھ بندوں کا قاتل نہیں ایسا کبھی ہو نہیں سکتا

بس اور کچھ سُنا چاہتی ہو اب میں بتا رہی ہوں ہمارا اس جگہ سے دور رہنا اور یہ جب آئے اس سے زیادہ بات نہ کرنا

ہاں لیکن لڑنے نہ شروع کر دینا کل میں اسلام آباد جا رہی ہوں میری دوست ہے اس کی پوتی کی شادی ہے اٹینڈ کرنا ہے نہیں تو اسلام آباد گھوم لینا۔

نانو کہہ کر بات ختم کر چکی تھی اور ہمارا کو ساکت بیٹھی رُسنین کی آنکھوں کو سوچنے لگی

"! نہیں وہ ایسا نہیں ہے سب جھوٹ ہے میرا دل کہہ رہا ہے وہ ایسا نہیں ہے وہ ہو نہیں سکتا"

دل کو تسلی دیتے ہوئے وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی



"آج میرے لاڈلے کو میری یاد کیسے آگئی۔"

دادا ذولفقار اپنے خوب روپوتے کو دیکھ کر چہکے سب سے زیادہ جان ہی اس میں تھی کیوں اس میں تھا ہی ایسا جو سب کو

اپنا دیوانہ کر دیں

"یاد نہیں آئی مجھے آپ کے بیٹے کی وجہ سے آیا ہوں۔"

وہ نفرت سے کہنے لگا دادا ذولفقار کا دل بیٹھ گیا

"! اب کیا کیا اس نے وہ تو یہاں ہے ہی نہیں"

"دادا ذولفقار سمجھا دیں انھیں کہ اپنے کام سے کام ہی رکھے تو زیادہ بہتر ہوگا ورنہ میں نے لحاظ نہیں کروا۔"

"! تم میرا لحاظ نہیں کرو گے تم ہو کیا چیز رُسنین"

رُسنین سے زیادہ گرجدار اور چیر پھاڑ دینے والی آواز اس گھر میں گونجی رُسنین مڑا نہیں لیکن اس کے چہرے پہ نفرت

سے بھری مسکراہٹ آگئی

"! تم کب آئے فائیت"

دادا! بابا نے اگنور کیا اور فائیت کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں چار سکینڈ میں یہاں پہنچ چکا تھا جب مجھے خبر ہوئی کے بھتیجے صاحب میری تعریفوں میں لگے ہوئے تھے۔"

وہی سرد سے بھری آواز جس سے انسان تو کیا جن بھی کانپنے لگ جائے

رُنین جانے لگا جب اسے ایک دم روک دیا گا فائیت نے اس کا ہاتھ نہیں پکڑا تھا پکڑنے کے لیے اس کی ایک ہی نظر

کافی تھی رُنین نے نفرت سے سر اٹھایا اور دیکھا

فائیت زولفقار کو

وہ زلینن سے ایک انچ بڑے تھے ان کی بلڈ آپ بھی زلینن سے زیادہ تھی چوڑے شانے اور خوبصورت نقوش جس

کی آنکھیں آگ رنگ کی تھی لگتا تھا ان آنکھوں سے شملے ہی نکلے گے بال بھی سفیدی کی طرف جارہے تھے اور وہ

کوئی نہیں زلینن کے سگے چاچا فائیت زولفقار تھے

بستر پر جانے کے بجائے آج وہ پھر لیپ ٹاپ پہ بیٹھ کر کچھ لکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے ایک بار پھر نہیں

سمجھ آرہی تھی ڈفرنٹ ڈفرنٹ گھر اس نے دیکھے، ہانڈ سٹوری پڑھی سب نا جانے کیوں ایک جیسی ہی لگ رہی تھی

"یا اللہ! کچھ ایسا ہو جو بہت ہی منفرد ہو لیکن سمجھ نہیں آرہی۔"

اس نے لیپ ٹاپ ڈیسک پہ رکھا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چکر کاٹنے لگی

سوچ سوچ پر اسے احساس نہیں ہوا کے چیر چلتے ہوئے اس کے بالکل قریب آگئی اور اسے بتا ہی نہیں چلا جو ہی مڑی "

اچانک پیر چیر پہ جا کر لگا اور وہ گرنے لگی کے ایک دم اس نے کُرسی کو تھام لیا

"!! ایٹم اوکے"

اس کا تکیہ قلام بن گیا تھا جب بھی گرتی

پھر سنبھل کر اس نے دیکھا اور اس کا منہ کھل گیا چیر یہاں پر کیسے آئی سر جھٹک کر وہ چیر اُدھر لیکر گئی پھر وہ مڑی تھی

اسے محسوس ہوا کوئی اس کے بہت قریب آ رہا ہے اتنے قریب جیسے اس کا ارادہ گلا دبانے کا تھا آنکھ بند کر اللہ کا نام لیا

تو مڑی کوئی نہیں تھا سینے پہ دونوں ہاتھ رکھے دل کیا نانو کے پاس چلی جائے لیکن نانو ڈر جائے گی اس کے گھبرانے



سے اور دوبارہ کمرے میں اکیلے سونے بھی نہیں دیں گی اور اگر اکیلے نہیں سونے دیں گی تو کہانی بھی نہیں لکھ پائے گی

"وہم ہے ہار سوچو گی تو ہار رہی ہوگا۔"

خود کو مطمئن کرتے ہوئے وہ ٹیرس پہ جانے لگی تاکہ کھلی ہوا میں کچھ صحیح سوچ آئے باہر زیادہ سردی تھی لیکن اسے بالکل نہیں محسوس ہو رہی تھی عجیب سی گھبراہٹ تھی چہرہ اپنے سے بھرچکا تھا عجیب سی متلی محسوس ہوئی یہ کیا ہو رہا ہے۔"

پیٹ کو اس نے پکڑ لیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگی

اور آنکھیں بند کر دیں اور بس ایک بار اس نے پکارا تھا اور وہ اللہ ہی تھا اور اللہ بیشک سُنے والا اور مدد کرنے والا ہے



رُنین اس سے پہلے کچھ کہتا اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا فائیتق زولفیتقار اسے دیکھ رہے تھے

"کیوں بھیجتے صاحب چپ کیوں ہو گئے آج میری شان میں قسیدے نہیں پڑھنے تھے آپ نے۔"

رُنین کی آنکھ سیاہ کالی ہو گئی

"میں آپ کے منہ نہیں لگنا چاہتا راستہ چھوڑے میرا۔"

"فائیتق راستہ چھوڑو اور میرے کمرے میں کوئی تماشہ نہیں ہونا چاہیے۔"

داداز زولفیتقار کو سختی سے بولنے پڑا کہ دونوں ایک جیسے طاقت کے حامل بندے تھے ایک بار جب غصہ آجائیں دنیا ادھر کی ادھر ہو جائیں کوئی ان کو روک نہیں سکتا تھا چاہیے بیچ میں ہزار جن ہی نہ آجائے۔

"آپ کی ہی لحاظ ہے مجھے اباور نہ میں اچھے اچھوں کو سیدھا کرنا بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔"

فائیتق نے شعلہ بار نظروں سے رُنین کو دیکھا جبکہ رُنین تیزی سے ایک دم غائب ہو کر فورن ہمارے گھر پہنچا اور تیزی سے اس کے کمرے میں آیا خطرے کی گھنٹی بار بار بج رہی تھی اور اس کی چھٹی حس بالکل درست نکلی کیونکہ ہمارا بیہوش پڑی ہوئی تھی

"! ہا"

وہ تیزی سے پہنچا اور اتنی ہی تیزی سے اس بیڈ پہ لیٹا یا  
 "ہما!! اینجل آنکھیں کھولو! ہما۔"

اس نے اس کی نبض چیک کی تو تھوری رُک رُک کر چل رہی تھی پھر اس نے ہاتھ دیکھا جو بالکل ٹھنڈے ہو چکے  
 تھے اچانک اس کو گڑبڑ محسوس ہوئی اس نے ہما کا ہاتھ سختی سے پکڑا اور اتنی سختی اس کی آنکھیں بالکل فانیق کے  
 طرح ہی آگٹ رنگ ہو گئی کچھ بڑبڑاتے ہوئے اس نے ہما کے پیٹ پہ پھونکا اچانک ہما کی آنکھیں کھلی رُنین کی جان  
 میں جان آئی ہما اسے دیکھ نہیں سکتی تھی اچانک ہما نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا اور تیزی سے اُٹھی اور واش روم کی  
 طرح بھاگی

رُنین وہی بیٹھ گیا وہ اس کے پیچھے نہیں گیا تھا اچانک اس کے نظر اسے جن پر پڑی وہ تیزی سے اس کے پاس گیا اور  
 اس کی گردن پکڑ لی اور سائڈ پر لیکر گیا  
 تو تم تھے! کس کمینے نے تمہیں بھیجا ہے اور اگر یہ فائق زولفقار کا کام ہے تو ابھی بتا دو ورنہ تمہارا وہ حشر کرو گا کہ  
 "! یہ درخت میں ایک ایک مخلوق تمہاری چیخوں سے کانپ جائے گے بھونک  
 وہ اتنا گردن پہ دباؤں بڑھا رہا تھا کہ اس کے آنکھوں سے خون ٹپکنے لگا  
 "وہ۔۔ وہ میں نے شش رات کی تھی۔"

اس کو لگا وہ ابھی بسم ہو جائیں گا  
 آئیندہ ایسی شرارت کی تو میں تمہاری ساری نسلوں کو برباد کر دوں گا دفعہ ہو جا یہاں سے اور بتا دینا دور رہنا سمجھے  
 "!!!"

اُٹھا کر اس نے اتنی زور سے اس پھینکا کہ وہ دور جا کر کسی درخت سے لگا  
 خود کو سنبھالا اس نے اور پھر کمرے میں گھسا جہاں ہما کمرے سے باہر نکل رہی تھی وہ اس کے پیچھے آیا  
 وہ نیچے پہنچی تب تک رُنین اپنی پاؤں سے دروازے پہ دستک کرنے لگا وہ بھی ہلکی ہلکی سی ہما ایک دم ڈر گئی اور ایک  
 دم پیچھے ہوئے رُنین نے اسے سنبھالا

وہ ہما کی دھڑکن کی تیزی کو بہت اچھی طریقے سے محسوس کر سکتا تھا اس لیے آنکھ بند کر کے اس پکڑیں رکھا جب

تک وہ نیچے نہیں پہنچ جاتی رینگ کو سختی سے تھامے ہمارا ساہو کر چلی رہی تھی رُنین نے اسے ڈرانا ضروری نہیں سمجھا

وہ جب نیچے پہنچ گئی تو پکن کی طرف بڑھی پھر ایک دم رُنین دروازے کی طرف گیا اور دستک دینے لگا ہمارے آنکھیں سختی سے بھینچ لی اور درود پاک پڑھنے لگی اب وہ مڑ کر نانو کے کمرے کی طرف بھاگنے لگی تھی جب شیشے پہ ناک ہوا ہمارے کڑ کر دیکھا رُنین کو دیکھ کر اس کی رُکی ہوئی سانس بھال ہوئی اور وہ بالکل ریلکس ہو گئی ناجانے کیوں اس کو دیکھ کر ایک عجیب تحفظ کا احساس جگا تھا اس نے اشارہ کیا کہ کچن کا دروازہ کھول دیں ہمارے جا کر آہستگی سے دروازہ کھولا اور اسے دیکھا جس کے چہرے پریشانی تھی

"آپ ٹھیک تو ہے ہمارا آپ کی چیخ کی آواز سنائی دیں تھی۔"

وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا ہمارا کو جھٹکا لگا

"میں کب چیخی اور آپ کو اُف آپ۔۔"

"میں چھچھورا ایس پی بلیو جینز ہوں اس کو چھوڑیں بتائیں آپ کو ہوا کیا تھا۔"

وہ جلدی سے جواب دیں کر پوچھنے لگا

ہمارا کی ہوا کی وجہ سے ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی اس نے اپنے گرد بازو لپیٹے

"مجھے بتائیں آپ مجھے جوتے تو نہیں مارے گی۔"

اس کی بات پر ہمارے سر اٹھایا

"کیا؟"

تو کیا میں آپ کے گھر میں اپنے مبارک قدم بڑھا سکتا ہوں اگر آپ اجازت دیں کیونکہ آپ کو ٹھنڈ لگ رہی ہے

"اور مجھے بھی میرا نہیں تو اپنا خیال کر لے۔"

"! ٹھیک ہے اندر آ جائیں"

ہمارا آہستگی سے کہتی ہوئی پیچھے ہوئی اور وہ اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر چکا تھا

"! ہوا کیا تھا"

"میں چیخنی کب تھی اور آپ کو کیسے پتا چلا۔"

"میں جن ہوں اس لیے۔"

وہ چڑتے ہوئے سچ بول چکا تھا

"! ویری فنی"

آپ اپنے لفیٹ سائڈ پہ دیکھے تو آپ کو میرا گھر ٹاپ پہ نظر آئے گا اور بالکل سامنے میرا کمرہ ہے میں ویسے ہی چیر

"پہ بیٹھاسک۔۔۔"

"کیا آپ سگریٹ پیتے ہیں۔"

ہما اس کا آدھا جملہ سمجھ چکی تھی

"نہیں میرا مطلب ہے نقلی سگریٹ جو ویسے سردی میں فگ سے نکلتی ہیں۔"

اُف رُلسین کیا بکواس کر رہا ہے اس نے خود کو ملامت کی

بہر حال اچانک آپ کی آواز آئی میں نے اُدھر اُدھر دیکھا کوئی نہیں نظر آیا پھر دور بین لایا اور پھر آپ کو دیکھا آپ

"رینگ پہ جھکی ہوئی تھی اور میں پریشان ہو گیا سوری اس ٹائم آنا پڑا۔"

اس نے گھڑی کی طرف اشارہ کیا جہاں رات کے ایک بج

"کوئی بات نہیں تھینک یو کے آپ آئے۔"

"یور ولیم جی خیر اگر مہمان آگیا ہے تو اس کی تھوڑی خاطر داری نہیں ہو سکتی میں غریب مسکین بھوکا بچارا۔"

آپ اور غریب اتنے بڑے محل میں آپ کو کھانا نہیں ملتا کیا اور ویسے بھی آپ کی تو بھوک لوگوں کی دماغ

"کھانے سے نہیں پوری ہو جاتی۔"

اب اس بچارے کی کوئی ماں یا بہن نہیں ہے جو اس کا خیال رکھے خود ہی بناتا ہوں اور خود ہی کھاتا ہوں آج کچھ

"بنایا نہیں تھا سوائے گلاب جامن کے۔"

"اتنے بڑے گھر میں کوئی نوکر ہی نہیں رکھا آپ نے؟"

ہمانے آہستہ آواز میں کہا اسے بُرا بھی لگ رہا تھا اگر نانو کو پتا چل جاتا  
 رُننیں نے معصوم سی شکل بنا کر نفی میں سر ہلایا  
 کچھ پاگلوں نے فضول باتیں پھیلا دیں ہیں کہ وہ ہانٹ ہاوس ہے اس لیں کوئی قریب نہیں آتا اس گھر کے آئی مین "  
 " ! اتنی خوبصورت جگہ کبھی ہانٹ ہو سکتی ہے سٹو پڈ  
 واقعی تبھی وہ ماسی نانو کو۔۔ خیر آپ کوئی ایسا ڈھونڈے ناجو واقعی ان باتوں پہ بلیونہ کرتا ہو آئی مین میری بات "  
 " سمجھ رہے نا آپ ایسا تو بہت مشکل ہوتا ہوگا آپ کے لیے۔  
 رُننیں کھل کر مسکرایا جس پر اس کے موتی جیسے دانت نظر آئے پھر وہی ہما کو مسمرائز ہونا پھر ایک دم سر جھٹکا  
 " یہ کیا کہا آپ میں آپ کو تو اپنا نوکر نہیں بنا سکتا۔ "  
 وہ باقمندہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا ہما گھورنے کے باوجود کھل کر ہنس پڑی اور رُننیں کو اس کی ہنسی ٹھنڈی پھوار  
 کی طرح پڑی  
 " ! کیا کھائے گے آپ "  
 وہ ہنسی پہ قابو پاتے ہوئے بولی  
 " جو آپ کھلانا چاہیے میں بس دعا دوں گا اور کچھ نہیں۔ "  
 وہی نرم مسکراہٹ سے کہا گیا  
 ویسے سارے لوگ ڈر گئے آپ کیوں نہیں ڈری اس بات سے حتاکہ آپ وہاں پہنچ بھی گئی تھی کوئی خوف نہیں "  
 " تھا آپ کے دل میں۔  
 رُننیں کے دماغ میں سوال اٹھا تو پوچھ بیٹھا  
 " ! مجھے بہت کم ڈر لگتا ہے ایسی چیزوں سے ہاں ماما کی ڈیتھ کے بعد میں گھبرا ضرور جاتی ہوں "  
 وہ فریج سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی لیکن اسے کچھ مل نہیں رہا تھا  
 " ! رائٹ "  
 وہ خاموش رہا

کیا ہوا؟ ارے رہنے دیں اگر کچھ نہیں ہے ویسے بھی اب تو ناشتے کا ٹائم ہو جائیں گا اور میرا اس طرح ہونا اچھا"

"! نہیں لگتا آپ اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ

وہ یہ کہہ کر چل پڑا اور ہمارے ساتھ جاتا ہوا دیکھنے لگی کتنا بُرا لگا وہ اس کے لیے پریشان دوڑا چلا آیا ہے اور وہ اس کے لیس کچھ نہیں بنا سکی نہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ مہمان تھا اور مہمان اللہ کی رحمت ہوتے ہیں نانو کا کہنا تھا "کوئی بھی آپ کے گھر آئے چاہیے وہ آپ کا دشمن ہی کیوں نہ ہو اسے بھوکے پیٹ اور پیاسا مت واپس بھیجنا۔

ہم کشمکش میں پڑ گئی پہلے تو اس نے اپنے گلاس میں پانی ڈالا اور گھونٹ پی کر اس کی باتوں کو سوچنے لگی

"گھر میں کوئی نہیں ہے جو میرے لیے کچھ کریں۔"

اس کا دل اچانک پریشان ہو گیا پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے سٹوآن کیا اور کچھ سوچتے ہوئے ماما کی آل فینس چار منٹ کا سیلڈ کے ساتھ ٹو ناسینڈ یوچ اولیس

جلدی سے اس نے پہلے چیک کیا کے آواز نہ آئے کچن کا دروازہ بند کر کے وہ سب بنانے میں مصروف ہو گئی



رُنین اپنے کمرے میں آیا دیکھا تو اپنی پھوپھو کشف کو دیکھ کر ٹھٹھا اور پھر لب بھینچ لیے جبکہ ماتھے پہ بل آگئے

"تم کدھر گئے تھے۔"

کشف آئینے میں اپنی سُرخ لپ سٹک کو بند کر کے جینز کی پوکٹ میں رکھا اور رُنین کو دیکھتے ہوئے کہا

"آپ بغیر اجازت کے میرے کمرے میں کیا کر رہی ہیں۔"

رُنین عورتوں کی ہمیشہ رسپیٹ کرتا تھا اس نے کبھی بھی اونچی آواز اور سخت لہجہ نہیں اپنایا چاہیے وہ عورت اس کو زہر سے بھی بدتر لگتی ہوں

بات کرنی تھی فائیت بھائی سے بد تمیزی سے کیوں بات کی تمہیں پتا ہے وہ ابھی تک اتنے غصے میں ہیں آدھی سے " زیادہ چیزیں تو وہ تھوڑا پھوڑ چکے ہیں وہ تو ابانے زراڈانٹ زور کی توچپ ہوئے زلی بچہ ایسے تو نہیں کرنا چاہیے تھا

بھائی ویسے بھی دو مہینے بعد آئے ہیں پہلے سے تھوڑے شانت لگ رہے تھے پھر بڑا کھا دیا تم نے رُنین کب یہ نفرت ختم کرو گے۔"

اس نے کشف کی بات مکمل کرنے دیں اور خاموشی سے سر جھکا کر منتظر تھا کہ اب آپ کی بات سُن لی گئی ہے  
برائے مہربانی تشریف لیں جائے

"زیادہ غصہ مت کیا کرو اور بھائی کو اوئیڈ کیا کرو اور آج کل بڑے بڑی ہو خیرت تو ہے نا۔"  
وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جبکہ رُنین سے اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا دل کر رہا تھا  
جزلان کے پاس جا کر گلابا دیں پھوپھو کا توپکا سہیلی تھا دل میں جزلان کا حشر کر دینے کا اعزم باندھے وہ بولنے لگا  
"بس مصروف ہوں اب مجھے تنہائی چاہیے۔"

اب وہ نارمل لہجے میں کہنے لگا کیونکہ اس کی سوچ پہ ابھی ہما سوار تھی  
"اوکے مائی سن ٹیک کیر میں زرا اپنی دوستوں سے ملنے جا رہی ہوں ابا اور بھائی کو پتا نہ چلے احتیاط کرنا۔"  
رُنین نے سر ہلایا

وہ اس کا چہرہ تھپ تھپ کر چل پڑی جبکہ وہ اپنے اعصاب کو ڈیھلہ چھوڑتا ہوا بستر پہ گر گیا



ہمانے ہوڈی پہنی اور لہجہ باکس پکڑ کر بڑی ہی آہستگی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی اندھیری کالی رات جس پہ آج چاند  
بھی کبھی کھویا ہوا تھا سرسراتی ہوئی آوازوں کو اس نے اگنور کیا تھا حتا کہ پہلے والا ڈر رُنین کے آنے سے کب کا  
غائب ہو گیا تھا لیکن اس ٹھنڈ سے بھری کالی رات اور سُنسان سڑک نے اس کا دل ایک بار پھر کانپنے پہ مجبور کیا  
اپنے فون کے ٹارچ ذریعے وہ تیزی سے راستہ ناپنے لگی

یہاں تک کے وہ پل پہنچ گئی جزلان بیٹھائی وی آن کیے اپنے شغل میں مصروف تھا جب اسے احساس ہوا کہ کسی  
انسان نے ابھی اس پاس قدم رکھا یہ طاقت اس کے پاس تھی اس ٹائیم کوئی انسان ! وہ گلاس رکھ کر اٹھا اور سیدھا  
گھر سے باہر نکلا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا جب نیچے ہی ٹارچ کی روشنی نظر آئی وہ اس روشنی کی طرف بڑھا دیکھا تو بو نہچکا  
گیا

یہ شفق کب آئی اور ابھی تک اتنی یگ سمارٹ یہ انسان بوڑھے نہیں ہوتے میں جا کر چاچو کو بتاتا ہوں خوشی سے "  
"پاگل ہو جائیں گئے ان کی شفق واپس آگئی ہیں۔"



وہ تیزی سے مڑا اور سیدھا فائیک زولفیکار کے کمرے کے دروازے پہ پہنچا کیونکہ اس کے بعد وہ جگہ رسٹرکٹ تھی کوئی بھی جنات اس کمرے کے اندر انٹر نہیں ہو سکتا تھا جزلان کو ڈر لگ رہا تھا لیکن اس ہمت کرنی پڑی اور ناک کیا دو بار ناک کرنے کے بعد کوئی جواب نہیں آیا

ہیں ! کبھی چاچو سو تو نہیں گئے یہاں کمرے میں موجود نہیں ہے پتا لگاتا ہوں ! وہ مڑنے لگا جب دروازہ ایک دم کھلا " اور فائیک زولفیکار نکلے آنکھیں سُرخ تھی جبکہ چہرے پہ کرخ آتا تھا جزلان گھبرا گیا اُن کی نظریں کسی کو بسم کر دینے کے لیے کافی تھی رُنین کی ہمت ہے جو زبان چلا لیتا تھا شاہد وہ اللہ کے کلام کی طاقت پہ زیادہ یقین رکھتا تھا اس لیے اس کے دل میں کوئی ڈر اور خوف نہیں تھا

"! اب بولو گئے"

ہمیشہ کی طرح کرخ لہجہ

"! چاچو شفق واپس آگئی"

اب اچانک فائیک کے چہرے پہ کچھ عجیب سے چیز آئی جو جزلان کیا وہ خود بھی آئینے میں دیکھتا تو سمجھ نہ پاتا ایک نام کا ہی اتنا جادو تھا کہ سب کو پکھل گیا ساری نفرت سارا غصہ لیکن سوچتے ہوئے پھر اچانک وہی تاثرات واپس آئے لیکن اس بار خطر ناک آئے

"!!! کیا کر رہی ہے وہ یہاں"

اب اس کی پھاڑ دینے والی آواز رُنین تک پہنچی وہ تیزی سے اُٹھا اور اس نے محسوس کیا جیسے ہما یہی اس پاس ہیں "اوشٹ پاگل لڑکی اس وقت کیوں آگئی۔"

رُنین تیزی سے اُٹھا

بال سنوار کر وہ باہر نکلا اور دیکھا ہمار پریشانی سے دروازے کے قریب پہنچی تھی رُنین کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کریں اگر وہ اس کے پورشن میں آتی تو کوئی مداخلت نہ کرتا لیکن یہ پورشن فائیک چاچو کا تھا اس لیے اس پریشانی ہوئی کہ کیسے ہما کو اپنے پورشن پہ لیکر آئے کچھ سوچتے ہوئے اس کے دماغ میں آئیڈیا آیا لیکن اس کا دل نہیں تھا لیکن کرنا پڑیں گا وہ نہیں چاہتا تھا کہ فائیک زولفیکار کی اس پر نظر پڑے ہما بیل بجانے لگی تھی جب ایک دم رُنین اندر گھس گیا



اس کے بعد ہمارے سامنے آندھیرا چھا گیا



ہماری آنکھیں کھلی تو خود کو بے حد نرم بستر پہ پایا

وہ تیزی سے اٹھی اس نے دیکھا وہ اپنے کمرے کے بجائے کبھی اور تھی یہ بہت ہی کوئی بڑا ماسٹر بیڈ روم معلوم ہو رہا تھا جس پہ بہت ہی ہیوی قسم کی دیواروں پر کارونگ ہوئی تھی سامنے اتنا بڑا لارج سائز ایل آئی ڈی لگا ہوا تھا کمرے میں روشنی کی وجہ اوپر شینلیر (فانوس) تھا جو بہت ہی بڑا اور دیکھنے میں پُرانا لیکن بیش امیر لگ رہا تھا خود جس بستر بھی تھی وہ کنگ سائز کا تھا ایسا جیسے کسی بادشاہ کا کمرہ ہوں

اس نے ترکی میں جتنے پیلس ٹی وی پہ دیکھے تھے بالکل ایسا ہی کمرہ تھا

بلیو اینڈ وائٹ کے امتزاج کا یہ کمرہ اپنی ونڈر لینڈ میں لے گیا

توبہ کتنا گرتی ہیں آپ یا آپ جہاں قدم رکھتی ہے وہاں شاہد بھر مار کیلے کے چھلکے ہو گئے یا پھر اس جگہ گریوٹی کم " ہوتی ہے یا بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے جس سے آپ گر جاتی ہیں خیر اتنی رات کو آنے کی کیا ٹک بنتی تھی مس ہمارا ناو " سے مار کھانی تھی کیا۔

وہ اس کے سامنے آیا ہمارے سر جھٹکے سے اٹھایا پھر اسے سمجھ آئی وہ یہاں کیسے پہنچی لیکن وہ گری کب تھی وہ نیل بجانے لگی تھی کے اچانک اس کے سامنے آندھیرا چھا گیا تھا اور اب وہ رُنین کے بستر پہ اسے شرمندگی ہوئی "ایم سوری میں نے آپ کے لیس کچھ بنایا تھا اور یہاں آئی تو پتا نہیں۔"

ہاں دیکھ بھی لیا اور کھا بھی لیا سو سوٹ آف یو بٹ ہمارے آپ کو واقعی اس ٹائم نہیں آنا چاہیے تھا وہ تو ویسے ہی ایک تو " آپ کی چیخ خاصی صاف سے کے چڑیلوں کو بھی اچھی طرح سُنائی دیں کہ وہ بھی کانپ جائے میں تو ٹھہرا ایک انسان ! نے تو ڈرنا تھا باہر آیا تو مجھے گھر کے پچھلے حصے میں ملی میں دوسرے سائڈ پہ رہتا وہ جگہ بند رہتی ہے سوری بولتا بہت زیادہ ہوں یہ لے پانی پیجیے۔

وہ ایک دم پاس آ کر سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پکڑانے لگا ہمارے اپنا سر پکڑا ٹھیس ہلکی سی اٹھی تھی جب تھوڑا سا ہلکی

"آپ کا پیلنس بہت خراب ہے تھوڑی پریکٹسٹ کیجیے۔"

"آپ تھوڑے دیر کے لیں چپ نہیں ہو سکتے کتنا بولتے ہیں آپ۔"

وہ پانی کا گھونٹ لیتے ہلکی سے بیزاری سے بولی

"اوسوری بس میں بھی شروع ہو جاتا ہوں آپ کو پوچھا ہی نہیں آپ ٹھیک تو ہے نا۔"

ہما خاموش رہی

پتا نہیں کس عذاب میں پھنس گئی ہوں عجیب خواب، عجیب حرکتیں میرا بار بار گرنا بے ہوش ہو جانا عجیب سی

"طبیعت ہونا۔"

رُلسنیں خاموش رہا پھر اسے تھوڑی دور کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا

"آج آپ کی ویسے ہی ٹھیک نہیں تھی طبیعت اس لیں شاید آپ کو چکر آگئے ہوں۔"

"! ہاں یہ بھی میں اب چلتی ہوں"

وہ اٹھنے لگی جب اس نے ہاتھ اٹھا کر روکا

"بیٹھے ابھی آپ کی پیلنس ہیں اوپر سے اتنی ٹھنڈ میں اکیلے جانے دوگا میں چھوڑ دوں گا۔"

"دیکھیے رُلسنیں۔"

"سمجھ جائے ہما ابھی صرف ڈھائی ہوئے ہیں۔"

"اللہ ڈھائی ساڑھے تین نانواٹھا جاتی ہیں۔"

"تو بے فکر رہیں ساڑھے تین سے پہلے پہنچا دوگا آئی اشوریو۔"

وہ دھیمے مسکراہٹ سے کہنے لگا

"پر آپ بھی تو ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔"

"میں بالکل ڈسٹرب نہیں ہوں ہاویسے بھی کل سنڈے ہیں میری آف ہے۔"

وہی دھیمی سی مسکراہٹ اور روشن آنکھوں سے دیکھنا ہمارے نظر پُجرا لی

"دیکھیں رُنن۔"

"میں دیکھ ہی تو رہا ہوں !"

ہمارے جھٹکے سے سر اٹھایا

رُنن نے خاموشی سے اسے دیکھا پھر بول کر اٹھا

"آئے میں آپ کو چھوڑ دو۔ مجھے آپ کفر ٹیبل نہیں لگ رہی۔"

"تھینک یو۔"

"مجھے بار بار تھینکس مت کہا کریں۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے کہنے لگا

"کیوں؟ آپ کو اچھا نہیں لگتا۔"

"مجھے سوری، تھینکس بڑے ہی بے معانی لفظ لگتے ہیں۔"

"حالانکہ یہ تو سب سے بڑے مسیجیکل ورڈز ہیں۔"

وہ آرام سے اٹھی اور اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"سپاٹ لہجے میں آگر آپ تھینک یو اور سوری کہے گئے تو خاک مسیجیکل ورڈز۔"

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا

"آپ خائف کیوں لگ رہے ہیں۔"

"خائف نہیں ہو یا آپ کا اخلاق میٹر کرتا ہے یہ سوری اور تھینک یو ورڈز رہ گئے اخلاق تو جیسے غائب ہی ہو گیا ہے

معاشرے میں۔"

"یہ بات تو بالکل صحیح کہی ہے آپ نے۔"

وہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہنے لگی

"اور ویسے بھی دوستوں میں ایسے بتکلفانہ اور فیکٹ ورڈز اینڈ فار میلٹی تو ہر گز نہیں ہونی چاہیے اس لیے آپ پر ہیز کیجیے گا۔"

"میں آپ کی دوست کب سے بن گئی۔"

ہم کے حیرت زدہ لہجے پہ وہ مڑا اور مسکراہٹ دبائی

"آج سے اور دوست بننے کے لیے یہ بچوں کی طرح تو نہیں بولنا پڑتا کہ آپ مجھ سے دوستی کرو گی۔"

"میں نے آپ سے بات کیا کی اور آپ نے دوست ہی بنا لیا۔"

وہ گھور کر بولی مسکراہٹ اب غائب ہو چکی تھی

"دیکھ لے پورے مری میں مجھ سے زیادہ اچھا اور مخلص دوست کہی نہیں ملے گا۔"

جب کی اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی

"اپنے منہ میاں مٹھو!"

"یہ لفظ مجھے آج تک سمجھ نہیں آیا کیا انسان اپنے منہ کا میاں ہوتا ہے یا نہ وہ اپنی زبان کا شوہر ہوتا ہے اور ساتھ میں

طوطے کا کیا ذکر۔"

"اُف کیا کہہ رہے ہیں۔"

وہ اس کی الجھی بات پہ الجھنے لگی

"نہیں میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ سمجھ نہیں پائے گی ویسے ہم دوست ہے اب بس یہ تہہ ہو گیا میرا تو آپ

نے انٹرویو لیتی رہی ہیں چلے آپ بتائیں آپ نے کیا پڑھا اور اس وقت کیا کر رہی ہے۔"

"جیسے آپ کو پتا نہیں ہوگا!"

"ارے اب ایسی بھی بات نہیں ہے نام نمبر کہاں سے آنے کے علاوہ مجھے معصوم کو کچھ نہیں پتا!"

"معصوم!"

وہ اپنی ناک چڑا کر بولی رُسنین نے بھی ایسا کیا

"جی معصوم!"

وہ خاموشی سے چلنے لگی

"جلدی انٹرو دینے میں کیا ہے بتائے نا۔"

"ہما شفق نام ہے میرا اپنی نانو کے ساتھ کلینفورنیا سے یہاں آئی ہوں رہنے کے لیں۔"

"وطن کی محبت !"

رُنین نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"کچھ ایسا ہی سمجھ لے میری نانو کی یہاں پوری زندگی گزری تھی تو ان کا اب دل تھا ہم دونوں ماما کی ڈیٹھ کے بعد

یہاں آگئے۔"

"ایم سوری !"

رُنین نے اہستگی سے کہا

"کس چیز کے لیں؟"

ہما چونکی

"آپ کی مام !"

"ہاں بس اللہ کی چیز تھی واپس جانا تو تھا !"

ہما کا لہجہ تلخ سا تھا جو رُنین نے بہت محسوس کیا

"ظاہر ہے اللہ کی چیز تھی وہ اور اپنے وقت پر گئی ہیں جیسے میرے جب میں دو سال کا تھا۔"

ہما نے سر اٹھا کر دیکھا

"اور آپ ایسے اکیلے ! کون سنبھالتا تھا۔"

"خود ہی سنبھل گیا !"

"کیا؟"

"ماں باپ نے اتنی جائیداد چھوڑی تھی اور دوسرا مجھے ہمارے گھر کے پُرانے ملازم نے سنبھالا خوش قسمتی سے ایمان

دار نکلے اپنے وائف کے ساتھ مل کر ایک پڑھا لکھا انسان بنا دیا ٹل سیکنڈ ایر اس کے بعد بس دونوں بھی سال کے

گیپ میں اللہ کے پاس !"

وہ مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا دُکھ اس کے چہرے پہ کہی نہیں تھا ہما کنفیوزڈ ہو گئی یہ دُکھی کیوں نہیں ہے یا اپنا دُکھ ظاہر نہیں کرنا چاہتا اور وہ جیسے اس کی سوچ پڑھ چکا تھا تبھی بولا

"ہما اپنے درد اور ہزار فیملنگز چھپانے کے لیس سپاٹ چہرہ یا سختی کا لبادہ نہیں اپنا نا پڑتا اس سے آپ مزید کمزور دکتے ہو، ایک میجک صرف ایک میجک وہ ہے آپ کی ہنٹوں کا کچھاؤں لوگ آپ کو ہر وقت مسکراتا ہوا دیکھ کر آپ کی اندر کی کمزوری بھی نہیں ڈھونڈ پائے گئے انھیں اپنا درد دکھانے کے بجائے دھوکے میں ہی رکھو تو زیادہ بہتر ہے۔"

وہ اسے مشورہ دیں رہا تھا اور اپنی اس مسکراہٹ کی وجہ بھی بتا رہا تھا

"آپ نے اپنی چھوٹی سی ڈیٹیل دیں اور آپ کا گھر بھی آگیا خیر پھر ملے گئے دوست خدا حافظ۔"

رُنین نے اسے اشارہ کیا ہما اس کی باتوں میں اتنی کھوئی ہوئی تھی اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ وہ پہنچ گئی ہے۔

"تھینک یو فور

"آا بس چپ کر کے جائے !"

اس نے ہلکی سی گھوری دیتے ہوئے کہا

"اللہ حافظ !"

ہما کہتے ہوئے چل پڑی اور دروازے کی طرف پہنچ کر مڑی تو دیکھا وہ چلا گیا لیکن اتنی جلدی اس نے اس طرف دیکھی لیکن اتنی دُھند میں وہ نظر نہیں آیا اور ہما کو پتا بھی نہیں چلا وہ اس کے قریب کھڑا ہے

اور وہ اسے سوچتے ہوئے مسکرا پڑی

"کتنا سویٹ ہے ویسے !"

وہ خود سے بولی اور پاس کھڑے رُنین کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آگئی



"آج لیٹ کیوں اُٹھی۔"

نانو نے اسے سرٹھیوں سے نیچے اُترتے ہوئے دیکھا اور ٹائیم دیکھتے ہوئے کہا جدھر صبح کے دس بج رہے تھے

"رات کو نیند دیر سے آئی تھی۔"

ہما اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

"اچھا! ناشتہ پڑا ہوا ہے اور نماز تو پڑھی نا۔"

"نماز پڑھ کر سوئی تھی۔"

وہ کچن کی طرف گئی بڑھی جب اس نے کچن کی کھڑکی کی طرف دیکھا زُنین دور ہی کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا لیکن جس سے بات کر رہا تھا وہ نظر نہیں آ رہا تھا وہ اسے دیکھ رہی تھی نیوی بلیو سویٹر کے ساتھ بلیو جینز پہنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہما کو اچھا لگ رہا ہے یا پیارا

"کیا دیکھ رہی ہو ناشتہ کرو نا!"

نانو کی آواز پہ ایک دم اچھلی

"نانو آپ نے تو ڈرا دیا!"

ہما اپنی کیفیت کو چھپانے کی خاطر پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی

"تیار ہو جاؤ میں نے نکلنا۔"

"نانو آپ چلی جائے میں گھر ٹھیک ہوں!"

ہما کا دل نہیں کر رہا تھا اس کا دل زُنین کے پاس جانے کو کر رہا تھا لیکن اس نے یہ اعتراف خود سے بھی نہیں کیا تھا "کیوں کل تک تو مان گئی تھی اور مجھے بھی کہہ رہی تھی کچھ لینا ہے اچانک سے کیا ہو گیا۔"

اُف ایک تو نانو کی مشکوک آواز

"نانو بس طبیعت ٹھیک نہیں ہے میری!"

وہ بیزاری سے بولی

"ٹھیک ہے پھر میں نہیں جاتی کیا ہوا ہے طبیعت کو!"

نانو ایک دم پریشان ہو گئی

"کچھ نہیں نانو ایسی سر میں درد ہے آپ جائے خوا مخواہ رُک کر کیا کریں گی اچھا ہے اپنے لوگوں سے ملے۔"

ان کے رُک جانے پر ہما بھوکلا گئی لیکن پانی کاسپ لیتے ہوئے بولی  
 "پھر ایک وعدہ کرو!"

نانو اسے تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد بولی  
 "کیسا وعدہ؟"

وہ ٹوسٹ اٹھاتے ہوئے نانو کو بولی  
 "تم اس لڑکی کے سامنے دوبارہ نہیں اوگی اور خبرادر ذولفقار ہاوس گی۔"  
 "نانو وہ دیکھنے میں قاتل نہیں لگتا اور وہ پولیس آفسر ہے۔"  
 ہما کو اچھا نہیں لگاؤ لنین کے بارے میں نانو کی رائے

"تم یہاں ہر بندے سے پوچھو گی تو سب کی یہی رائے ہو گی اور تم نئی آئی ہو جبکہ یہ لوگ برسوں سے رہ رہے ہیں وہ  
 اچھا نہیں ہے خوبصورت شکل ہی انسان کو دھوکہ دیتی ہے اور میری جان میں تمہیں اس لیے کہہ رہی ہو کہ میں  
 تمہیں کھونا نہیں چاہتی میری جان۔"

"لوگوں کی باتوں میں کیوں آرہی ہیں آپ!"  
 "نہیں آرہی میں اور مجھے لگتا ہے تمہاری اس سے بات ہوئی ہے اور کچھ زیادہ گہری باتیں ہوئی اس لیے ایسا کہہ رہی  
 ہو میں نہیں جاتی!"

نانو کے فیصلہ کن انداز پہ وہ ایک دم بھوکلا گئی  
 "نانو میری نہیں ہوئی قسم سے وہ بس پلیٹ دینے آیا تھا میں نے پوچھا وہ کون ہے اپنا بتا کر وہ چلا گیا تھا اور میں  
 ذولفقار ہاوس نہیں گئی تھی آپ کو پہلے بھی بتایا ہے۔"

ہما کو پریشانی ہو گئی پہلی بار ایسی پابندی پر اسے اعتراض ہوا تھا ورنہ وہ کسی چیز منع ہونے پر نہیں مائنڈ کرتی تھی  
 "پھر وعدہ کرو!"

"نانو یہ کیسا وعدہ ہے آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے وہ سامنے آئے گا گولی سے اڑا دیں گا بہر حال نہیں جاتی یہی رہو گی  
 گھر میں سٹوری لکھوں گی۔"



اب نانو کے چہرے پہ اطمینان آگیا اور ہما کو حیرت ہوئی اسے پتا لگانا کہ آخر ایسا سچ ہے یا یہ جھوٹی افواہیں ہیں رُننیں نے کہا تھا کہ کچھ لوگوں نے اس کے گھر کو ہاسٹ کہا ہے کیا سچ میں ہاسٹ ہے کیا واقعی رُننیں نے چھ بندوں کا قتل کیا ہے اس کے لیے ایک نیا ایڈونچر بھی تھا دوسرا وہ رُننیں کو قریب سے جانے گی آخر وہ ویسا ہے جو دیکھنے میں لگتا ہے یہاں اس نے اچھائی کا لباس پہنا ہوا ہے

وہ سوچ رہی تھی اور مڑ کر دیکھا جہاں رُننیں اب بھی کھڑا تھا لیکن وہ اب کسی سے بات کرنے کے بجائے سوچ میں گم تھا پھر وہ گہرا سانس لیتا ہوا چہرہ موڑ کر اس طرف دیکھنے لگا جہاں ہما سے دیکھ رہی تھی پھر رُننیں کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی اسے دور سے ہی ہما نظر آگئی مگر کیسے وہ ہات ہلاتا تھا اور ہما نے دیکھا نانو چلی گئی ہیں اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا ریکاٹ کریں

نانو اس پیار کر کے اور بار بار تاکید کر کے چلی گئی اور وہ دروازہ بند کرنے لگی جب وہ مڑی تو رُننیں نے بھاؤ کیا اس نے چیخ مارتے ہوئے منہ پہ ہاتھ رکھا اور رُننیں کا قہقہہ چھوٹ گیا

"ہا ہا ہا اتنی ڈر پوک ہے آپ اُف آپ کو تو نانو کے ساتھ چلے جانا چاہیے تھا کیلے تو ڈرتے ڈرتے مر جانا تھا۔"

ہما نے غصہ سے اسے دیکھا اور اس کے پاؤں پہ زور سے مارا لیکن رُننیں کو کچھ محسوس ہی نہیں ہوا

وہ ہنسے جا رہا تھا

"آپ میرے گھر کیسے اندر آئے جائے یہاں سے!"

اسے تو غصے آگیا

"ارے دوست آپ تو ناراض ہو گئی آپ جب نانو سے مل رہی تھی میں چھپکے سے گھس گیا اور آپ اُف میں دیکھنا

چار ہاتھ کے ہارز کی دیوانی کو اگر سیل لائف میں ہارر سین اس کے ساتھ ہو جائے تو وہ کیا کریں گی

وہی جو ساری لڑکیاں کرتی ہے چیخ مارنا یا ویسے آپ سے امید نہیں تھی اور کیا کوئی جن بھوت آئے گا تو کیا آپ اس

کا پیر کچلے گی اور یہ کہی گی کے جاو یہاں سے۔"

وہ اب اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہنے لگا

"پہلے بات ہے بھوت وغیرہ کنیزٹ نہیں کرتے۔"

"چلے بھوت نہیں جن تو کرتا ہے نا!"

وہ اب بالکل سنجیدگی سے بولا

"تو میں کیا کرو اور پلیز جن اور بھوت کو ذکر کیوں لے بیٹھے یہ میرے شوق ہیں آپ کے نہیں۔"

"شوق ہے تو ڈرتی کیوں ہیں۔"

وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا

"ایس پی صاحب آپ کے بارے میں اور آپ کے گھر کے بارے میں میں نے اچھی رائے نہیں سُنی پھر بھی میں

آپ کے گھر آئی اور آپ کے سامنے ہوں کیا مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

ہمانے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"اللہ آپ بھی لوگوں کی باتوں میں مس ہما!"

رُنین نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا

"اس سے بھی زیادہ ہانٹ جگہ ہیں میں آپ کو دکھا سکتا ہوں!"

"تو میں کیا کرو!"

"کچھ نہیں پتا نہیں میرے خوبصورت سے گھر کو سب نے کیوں نواٹری کا بورڈ لگا دیا ہے۔"

وہ بیچارگی سے بولا

ہما اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا اس نے سچ میں چھ بندوں کا قتل کیا لیکن نہیں ایک قاتل بھلا کیوں کہے گا ہاں

میں نے مارا ہے

"کہاں سوچ میں گم ہو گئی آپ!"

رُنین نے چٹکی بجائی ہمانے سر اٹھایا

"ام کبی نہیں!"

"کبی نہیں چلے کبی چلتے ہیں۔"

"میں کبھی نہیں جاسکتی!"

وہ رُننیں کو تیزی سے کہتے ہوئے جانے لگی

"او کم آن دوست آپ میری سے ناراض کیوں ہو گئی۔"

"میں آپ سے بھلا کیوں ناراض ہو گئی۔" ہما اپنا لپ ٹاپ اٹھانے لگی جب رُننیں نے سٹیفن کنگ کی بے شمار ہارر ناولز دیکھے ان میں سے اس نے ایک اٹھائی

"او کوئی تو بہت ہی دیوانہ ہے لیکن آپ کو دیکھ کر تو نہیں لگتا!"

"اب کیا شکل دیکھ کر شوق پورے کرنے چاہیے۔"

ہمانے اسے کتاب کھینچی وہ آگئے سے کچھ نہ بولا

"تو مس ہمانٹر تو دیں دے۔"

"میرا کیا انٹر ویو ہے جو بار بار میری انٹر وکال پوچھ رہے ہیں۔"

"اُف لگتا ہے نانو سے بہت ڈانٹ پڑی ہے تبھی تو چڑی ہوئی لگ رہی ہے۔"

وہ اس کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا تھا

اور جو لپ ٹاپ پہ اپنا فیس بک آن کر رہی تھی اچانک کچھ دیکھنے پر اس کا چہرہ سفید ہو گیا اور آنکھیں عجیب سی ہو گئی

"کیا ہوا خیریت!"

وہ ہما کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا جو اپنے لب بھینچ رہی تھی اس نے لپ ٹاپ سائڈ پہ رکھا اور تیزی سے اٹھ کر باہر کی طرف بھاگی

"ہما!"

رُننیں نے ایک دم لپ ٹاپ کی طرف دیکھا تو ایک منٹ کے لیس چپ ہو گیا واتی یہ بہت تکلیف دے خبر تھی

اور رُننیں تیزی سے ہما کی طرف بھاگا

"ہما! ہمار کو!۔" وہ روتے ہوئے تیزی سے بھاگ رہی تھی اور رُننیں تیزی سے اس کے پیچھے آیا

"میری ماما پاگل نہیں تھی کیوں کیا انہوں نے ایسا کیوں۔"

وہ خود سے بولی بس نہیں چل رہا تھا ریحان علی کو گولی مار دیں انہوں نے گھٹیا پن کی انتہا کر دیں تھی اس کی ماما کے نام سے پاگل خانہ کھولا اور انہیں ڈیڈ کیٹ کیا جو پاگل تھی جنہوں نے ان کا جینا حرام کر دیا لیکن ان کا دل کتنا بڑا تھا جو پھر ان سے محبت کرتے ان کی یاد میں پاگل خانہ کھولا اس کے پاپا مشہور سائیکسٹریسٹ تھے اس لیے سب کو ان سے دل ہمدردی محسوس ہوئی جب انہوں نے ماما سے متعلق سچیج کی اور سب جھوٹ تھا۔ ہما کا ضبط جواب دیں گیا تھا پاپا نے ماما کو مرنے کے بعد بھی بخشا نہیں آخر ایسا کیا کر دیا تھا ماما نے جس کا بدلہ پاپا لیں رہے ہیں

وہ ایک جگہ روڈ پہ بیٹھ کر اپنا سر تھام کر رونے لگی  
رُننیں کو پریشانی ہوئی اور اس کے پاس آیا  
"ہما اُٹھے ہما پلیز کہاں بیٹھ گئی ہے اُٹھے۔"

وہ اسے کھینچتے ہوئے بولا اور اس کی فورس وہ تیزی سے اُٹھی لیکن ہما کو زہنی دھچکا لگنے کی وجہ سے محسوس نہیں ہوا  
رُننیں اسے سیدھا اپنے گھر کے نیچے والے سٹینپس پہ لیں گیا اور اسے بیٹھا یا اور اسے کے ساتھ بیٹھا اس نے ایسے  
اکیٹ کرنا تھا جیسے وہ کچھ نہیں جانتا اس لیے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا  
"رو کیوں رہی ہیں آپ!"

رُننیں نے اسے سر تھماتے کھل کر روتے ہوئے دیکھا تھا وہ کسی کے سامنے کبھی نہیں روئی تھی نہ اوین ماما کے  
سامنے بھی نہیں رُننیں میں پتا نہیں کیا تھا جس سے وہ اپنا ضبط طور کر رونے لگی تھی جیسے لگا تھا وہ تسلی دیں گا اسے  
دلاسا دیں گا لیکن ایسا کچھ نہیں تھا وہ رو رہی تھی اور وہ ہما کو دیکھے جا رہا تھا  
"بہت غصہ آ رہا ہے۔"

وہ اس کے مٹھیاں زور سے بھینچتے ہوئے دیکھ رہا تھا جس سے اس کا ہاتھ کافی زیادہ سُرخ ہو گیا تھا  
"ہاں بہت زیادہ!"

وہ بھرائی آواز میں بولی

پھر اچانک رُننیں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اُٹھا کر اوپر لیکر گیا اس نے کچھ نہیں پوچھا اور نہ ہما کچھ بولی چُپ کر رہے روتی

رہی

اور اس کے ساتھ زولفقار ہاوس کی طرف بڑھی

رُنین نے دروازہ کھلا اور اسے ساتھ لیکر جانے لگا گھر میں کوئی نہیں تھا سارے دوسرے شہر گئے تھے دادا ابا کے کزن بلا آخر شادی کرنے والے تھے اس لیے سب وہاں گئے تھے جزلان نے بھی رُنین کو چلنے کو کہا تھا لیکن رُنین نے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ ہمارے خود کو دور نہیں کر سکتا تھا

وہ کچن میں پہنچ گئے اس نے ہمارا ہاتھ چھوڑا اور الماری کھول کر اس نے پلیٹس نکالی ہمارے آپ کو کمپوزڈ کر کے اسے دیکھنے لگی یہاں تک کہ رُنین اس کے پاس آگیا اور پلیٹس کا ونڈر پہ رکھ کر اسے ایک اٹھا کر دیں

"چلو توڑو!!"

"کیا!"

"پلیٹ توڑ کر اپنی فرسٹیشن نکالو!"

وہ سنجیدگی سے کہنے لگا

Are you in your senses

"پتا نہیں ابھی سکیولجیسٹ کی کلاس نہیں ہے میری توڑو!"

"رُنین تم پاگل ہو!"

آج پہلی بار اس نے رُنین کو آپ کے بجائے تم کہا تھا کیونکہ واقعی رُنین کا دماغ توازن پہ نہیں تھا رُنین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پلیٹ پکڑائی اور ایک ڈرکیشن میں دیکھا کر پلیٹ زور سے پھینکی پلیٹ ٹوٹ گئی

"چلو نیکسٹ!"

اور وہ منہ کھولے اسے ٹوٹی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی

"یہ کیا پاگل پن ہے۔"

وہ اس ٹوٹی پلیٹ کو دیکھنے لگی اور پھر رُنین کو دیکھا جو خطرناک حد تک سنجیدہ لگ رہا تھا

"وہ سامنے دیوار ہے ہمارا! اور اس شخص کو سوچو جس نے تمہیں تکلف دیں پلیٹس تمہارے سامنے ہیں جتنا چاہیے

اس مارو کوئی تمھیں روکے گا نہیں اور کسی کو اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ یہ میرا گھر ہے جو فل چاہیے کرو۔"

"نہیں رُنین!" اس نے منہ پہ ہاتھ پھیرا پھر اپنی ساری عقل اور تعلیم اور تربیت کو ہٹا کر اس نے پلیٹ اٹھائی اور زور سے دیوار پہ ماری رُنین کی ہنسی چھوٹ گئی

"یہی ہوئی نابات دیکھو ابھی آٹھ پلیٹیں ہیں توڑو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بہت امیر آدمی ہوں۔"

وہ اشارے کرتے ہوئے بولا

"نہیں بس فرسٹیشن ختم۔"

وہ گھبرا گئی

"ارے پلیٹ کیا ہر چیز دیتا ہوں اسے توڑو کہوں تو دیوار پہ اس شخص کی تصویر لگا دوں۔"

"وہ میرے فادر ہیں رُنین۔!"

ہماٹوٹی پلیٹ کو دیکھ کر کہنے لگی

"فادر ایسے ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو تکلیف دیں۔"

وہ اس کی سوچی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

"وہ مجھے اپنی اولاد مانتے ہی نہیں ہے۔"

وہ آہستگی سے کہنے لگی اس کے چھپے کرب نے رُنین کو بہت زیادہ تکلیف دیں بس نہیں چل رہا تھا اس کے باپ کو الٹا

لٹکا کر خوب مارے

"تمھاری فرسٹیشن ابھی ختم نہیں ہوئی توڑو!"

"پاگل ہو تم!"

وہ ہنستے ہوئے کہنے لگی

"دیکھو کیا کر دیا!"

"کچھ بھی نہیں کیا کرو! اگر پلیٹ نہیں توڑنا چاہتی تو ادھر او۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لیکر جانے لگا ہما اس خوبصورت ترین گھر کو دیکھ رہی تھی جو بہت سی انٹیک پیس اور تصویروں

سے بھرا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا وہ کسی میوزیم آگئی ہوں پھر اچانک ایک تصویر کے نیچے بلیک روز پڑی جو ایک گلاس میں مقید تھا لیکن وہ چمک رہا تھا وہ مزید اس پر غور کرتی لیکن رُنین اسے کھینچ کر کمرے میں لیے گیا جو جم ہی تھا سامنے اتنے بڑے پنچنگ بیگ کی طرف لیکر گیا اور ہما کو سمجھ آگئی وہ کیا کرنے والا ہے....

"کیا شفق واپس آگئی لیکن کب؟"

پھوپھو کشف میک وائپس سے اپنا میک اُتار رہی تھی اور اتنی بھیانک شکل دیکھ کر تو ایک منٹ کے لیے تو جزلان بھی ڈر گیا تھا

"! پھوپھو !!! چاچو کو میں نے بتا دیا"

"!!!!!! کیا"

پھوپھو کی چیخ سے چڑیل بھی ڈر جاتی تھی یہ اس کے دوست علی نے کہا تھا اور بالکل صحیح کہا تھا  
"! ستیاناس جائے تمہارا جیزی"

پھوپھو کشف نے پرفیوم کی بوتل اٹھا کر اس پر پھینکی جس نے جزلان نے پھرتی سے پکڑا  
"اب پتا نہیں فائیک بھیا کیا حال ہوگا جزلان کے بچے کیا کر دیا تم نے۔"

پھوپھو میں نے کچھ نہیں بتایا تھا انھوں نے میری رُنین کی باتیں شاید سُن لی تھی اور آپ کو پتا ہے چاچو کی  
"نظریں اُف !! سب کچھ اگلوادیا۔"

اُف اُف !! اور تمہیں رُنین نے کچا چبا دینا ہے اس کی کوئی بھی بات اگر فائیک بھائی کے کانوں میں گھسی کیا  
"! کرتے ہو جیزی"

"پھوپھو میں نے اس لیے بتایا فرض کریں کچھ ہوتا تو آپ ہینڈل کر لے گی۔"

مجھے پتا تھا تم جو کچھ کرتے ہو اس کے بعد مجھے ہی بتاتے ہو کہ میں کچھ نہ کچھ حل نکالو اور یہ شفق اتنے سالوں بعد

"! کیوں واپس آئے وہاں مری رہتی نا

وہ غصے سے بولی

پھوپھو مری میں تو رہنے آئی اور وہ اتنی ینگ سمارٹ ابھی تک واقعی چاچو کی چوائس پہ داد دیتا ہوں جو ان پر اتنے "

"! عاشق ہو گئے کے اس کے بعد کوئی ان کے دل میں نہیں بسی

"اب اگر وہ آگئی تو فائیک بھائی نے کیا کرنا یہ بات ابا کے سامنے نہیں آنی چائیے انھوں نے الٹا ہی کام کرنا ہے۔"

"! ایسا تو نہ کہے"

جزلان نے انھیں ٹوکا

"تب تک فائیک کی نظر پڑی ہے اس پر۔"

"! ہلکی سی جھلک دیکھی ہے اس کی اس وقت رُننیں کھڑا ہوا تھا اس کے ساتھ "

"! رُننیں"

"! ہاں رُننیں"

"کچھ تو چکر ہے فل حال خبر اور فائیک بھائی کو رپورٹ دیں وہ مارے نہ مارے رُننیں نے مار دینا ہے تمہیں۔"

"!! اُف کہاں پھنس گیا"



"! ویسے یہ تو اس سے زیادہ پیاری جگہ ہے نا نوکا گھر کیوں نہیں تھا یہاں"

ہمارے سے اُترتے ہوئے کہنے لگی اس نے کار کھلے میدان کی طرف روکی جہاں دور ہی بچے فٹ بال کھیلتے ہوئے نظر

آئے سورج کی روشنی یہاں زیادہ تھی اور جو ہمارے چہرے پہ پڑی تو اس کی رنگت تما تمانے لگی رُننیں ایک منٹ کے

لیے مہیبت رہ گیا پھر سر جھٹک کر بولا

"ہاں! افسوس تو ہوا ویسے خیر میں آپ کو لیے جاؤ گا آپ جب مجھے کہے گی۔"

وہ اس کے پاس آتے ہوئے گلاس اپنے آنکھوں میں ٹکاتے ہوئے بولا

"! اُف ہینڈ سم بلیو جینز۔"



ہمارے دل سے بے اختیار نکلا

چلے آج آپ کو یہ جگہ دکھاتا ہوں ایسے ایسے ہانڈ پلیس قبرستان کے آپ باہر امریکہ کے فصول میوزم اور "

"گھروں کو بھی بھول جائیں گی۔

نہیں اللہ توبہ وہ جگہ اتنی ڈروانی وہ کنجنگ مووی ہے نووہ ٹروسٹوری پہ بیس تھی وہاں اصلی گھر تھے اصلی لوگ "

بھی میرا بڑا دل کیا وہاں جاو دیکھو میں نے وہاں کی رہنے والی عورت کی بک پڑھی کہتی ہے وہاں اچھے جن بھی تھے

"۔ اور بُرے بھی کیا داتی ایسا ہوتا ہے جن تو بس بُرے ہی ہوتے ہیں

نہیں جن تو بُرے بھی ہوتے ہیں اور اچھے بھی انسان جیسے طور طریقے ہوتے ہیں بس وہ اثر و المخلوقات ہے سب "

"! سے بڑا اعزاز اللہ نے دیا ہے ان کو حالانکہ پیدا ہمیں پہلے کیا تھا لیکن جو اہمیت انسانوں کی ہے وہ ہم جن کی کہاں

"کیا؟ یہ آپ اپنے آپ کو جن کیوں کہہ رہے ہیں۔"

"! کیونکہ میں جن ہوں"

وہ سچ بولا تھا لیکن ہمارے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ شرارت سے کہہ رہا ہے

ہمارے گھور اور پھر اس کا جائزہ لینے لگی ایک دم سوچ کر کچھ بولی

"! آپ کے پاس آئی ڈی کارڈ ہے"

رُنین اس کی انھو کی بات پہ حیران رہ گیا ہمارے سوچ کی لکیر بڑھتی گئی

"! ظاہر ہے کیوں نہیں ہے سٹیزن ہوں میں یہاں کا"

وہ اپنی جیب سے والٹ نکالتے ہوئے اسے دکھانے لگا

رُنین زولفیکار، "

پیدائش چھ جون۔۔۔

ہمارے جھٹکے سے سر اٹھایا

"آپ کی اور میری برتھ ڈے کی ڈیٹ سیم ہے۔"

رُنین سپرائز ڈسادیکنے لگا

او میری اور میری دوست کا جنم دن ایک ہی دن ہے واواللہ جلدی سے یہ وقت آجائے پھر خوب انجوائی کریں گے۔"

وہ بہت اکسائیٹڈ لگ رہا تھا

"خیر! اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ جن نہیں ہے کیونکہ جن کے پاس آئی ڈی کارڈ نہیں ہوتا۔"

"کس نے کہا ہے ایسا؟"

رُنین مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

"کامن سینس! ایس پی صاحب جو کامن نہیں ہوتی وہ سینس میرے پاس ہے آئی ڈی کارڈ انسانوں کا ہوتا ہے۔"

"ہاں تو میں نے کونسا کہا کہ جن کا ہوتا ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا اُف اس کی کلر سائیل

"ابھی آپ نے کہا آپ جن ہیں۔"

"! میں نے کب کہا"

"! اُف!!! آپ کی باتیں"

جنجھلاہٹ سے نقش کھینچے گئے

"ہے نادلچسپ! خیر چھوڑیں سائیکولوجسٹ صاحبہ تو فارغ کیا کریں گی۔"

"کچھ نہیں جب تک نیا سیشن سٹارٹ نہیں ہو جاتا تب تک ایسی ٹائم پاس۔"

"تو ٹائم پاس بھی مزے کا ہو یا یہی نانو کی باتیں سُن کر خود سے باتیں کرنا اور یہ سٹوری پہ لکھ کر گزارے گی۔"

وہ اب دونوں ہل کی طرف چل رہے تھے جہاں سائڈ پہ بے شمار بڑے بڑے خوبصورت گھر تھے

"کیا کرو دل تو بہت کچھ کرتا ہے مرنے سے پہلے کم سے کم اپنی سو تو نہیں کم سے کم سو خواہشیں پوری کرو۔"

وہ سوچ میں تھی تب بولی

"سوچنے سے زیادہ عمل کرنا زیادہ بہتر نہیں ہے۔"

وہ بول رہا تھا اور وہ اسے کی طرف دیکھنے لگی



جو سوچا ہے اس پر عمل کرو کرنے سے نہ ڈرو کہ یہ صحیح ہے یا غلط میرے خیال سے کام ایسا ہو جس سے آپ کا دل مطمئن ہو اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو اس لیے کچھ کرنے سے نہ ڈرو کرو اکسپرنس تو ہو گا نا گڈ اکسپرنس کے ساتھ بیڈ اکسپرنس بھی ہونے چاہیے۔

"آپ کبھی ٹیچر تو نہیں ہے۔"

اس کی کہنے پر رُنین ہنس پڑا

آپ کو کیسے پتا! ہاں میں اپنے علاقے کے بچوں کو انگلش اور میٹھس پڑھاتا ہوں چھوٹا سا سکول بنایا ہے ان بچوں کے لیے جو فورڈ نہیں کر سکتے میرا بھی ٹائم ہاس ہو جاتا ہے نیکی بھی کما لیتا ہوں بچوں کا مستقبل بھی بن جاتا ہے "آئے اپنا سکول دکھانے کے لیے تو لایا ہوں۔"

وہ اس کی بات پہ شاکڈ ہو گئی یہ بندہ کیا چیز ہے اتنی خوبصورت سوچ کا مالک لوگوں کی رائے آخر کیوں بُری ہے اس کے بارے میں شاہد اس کو اتنے قریب سے نہیں جانتے تھے اگر جانتے تو جدھر بھی اس شخص کو دیکھتے سیلوٹ مارے بغیر نہ رہ سکتے

آپ کے پاس بچے آ کیسے جاتے ہیں اور ان کی ماں باپ بھیج کیسے سکتے ہیں اگر ان کی رائے آپ کے لیے اتنی بُری ہے۔"

"اُف آپ سے پتالگ رہا ہے بہت ہی میسٹ پرسن ہوں میں ایسا مجھ معصوم نے کیا کر دیا بس ایک ہانٹ جیسا گھر میں "رہتا ہوں اور ایک سخت پولیس آفسر جانا جاتا ہوں ایک دفع مجرم کی کٹ لگا دیں لوگوں نے تو مجھے بدنام کر دیا۔ "لوگ یہ تو کہتے ہیں لیکن ان کا یہ کہنا ہے آپ نے چھ بندوں کا قتل کیا ہے۔"

اب رُنین کے قدم رُک گئے ہما بھی اس کے رُکنے پر رُک گئی رُنین نے شکر ہے گلاس پہن لی تھی ورنہ ہما اس کی لال آنکھیں دیکھ لیتی وہ ایک دم حلق پھاڑ کر ہنسنے لگا

"اُف جب بھی آپ کی کوئی بُرائی کرتا ہے آپ ہنسنے کیوں لگ جاتے ہیں۔"

ہما نے جنجھلاتے ہوئے اس شخص کو دیکھا جو پیٹ کپڑ کر ہنس رہا تھا

"رُنین لوگ باہر آجائے گے عجیب لگتا ہے مت ہنسے۔"  
ہما اُدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس کے اونچی آواز پہ ہنستے ہوئے کہنے لگی  
افوہ! مجھ سے آدھی مکھی نہیں ماری گئی اور ایک پورا انسان ایک اور ایک بھی نہیں چھ اُف مس ہما کہاں سے لاتی "  
"ہیں اتنی دلچسپ خبریں۔"

وہ ہنستے ہوئے ہما کو کہنے لگا

"! نانوں نے بتایا"

"! لگتا ہے آپ کی نانوں سے ملنا پڑیں گا خیر لیکن چھ بندے میرے اللہ"

"اچھا بس بھی کریں مسخرے لگ رہے ہیں۔"

"آئیڈیا ہمارا کس نہ کھول لے کمائی بھی ہو جائے گی اور لوگوں کو میرے بارے میں رائے بھی بدل جائے گی۔"  
اس کی آئڈیئے پہ ہما کو بھی ہنسی آگئی

You're unbelievable

"! وہی نام میں یہی سوچ رہا ہو پولیس کا کام بہت بورنگ ہیں لو پہنچ گیا میرا چھوٹا سا سکول"  
ایک چرچ کے ساتھ چھوٹا سا کٹج ٹائپ گھر تھا اور بالکل ویسا ہی جو ہما نے خواب میں دیکھا اس کا چہرہ سفید ہو گیا اور وہ  
جھٹکے سے رُنین کی طرف دیکھنے لگی  
"! یہ یہی سکول ہے نا"

رُنین رُک گیا اس کی ہما کی آواز ٹھیک نہیں لگی

کیا ہوا نہیں اچھا ہاں میں امیر ضرور ہے لیکن خود اکیلا پینٹ نہیں کر سکا اتنا مصروف تھا اوپر سے میں اسے بہت "  
اچھے سے رنیوٹ کرنا چاہتا تھا آئی نو یہ بہت زیادہ سکیری لگ رہا ہے خیر اب آپ آگئی ہے اب تو میں شوق سے اس  
"جگہ کو ایک نوٹ لینڈ بنا دوگا۔"

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں کہنے لگا

"یہ گھر میں نے پہلے بھی کبھی دیکھا۔"

ہما اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی

"اونو ایسا گھر کہی اور پر جس نے میری کاپی کی۔"

وہ مصنوعی غصے سے بولا اچانک اس کی نظر جزلان پہ پڑی جو اسے اشارہ کر رہا تھا رُنننن نے اسے اگنور کیا

"!!! رُنننن ادھر آؤ"

اور ہما اس جگہ کو دیکھ رہی تھی بالکل ویسی جگہ ویسا گھر ویسے سامنے پڑیں لہلہاتے پتے جو ہوا کے پاس ہل رہے تھے

فرق صرف یہ تھا وہاں جھولا نہیں تھا جو اس نے خواب میں دیکھا تھا اور دروازے کی اوپر پلیٹ لگی ہوئی تھی

The macaw

By zulfain zulfain

Be like a bird

Smart and independent

"! اُف کیا تھا یہ شخص"

اس کی چہرے پہ دھیمی سی مسکراہٹ آئی اور رُنننن کو دیکھا جواب کہی نہیں تھا

"! رُنننن"

نانو کو فنکشن ختم ہونے سے پہلے ہی جانے کی پڑ گئی انھیں ہما کی فکر تھی وعدہ تو اس نے بیشک کر لیا تھا لیکن اس چیز کا

بالکل بھروسہ نہیں تھا وہ کہی ہما کو کچھ نقصان نہ پہنچا دیں

"بیٹا عقیل یہ میرے گاڑی والے کو بلو ادو۔"

"ارے آنٹی آپ اتنی جلدی کیوں جارہی ہیں۔"

عقیل انھیں دیکھتے ہوئے کہنے لگا

بس بیٹا ویسے بھی اندھیری میں مری جانا زیادہ اچھا نہیں ہے اوپر سے میری نواسی ہما بھی اکیلی ہے طبیعت بھی"

"نہیں ٹھیک اس کی۔"

"لے آتی انھیں انجوائی کرتی وہ آپ نے ان بچاری کو گھر میں بند کر دیا۔"  
 "بس آئیندہ لے آؤ گی۔"

گاڑی کا انتظار کر رہی تھی کے اچانک بلیک رولزرو وینس چمکتی دمکتی نانو کے سامنے آئی نانو بھونچکا گئی  
 کیونکہ کار کے آگے جو سائین تھا وہ زولفیقار فمیلی کا پتا دیں رہا تھا  
 "یہ آپ کی کار ہے؟"

عقیل بھی اتنی مہنگی گاڑی کو دیکھ کر حیران رہ گیا  
 "نہیں یہ میری کار نہیں ہے۔"

وہ گھبراتے ہوئے تیزی سے جانے لگی جب کسی فورس نے انھیں روک دیا جس سے وہ آگے چل ہی نہیں پائی  
 خوف نے ان کے جسم سے خون نچوڑ دیا جب انھوں نے مڑ کر وہی آگ رنگ آنکھیں دیکھی جو ہمیشہ سے انھیں ہانٹ  
 کرتی رہی اس کی نظروں میں اتنی طاقت تھی کہ وہ خود بخود چل کر کار کی سیٹ تک آئی اور دروازہ کھول کر بیٹھ  
 گئی اور جب بیٹھی تو ان کا اثر ختم ہو گیا اور انھیں احساس ہوا کہ اب وہ دلدل میں دُخس چکی ہیں



"! کچھ کہے گی نہیں آپ"

سرد آواز پوری کار میں گونجی نانو نے مڑ کر اسے دیکھا  
 گرے سوٹ میں ہلکے سفید بالوں والا ابھی بھی وجاہت سے بھرپور فائیت زولفیقار ان کی بیٹی کی محبت تھا ان فخر ہوتا  
 اپنی بیٹی کے چوائس پر مگر وہ انسان ہوتا تب  
 "! شفق کہاں ہے"

دوبارہ بات بھی فائیت نے شروع کی نانو نے تو جیسے لب سیے لیے  
 "! شفق کہاں ہے؟ طاہرہ بیگم"  
 "! وہ وہ نہیں رہی مر گئی وہ"

نانو سے ضبط نہ ہو سکا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

"! روئے مت"

وہی دل کا چیر دینے والی دھاڑ ناو ایک دم دہل گئی

"روئے مت! یہی تو ہونا تھا اس کے ساتھ بالکل ٹھیک ہوا ہے اس کے ساتھ۔"

اُف فائیک کا چہرہ غصے سے نیلا پڑ گیا جب کے سٹیرنگ پہ گرفت مضبوط ہو گئی

نانو بالکل ساکت ہو گئی اس کو دیکھ کر

اس نے میرے بجائے اس ریحان کو پر فیر کیا موت تو آنی تھی جبکہ وہ میرے ساتھ رہتی ابھی تک آپ کی نظروں کے سامنے ہوتی۔

اُف اس کا کٹیلالہجہ کوئی سُن لے تو اس کے کانوں کے پردے پھٹ جائے نانو کے زبان ہی نہیں ہل رہی تھی کے کوئی اللہ کا کلام ہی شروع کر دیں ان کا گلا جیسے خشک ہو رہا تھا لگ رہا تھا جیسے کے آہ صدیوں کی پیاسی ہوں

جانتا ہوں آپ کہے گی موت تو اٹل ہے وہ تو ہر ایک مخلوق پر آتی ہیں لیکن اس طریقے سے نہیں آتی تھی جس طرح میری شفق پر آئی اس کے بعد اس کو موت کے بعد میں چین نہیں لینے دیا تا لیاں آپ کی چوائس پر "مسز فہیم! اثر و المخلوقات دیکھ لیے میں نے کیسے ہیں۔

اس کا چہرہ خوفناک روپ میں لیکر جا رہا تھا نانو بالکل خاموش رہی

آپ لوگوں نے زرا بھی رحم نہیں کیا اس پر وہ ہنسی رہی اس ریحان سے اور آپ چپ کر کے خاموش تماشائی بنے "رہے اس کے نیل پر بھی نظر پُرجالی آپ لوگوں نے۔

اگر تمہیں اس سے اتنی محبت تھی تو تمہاری محبت کے آگے ہم بھی ہار جاتے فائیک اور اگر ہم سے زیادہ تمہیں اس " کے درد کی پروا تھی تو کیوں نہیں لیکر گئے کیوں نہیں مارا تم نے اس ریحان کو

نانو نے دل میں کہا لیکن فائیک ان کا جواب سمجھ کا تھا اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اتنا ہنسا کے اس کی ہنسی نے نانو کو خاموش کر دیا

کیونکہ وہ کیا کہتے ہیں اللہ کے کلام میں طاقت ہے ایسی طاقت کے ہم مخلوق ادھر سے ادھر قدم نہیں رکھ سکتے وہی چیز آپ نے شفق پہ استعمال کی اور میں اس سے دور رہا لیکن اب نہیں یہ کلام کا اثر ختم کرنا پڑیں گا اور یہ تب ہوگا

"جب آپ ختم ہوگی کیونکہ میں اب کی ناکامی ہر گز برداشت نہیں کروں گا۔"

نانو کو وہ جن نہیں موت کا فرشتہ لگا تھا دل میں کلمہ شہادت پڑھ کر انھوں نے آنکھیں موند لی



"جلدی جلدی کی رٹ لگا دیں آپ نے میں نے تو ابھی آپ کو گھر دکھایا ہی نہیں تھا۔"

رُنین نے جلدی سے گاڑی اس کے گھر سے فاصلے پہ روکتے ہوئے کہا

ایسی دل گھبراہٹ اور اوپر سے نانو کا میسج آیا تھا اور وہ مجھے گھر میں نہ پاتی تو بس جی میرا اللہ ہی حافظ لیکن یاد "

"رہے ایس پی صاحب میں اپنا بدلہ نہیں بھولی۔"

وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولی وہ ہنس پڑا

"اچھا ہما سُنے۔"

ہما نکلنے لگی جب رُنین کی سینجیدہ لہجے پہ وہ رُک گئی

جھوٹ مت بولے گا اگر وہ کچھ پوچھے جھوٹ سے ہمیشہ سے بے سکونی پیدا ہوتی ہے اوپر سے بندے کو ابھی تو لگ "

رہا ہوتا ہے سب ٹھیک ہے لیکن بعد میں انسان نقصان ہی اٹھاتا ہے دوسرا ہاں کچھ چھپا ضرور سکتے ہیں جیسے کے آپ

کی می کے ساتھ کی گئی زیادتی کیونکہ وہ مزید دُکھی ہو جائیں گی ان کی طبیعت بھی خراب ہو سکتی ہے ممکن ہو سکے تو یہ

"زکر نہ چھیڑے گا جتنی آپ کو بیٹی ہو کر تکلیف ہوئی ہے وہ تو پھر بھی ماں ہے سچھ رہی ہے نا۔"

اُف یہ پیاری سوچ کا مالک اگر ایسے دُنیا میں اور آجائیں تو دُنیا جنت سے کم نہیں ہما نے سر ہلایا

"! اللہ حافظ "

"! خدا حافظ "

وہ بھی مسکراتے ہوئے کہنے لگا

اور ایک اور بات ہمار وقت مسکراتی رہا کریں صدقہ ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "

"ہے۔"

ہما کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اس شخص سے صرف چار ملاقاتیں ہوئی اور انھیں ملاقات میں وہ بے حد دل کے قریب



لگنے لگا



وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اس نے دیکھا لائٹس آن تھی اس کے دل میں ڈر آگیا کہی نانوا تو نہیں گی وہ جلدی سے اندر آئی اور اس کا شک صحیح نکلا نانوا آچکی تھی اور اس وقت صوفے پہ بیٹھی آنکھیں موندے شاہد اسی کا انتظار کر رہی تھی

"! ایتم سوری نانوا! میں وہ"

"! جھوٹ مت بولنا"

کوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی

"ام نانوا آپ کب آئی کتنی دیر ہو گئی ہے۔"

وہ گھٹنے کے بل جھک کر نانو کے گود میں سر رکھتے ہوئے بولی

سوری نانو میں نے آپ سے کیا ہوا وعدہ توڑا لیکن میں کیا کرو میرا دل کھینچا چلا جاتا ہے اس گھر کی طرف پتا نہیں کیا ہے اس گھر میں، اور نانوا آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے زلفیقار ہاوس کچھ بھی نہیں ہے اور رُنین توجلا د بالکل بھی نہیں ہے وہ تو اتنی پیاری باتیں کرتا ہے اور وہ اسلامی بھی ہے آپ کو تو ایسے لوگ بہت اچھے لگتے ہیں نانوا تھک گئی ہو گی میں آپ کے لیے کچھ لاؤ۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا نانوا ابھی تک آنکھیں موندے ٹیک لگائی ہوئی تھی

"لگتا ہے آپ سو گئی لیکن اتنی پکی نیند کب سے ہو گئی خیر ایک سکینڈ میں آپ کے لیے کبمل لائی۔"

وہ نانو کے کمرے میں آئی اس نے الماری سے کبمل نکلا اور باہر آئی تو نانوا اسی پوزیشن میں تھی ہما کو عجیب لگا پھر سر جھٹک کر آگئے بڑھی

"ٹھنڈ میں ایسی بیٹھ گئی بندہ ہیٹر بھی لگا دیتا ہے۔"

اس نے کبمل اور ھا اور ان کی ماتھے پہ پیار کیا لیکن دیکھا ان کا جسم بالکل ٹھنڈا ہے اس کے دل کی بیٹ مس ہوئی اس نے سر اٹھا کر دیکھا نانو میں ہلکی سے بھی جنبش نہیں ہوئی اس نے نانو کی گردن سیدھی کرنا چاہی کہ وہ آرام سے

لیٹ سکے شاید ٹھنڈ اور تھکن کا اثر تھا لیکن اسی پل نانو کی گردن ایک طرف لڑھک گئی اور ہمارے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی

"نانو! نانو! یہ مزاق مت کریں نانو پلیز۔"

اس نے نانو کا چہرہ اپنے طرف کیا اور جھنجھوڑا

"! نانو پلیز میری غلطی کی اتنی بڑی سزا نہ دیں نانو پلیز میں اکیلی رہ جاؤ گی پلیز آنکھیں کھولے نانو"

... وہ ان کے سینے میں دیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

کالے بادل نے مری کو اپنے گھیراؤں میں لے لیا تھا، تیز بارش اور تیز ہوائیوں نے ایک عجیب سی سوگوارت خاموشی سمیت ایک سوگ کا سماں بنادیا تھا ان بارشوں کے ساتھ صرف ایک کے اشک بہہ رہے تھے اور وہ تھی ہمارے کالی آنکھیں جو اس وقت بالکل ساکت تھی لیکن نمکین پانیوں نے اس کی آنکھوں کی چمک بڑھا دیں تھی اور کالی شلوار قمیض ڈوپٹہ اپنے سر پہ لپیٹے نماز ختم کر کے وہی بیٹھی ہوئی تھی اس کا جسم ساکت تھا سوائے انگلیوں کے جو تسبی کو چھو رہی تھی۔ نانو کو اس دنیا سے گئے صرف چوبیس گھنٹے ہوئے تھے چوبیس گھنٹے بھی گزر گئے اور اسے پتا ہی نہیں چلا وہ تنہا چوبیس گھنٹے رہی نہیں وہ تنہا کہاں تھی چند لوگ تھے جو اس کے غم میں شریک تھے چند اشک بہا کر افسوس کر کے وہ چلے گئے تھے۔ ہاں وہ کیا لگتی تھی ان کی جو اس کے ساتھ بیٹھے رہتے اس کے اپنے اس کے ساتھ نہیں رہ سکے تو اجنبیوں کو کیا ضرورت تھی اس کے پاس رہنے کی

اس کا دل کر رہا تھا کھل کر چیخ چیخ کر روئے اور اس رب سے شکوہ کریں جو اس کو تنہا چھوڑ دیا اس دنیا میں لیکن اس سے کیا ہونا تھا کیا ماما اور نانو نے واپس آ جانا تھا کیا؟ کیا بابا کے دل میں رحم آ جائے تو وہ اس کے پاس آ کر دلاسا دیں

"!! دیتے وہ نہیں ہے تو کیا ہوا میں تو ہونا

دل جیسے سسک رہا تھا اسے کسی کی آغوش کی ضرورت تھی جی کے گرد وہ اپنے درد اور آنسوؤں منٹوں میں بہا

ڈالے اپنے اندر کا بوجھ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا لیکن اسے کرنا پڑا البتہ سختی سے دبائے وہ اپنے آپ کو کنٹرول کر رہی تھی لیکن آنکھوں کو کون کنٹرول کر پاتا جس کو سختی سے میچنے کے باوجود بھی مٹھی بند ریت کی مانند نکلتے جا رہے تھے وہ اپنا راستہ جانتے تھے اس لیے تو نکل رہے تھے کیونکہ آنکھوں میں اتنی سختی نہیں تھی کہ وہ ڈھیر جما کر پاتی اچانک کسی کا ہاتھ اس کے سر پہ آن ٹھہرا ہما کا ساکت وجود میں زرا سی بھی جنبش نہیں ہوئی جب کسی کی سوفٹ آواز اس کی کانوں میں گونجی تب اس کے وجود میں حرکت پیدا ہوئی کوئی گھٹنے کے بل بیٹھا اور ہما کو پتا تھا وہ کون ہے وہ اس کی طرف دیکھنا نہیں چاہتی تھی اس کا مخلص دوست کہاں تھا کہاں تھا وہ جو اتنے دعوے کر رہا تھا چوبیس گھنٹے ہو گئے اس پر قیامت گزرے ہوئے اور وہ چوبیس گھنٹے بعد آ رہا ہے اس تعزیت کرنے کے کم سے کم وہ رُنین سے یہ اُمید نہیں کر سکتی تھی

"! آئیتم سوری آئیتم ریلی سوری"

شرمندگی سے بھرا ٹوٹا ہوا لہجہ ہما کا ضبط آزمایا تھا

مجھے آئی سویر ٹوگاڈ نہیں پتا تھا ہما کے نانا اتنی جلدی میں تو ملا بھی نہیں تھا اور دل کی وابستگی پیدا ہو گئی تھی ان سے "میری طرف دیکھو ہما پلیر آئیتم ریلی سوری۔"

اس نے ہما کے سر پہ ہاتھ رکھا اور اس کے سر پہ ہاتھ دھرا ہاتھ میں بہت کچھ تھا

عزت، احترام، سکون بخش دینے والا احساس اور ایک عجیب سا تحفظ جو ہما کو اپنے گرد محسوس ہوا

اللہ سے صبر مانگوں ہما وہ صبر دیں گا اگر تمھاری دعاؤں میں شدت ہوئی تو لازمی دیں گا اور خوب اشک بہاؤں اس کے سامنے اسے بندے کے آنسو بہت پسند ہے وہ انسانوں کی طرح بے حس نہیں ہے وہ تو بہت رحمان ہے رحیم "ہے وہ رحم کریں گا تم پر اللہ کو اپنا محافظ جانو بیشک اس نے ہمیں بنایا ہے اور وہ ہی ہماری حفاظت کریں گا۔"

اس کے نرم لہجے پہ ہما کو ضبط نہ ہو سکا تو وہ اس کے کندھے پہ سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

یہ سب ظالم کیوں ہیں کیوں نہیں رحم آیا انھیں مجھ پر میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا رُنین جو سب میرے وجود سے "بھاگنے لگے میرے اپنوں کو کیوں میری فکر نہ تھی انھیں پتا تھا میں ابھی بھی بچی ہوں اور کمزور ہوں سہارے کی ضرورت ہے اور سب سے بڑھ کر انسان ہوں بیشک تنہا پسند ہوں لیکن معاشرتی حیوان ہوں انسانوں کی ضرورت

ہے اس ویرانی سے گھر میں اکیلے کیسے رہوں گی میرے اپنوں کو زرارہم نہیں آیا ایک کے بعد ایک زخم دیں کر چلے گئے کیوں نہیں ہے انسانوں میں رحم کیوں انھوں نے یہ صفت اپنے اندر اوکھاڑ پھینکی ہے کیوں سنگدلی ان کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے میں اس بے رحم دنیا میں کیا کروں گی رُنین بتاؤ مجھے اللہ سے کہتی ہوں مجھے بھی اٹھالے مجھے اور دنیا کو ایک دوسرے کی ضرورت نہیں ہے پر اللہ نہیں سُن رہا رُنین تم تو کہتے ہوں وہ سُننے والا ہے تو کیوں نہیں سُن رہا خدا تم تو کہتے ہوں خدا رحم کرنے والا تو خدا کیوں نہیں رحم کر رہا ہے مجھ پر میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں رُنین یہ تنہائی مجھ سے نہیں برداشت ہو گئی نہیں ہوگی ہو سکتا ہے اللہ تمہاری سُن لے تم تو بہت نیک "ہوں بولے انھیں کے مجھے اپنے پاس بلا دیں۔

"! ہا"

رُنین کے لہجے میں کرب اور دُکھ تھا اس نے بڑے پیار سے اس کا سر تھپکا "فضول باتیں مت کرو، کُفر مت کرو ادھر دیکھو میری طرف۔"

اس نے ہما کا چہرہ اٹھایا

بس تھک گئی ہوں پاگل لڑکی اللہ تم سے پیار کرتا ہے وہ اپنے پیارے بندوں کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے کیوں " نہیں سمجھ رہی وہ تمہیں ٹیسٹ کر رہا ہے ہے تم کتنا چاہتی ہوں اپنے رب کو وہ آزمائش کے لیے ہر طریقے اپنا سکتا ہے چاہیے وہ تمہیں سب کچھ دینے کی صورت میں ہو یا تم سے چھیننے کی ہو اور مرنا سب نے اپنے وقت پر ہے ہمانانو اور آنٹی کا وقت تھا اس لیے وہ چلی گئی ہم نے بھی اپنے وقت پر مرنا ہے سبھی اور مجھے دیکھو اکیلے رہ رہا ہوں نا وہ بھی اتنے سالوں سے لیکن دیکھو مسکراہٹ ہر وقت میرے چہرے پہ موجود ہے مایوس نہیں ہونا اللہ تعالیٰ کو مایوسی نہیں پسند۔

"تم لڑکے ہو تم اکیلے رہ سکتے ہو۔"

اس کے دل پہ تھوڑی سی تسلی ہوئی رُنین واقعی اپنے لفظوں سے جادو بکھیر دیتا تھا وہ آنسو سے بھری آنکھوں سے بولی وہ ہولے سے مسکرا پڑا

"اور تم اپنے آپ کو زرا دیکھنا تم اپنے اندر جھانکو گی تو دس آدمی نکلے گئے۔"

"یہ کیسی بات کی۔"

اس نے گھورا

اوہو سمجھی نہیں تمہارا دل تو اتنا مضبوط ہے اور اتنی چٹانوں جیسی سختی ہے تم میں کے اتنی کسی مرد میں بھی نہ ہو۔"

اس نے ہلکی سی چیپٹ ہمارے سر پہ لگائی

"تم کدھر تھے کیوں نہیں آئے مخلص دوست کہتے تھے کدھر گئی یہ مخلص۔"

رُنین سے اپنائیت محسوس کرتے وہ شکوہ کر بیٹھی

سوری تمہیں چھوڑنے کے بعد مجھے کسی ایمر جنسی کے لیے جانا پڑا آج واپس آیا تو خبر ملی میں سمجھ سکتا ہوں ہا تم۔"

"پر کیا گزری تھی معاف کردوں اب کبھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا تم ہر وقت مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔"

"یہ مت کہو تم بھی مجھے چھوڑ دو گئے سب کی طرح۔"

وہ دوبارہ ہنسی لیتے ہوئے بولی رُنین کا دل کیا وہ بھی روئے اس کو ہمارے آنسوؤں تکلیف دیں رہے تھے لیکن آنسو

نہیں نکل پارہے تھے ایک دُکھ بھری مسکراہٹ آئی اس نے اپنے کان پکڑے

سوری! اس کے علاوہ لفظ ہی نہیں ہے پلیرائی پر اس تمہاری لیے یہ دُنیا آسان بنا دوں گا بس مجھ پہ بھروسہ رکھو۔"

!"

رُنین نے ہاتھ آگے کیا اور ہمارے اس کی بلیو آنکھوں کو دیکھا ہمارے صحیح کہا تھا وہ واقعی مقابل کو اپنے سحر میں جھکڑ

لیتا تھا وہ یہ بات تھے دل سے تسلیم کر چکی تھی لیکن زبان پہ لانے کی ہمت نہ تھی اس نے ہمت کر کے رُنین کے

ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا

"مجھے منظور ہے لیکن یہ آخری بھروسہ ہے پلیر میرا بھروسہ مت توڑنا۔"

رُنین نرمی سے مسکرایا اور ہلکے سا اس کا سر تھپکا

جب تک میری سانسیں چل رہی ہیں تب تک اس وعدے کو نبھاؤں گا اور اس بھروسے کو توڑنے بھی نہیں دوں گا۔"

پہلی عنوان کا اختتام

دوسرا عنوان

"ہولناک کنول۔"

اسے پیاس لگی تھی وہ اتنی سردی میں اٹھنا نہیں چاہتی تھی لیکن حلق ایسا سوکھا تھا جیسے صدیوں سے پانی کے ایک بوند سے محروم رہی ہوں اس لیے ناچار اسے اٹھنا پڑا اور اپنے سائڈ ٹیبل میں دیکھا تو پانی کا جگ نہیں تھا ہما کو سخت مایوسی ہوئی پھر اس نے دوبارہ تکیے پہ سر رکھ دیا اور ایسے چھت کو گھورنے لگی رُنین اسی کے ساتھ تھا پھر ہما نے ضد کی کے وہ چلا جائے وہ رہ لے گی ویسے بھی ساری زندگی ایسے ہی گزرنی ہے رُنین نے اسے گھوری سے نوازا لیکن پھر اس کی کہنے پر چلا گیا اور کہا وہ کل اسے اپنے ساتھ کہی لیے جائے گا وہ راضی ہو گئی

اور ابھی سوئی تھی کے پیاس کی شدت سے اس کی آنکھ کھل گئی اسے برداشت نہ ہوا تو وہ اٹھی اور پیر میں سلپر ز ڈھونڈنے لگی نیچے جھکی تو اس کچھ محسوس ہوا اس نے جلدی سے سر اوپر کیا جلدی سے لیمپ آن کیا اور اپنا وہم سمجھ کر وہ سر جھٹکتی ہوئی پیر نیچے کرنے لگی جب اسے لگا کے کسی نے اس کا پیر پکڑا ہے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اللہ واکبر! نہیں یہ میرا وہم ہے مجھے اکیلہ چھوڑ کر یہ سمجھتے ہیں کے میں جی نہیں پاؤ گی تو ان کی غلط فہمی ہے میں ان کے بغیر بھی بہت خوش ہوں۔

وہ ہچکی لیتے ہوئے بولی اسے بہت رونا آ رہا تھا ہمت کر کے دوبارہ اٹھی اور دیکھا سلپر ز پڑیں ہوئے تھے دیکھا یہ اس کے اندر کا ڈر تھا اور کچھ نہیں جلدی سے پہن کر وہ اٹھی اور لائٹ ان کر کے دروازے کی طرف بڑھی اور سڑھیوں کی طرف بڑھی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی سایہ گزرا ہوں وہ ایک منٹ کے لیے رُک گئی سڑھیوں کی لائٹ آن کی تو اس نے محسوس کیا جیسے وہ سایہ نیچے جا رہا ہے ہما نے اپنا دل تھام لیا اور زبان پہ جتنے آیت اور سورتیں آتی تھی پڑھنے لگی

"یا اللہ یہ ڈپریشن کی وجہ سے ہو رہا ہوں۔"

وہ خود کو تسلی دینے لگی اور نیچے نیچے پہنچتے پہنچتے اس کا پورا جسم بھگ چکا تھا نقاہت زدہ حالت میں وہ کچن کی طرف بڑھی اسے لگا وہ سایہ تیزی سے اس کے پاس سے گزرا ہوں وہ ایک دم پیچھے ہوئی

"! یا اللہ"

وہ بالکل رونے والی ہو گئی خوف سے اس کا چہرہ سفید ہو گیا تھا پیچھے ہوئی تو کسی وجود سے ٹکرائی وہ ایک منٹ کے لیے ساکت ہو گئی پھر اس کے وجود میں جنبش ہوئی مڑی تو دیکھا نانو اس کی نانو واپس آ گئی

"نانو! آپ تھی نانو آپ آ گئی۔"

ہما کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا اور اس میں بے یقینی سی بے یقینی تھی

نانو مسکرائی

"میری جان مجھے آنا تو تھا تیرا جو خون پینا تھا۔"

اچانک بولتے بولتے ان کی آواز بدلی اور شکل عجیب سی خوفناک کے روپ میں دھاڑ لی گئی اچانک اس نے ہما کی گردن کو پکڑا اور دباؤں بڑھایا اور ہما کو لگا آج تو وہ گئی

👤 👤 👤 👤 👤 👤 👤 👤

"!!!! نہیں مجھے مت مارو مت مارو مجھے نہیں کوئی ہے نانو امی بابا"

وہ چیخ رہی تھی اور رُلسین جو باہر ہی اس کے گھر میں موجود تھا اس کی چیخوں پہ بھاگتا ہوا آیا جو کمرے میں دبی چیخ رہے تھی

"! ہما"

وہ لائٹ ان کر کے اندر آیا دیکھا ہما اونڈھی منہ بستر پہ گری رو رہی تھی

"مجھے سب اکیلے چھوڑ گئے سب مارے گئے مجھے۔"

رُلسین نے بڑھ کر اسے اٹھایا اور وہ چیخنے لگی

"! ہٹوں مت مارو مجھے مت مارو میں نے کسی کو کچھ نہیں کہا رحم کرو مجھے پر رحم"

"ہما ہما!! ہوش میں آو ہما۔"

رُلسین نے اسے جھنجھوڑا ہما ہوش میں آئی رُلسین نے اس کے منہ ت ہٹائے اور چونک کر دیکھا اس کا چہرہ بالکل سفید ہوا تھا ہونٹ سختی کاٹنے کے باعث خون سے رس گیا تھا اور روئی شکل نے اس کا چہرے کا نقشہ بدل دیا



آج سے پہلے رُننیں کو کبھی اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی جتنی اب ہو رہی تھی  
"کیا کر دیا تم نے۔"

وہ بالکل بے رنگ نظروں سے رُننیں کو دیکھ رہی تھی  
رُننیں نے بڑھ کر اس کی شال اٹھائی اور اس کے گرد لیٹی اس طرح لیٹی کے اس کا پورا جسم اور بال چھپ گئے اس  
وقت رات کے تین بج رہے تھے اور یہ وقت مناسب نہیں تھا  
" ! بیٹھو "

وہ نہیں ہلی

" ! ہما بیٹھو یار "

اسے زبردستی کر کے بیٹھنا چاہا وہ نفی میں سر ہلانے لگی  
" یہ قبر بن جائے گا میری اور وہ مجھے مار دیں گے۔ "

وہ درد بھرے لہجے میں بولی

" ! کوئی نہیں بنے گی قبر میں ہونا بیٹھو "

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

" مجھے اس کمرے میں نہیں بیٹھنا پلینز مجھے باہر لیے جاو۔ "

لہجے میں بے پناہ خوف تھا رُننیں نے لب بھینچ لیے اس نے ہما کو چھوڑا

" ! او گھبرٹو نہیں میں ہوں نایار "

وہ شال اپنے گرد سختی سے لپیٹے آگئے بڑھی اسے اپنے ڈر میں ہوش ہی نہ رہا کے رُننیں اس گھر داخل کیے ہوا

وہ سڑھیوں کے پاس پہنچی دوبارہ سے وہ منظر اس کے سامنے گھوما اس نے اپنا چہرہ چھپا لیا

" دور ہو جاو دور ہو جاو۔ "

" ہما ! ایے چپ بس کچھ نہیں بُرا خواب تھا ریلکس۔ "

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے کندھے پہ بازو پھیلا کر اسے دلا سے دینے لگا



"تم ابھی کچھ بن جاو گئے اور مجھے مارو گئے ہٹاؤ اپنا ہاتھ۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر چیخی رُنین نے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس سے اسے پیٹوٹلے کرنے لگا

"اب اپنے آنکھیں بند کرو اور دل کو پُرسکون کر دو میں ہونا بے فکر رہو۔"

اچانک ہما کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا



وہ ہواؤں کی طرح خانہ بجاں پھرتا ہے

ایک جھونکا ہے جو آئے گا گزر جائے گا

پروین شاہر

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو نرم بستر پہ پایا

اس نے دیکھا الارم بج رہا یانی نماز فجر کا وقت ہو گیا ہے تھوڑی دیر کے لیے آنکھیں بند کی پھر دیکھا الارم کی آواز تیزی

ہوتی جا رہی یانی کے اب اٹھ جاو سُستی کا ہلی کو مار بگھاؤں ہمانے ہاتھ بڑھا کر الارم بند کیا اچانک اس کا زہن کام کیا

اسے بڑا ہی عجیب خواب آیا ایک تو وہ نانو کے روپ میں بدروح یا چڑیل اس کے بعد اس کا چیخنا اور رُنین کا آنا پھر

ایک دم بلیٹک ہو جانا سب ایک دم ہوا اور ایک دم اصلی لگ ہی نار ہا تھا کہ وہ خواب دیکھ کر آئی

"خدا یہ سچ نہ ہوں۔"

کہتے ہیں صبح کے ٹائم کے خواب سچ ثابت ہوتے ہیں اور اب تک ہو بھی چکی تھے جیسے رُنین اس کے خواب میں آتا

تھا اور اب اس کے اچانک اصل میں آ جانا اور اس کو اکیلے تنہا سب کو جھیلنا وہ جھیل رہی تھی

یا اللہ اس نے کبل میں خود کو ڈھک لیا اچانک بیل کی آواز پہ وہ اچھل پڑی تیزی سے کبل اپنے اوپر ڈھکا اور تیزی

سے اللہ کو پکارنے لگی

"یا اللہ پلیز یہ سچ میں نہ ہوں یا اللہ میرا وہم ہی ہوں مجھے مت آزمائش میں ڈال خدا میں بہت اکیلی ہوں۔"

اچانک اس کا موبائل بجادہ اور مزید گھبرا گئی جلدی سے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا کہ وہ چیخنا پڑیں

"اللہ میرے پہ رحم کر۔"

اچانک کسی نے اس کا کبل کھینچا وہ بے اختیار چیخنے لگی جب رُننیں نے منہ پہ ہاتھ رکھا  
 "کیوں پرندوں کو ڈرانے پہ تلی ہیں محترمہ"  
 رُننیں کو دیکھ کر اس کا دھڑکتا دل تھم گیا لیکن جھٹکا لگا یہ کیسے اندر آیا

اس کو دیکھ کر وہ بُر سکون ہو گئی اور اپنے آنکھیں بند کی لیکن جھٹکا لگا وہ کیسے اندر آیا  
 "کیا ہوا؟"

رُننیں نے اسے آنکھیں بند کر کے دیکھا اور اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ چکے تھے  
 "کچھ نہیں بُرا خواب دیکھا تھا ڈر گئی آپ کیسے آئے۔"

وہ نرمی سے مسکرایا اور جلدی سے اُٹھ کر تھوڑے فاصلے پہ کھڑا ہو گیا  
 "بھول گئی محترمہ نے مجھے خود چابی پیش کی تھی۔"

ہمانے سر ہلایا جیسے اب یاد آیا ہوں کے واقعی اس نے چابی رُننیں کو دیں تھی امیر جینسی کے لیے  
 "اس وقت کیسے آنا ہوا!"

وہ اپنی مثال اپنے گرد لپیٹے ہوئے اسے دیکھنے لگی  
 "نماز کے لیے جا رہا تھا پہلے سوچا حاضری لگا لو کے آیا اُٹھی ہوں یا سو رہی ہوں بیل پہ کوئی جواب نہیں دیا پتا نہیں  
 مجھے عجیب سے پریشانی محسوس ہوئی تو بس آ گیا۔"

اس نے زیادہ تفصیل نہیں بتائی اور ہمانے پوچھی بھی نہیں بس سر ہلادیا  
 "مسجد کا ٹائیم گزر گیا ہے نیچے پڑھ لے۔"

وہ کہتے ہوئے اُٹھی

"ٹھیک ہے لیکن اب ٹھیک ہونا!!!"

وہ میری طرف دیکھتے ہوئے بولا

"میں ٹھیک ہوں۔"

ہمانے دھیمی سے مسکراہٹ سے کہا اور واش روم کی طرف بڑھ گئی

نماز پڑھنے کے بعد دیکھا صبح کا وقت ہو چکا تھا ہلکی ہلکی روشنی میرے کمرے میں آنے لگی نانو کو گئے ہوئے دو دن ہو چکے تھے یہ سوچتے ہما کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اتنا دکھ تو ماما کا بھی نہیں تھا جتنا نانو کو ہوا وہ کیوں چلی گئی ایسے جائے نماز پہ بیٹھے ہاتھوں میں تسبی پکڑیں آنسو بہا رہی تھی جب سائڈ پہ کافی کا کپ رکھا گیا میں چونکی یہ گیا نہیں ابھی تک وہ بھی زمین کے بل ہما سے تھوڑے فاصلے پہ بیٹھ گیا اس کا دل پکھل رہا ہے یہ شخص کتنا پیارا اس کی ساری پیاری حرکتوں میں سے سب سے زیادہ اس کا احترام اور عزت سے پیش آنا تھا تنہائی کے باوجود اس نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا کیا ایسی نیکی دنیا میں پائی جاتی ہے شاید ہاں

"زیادہ سوچنا زہن کو الجھاتا ہے۔"

نرمی سے کہا گیا فقرہ ہما کو گہرا سانس لینے پہ مجبور کیا

"سوچتی کہاں ہوں سوچ خود بخود آ جاتی ہے۔"

وہ کپ کو اٹھانے لگی

"اتنا بھی انڈیپنڈنٹ نہیں ہے آپ کا دماغ جو جب دل کریں اپنی مرضی سے کریں دل اور دماغ ہمارے اپنے

کنٹرول میں ہے ہاں کچھ فنکشن پہ ہمارا کوئی رول نہیں۔"

"آپ تو کبھی سے ایس پی نہیں لگتے ایک ماہر نفسیات معلوم ہوتے ہیں۔"

اس نے نظریں اٹھائی اور رُنین کی بلیو آنکھوں میں دیکھا

"نفسیات کو سمجھنا کوئی مشکل کام تو نہیں ہے اور آپ سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے۔"

"لیکن میں خاصی ڈم ہوں مجھے نہیں پتا کچھ بھی۔"

"اُف ایک تو انسانوں کی عادتیں اتنا انڈر اسٹیمیٹ کیوں کرتی ہے خود کو دوسری کی باتوں میں اتنا بھی ڈپلی نہیں لینا

چاہیے اچھی بات ہے کسی کے اچھے مشورے پہ عمل کرنا لیکن اپنا دماغ بھی استعمال کریں وہ کیا کہتے ہیں سُنو سب

کی لیکن کرو من کی اور ڈم کہاں سے اوپلیز کم سے کم سنٹفورڈ کے ٹاپ یونیورسٹی سے سکولر شپ کوئی ڈم لڑکی نہیں لیتی۔"

وہ بہت ہی اچھا سپیکر تھا

"لیکن میں پڑھ کہاں رہی ہوں فارغ ہی تو بیٹھی ہوں۔"

"ہاں وہ تم نے خود کو فارغ کیوں رہنے دیا ہے چاہو تو بہت کچھ کر سکتی ہوں۔"

"میں ہارر ناول لکھنے کا۔"

ایک دم کہتے کہتے رُک گئی اور رُنین ہولے سے ہنس پڑا

"ابھی ڈر گئی تھی خواب سے ناول لکھو گی۔"

وہ مزاق کرتے ہوئے بولا تاکہ اس کا دل تھوڑا سا ہلکے ہو جائے

"اب کسی چیز کا دل ہی نہیں کرتا۔"

وہ بالکل رونے والی ہو گئی نانو کے بعد اس کو بہت زیادہ رونا آ رہا تھا حالانکہ وہ روندی روح ہر گز نہ تھی لیکن پتا نہیں

کیوں شاہد تنہائی کا احساس

"ہما بڑیو بنا پڑیں گا، یہ دُنیا بہت مشکل ہے تم کمزور پڑو گی تو اور مشکل بن جائے گی۔"

وہ اپنے گیلے گال صاف کرنے لگی

"تمہیں پتا ہے میں نے کبھی سنا تھا یا شاہد پڑھا تھا

کے آپ کا کوئی اپنا مارتا ہے تو آپ کو اس کے مرنے کا دکھ نہیں ہوتا بلکہ آپ اپنے اکیلے ہوں جانے کا غم مناتے ہیں

کے وہ ہمیں اکیلا اس دُنیا میں کیوں چھوڑ گئے ان کی بغیر کیا کریں گئے، وہی بات ہے مجھے ان کے مرنے سے زیادہ

اپنے اکیلے ہونے کا رنج ہے اور اگر نانا ابھی میرے سامنے آجائے تو کبھی گی تم تو تنہا رہنے کی عادی ہوں تمہیں کب

سے کسی کی ضرورت محسوس ہوئی اب کیا بتاؤ جتنا مجھے لوگوں کے درمیان اٹھنا بیٹھنا کھل کر زندگی جینا مستی کرنا

دوستیں بنانا ہنسی مزاق کرنا تاکہ ایک کمرے میں بیٹھ کر ناولز اور موویز دیکھنا اور اپنا پڑھنا بس تنہائی میری مجبوری

تھی اور شاہد اب تو نصیب میں لکھ دی گئی ہے۔"

وہ آج اعتراف ایسے شخص کر رہی تھی جس سے ملاقات ہوئے وئے صرف چند دن ہوئے تھے پتا نہیں اس شخص میں ایسا کیا تھا جس کے سامنے وہ اپنا آپ کھول بیٹھی تھی جو ایک خول میں بند کیا گیا تھا

"اوہو بس اتنی سی خواہش مس بردی آپ کی پہلی خواہش تو پوری کر چکا ہوں میں آپ کا زبردستی دوست بن کر باقی تو ایک دن کی بات ہے لیکن میں چاہوں گا آپ آہستہ آہستہ انجوائی کریں تب تک کے لیے ناشتہ نہ کر لے قسم سے دو دن سے کچھ نہیں کھایا۔"

وہ کپ رکھتے ہوئے بولا مقصد صرف ہما کو کھلانے کا تھا جس نے واقعی دو دن سے ایک نوالہ اپنے اندر نہیں ڈالا

"کوئی کافی نہیں ہے ایس پی صاحب۔"

ہما آہستہ سے بولی

"لوجی محترمہ کو نہیں پتا ہم پاکستانی پولیس آفسر کتنا کھاتے ہیں۔"

وہ اٹھتے ہوئے بولا

اور وہ ابھی تک بیٹھی رہی اب اس کی ٹانگیں بھی اکڑ رہی تھی زیادہ دیر بیٹھنے سے اس سے اٹھنا تھوڑا مشکل ہو گیا

لیکن بہر حال اٹھ پڑی



"آپ فرانس کیوں جا رہے ہیں۔"

فائیک فائل پہ مصروف تھا جب اچانک جزلان اندر آتے ہوئے بولا

"بغیر پوچھے میری پرائیویٹ سپاٹ میں مت آیا کرو۔"

کرتلی سے کہا گیا جواب نے جزلان کو تیش دلایا

"چاچو اگر رنن کو پتا چلا۔۔۔ آپ نے آخر ایسا کیوں کیا۔"

"کیا کیا ہے میں نے۔"

فائیک کے لہجے میں زرا بھی نرمی شامل نہیں تھی

"آپ نے مارا ہے نا۔"

"کس کو مارا ہے۔"

وہ فائل پھٹک کر اٹھا

"طاہرہ آنٹی کو!"

فائیت ایک دم رُک گیا بلکہ رُک نہیں گیا وہ تو ساکت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا

"کس کو مارا ہے۔"

وہ جیسے کنفرم کرنا چاہتا تھا اس کے بے حد عجیب لہجے پہ جزلان زرا سا بھی نہیں چونکہ

"پلیز چاچو بس کر دیں آپ کا عشق آپ کو گہری کھائی میں پھینکے گا اپنے عشق کو اپنے لیے سگریٹ کے مانند نہ کریں

جو رفتہ رفتہ آپ کو اندر سے ختم کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے کو بھی ختم کر دیں۔ میں آپ سے بہت پیار کرتا

ہوں چاچو بس کر دیں اگر دادا ابا کو پتا چلا کہ اب آپ کے ہاتھوں ساتواں قتل ہوا ہے تو ان کی عزت جو رُلنیں نے

قائم کی ہے اسے ختم نہ کریں ہمارا خاندان

"تم اپنی بکواس بند کرو گے۔"

وہی دھاڑ جو پورے گھر کو ہلا دیتی تھی اور نفرت اور شعلے سے بھری نظریں۔ جزلان خائف ہوئے بغیر بولا

"میں تو کر دوں گا چاچو لیکن ہمارے جنر نہیں کریں گے جو پہلے بھی آپ کے بارے میں بولتے تھے مزید بولے گے

خیر آپ کے مرضی اچھا ہے چلے جائے فرانس آپ کے لیے بھی بہتر ہے اور ہم سب کے لیے بھی۔"

وہ کہتے ہوئے چلا گیا اور فائیت کی نظر شفق پہ پڑی جیسے اس کی آنکھیں فائیت سے شکوہ بلکہ شکوہ نہیں نفرت کا اظہار

کر رہی تھی اور فائیت کی حالت عجیب ہو گئی وہ تیزی سے اٹھا



"اس سے اچھا تھا میں گھر پہ ہی ناشتہ کھالیتا میں یہاں کمپنی کے لیے آیا تھا ہا۔"

ہما کو مسلسل خاموش دیکھ کر وہ جنجھلاتے ہوئے ناشتے کی ٹیبل کے چیر ڈریگ کر کے بیٹھتے ہوئے بولا

"کمپنی تو یہاں نہیں ہے رُلنیں شہر میں مل جائے گی نو کری۔"

وہ سنجیدگی سے کیٹل اٹھاتے ہوئے کہنے لگی

"میرا سائل مت کاپی کریں آپ اچھا!"

وہ منہ بناتے ہوئے بولا

"مجھے باندروں کا سائل کاپی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیا لیے گئے نٹیل یا پیٹ بڑ؟"

"لے لو گا آ جا و اتنا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے کام پہ جانا ہے میں بس تمہیں دیکھنے آیا تھا کوئی آیا نہیں تمہارا پوچھنے۔"

وہ بھی اب سنجیدگی سے کہنے لگا وہ اسے اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن اسے نانو کے قاتل کا پتا لگانا تھا اور ہمارا کیلے کم سے کم رہ نہیں سکتی تھی منہ سے بولے گی نہیں لیکن دل ابھی بہت ٹوٹا اور خوف سے بھرا ہوا تھا

"کون آئے گا رُلسن؟ مری آئے ہمیں ہفتے سے زیادہ نہیں ہوا تھا اور اتنا سب کچھ ہو گیا ملاقات تو آپ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ہوئی ہاں ماما کی دوست تھی اور ان کی بیٹی وہ بھی بچاری اپنے چکروں میں اسلام آباد اس سے بہتر تو میں امریکہ میں تھی کم سے کم وہاں کوئی تو تھا۔"

"یانی تمہارے پاپا مجھے سمجھ نہیں آتی کوئی باپ اتنا بے حس کیسے ہو سکتا ایسا نہیں ہو سکتا اور ان کا پتا نہ ہوں۔"

وہ اس کے چہرے کو دیکھنے لگا جو ابھی تک ڈوپٹے کے ہالے میں تھا اور رُلسن بتا نہیں سکتا تھا وہ اس میں کتنی خوبصورت لگ رہی ہے

"چھوڑو کوئی اور بات کرتے ہیں انہیں پتا ہوں یا نہ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اب کس کس سے شکوہ کروں مرنے والے نے پروا کی میری جو زندہ والے کریں۔"

وہ عجیب و غریب بات کر رہی تھی

"ارے کیا بول رہی ہو مرنے والوں کو خود شوق ہوتا ہے بھلا کوئی شوق سے کبھی نہیں مرتا ہمارا سوسائڈ والی بات ہوتی تو میں تمہاری بات سمجھتا لیکن کیا تمہاری ماما اور نانو نے سوسائڈ کیا یہ ان کا وقت تھا ان کے رول دُنیا سے ختم ہو چکا تھا اور ہمیں اللہ کی مرضی میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہیے۔"

وہ پھر رونے والی ہو گئی اور رُلسن کو سمجھ آرہی تھی یہ اس کے بس میں نہیں ہے جی تو وہ بار بار پریشان ہو رہی ہے گھبراہٹ ہی ہے اس کے بس میں ہوتا تو وہ کبھی کسی کے سامنے نہ روتی نہ اپنے جذبات کا اظہار کرتی یا شاہد بہت

جلدی سنبھل جاتی لیکن ابھی زخم بہت گہرے تھے اور خاصے تازہ

"اللہ تعالیٰ نے ٹھیک نہیں کیا میرے ساتھ نانو کی جگہ مجھے اپنے پاس بلا لیتے۔"

وہ اپنے آنکھیں مسلتے ہوئے بھرائی آواز میں بولی

"پھر فضول بکواس منع کیا ہے ایسے نہیں کہتے ایک تو انسانوں کی سمجھ نہیں آتی ہر چیز کو اللہ پہ کیوں بلیم کرتے ہیں

بھئی اس کی چیز ہے اس کی تخلیق ہوئی مخلوق جب چاہیے اس دُنیا میں بھیج دیں جب چاہیے اپنے پاس بلا لیے ہم کون

ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے اس لیے ہمارا دوبارہ ایسے مت کہنا۔"

وہ تنبیہ لہجے میں اسے دیکھنے لگا اور ہمارے سرخ آنکھوں سے گھورنے لگی

"اچھا بس بھی کرو اس سے تم زیادہ اچھے اور میں بُری محسوس ہو گئی۔"

وہ شرمندگی سے جوس کا ڈبہ رکھتے ہوئے بولی

"یہ پھر آپ کی سوچ ہے مس ہما۔"

رُنین جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولا

"ایسا لگتا ہے نانو نے آپ کی بھرپور ٹرینگ کی ہے اگر وہ آپ سے مل لیتی تو آپ کی دیوانی ہو جاتی یا اپنا بیٹا ہی بنا لیتی

لیکن اب کیا کہہ سکتے ہیں۔"

وہ جیسے بہت مایوس ہوئی تھی

"کوئی نہیں اگر مجھ غریب کو اگر جنت نصیب ہو گئی تو ضرور مل لوگا ان سے۔"

وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے کہنے لگا

وہ دوسری طرف بیٹھتے ہوئے اس دیکھنے لگی

"کیوں نہیں ہوگی اتنے نیک تو ہیں آپ۔"

"پتا نہیں!"

وہ ہما کو نہیں دیکھ رہا

"اچھا یہ بتائیں ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ آپ کے رشتے دار ہی نہ ہوں کوئی تو ہوگا میری تو ماما خیر اکلوتی تو اور بابا بھی



پھر بھی بابا کے کزن اور رشتے دار وغیرہ تھے ماما کا تو تھا ہی کوئی نہیں نانا اور نانو بھی اکلوتے تھے اور فنی بات میں بھی اکلوتی ہوں۔"

وہ اپنی بریڈ پہ سپریڈ لگائے سر جکھاتے ہوئے بولی

"فارغ رہو گی تو واقعی پاگل ہو جانا ہے لگتا ہے بہت سارے کام پہ لگانا پڑیں گا۔"

"نو کری تو ملنے سے رہی مجھ کو کوئی ڈگری ہی نہیں ہے میرے پاس۔"

"ڈگری ایک فارمیسی ہے عقل کی ضرورت ہوتی ہے کام کے لیے اور وہ تھوڑا بہت ہے آپ کے پاس۔"

وہ شرارت سے مسکرایا

"یہ آپ جب میرا مزاق بنا رہی ہوتے ہیں تو آپ جناب کیوں خطاب کرنے لگ جاتے ہیں۔"

"عزت اور مزاق کو ساتھ لیکر چلے گئے تو بہت کم آپ کی بات بُری لگے گی۔"

"ویسے جتنے لیکچر آپ مجھے دیں چکے ہیں اتنے آپ نے اپنے مجرم کو دیتے نا تو صحیح نیک ہو جانا تھا انہوں نے۔"

وہ ہنس پڑا

"اس کی نوبت ہی نہیں آتی جیل کی ہوا لگتی ہی صراطِ مستقیم بن جاتے ہیں۔"

"ہیں!!"

وہ رُک کر اسے دیکھنے لگی جواب پلیٹ خالی کر چکا تھا ابھی تو اس نے شروع کیا تھا

"بہت کام کرنے ہے تمہارے پہلے تو یہ کے لائسنس بناوانا ہے پھر یہ انٹیک سی گاڑی آپ کے استعمال میں لانی ہے

پھر جاب سے پہلے آپ کے ڈریس کی شاپنگ کریں گئے۔"

"کیوں کیا ہوا میرے کپڑوں کو۔"

گھوری رُنین کی طرف اچھالی گئی وہ مسکراہٹ دبانے لگا

"بس ایسی ہی میں چاہتا ہوں ہما صاحبہ مشرقی کپڑے پہنے پتا نہیں کیوں آپ کو یہ شلوار قمیض بہت سوٹ کی ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے نانو کو بہت شوق تھا جب کبھی عید آتی تو شوق سے میرے لیے بنواتی اور زبردستی پہناتی وہ کہتی میرا

حُسن اسی ڈریس میں نظر آتا ہے خیر مجھے پتا ہے۔۔۔"

"اچھا اچھا اب دُکھی امداد حسین نہ بن جانا میں لیٹ ہو رہا ہوں ایک کام کرو جلدی تیار ہوں میرے ساتھ پولیس سٹیشن چلو۔"

وہ اٹھتے ہوئے بولا

"خود بولتے رہتے ہیں میری باری آئی تو چپ کروادیا اور پولیس سٹیشن کیوں رُنیں ابھی میں کبھی نکلنا نہیں چاہتی اوپر سے لوگ کیا سوچے گئے نانی کے مرنے کا انتظار تھا اور اپنے عاشق کے ساتھ گھومنے پھرنے لگی۔"

وہ پہلے دیکھتا رہا پھر ہنسنے لگا

"کون لوگ؟ جو افسوس کرنے تک نہیں آئے ان کی بات کر رہی ہو اور کوئی آیا ہے تمہارے پاس میرے سوا کے تم اکیلے کیسے رہے رہی ہو گئی تم نے کھایا ہے کے نہیں اکیلے سو تو جاو گی اس ویرانے میں اچھا نانو کا غم میں جانتا ہوں بہت بڑا اور مجھ سے زیادہ تمہاری فیلنگز کوئی نہیں سمجھ سکتا لیکن اب موآن تو کرنا ہے کیونکہ یہی دُنیا کا دستور ہے، ٹھیک ہے غم منانے کے لیے اسلام نے تین دن دیں ہیں جو کے آج کا دن ہے جتنے چاہیے آنسو بھاڈالو لیکن چلوں میرے ساتھ لوگوں کا کام ہے باتیں کرنا ان کو کرنے دوں ہم بھی کر لے گئے ٹھیک ہے حساب برابر!"

ہمانے سر ہلایا اور آنسو کو زبردستی روکا واتی اچھے انسان اس دُنیا میں پائے جاتے ہیں رُنیں کو دیکھ کر اسے پتا چلا تھا



"آپ کا پولیس سٹیشن کہاں ہے۔"

ڈھونڈنے پر بھی اسے کوئی سادہ سی شلوار قمیض نہیں ملی تو نہ چارہ اسے ریڈ لمبی سویٹر کے ساتھ بلیک کوٹ اور بلیک پینٹ پہن کر آگئی رُنیں کو وہ پھر بھی اچھی لگ رہی تھی

"زیادہ دور نہیں ہے یار اور گھبرا کیوں رہی ہوں ایسے ڈر رہی ہوں جیسے جیل بکھوادوں گا۔"

"میں بھلا آپ سے اور جیل سے کیوں ڈرنے لگی۔"

ہمانے گھورا

"وہ اس لیے میں اچھا اور پیارا پولیس آفسر ہوں ورنہ میرا صلی روپ دیکھ لے تو ڈر کر بھاگ جائے۔"

"ہاں چھپھورے اب بھی ہیں اور وہ روپ میں دیکھ چکی ہوں اس لیے میں نہیں ڈرنے والے مسٹر۔"

"اتنا دور نہیں ہے بس پندرہ منٹ کے اندر پہنچ جائے گئے۔"

"ویسے کسی جگہ لیکر جانے کے لیے آپ کو پولیس سٹیشن ہی نظر آیا بہت پہلے وہ عجیب سا سکول توبہ ایک تو آپ اتنی خطرناک جگہ کیوں لیکر جاتے ہیں۔"

"ارے یہ دونوں ہی تو میری فیورٹ جگہ ہے مجھے لگا باقیوں کی طرح آپ کو زولفقار ہاؤس ہاسٹ اور سکیری لگا ہوگا۔"

وہ اس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"پتا نہیں مجھے تو ہر گز نہیں لگا سکیری اتنا خوبصورت تو ہے لوگوں نے ایسی جیلیس میں آکر کہہ دیا ہوگا۔"

وہ مسکرا پڑا

"اوہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔"

"ہاں مسٹر پوزیٹو نے یہ بات سوچی ہی نہیں۔"

ہما بھی اسی کے انداز میں بولی رُنین ہنس پڑا

اور جزلان کار کے پیچھے اپنے سر پکڑ کر بیٹھا تھا کے رُنین بھی غلطی کرنے جا رہا ہے



"یہ کون سا پولیس سٹیشن ہے جو ابھی تک آہی نہیں رہا۔"

ہما اس سے بات کر رہی تھی جب اچانک اس نے دیکھا اب مری کی سرد اونچی ہواؤں سے بھری وادیوں کی بجائے وہ

اب دھوپ سی بھری ہائے وے میں پہنچ گئے تھے

"پولیس سٹیشن کس نے جانا ہے اب!"

وہ مڑ کر مسکرایا

"لیکن آپ نے یونی فورم پہنا ہے آپ اپنے کام سے چھٹی لے لی کتنی بُری بات ہے ایک تو آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا اور اب یقیناً شہر لے آئے ہیں دوسرے آپ نے کام چوری کی بولنے والے کو اپنی باتوں پر عمل ہر گز کرنا چاہیے۔"

ہمانے رُننیں کے ہی سٹائل میں کہا

"پہلی بات نہ ہی میں نے جھوٹ بولا اور دوسرا نہ ہی کوئی کام چوری کی اصل میں میرا کام اسلام آباد ہی تھا وہ تو ویسے آپ کو نیا دکھانا تھا آپ نے خود بوریت کا اظہار کیا اور ویسے بھی ٹائیم ویسٹ ہونا تھا دوسرا یہ ہے کہ میں کام چوری نہیں بلکہ وقت کی پابندی دکھا رہا ہوں اور مجھے پورے دس بجے پہنچنا۔"

"پھر تو آپ لیٹ ہونے والے ہیں۔"

وہ مسکرا کر بولتے ہوئے کار کی گھڑی دیکھنے لگی تو جھٹکا لگا ابھی صرف نو بجے تھے جبکہ وہ نکلے سوا آٹھ تھے

"میں ایک اچھا ڈرائیور ہوں اور انشاء اللہ آپ کو بھی سکھاؤں گا۔"

"جی بالکل!"

وہ سادہ لہجے میں بولتے ہوئے سیٹ کی پُشت سے سر ٹکا دیا اور گردن موڑ کر شیشے کے پار اب در آنے والی ٹریفک کو دیکھنے لگی اچانک رُننیں اس کو دیکھتے ہوئے چونکہ ہمارے کان کے نیچے زخم تھا یہ کیسا زخم تھا وہ اس زخم کو دھیان سے دیکھ پاتا کہ ہمارے اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا؟"

رُننیں پیچھے ہو گیا

"اکچھ نہیں!"

رُننیں کی نظر اس کے زخم پر ایک بار پھر پڑی ہمانے اس کو اپنے اوپر گھورتے ہوئے پایا تو ماتھے پہ شکن لاتے ہوئے بولی

"کیا دیکھ رہے ہیں مسٹر چھچھوڑے!"

"ارے مجھ جیسے شرافت سے بھرپور آدمی کو آپ چھچھوڑا تو نہ کہے۔"

"تو اتنا سکین کر کے کیوں دیکھ رہے ہیں۔"

شکن ابھی تک تھی

"خدا کو مانے اگر میں چھچھوڑا ہوتا تو آپ کیا میری گاڑی میں بیٹھتی!"

"وہ تو میرے آپ نیبر ہے اور نیبر کے حقوق نبھاتے ہوئے آپ کا دل نہیں توڑ رہی ورنہ اب بھی آپ چھچھوڑے

ہی ہیں۔"

"رائٹ! ہم حقوق نبھوئے تو چھچھوڑے آپ نبھائے تو احسان!"

اب رُنسین بڑبڑاتے ہوئے بولا تو ہمانے اپنے ہنسی روکنے کی بھرپور کوشش کی



"فائیت بھائی فرانس ایسے ہی گئے ہیں ابا ورنہ کون سا بزنس ان کا۔"

کشف نے اپنے لپ سٹک کو آخری ٹچ دیا کشف کو انسانوں کی ایک چیز پسند تھی وہ تھی لپ سٹک کی کریشن جتنا وہ

دیوانی تھی لپ سٹک کی شاہد ہی کوئی عورت ہوئی ہو۔

"فائیت انسان کے روپ میں کام بھی کرتا ہے کشف! رُنسین بھی تو پولیس کی وردی میں کام کرتا ہے۔"

دادا ابا مطمئن انداز میں بولے

"رُنسین کا تو مجھے پتا وہ کس لیے کرتا ہے لیکن فائیت بھائی کا ایسا کون سا بزنس ہے جو میرے اور جزلان کے علم میں

نہیں ہے۔"

ان کا کہنا کا مطلب صاف صاف تھا ساری رپورٹ انھیں جزلان دیا کرتا تھا اگر جزلان کو نہیں پتا تھا تو سمجھوان کو

بھی نہیں پتا۔

"ہوٹل! اور یہ نیلم ویلی میں ہے جو گھر نہیں یاد ڈیوڈ کا تھا وہ اس نے فائیت کو دیں دیا ہے اور فائیت نے۔"

"یقیناً لوگوں کو ڈرایا ہوگا!"

کشف آنکھیں گھماتے ہوئے بولی

"فائیت سخت مزاج ضرور ہے کشف لیکن شرارتی بچہ نہیں ہے جو لوگوں کو ڈرائے۔" دادا زولفیقار کو گوارا نہیں تھا

کے وہ اپنی اولاد کی بُرایاں اپنی دوسری اولاد کے سامنے کریں چاہیے وہ کوئی بھی جتنا بُرا ہی کیوں نہ ہو  
"تو پھر لوگ ان کے نام تک سے کانپ کیوں جاتے ہیں۔"

"اس کی بارعب شخصیت سے!"

"رائٹ ابا یہ بات آپ زولی کے لیے کہتے ہیں!"

وہ اپنے لمبے بالوں کا جھٹکتے ہوئے بولی

"میرے لیے تم سب برابر ہوں کاشف!"

دادا زولفیقار نے گویا بات ہی ختم کر دیں

"لیکن ابا مجھے یہ فائیت بھائی کا فرانس جانا کچھ ہضم نہیں ہوا۔"

"نہیں ہوا تو پیٹا جا کر ہاج مولا کھالے۔"

دادا ابا کی شرارت سے کہنے پر وہ اونہہ کہہ کر اٹھ کر چل پڑی



وہ شہر پہنچ چکے تھے ہما کو اسلام آباد کو پورا دیکھنے کا دل کیا لیکن رُنین کو کہہ نہیں سکتی تھی اس لیے ایک دم چپ

ہو کر ایسی اس شہر کی ایک ایک چیز کو اپنے اندر سموئے ہوئے سے مسکرائی

"کیا ہوا مجھے چپ ہونا چاہیے تھا لیکن محترمہ ہما صاحبہ چپ ہیں خیریت تو ہے۔"

"اپنی بُرایاں کروانے کا شوق ہے تو ضرور میں بولنے کے لیے تیار ہوں۔"

وہ بیزاری سے بولی

"ارے ارے ناراض تو نہ ہوئے میں آپ کو پورا اسلام آباد گھماؤ گاڑسٹ می بس تھوڑا سا ویٹ کریں بس کسی ڈی

ائی جی سے میٹنگ کر آؤ۔"

وہ اس کی بیزاری سمجھ چکا تھا

"ٹھیک ہے جائیں آپ میں انتظار کر لو گی۔"

"پکا!"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"پکا!"

وہ جھنجلائی

"کبھی مجھے بھی دھوکہ دیں دیا کرو!"

وہ گہرا سانس لیتے ہوئے نکل پڑا

ہما کو اس کی بات دیر سے سمجھ آئی وہ مسکراہٹ کی بات کر رہا تھا لیکن وہ چا کر بھی مسکرا نہ سکی  
نانو کو گئے اتنے دن بھی نہیں ہوئے تو اور وہ ایک اجنبی کے ساتھ گھوم رہی تھی اکسائمنٹ کی جگہ گلٹ نے لے لی  
تھی اسے شرمندگی ہوئی وہ کتنی بُری ہے۔ لیکن وہ بھی کیا کرتی اسے اس گھر میں اکیلے رہتے ہوئے خوف آ رہا تھا اور  
رُنین کی موجودگی اسے تحفظ کا احساس دلاتی تھی وہ کیا کر سکتی تھی وہ مجبور تھی ایک آنسو ہمارے آنکھوں میں جما ہوا  
اس نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لی



"ان کے پیٹ پہ کچھ سپیسفک قسم کے زخم تھے پوسٹ مارٹم کے مطابق دوسرا ان کا سانس بھی روکنے کی بھرپور

کوشش کی تھی میرا کہنے کا مطلب ہے ایک تو زخم دیں کر پھر سفوکیٹ کر کے مارا تھا۔"

ایس پی اور ہان رُنین کا دوست بولا یہ وہ دوست تھا جو انسان تھا اور اسے یہ نہیں پتا تھا رُنین جن ہے۔

"یانی یہ نیچرل ڈیٹھ نہیں سراسر قتل ہے۔"

رُنین لب بھینچتے ہوئے بولا

"لیس! قتل اور وہ بے رحمی سے کیا گیا قتل! تم یہ زخم دیکھ رہے ہو یا کوئی انسان اتنا بھی جانوروں کی طرح مار سکتا

ہے"

"برما کے حالات تم بھول گئے ہو لگتا ہے وہ کسی دوسری مخلوق نے نہیں بلکہ انسان کا کیا دھرا کام ہے۔"

ڈی آئی جی صاحب جو اتنی دیر سے خاموش تھے بول پڑے رُنین چُپ رہا

"یہ تو ہے ہم انسان ہی بے رحم مخلوق ہے۔"

"اور ہم پتا نہیں انسان زرا الزام حیوان کو دیں دیتے ہیں۔"

رُنین تلخی سے بولا سب ایک دم خاموش ہو گئے

"ہم اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کی خاطر ساری غلطیاں یا تو معاشرے، لوگ، چرند پرند، دوسری مخلوق پر ڈال دیتے

ہیں یا ان سے کمپیر کر دیتے ہیں اور تو اور ہم اپنے خدا کو بھی ہماری ساری حالات کا زمرہ دار ٹھہرا دیتے ہیں یہ انسان

اور یہ ہے ان کی انسانیت!"

رُنین کو کچھ شک پڑ رہا تھا پتا نہیں یہ کام جن کا تھا لیکن اتنی نفرت اور حقارت بھلا کیوں ہو گی دال میں کچھ کالا تو تھا

"رُنین بیٹا ہما کیسی ہے۔"

رُنین کی سچ اور کڑوی باتیں ڈی آئی جی صاحب سے بھی ہضم نہیں ہوئی اس لیے بات بدلتے ہوئے بولے

رُنین نے سر اٹھایا

"ٹھیک ہے سرا بھی کار میں بیٹھی ہے۔"

"اچھا اس سے ملو اوں یار اور کوشش کرو اس کا خیال رکھو اگر کسی نے اس کی نانی کو مارا ہے تو اس کا بھی نقصان

پہنچا سکتا ہے۔"

"جی سر میں ابھی لاتا ہوں۔"



وہ کار میں بیٹھی ایسی آنکھیں بند کیے اس کا انتظار کر رہی تھی جب کار زور سے ہلی اس نے دیکھا شاہد رُنین آگیا لیکن

نہیں وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئی گاڑی دوبارہ ہلی اور بڑے زور سے اس نے پیر جلدی سے اوپر کیے اسے لگا جیسے زلزلہ

آگیا ہوں

"یا اللہ! اب کون سی آفت آنے لگی ہے۔"

وہ ڈر کر بولی جو مسلسل ہل رہی تھی ایک دم کار ہلنے رک گئی اس نے گہرا سانس لیا اور پھر اس کی نظر شیشے کی طرف

بڑھی جہاں شرارتی لڑکی چلتے ہوئے ہنس رہے تھے اور ایک دوسرے کی ہاتھ پہ تالی مار رہے تھے ہما کو سمجھ آئی

کسی نے اس کو شرارت سے تنگ کیا غصے نے ہما کو اپنی لپیٹ میں لیا اور ہما تیزی سے کار سے اتری اور تیزی سے ان



کے پاس آئی

"اوبلیو!"

لڑکے ہنستے ہوئے بے اختیار مڑے جہاں سُرخ چہرہ لیے ہما انھیں گھور رہی تھی

"جی ہلیو!"

وہ بھی شرارت سے مسکرائے اور انداز تو بے حد لوفرانہ تھا

"تم لوگوں کو کوئی میسرز نہیں ہیں ایسے کرتا ہے کوئی بھلا۔"

وہ غصے سے بولی

"ہاں نہیں ہے میسرز آپ سکھا دیں۔"

ایک تو بے حد گندی نظروں سے ہما کو دیکھ رہا تھا اور یہ بات ہما کو آگ بگھولہ کر دیا

"لگتا ہے تمہیں نہیں پتا کہ دور ہی ایک پولیس سٹیشن ہے اور جس کی کار کو تم شرارت سے چھیڑ رہے تھے وہ ایک

ایس پی کی ہے۔"

"چلے جانِ من آپ کو چھیڑتے ہیں۔"

ایک میں سے کہتے ہوئے آگے بڑھا ہی تھا ہما ایک دم پیچھے ہوئی کیونکہ جس طرف وہ چل کر آئی تھی وہ سنسان جگہ تھی

"ابھی بلواتی ہوں میں رُننیں کو!"

وہ تیزی سے مڑنے لگی جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا

مڑی

"چھوڑو میرا ہاتھ چھوڑو!!!"

ایک دم اس بندے کے منہ پہ پنج لگا وہ بندے سیدھا دور جا کر گرا

کسی نے اسے اپنے پاس کھینچا دیکھا تو اور کوئی نہیں وردی میں ملبوس خوبصورت اور بارعب شخصیت والا اس کا ہی

دوست رُننیں زولفقار تھا

"تم نے مجھے بلوایا ہمالو میں حاضر۔"

ان لڑکے نے حیرت سے رُننیں کو پھر اپنے دور گرے دوست کو دیکھا جس کا منہ خون سے لت پت ہوگا

"رُننیں یہ کیا کیا آپ نے!"

ہما منہ کھولے دیکھ رہی تھی

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے انھیں چھیڑو گئے تو چھیڑو میں بھی دیکھتا ہوں کیسے چھیڑتے ہو۔"

"اے ایس پی تم جانتے نہیں ہو

میں کس کا بیٹا ہوں ایک کال لگاؤں گانو کری سے باہر۔"

ان میں سے ایک دھاڑا

رُننیں نے سیدھا موبائل پھینکا اور اس کے منہ پہ جا کر لگا

"اوسوری لگی تو نہیں ہاں ملائے اپنے ڈیڈی کو کیا نام ہے منسٹرف لاجدیر بانی ہاں کرو کال میرا سلام بھی دینا اور

ہاں پھر میں میڈیا کو کال کر کے تمہارے ایک ایک کارنامے کو اکسپوز کروں گا اور انکل کو بولنا نیوز چینل آن کر لے

۔"

اس نے ہما کو ابھی تک پکڑا ہوا تھا اور ہما شاکڈ سے اس زخمی بندے کو دیکھ رہی تھی

"ہم تھوکتے نہیں ہے تمہاری لڑکی کو یہ خود فری ہو رہی تھی خود چل کر ہمارے پاس آئی تھی۔" وہ کہتے ہوئے اپنے

دوست کو اٹھا کر چلنے لگے

کے رُننیں نے اس کی بات پہ آگ بگھولہ ہوا اور آگئے بڑھ کر مارنے لگا اور ہما ہوش میں آتے ہی اس کے پاس

بھاگی

رُنین اس پہ تھپڑوں کی بارش کر چکا تھا جس سے اس شخص کا چہرہ نیلا ہو گیا تھا ہما کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اور بھاگی اور رُنین کی پُشت سے شرٹ پکڑ کر کھینچا

"رُنین رُنین! چھوڑے اسے اتنی مار کافی ہے رُنین بیشک انھیں سلاخوں میں ڈال دیں لیکن مار تو نہ دیں۔"

ز لینن کو ایک منٹ لگا ہوش میں آیا وہ جلدی سے اسے چھوڑ کر پیچھے ہوا لیکن ایک کو ٹھوکر مار کر غرایا

"ان کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں ورنہ آج تمہارا ٹھکانہ کفن تھا سوری بولو اپنی بہن کو۔"

"ز لینن بس ٹھیک ہے چلے۔"

وہ پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

"کیا کہا ہے میں نے سوری بولو!"

وہ دھاڑا

"س س سوری۔"

"اُس اوکے چلے ز لینن۔"

ز لینن تیزی سے مڑا اور ہما کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا

"لوگ صحیح کہتے ہیں آپ واقعی جلا دہیں میں خوا مخواہ آپ کو شریف سمجھتی تھی اب تو قسم سے اتنے خطرناک۔"

وہ ناراضگی سے بولی ز لینن خاموش ہی رہا اسے خود پہ حیرانگی ہو رہی تھی کہ وہ اپنے اس عضیلی طبیعت کو ہما کے

سامنے بھی چھپانے کا اسے خود پر غصہ آ رہا تھا لیکن ان لڑکوں کی نظریں اور الفاظ بھی تو برداشت سے باہر تھے

وہ تھانے کے اندر آیا اور ایک طرف لیے گیا اور وجدان کے آفس میں انڑ ہوا وجدان اس وقت فائل پہ مصروف تھا

رُنین کو اندر آنے کے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھ کر جھٹکے سے اٹھا

"یہ کون ہے؟"

"طاہرہ میڈیم کی نواسی۔"

چونکہ وجدان اس کیس کے لیے کام کر رہا تھا اس لیے ز لینن نے اسے بتا دیا

"اسلام و علیکم ہما پلیز بیٹھے۔"

وجدان سمجھ گیا اور ہما کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکی سے مسکراہٹ پر بولا ہمانے سر ہلایا اور نا سمجھی سے زلینن کو دیکھا  
"جی میں زرا ابھی آیا تم بیٹھو ہما میں ابھی آ رہا ہوں۔"

"لیکن!"

"آ رہا ہوں پھر چلے گئے ٹھیک ہے بیٹھو وجدان میرا دوست ہی ہے۔"

وہ ہلکی سی مسکراہٹ اچھال کر چل پڑا ہما سے دیکھتی رہی

"ارے مس ہما بیٹھے۔"

وہ اس کے کہنے پر سر ہلاتے ہوئے بیٹھی

"کیا لے گیا آپ ٹھنڈا گرم؟"

وہ اب انٹرکام اٹھاتے ہوئے پوچھنے لگا ہمانے نفی میں سر ہلایا اور ارد گرد اس شاندار آفس کو دیکھنے لگی

"ارے کچھ تو لے گی آپ زلینن کی فرینڈ ہیں موسم کے لحاظ سے کافی چلے گی میں منگواتا ہوں۔"

وہ دوکانی کے آڈریس کر ہما کی طرف مڑا جو کسی سوچ میں۔ گم تھی

"ہاں جی مس ہما کیسی ہے آپ بہت افسوس ہو آپ کی نانو کا سُن کر اللہ ان کی مغفرت کریں۔"

"امین۔"

ہما کے آنکھوں میں نانو کے ذکر سے پھر سے نمی آنے لگی جس اس نے سختی سے روکا

"ہما جب آپ آئی تھی تو آپ کو نانو کس حالت میں ملی تھی۔"

ہمانے چونک کر سر اٹھایا وجدان کو دیکھا جو بالکل سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"جی!"

"میں کہہ رہا ہوں آپ کو نانو مرتے ہوئے کس حالت میں ملی تھی۔"

"نانو شہر گئی تھی اپنے دوست کے کسی فنکشن پر تو میں زلینن کے ساتھ ایسے ہی گئی تھی جانا نہیں چاہیے تھا لیکن جو

میرے باپ۔"

وجدان ایک دم چونکے

"جو آپ کا باپ؟ ہمارے آپ کھل کر بتائیں اس میں آپ کا ہی بھلا ہے۔"

"میرا بھلا؟"

"جی آپ کا بھلا؟"

"کوئی بات ہوئی ہے سر؟"

ہمارے کو شک کی گھنٹی بجی

"آپ کچھ کہہ رہی تھی۔"

وجدان ابھی فل حال جیسے بتانے کو تیار نہیں تھا

"جی تو زلینن کے ساتھ واپس میں سات بجے آئی مجھے لگا ناؤ آٹھ بجے آئی گی اس لیے جلدی آگئی گھر آتے دیکھا ناؤ

لاؤنج کے صوفے سرٹکائے لیٹی تھی اور میں گھبرا گئی ناؤ تھوڑی سخت مزاج تھی اس لیے لیکن زلینن نے کہا کہ

سب بتا دینا وہاں گئی ناؤ نے کوئی رسپونڈ نہیں کیا پہلے لگا مجھے سے ناراض ہے پھر پتا چلا سو گئی ہیں انہیں کمبل

اور ہنسنے کے لیے اٹھی واپس آئی اب اٹھا نہیں سکتی تھی اس لیے یہی انہیں سوچا یہی لٹا دو جیسے ناؤ کی گردن پکڑی

--"

اس سے آگے بولا نہیں گیا وجدان نے پانی کا گلاس اسے پکڑا یا ہمارے تھام لیا اور اسے پینے لگی، وجدان اسے دیکھ رہا تھا

پھر نظریں چینج کر لی کیونکہ زلینن صاحبہ کہی نہیں گئے تھے عین ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور وجدان کو وہ دیکھ

رہا تھا وجدان کو پتا تھا زلینن کیا اس کے لیے کوئی حیرانگی والی بات نہیں تھی ہاں اس کے لیے بالکل بھی نہیں تھی

کیونکہ اسے سب پتا تھا

"اچھا پتا چلا کے ناؤ کو کیا ہوا؟"

وہ اب سیٹ کے پیچھے ہو گیا تھا

"پتا نہیں مجھے اس وقت ہوش ہی نہیں رہا کہ ناؤ تو بالکل ٹھیک تھی بالکل فریش اچانک پتا نہیں کیا ہو گیا!"

"اوکے! اور غسل کس نے کروایا تھا ناؤ کو۔"

"مجھے کچھ نہیں یاد پتا نہیں شاہد عورت آئی تھی مجھے کہہ رہی تھی میں کرواؤں گی میری دوست ہے۔"

"کون تھی وہ؟"

اچانک زلینن چونکہ اور وجدان کو دیکھا جواب ہما کو ہی دیکھ رہا تھا سوچ کی لکیر اس کے چہرے پہ پائی جا رہی تھی

"مجھے یاد نہیں ہے۔"

"صحیح سے یاد کریں ہما کیا آپ نے انھیں کبھی دیکھا ہے۔"

"نہیں۔"

ہمانے نفی میں سر ہلایا

"اوکے اگر ہم آپ کو کبھی بلائے تو آپ آئی گی۔"

"جی اگر زلینن کہے۔"

اس کی معصومانہ بات پر زلینن اور وجدان کی چہرے پہ مسکراہٹ آئی

"زلینن کا تو بس نہیں چلے گا وہ تو کبھی آپ کو پولیس آفسر ہی نہ بنادیں۔"

"جی!"

زلینن نے اسے گھورا

"مزاق کر رہا ہوں یہ لے آپ کی کافی میں ابھی آیا۔"

وہ اٹھ گیا اور ہما اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی

"کفر ٹیبل۔"

وہ زلینن کی آواز سے اچھلی اور دل پہ ہاتھ رکھا

"اللہ!"

اس نے دیکھا زلینن بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

"کیا ہوا ڈر کیوں گی۔"

"آپ کب آئے۔"

وہ اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"ابھی ایک سکینڈ پہلے اوہو کافی پیے جارہی ہے۔"

وہ کپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

"ہم یہاں کب تک ہے زلینن؟"

ہما بیزار سے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اسے بولی

"کیوں میرا آفس پسند نہیں آیا؟"

"یہ آپ کا تو آفس نہیں ہے۔"

"ہاں پر کام تو ہوتے ہیں نا! وجدان کیسا لگاتنگ تو نہیں کیا!۔"

"بس نانو کی پوچھ گچھ کر رہے تھے! نانو کو تو ہارٹ اٹیک ہوا تھا نا تو یہ ایسے کیوں پوچھ رہے تھے جیسے ان کا مرڈر ہوا تھا۔"

"پاگل تھوڑا شکی سا ہے ایسے موت اس کو ہضم نہیں ہوتی۔"

"او او کے!"

"ویسے آپ نے ٹھیک نہیں کیا اتنا نہیں مارنا چاہیے تھا انھیں بیچارے کے منہ سے خون کے فوارے نکلنے لگے تھے۔"

زلینن نے اسے گھورا

"ہما وہ بیچارے نہیں تھے دیکھا نہیں تھا کتنی غلیض نظریں تھی ان کی۔"

"مجھے پتا ہے لیکن اتنا مار چر نہیں بنتا تھا۔"

"شکر ہے محترمہ آپ پولیس میں نہیں ہے ورنہ آپ نے ہر مجرم کو معاف کر دینا تھا کے کوئی نہیں ہو جاتی ہے غلطی

اتنا بھی قصور نہیں بنتا تھا ان کا۔"

وہ اب تیزی سے اور تمسخر انداز سے بولا

"آپ بہت روڈ ہو رہے ہیں۔"

ہما کو اس کے اس نئے قسم کے لہجے کی عادت نہیں تھی۔

"آپ بات ایسے نہیں کریں گی تو نہیں ہوگا روڈ۔"

ز لینن کے لہجے میں نرمی آگئی تھی

"جو لوگ کہتے ہیں صحیح کہتے ہیں آپ کے بارے میں۔"

وہ خفگی سے کہتے ہوئے کافی کا کپ اٹھانے لگی

"اور کیا کہتے ہیں لوگ میرے بارے میں؟"

"یہ کے آپ جلا دے اور سو فیصد سچ کہتے ہیں میں بس آپ کو بہت سویٹ سمجھتی تھی۔"

ز لینن کو عجیب سی ناگواری ہوئی وہ ہر کسی سے اپنے بُرے کمنٹس سُن سکتا تھا لیکن ہمارے نہیں۔

"میں تو اب بھی سویٹ ہوں ہما، بس جو چیز غلط ہے میں اس کے خلاف ہوں۔"

"آپ ہی تو کہتے تھے بُرائی کو بُرا بن کر ٹریٹ مت کرو اسے اچھا بن کر مت دو تو یہاں آپ کی کون سی اچھائی تھی

۔"

ز لینن ایک دم لاجواب ہو گیا پھر جب بولا تو آواز نارمل تھی

"تم نے سوشیلوجی پڑھی ہے ہما؟"

"یہ کیسا سوال ہے؟"

وہ چونکی

"اس میں ایک جرمن فیلو سفر اینڈ اکنامسٹ ہے مکٹ ویسیر اس کا کہنا تھا سوشیل ایکشن کے دو طریقے ہیں جس سے

سوسائٹی کو طریقے سے چلایا جاسکتا یا کسی کو زبردستی منوانا یا کسی کو قائل کرنے کی کوشش کرنا زبردستی میں دو

چیز آتی ہیں یا تو دھمکی وہ دھمکی اب کسی چیز کی بھی ہو سکتی اور دوسرا وائیلنس یا مارپیٹنا کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں

جن کو ہم نرمی سے اپنے محبت اور اچھائی سے قائل کر لیتے ہیں اور وہ قائل ہونا بھی چاہتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ

جن کے جسم سے لیکر زہینیت تک گندگی بھری ہوتی ہے تو اس گندگی کا خاتمہ کبھی کبھی اچھائی نہیں ہوتی جو بہر حال

آپ سائیکولوجسٹ کو سمجھ نہیں آئی گی۔"

وہ اب لاجواب ہو گئی تھی لیکن وہ ہار مانے والوں میں سے نہیں تھی

"اور اسلام کیا کہتا ہے اس بارے میں۔"



اب زلینن پھر خاموش ہو گیا

"اسلام میں تو بُرے کے ساتھ بُرا سلوک کا تو نہیں کہا گیا آپ کو پتا ہے جنگ کے قیدیوں کے ساتھ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا اچھا سلوک کیا تھا کہ وہ ان کی اتنی اچھائی پر اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔"

زلینن اس کی بات پہ مسکرا پڑا وہ واقعی اس بارے میں جواب نہیں دیں سکتا تھا

"اچھا میڈم آپ جیت گئی ٹھیک ہیں آئیندہ اچھائی اور نرمی سے ہینڈل سے کرو گا مجرموں کو لیکن کبھی یہ نہ ہو کہ میں ہی مارا نہ جاؤ اس چکر میں۔"

ہمارے دل میں اچانک تکلیف کی لہر اٹھی وہ کبھی سوچ نہیں سکتی تھی زلینن کو کچھ ہوئے پتا نہیں بہت ہی عجیب سا احساس اس پر گزرا تھا

"فضول باتیں مت کرا کریں۔"

وہ گھورتے ہوئے بولی

"کیا کریں ہم آدمی ہے بڑے فضول سے۔"

وہ کافی کے سپ لینے لگی

"آپ کا کام ہو گیا۔"

زلینن نے نفی میں سر ہلایا

"تو پھر جائے اپنا کام مکمل کریں بارمچ گئے ہیں زلینن!۔"

"کام ہی تو کر رہا ہوں۔"

وہ ہما کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"کیا؟"

"تمہیں دیکھ کر۔"

ہما حلق میں کافی اٹک گئی

"واٹ!۔"

ز لینن گڑبڑایا

"آئی مین تمہیں دیکھ کر کافی کا دل ہو رہا میں ابھی آیا!"

وہ خود کو ہزار دفعہ کوستے ہوئے وہ باہر نکلا اور ہمارے جاتا ہوا دیکھنے لگی پھر کندھے اچکاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی



"ہاں جی تو مس ہمارا کہاں جانا ہے آپ کو؟"

ز لینن نے کار اسلام آباد ہائے وے کی طرف لیکر گیا جب چہرے موڑتے ہوئے ہمارے پوچھنے لگا

"ام مجھے وہاں جانا ہے پتا نہیں کیا نام ہے اس کا۔"

"ہاں بولے کیا یاد کریں گی آپ ز لینن زولفیکار آپ کو آج کبھی لیکر جائے گا جہاں آپ چاہیے۔"

وہ مسکرا کر موڑ کاٹتے ہوئے بولا

"نام تھا ہاں یاد لنڈی بازار! مجھے وہاں جانا ہے۔"

ز لینن پہلے اسے دیکھتا رہا وہ بھی حیرت سے اور پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا

"سب سے پہلے بات وہ لنڈی نہیں اوگاڈ ہا ہا لنڈا ہوتا ہے یا سیمپلی ایل مارکٹ دوسرا پورے اسلام آباد میں سینٹورس

سفامال کو چھوڑ کر آپ وہاں جانا چاہتی ہیں اور ویسے بھی باہر کی چیزیں ملی گی۔"

"آپ لیکر جا رہے ہیں کے نہیں ویسے بھی سنا وہاں بہت سستی اور اچھی چیزیں ملتی ہیں ڈیکوریشن پیسیس کارپٹس

رگزار سبزیاں بھی ضروری بندہ کپڑے لینے ہی جائے اور اگر آپ اجازت دیں ز لینن میں چاہتی ہوں میں آپ کا

سکول اپنے ہاتھ سے ریمینیوٹ کرو کچھ کرنا چاہتی ہوں جب تک میری یونی نہیں سٹارٹ ہو جاتی اگر آپ اجازت

دیں دوسرا دیکھنا پھر کیسا آپ کا ایجنج کلیر ہوگا اور پھر بچوں سے بھرا ہوگا سکول۔"

ز لینن نے بے حد پیار سے اس کو دیکھا

"ہاں کیوں نہیں ضرور دائس داسپرٹ! میں تو کہنے والا تھا لیکن ابھی غم تھا نانو کو کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔"

ہمارا مسکراہٹ غائب ہو گئی

"اب جانے والے یہ صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔"

وہ اداسی سے بولی



ایل مارکٹ میں اس وقت رش کم تھا کیونکہ عموماً چھٹی والے دن زیادہ رش پایا جاتا تھا  
ہمارد گرد ہر چیز کو دیکھ رہی تھی اور ہر دکان کا مالک  
"دودو سو بیس بیس روپے۔" کانعرہ لگا رہا تھا تاکہ گاہگ کو اپنی طرف متوجہ کر سکے

ہما کی ہنسی چھوٹ گئی

"کیا ہوا۔"

"یہ کیسے بول رہے ہیں۔"

ز لینن بھی مسکرا پڑا

"کام ہے ان کا۔"

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا، وہ کپڑے کی دکان چھوڑ کر کارپٹس والی جگہ گئی اور لال رنگ کا خوبصورت آفغانی

کارپٹ دیکھ کر ہما کی آنکھیں چندھیاں گئی

"ز لینن یہ دیکھے کتنا خوبصورت ہے۔"

ز لینن دیکھ رہا تھا کب کسی فورس نے اسے کھینچا

اس نے مڑ کر دیکھا کوئی نہیں تھا ز لینن نے ارد گرد نظریں دوڑائی ضرور جزلان کمینہ ہوگا ایک بار نظر تو آئے پھر بتاتا  
ہے اس کو۔

وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب ہما نے دو کارپٹس پسند کر لیے

"یہ دیکھیے اچھے ہے نایک تو میں نے انٹرنس کے لیے اور دوسرا اپنے روم کے لیے۔"

"اچھے ہیں۔"

"ہم باقی چیزیں دیکھ کر آتے ہیں تب انھیں اٹھالے گئے بہت ہیوی ہے نا۔"

"ٹھیک ہے۔"

وہ چلنے لگی جب زلینن کی کسی کی ساتھ ٹکڑ ہوئی اور وہ آگئے چلنے لگا جب مڑا تو بچی گر گئی تھی  
"ایک منٹ ہما۔"

وہ واپس آیا اور اس بچی کی ہلیپ کی  
"سوری بیٹا۔"

وہ بچی پہلے رونے والی ہوگی لیکن زلینن کی نرم مسکراہٹ کو دیکھ کر بولی  
"اٹس اوکے انکل۔"

ہما کو لگا تھا جن سے زلینن اس کی زندگی میں آیا مسکراہٹ کبھی اس کے چہرے سے الگ نہیں ہوئی اتنا اچھا اور پیارا  
انسان۔

وہ اٹھ کر مڑا ہی تھا ہما کے پیچھے دیکھا وہی گروپ کے لڑکے ساتھ تین چار نئی پارٹی تھی  
"ایس پی صاحب بھول گئے۔"

ہما بھی زلینن کی نظروں اور آواز پہ تیزی سے مڑی

ہما مڑی تو اس کو انھیں لڑکوں کو دیکھ کر جھٹکا لگا ایک میں سے زخمی کھڑا انھیں اشارہ کر رہا تھا کہ یہی لوگ ہیں، ہما  
مے جلدی سے زلینن کو دیکھا جو بالکل سپاٹ نظروں سے انھیں دیکھ رہا تھا پھر ہما کو دیکھا کہ اب بتاوان بُرے  
لوگوں کے ساتھ کیا کرو ہما نے شرمندگی سے نظریں ہٹالی

"ہاں ایس پی صاحب آج تو تیرا پولیس سٹیشن بھی پاس نہیں ہے اب تو کیا کریں گا۔"

ہما جلدی سے زلینن کے پیچھے آئی، تھیں تو ازل سے ڈر پوک کون کہتا کہ وہی بہادر ہما ہے جو لوگوں سے آنکھ ملا کر  
بنا کسی کے خوف کے بات کرتی تھی لیکن اچانک زلینن کی وجہ سے پتا نہیں خود کو کیوں کمزور سمجھنے لگی زلینن نے  
اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے سامنے لایا

"ویری گڈ مجھے ہر چیز کا درس دیں کر خود ہی میرے چھپ گئی، ہما اب تمہارے ساتھ کوئی نہیں ہے میں بھی نہیں  
یہ سمجھ لو گی خود کو تم مضبوط کرو گی تمہیں بہادر بنا پڑیں گا ان بھیڑیوں کو اپنے پیروں تلے خود روندوں گی۔" کوئی  
بھاگتے ہوئے ہائی زلینن کے پیچھے مارنے کے لیے آیا تو ہما چیخنے لگی اس سے پہلے زلینن کو لگتی زلینن نے مڑ کر ہائی

پکڑی اور یہ پھینک کر ایک تھپڑ مارا اس کا ایک ہی تھپڑ ہی کافی تھا تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا  
 "مجھے میری بات کے درمیان آنے والے لوگوں سے نفرت ہے اس لیے مائنڈاٹ۔"  
 ہمارے دہل کر اپنے دل پہ ہاتھ رکھ لیا اور صرف ہمارے ارد گرد دیکھنے والے لوگوں نے بھی  
 "رُنننن پلیر کام ڈاون۔"

ہمارے سامنے آئی اور اس نے رُنننن کا ہاتھ پکڑ لیا  
 "چلے دیکھ ہم کوئی لڑائی نہیں چاہتے آپ پلیر ان کو ہو سیٹل لیے جائے۔"  
 وہ کہتے ہوئے تیزی سے رُنننن کو اشارہ کرنے لگی اور رُنننن آنکھیں گھماتا ہوا اسے دیکھنے لگا جو اسے بہادر بنانے کی  
 کوشش کر رہا تھا اور وہ ڈرپو کو کی طرح بھاگ رہی تھی پھر بھی اس کی خاطر چپ ہو گیا  
 وہ مڑنے لگا جب کسی نے کھینچا یہ کیا ہو رہا ہے کون اسے کھینچ رہا ہے وہ مڑا تو وہ لوگ غائب ہو گئے تھے مطلب اتنی  
 آسانی سے چلے گئے اسے شک کی گھنٹی بجی  
 "رُنننن !!!"

ہمارے چیخ پر وہ مڑا تو دیکھا اس میں سے ایک نے ہمارے پکڑا تھا اور چھڑی گردن پہ رکھی تھی رُنننن کو تو آگ ہی لگ گئی  
 -

"تم لوگوں کو ضرور آج اپنا جنازہ پڑھوانے کا شوق ہے؟۔"  
 وہ اب اپنے اصلی روپ میں آ رہا تھا  
 "جنازہ تو تیری محبوبہ کا ہوگا ایس پی۔"  
 ہمارے چہرہ سفید ہو گیا لیکن ایک بات اسے نانو کی یاد آئی تھی  
 "جب انسان خود کو بے بس اور مجبور محسوس کریں جب اس کے پاس کوئی نہ ہو تو وہ اپنے رب کو پکارے بیشک وہ  
 سُننے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔"

اور اس وقت ہمارے شدت سے اپنے رب کو پکارا تھا  
 اچانک اس کا دماغ کام کیا اس نے اپنی ساری ہمت جمع کی اور اپنا پیر اٹھا کر زور سے اس بندے کے پیر پہ مارا اور کہنی

اس کے پیٹ پہ ماری وہ بندہ ایک دم چیختے ہوئے درد سے پیچھے ہوا ہمارے رکھ کر اس کے منہ پہ رُنین جتنی طاقت کے برابر تھپڑ مارا اسے سمجھ نہیں آئی یہ ہوا کیا ہے رُنین کو بھی جھٹکا لگا یہ سب وہ بھی تو ہمارے کروانے لگا تھا تو یہ کون ہے ہمارے آنکھیں آگ رنگ کی برابر ہو گئی جو کسی اور کی بھی ہوا کرتی تھی اس نے جلدی سے ایک کی گردن پکڑی جس سے ایک کا چہرہ نیلا ہو گیا سارے لوگ ہمارے اس حالت پہ خوف کھانے لگے رُنین۔ بھاگتے ہوئے آیا لیکن ہمارے اس دھکا دیا

"ہما!۔" وہ یقیناً ایک کی انتہے باہر نکال دیتی کے رُنین نے پکڑ کر کھینچا کے اس سے پہلے کوئی اقر بندہ اس کے سامنے آیا مارنے آج تو لگتا تھا پورے ایل مارکٹ میں

فائننگ شو ہے یا ڈبلیو ڈبلیو ڈی ریل مینیا ہے کچھ لوگ تو ویڈیو بنانے لگے اور کچھ تو پریشانی سے بھاگے کے بھاگو رُنین اسے مارنے لگا لیکن ہمارے پتا نہیں کہاں سے ڈنڈا برآمد کیا اور رُنین کا ہاتھ پکڑا "بھاگے ایس پی صاحب!۔"

وہ کھکھلائی رُنین ابھی تک حیرت میں تھی اس ڈرپوک لڑکی کو اچانک اتنی طاقت کہاں سے آگئی "واہ میڈیم مجھ منع کر کے خود بروس لی بنی ہوئی تھی کیا مارا ہے ایک دن میں ٹرینگ لے لی کیا؟۔" "پتا نہیں بھاگے اس سے پہلے وہ آجائے اب اتنی طاقت نہیں ہے مجھ میں۔"

وہ ہنس پڑا

"یار میں تو پولیس والا ہوں پہلا کوئی پولیس والا ہے جو کسی مجرم سے بھاگ رہا ہے۔"

"یہی تو ایڈونچر ہے۔"

وہ کھکھلاتے ہوئے بولی

"کبھی یہ تمہارا ایڈونچر مجھے مار ہی نہ دیں ہما!"

"ارے اتنی جلدی آپ نہیں مرنے والے۔"

وہ جگہ دیکھ رہی تھی اور رُنین اسی میں کھویا ہوا تھا وہ واقعی اپنے بنا پاور کے اس کے ساتھ ایسی ہی لائف گزارنا چاہتا تھا

"مجھے تو اصولاً آپ کو جیل بھجوانا چاہیے آپ نے اس بچارے کو لہولان کر دیا۔"

"یہ پاکستان ہے یہاں جیل کرپٹ اور بُرے لوگ نہیں جاتے اگر جاتے بھی ہیں تو جلدی نکل جاتے ہیں۔"

"اچھا! میرے لیے نئی انفورمیشن ہے۔"

"آئیڈیاز لنین مجھے جیل میں گھساؤ میں بھی دیکھوں ایک مجرم کی زندگی کیسی ہوتی ہے اور انصاف تو ملنا چاہیے۔"

وہ ایک جگہ روک کر گہرا سانس لیتے ہوئے رُننن کو بولی اور رُننن اس جھلی کو دیکھنے لگا جس کی خواہش بڑی عجیب و غریب تھی۔

"کیا؟"

"ہاں نا۔"

"مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"کہاں ہے تمہاری ہتھکڑی؟"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی کھکھلائی

"ارے رُنننن یہ تم تین تین کیوں لگ رہے ہو؟"

اسے نے ہما کا بازو رکھ پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اسے کچھ گڑبڑ لگی لیکن ہما اس سے پہلے آنکھیں بند کر کے اس کے باہوں میں جھول گئی۔

امریکہ میں اس وقت صبح ٹھہر ٹھہرا دینے والی سردی تھی ہر طرف برف جمی ہوئی تھی ایسے میں نکلنا لوگ کا محال ہو جاتا لیکن پھر بھی طرقتی کے دور میں ہر ایک مجبوری تھی اسی طرح سردی کی صبح میں کوئی چلتا ہوا قبرستان کے اندر داخل ہوا اس کے قدموں کے چاب سے پتے نہیں ہلے تھے نہ ہی اس کی موجودگی کا کسی کو احساس تھا آج اس کی آگ رنگ جن میں سے شعلے پھوٹتے تھے بالکل بُجھی ہوئی تھی اور چہرے پہ زمانوں بھر کی تھکن تھی وہ خوبصورت ترین جن اس وقت ایک ہارا ہوا اور بے حد بوڑھا معلوم ہو رہا تھا چلتے چلتے اس کے قدم برف سے ڈھکی

قبر کی طرف آیا جو وہ جانتا تھا کس کی تھی، وہ سائڈ میں گھٹنوں کے بل بیٹھا اپنے ہاتھوں سے اس برف کو ہٹانے لگا  
چہرہ پہ درد سا آگیا تھا۔ پھر اس نے نام دیکھا جو انگریزی الفاظ میں لکھا گیا تھا  
"شفق فہیم۔"

فائیت اسے نام کو بار بار چھوا جیسے وہ شفق کو چھو رہا ہو  
"اسلام و علیکم کیسے ہو شفی!۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے بولا کہتے ہیں کہ انسان جب بھی کسی کے قبر میں آتا ہے اس سے بات کرتا ہے تو مرنے والا اس  
کے سُنتا تو کیا کسی جن کی پکار کوئی انسان سُن پائے گا  
"شفق کیا تم مجھے سُن سکتی ہو کیا تمہیں میری آواز آرہی۔"  
پہلے وہ بے چینی سے بولا پھر بولتے ہوئے دُھ سے ہنس پڑا

"میں پاگل بچوں جیسے سوال کر رہا ہوں خیر امید کرتا ہوں تم بہت بُر سکون جگہ پہ ہوں تمہیں تنگ کرنے والا بھی  
کوئی نہیں ہے لیکن شفی ایک دفعہ تو تکلیف میں مجھے پکارتی میں نے آ جانا تھا پر تمہیں بھی لگا تمہاری ماں کی ہی  
جیت ہونی ہے صحیح کہا وہ جیت ہی تو گئی سب سے بڑی جیت ان کا تمہیں مجھ سے الگ کرنا تھا۔"  
وہ کہتے ہوئے ایک دم خاموش ہو گیا

"تمہیں پھولوں سے سخت چڑتھی سوائے روز کے لیکن جب سے تم مجھ سے الگ ہوئی سارے گلاب سیاہ ہو گئے شفی  
میرے گھر میں موجود سارے گلاب جنہیں میں نے اور تم نے بے حد پیار سے لگائے تھے سیاہی ان کا مقدر ہو گئی اور  
اب میں روز کو ہاتھ لگاتا ہوں تو وہ سیاہ ہو جاتے ہیں اس لیے میں صرف کنول ہی لاسکا یاد ہے کنول اور اس دن کا  
ہولناک واقعہ خیر چھوڑو ہا تو واقعی تمہاری طرح نکلی ویسے ہی آنکھیں ویسے ہی چہرہ اور تم نے جان بوجھ کر اس کو  
بال نہیں بڑھانے دیں کہ کبھی میری طرح کوئی اس پہ عاشق نہ ہو جائے تو آپ کو ناکامی ہوئی کیونکہ میرے بھتیجے  
صاحب رُنسین صاحب ہما کی عشق میں گرفتار ہو چکے ہیں اب کیا ہوگا۔"

وہ بولتے بولتے ایک دم چپ ہو گیا واقعی اب کیا ہوگا

کیا وہی تاریخ دھرائی جائے گی؟



یا پھر وہ ایک دوسرے کے ایک ہو جائے گے؟



ہماری آنکھیں کھلی تو اس نے خود کو کار کی سیٹ پہ ہی پایا اس نے موڑ کر دیکھا لنین اسے ہی دیکھ رہا تھا ہما کو اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا

"لنن!۔"

"یہ لے پانی کی بوتل اتنا ماراڑ کوں کو کے ساری توانائی اس میں ضائع کر دیں۔"

"مجھے کیا ہوا تھا۔"

"آپ کو ڈیزینس ہوئی پھر آپ بہکی بہکی باتیں کرنے لگی اس کے بعد آپ فینٹ یا بیہوش ہو گئی حتاکہ آپ کو کبھی بھی نہیں لگی تھی لیکن سائنس کے مطابق مارتے وقت آپ میں چودہ سو کلو جولز ویسٹ۔"

"افوہ چپ کریں آئینسٹائن کی اولاد۔"

وہ جھنجھلاتے کر پانی پیتے ہوئے بولی

"میرے ابو سائینسٹ تھے۔"

"جی نیوکلیر بم بیٹے کے صورت بنا دیا۔"

وہ ہنسنے لگا

"فنی!۔"

"ہم کہاں ہے اس وقت۔"

"ہم اس وقت مارگلہ کے پہاڑ میں ہے جہاں سے ایک سلار سکندر برآمد ہوگا اور وہ ہمیں ڈنر کروائے گا اچھا خاصا پیسے

والا ہے۔"

"توبہ آپ تو اس تک کو بھی جانتے ہیں۔"

"اس کو کون نہیں جانتا اور میری ماما پوٹس تھی ناولز اور شاعری کی دیوانی مجھے بار بار پُر زور سے انسانوں کی لکھت

بیٹھ کے سناتی اور ویسے بھی محترمہ میں لٹریچر کا سٹوڈنٹ تھا میں نے بہت پڑھے ہیں۔"

"خیر اس وقت ہم مونا ل ہیں اور یہ اچھا انسان آپ کو اچھا سا کھانا کھلائے گا۔"

"میں نے تو ابھی تک چیزیں ہی نہیں لی اور دیکھا بھی نہیں اور میرے کارپٹ۔"

"کارپٹ آپ کے گھر میں کل آجائے گے اور دوسرا پھر کبھی چلے جائے گے واٹس دا بگ ڈیل چلو شام توبہ پہلی لڑکی کو ایل مارکٹ کا اتنا شوق۔"

ہمانے اسے گھورا اور سردرد کو انور کر کے اٹھی کوئی بہت ہی نفرت سے پیچھے بیٹھا ہوا کو دیکھ رہا تھا اور اچانک تیزی سے بیک سیٹ پر زور دار ناخن مارا جس سے لیدر اکھڑ گیا۔

مونا ل کے ریسٹورنٹ میں وہ اس کے ساتھ اندر آئی سڑھیوں سے اترتے ہوئے اسے عجیب سا سردرد ہو رہا تھا جیسے وہ اگر سوئے گی نہیں تو اس کا درد ٹھیک نہیں ہوگا ریلنگ کو تھامے وہ رُنین کی پیچھی تھی جو نیچے تقریباً پہنچنے والا تھا جب وہ مڑا تو دیکھا ہما بہت آہستہ آہستہ نیچے آرہی تھی۔

"کیا ہوا ابھی تک نیند چڑھی ہوئی ہے۔"

اس نے سڑھیوں پہ ایک قدم رکھا فوراً دس قدم پھلانکتے ہوئے وہ ہما کے پاس پہنچا ہما نے دھیان ہی نہیں دیا۔ لیکن وہ کھڑے آنکھیں مسلتے ہوئے مڑ کر دور ہی روشنی سے نہائے شہر کو دیکھنے لگی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی جہاز پہ بیٹھی ہو اور نیچے پوری دنیا کے رنگ کو اپنے آنکھوں میں سموئے وہ اپنی ہی ونڈر لینڈ میں چلی گئی ہو رُنین نے اسے دیکھا وہ کبھی کھوچکی تھی شاید اپنی سوچوں کی دنیا میں چلی گئی ہو اس کی بالوں کی لٹ ہوا کو چھوٹی اس کے نرم گالوں پہ کلک وائز کی طرح کبھی ادھر کبھی اُدھر رُنین نے انھیں چھونا چاہا لیکن اپنے جذبات کو لگام دیں کر وہ نظر اس طرف کر چکا تھا

لیکن وہ لٹے اسے بے چین کر رہی تھی۔

"اگر یہ مومنٹ اتنا اچھا لگ رہا ہے تو نیچے چلو اس سے زیادہ قریب سے دکھاؤں گا اور کمیرہ بھی مقید کر لینا وہاں بیسکس

زیادہ اچھی آئے گی۔"

وہ سر ہلا کر اس کے ساتھ نیچے اترنے لگی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی اس نے اپنی آنکھوں کو دوبارہ مسلا لگتا ہے منہ دھونا پڑیں گاتب جا کر کچھ بہتر ہوگا۔

"رُنین !۔"

"ہاں !۔"

"وہ میں کہنا چاہی تھی واش روم کس طرف ہے۔" وہ اس طرف آئے جہاں ٹیبل آڈر کروانے والا بندہ سڑھیوں کے قریب کھڑا رُنین کے کہنے کا منتظر تھا پھر وہ دوسرے بندے کی طرف متوجہ ہو گیا جب رُنین ہمارے پاس آیا "وہ سامنے ہے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

"ضرورت نہیں ہے تم ٹیبل آڈر کرو میں آ جاؤں گی۔"

وہ کہتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھی واش روم میں چند عورتیں جو ہاتھ دھو کر اپنے آپ کو آئینے میں غور سے دیکھ رہی تھی کبھی ان کا میک آپ تو نہیں خراب ہو گیا ہمارا ایک سائڈ پہ ہو کر ان کا نکلنے کا یا کم سے کم تھوڑا سا سائڈ پہ ہونے کا انتظار کر رہی تھی لیکن یا تو لگتا تھا پارلر کھل چکا تھا میک آپ بال برش ہونے لگے تو اس نے سوچا واش روم استعمال کر لیتے ہیں واش روم کا دروازہ کھول کر وہ اندر گھس گئی جب اسے یقین ہو گیا وہ اب چلی گئی ہوگی تو دروازہ کھولا تو واقعی کوئی نہیں تھا شکر کا سانس لیتے ہوئے وہ ٹیپ آن کرنے لگی اور سب سے پہلے ہینڈ واش سے ہاتھ دھوئے اس کے پانی ہاتھوں کے پیالے میں پانی بھرا اور میں مارا اس نے نظر شیشے میں دیکھا تو ماما کھڑی تھی لیکن ماما کی آنکھیں پوری سال تھی جب گردن پہ عجیب سے زخم تھے ہمارے منہ پہ ہاتھ رکھتے دیوار سے ٹیک لگائی "تمہیں شرم نہیں آئی نانی کے مارنے کے بعد کسی غیر کے ساتھ رنگ ریلیاں منانے لگی۔"

آواز تو ماما کی تھی لیکن ہمارے خوف میں کچھ سمجھ نہیں آئی

"ماما آپ !۔"

"مت لو میرا نام زرا سا بھی شرم آتی تمہیں۔"

ان کا جسم اُدھر ہی تھا اور وہ بول نہیں رہی تھی آگ اگل رہی تھی

"ماما وہ میرا دوست ہے ماما آپ اور نانوں نے بے وفائی۔"

وہ ڈر بھی رہی تھی لیکن ناجانے کیوں واضح کر رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ماما کو واقعی تکلیف پہنچی ہو  
"دوست بیوقوف سمجھا ہے مجھے میری تربیت تم نے داغ لگا دیں میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرو گی ہا۔"

ایک دم سایہ غائب ہوا

"ماما ماما پلیز بات سُنئے۔"

وہ رونے لگی اچانک ہما کی آنکھیں کھلی وہ ابھی تک اسے شیشے کو دیکھ رہی تھی پیچھے سے چہرہ پانے کے ساتھ ساتھ  
پینے سے شرابو ہو گیا، کیا واقعی اس نے رُنین کے ساتھ آکر گناہ کیا ہے کیا واقعی لیکن اس نے تو کچھ غلط کام نہیں کیا تو  
کیوں ماما ایسے کہہ گئی اور پہلی بات ماما آئی کیسے مرنے والے دوبارہ کیسے آسکتے ہیں  
اس کا کوٹ میں موجود فون بج اٹھا اس نے نکالا دیکھا تو رُنین کا تھا کافی دیر ہو گی تھی وہ بیچارا انتظار کر رہا ہو گا اس نے  
اُٹھایا

"ہلیو!۔"

"ہما ٹھیک ہو کتنی دیر لگا دیں ہے سب خیریت ہے نا؟۔"

وہ پریشانی سے پوچھنے لگا

"ہاں وہ دیر ہو گی آرہی ہوں۔"

وہ تیزی سے فون رکھ کر دوبارہ اس طرف دیکھنے لگی جہاں اس کی ماما کھڑی تھی



میرے عشق پر پتھر بھی پکھل گئے

مگر اس کا دل تو سخت فشرہ تھا (ثمرین شاہ)

"یہ لو گھر بھی آگیا ہے اب جا کر نماز پڑھ کر سیدھا سو جاؤ اگر ڈر لگ رہا ہے تم رُک سکتا ہوں۔"

وہ بالکل چُپ چُپ سی تھی کھانے کے وقت بھی کچھ نہ بولی رُنین کو عجیب لگا اور غور غور سے اس کو اندر تک پڑھنے  
کی کوشش کر رہا تھا لیکن آج اسے کچھ پتا کیوں نہیں چل رہا تھا جزلان سے بات کرنی پڑے گی

"نہیں بہت شکر یہ آپ کا آج کا دن تو واقعی بہت ہیسیکٹ تھا۔"

"ہاں ہامیڈیم نے مار مار کر ان کا قمیہ بنادیا تھا۔"

ہماٹکنے لگی جب اس نے نا سمجھی سے رُنین کی بات پہ مڑ کر دیکھا

"کیا؟۔"

"ان لڑکوں۔ کو لہو لہو کر کے مجھے ہاتھ آگئے کرتی ہے مجھے جیل گھسا دو۔"

اسے لگا رُنین مزاق کر رہا ہے

"آپ بھی نا! کیسی باتیں کرتے ہیں۔"

"میں تو تمہیں دیکھ کر ڈر گیا تھا۔"

رُنین ہنستے ہوئے بولا اسے سمجھ نہیں آئی وہ کہہ کیا رہا ہے پھر بھی ہلکہ سا مسکرا کر وہ دروازہ کھل کر نکل پڑی

"صبح آدھا پھر چلے گئے سکول۔"

وہ سر ہلا کر آگئے بڑھ گئے اور رُنین اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا ایک دم اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور وہ گاڑی

پوری تیزی سے بھگاتا ہوا ذولفقار ہاوس پہنچا

وہاں کار روک کر وہ جزلان کے کمرے میں پہنچا وہاں نہیں تھا اس نے اپنی اونچی دھاڑ سے جزلان کو پکارا ان کی

ملازمہ میری جین آگئی

"لیس سر۔"

"جازی کہاں ہے؟۔"

وہ سرد مہری سے پوچھنے لگا۔

"وہ تو سرکشف بی بی کے ساتھ لاہور گئے ہوئے ہیں۔"

"اچھا! یہ اچانک لاہور کا پروگرام کیسے بن گیا۔"

لہجے میں انتہائی سرد مہری تھی

"پتا نہیں سر۔"

وہ رُنین سے ڈرتی تھی اس لیے گھبراتے ہوئے بولی  
 "ٹھیک ہے تم جاؤ۔"

اچانک وہ جزلان کے کمرے نکلا اور اپنے کمرے میں آیا اور دیکھا تو آنکھوں میں خون اُتر آیا پر میس اس کے بیڈ پہ نیم دراز تھی اور اس نے سفید رنگ کی لمبی سیلو لس فرائک پہنے وہ بہت خوبصورت جنزادی رُنین کی پھوپھو کشف کی بیٹی تھی جو یقیناً آج جاپان سے واپس آئی تھی وہ بہت بے باکی سے رُنین کے حسین چہرے کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ سُرخ انگارہ ہو گیا

"میرے کمرے میں کیا کر رہی ہوں۔"

وہ جبرے بھیج کر غرایا وہ مسکرا کر رُنگی ہونٹوں سے مسکرائی

"اُف مائی ہینڈ سم کزن اتنے دنوں بعد آئی ہو اس کا پوچھنے کے بجائے یہ تو نہ پوچھے۔"

"ایک سکینڈ میں میرے کمرے سے دفع ہو جاؤ ورنہ اپنی گردن تڑپانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

وہ کڑوے لہجے میں بولا وہ اٹھی اس کے سامنے آئے رُنین تیزی سے پیچھے ہوا اس کی آنکھوں میں حقارت تھی

"اُف بدکتے تو ایسے ہو جیسے کوئی چڑیل ہوں تمھاری پھوپھی زاد ہوں زلی۔"

"شٹ آپ! تم کسی چڑیل سے بھی کم نہیں ہو میرے قریب مت آیا کرو۔"

"اچھا ہے میری گردن مڑورتے ہوئے اسے چھوؤں گے تو صحیح۔"

وہ اس کا لہجہ رُنین کا دل کریں اس کو کھینچ کر تھپڑ مارے لیکن اس نے آج تک کسی لڑکی پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا

"دیکھو پر میس یہاں سے ایک سکینڈ نہ نکلی تمھارا حشر کر دینا۔"

"میں حشر ہو جانے کے لیے تیار ہوں لیکن خیر کزن صاحب کے مزاج گرم لگ رہے ہیں اس لیے آج تم بخشا لیکن

یہ مت سمجھنا کہ تمھارا پیچھا چھوڑ دو گی۔"

وہ اس فلائنگ کس دیں کر غائب ہو گئی اور رُنین نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا

"اُف دل کرتا ہے یہاں سے چلا جاؤں اس سے زیادہ بُر سکون تو ہمارا سا تھا ہے۔"

اور وہ سوچتے ہوئے وہاں چلا بھی گیا اور ہمارے کمرے میں آیا جہاں وہ عیشا کی نماز شروع کر چکی تھی

رُنین اس سفید لمبی سی چادر میں دیکھتے ہوئے کھو گیا اس لیے خود تیزی سے اپنے کمرے میں دوبارہ آیا وضو اور اور کالی شلوار قمیض پہن کر دوبارہ ہمارے پاس آیا اور اس سے تھوڑا آگے پڑھنے لگا

وہ سلام پھیر چکا جب اسے ہمارے بچے سنائی دیں وہ مڑا تو اس نے دیکھا ہمارے کچھ بڑبڑاتے ہوئے رو رہی تھی

"امی مجھے کنگار مت سمجھے امی میں آپ کی تربیت میں کبھی حرف نہیں آنے دوں گی امی رُنین بھی بہت اچھا ہے امی اتنی پاکیزہ نظریں میں نے کسی کی آنکھوں میں نہیں دیکھی آپ بالکل غلط مت سمجھے۔"

"اسے کیا ہوا ہے۔"

رُنین پریشان ہو گیا وہ مڑا اور اسے دیکھنے لگا اب کیا کریں کچھ سوچا اور اس نے اس کے موبائل پہ بیل بجانا شروع کر دیں ہمارے جسم ایک دم رُکا پھر اس نے اُٹھ کر دیکھا رُنین کو اس کی سُرخ آنکھوں کو دیکھ دل پھسچ گیا پر بے حد تحمل سے بیٹھا اس کو ہی دیکھ رہا تھا جو سست قدموں سے فون کی طرف بڑھی نمبر دیکھا رُنین تھا جس کا نام اس نے بلیو جینز کے نام سے سبوتا تھا گلے کو نارمل کر کے اس نے فون اُٹھایا

"ہیو؟"

"سلام وعلیکم یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے؟"

رُنین ایک دم چوکنے والے انداز میں بولا اور اسے دیکھا رہا تھا جو سامنے پڑا پانی کا گلاس پی رہی تھی

"وعلیکم و سلام کچھ نہیں آپ پانی پیا تو آواز ایسے آرہی تھی آپ بتائیں فون کس لیے کیا۔"

"ڈر تو نہیں لگ رہا؟"

"ڈر کیوں لگتا ہے۔"

وہ اپنے سر سے ڈوپٹہ ڈھیلہ کر رہی تھی۔

"ظاہر سی بات ہے اکیلے گھر میں انسان ڈر جاتا ہے۔"

رُنین اُٹھتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور وہ بے خبر اسے دھوکہ دیں رہی تھی جب کے اسے خود نہیں معلوم تھا وہ دھوکے کی زد میں ہے۔

"ڈر تو پھر آپ کو بھی لگنا چاہیے میرا گھر تو پھر عام سا ہے آپ تو اچھے خاصے ہاسٹ ہاؤس میں رہتے ہیں اب بتائیں کیسے رہ لیتے ہیں۔"

وہ مزے سے بولی رُنین مسکرا پڑا اور نامحسوس طریقے سے ڈوپٹہ کا کونہ مزید ماتھے پر لیے گیا ہما کو پتا نہیں چلا "اپنے گھر میں کیسا ڈر۔"

"دُرسٹ اپنے گھر میں کیسا ڈر رُنین جب مقدر میں ہی تنہائی لکھی ہے تو مقدر سے لڑنے کے بجائے اس قبول کر لینا چاہیے کیونکہ تقدیر نے بڑی سُن لینی ہے ہماری۔"

وہ اُدا سی سے بولی

"اتنی مایوسی! اور تقدیر کون سی سُنتا ہے سُننے والا تو اوپر کی ذات ہے اس سے جو بولو گی تو وہ کیوں نہیں مدد کریں گا بیشک وہ رحم کرنے والا ہے۔"

"پتا نہیں رُنین مجھے لگتا ہے جیسے میں بہت کنہگار ہوں اب دیکھ لو تم سے اتنی رات کو بات کر رہی ہوں حالانکہ ہم کوئی غلط بات یا حرکت نہیں کر رہے لیکن پھر بھی تم میرے نامحرم ہو اور اللہ نامحرم سے آنکھ ملانے کی اجازت نہیں دیتا کجا کے بات اور گھومنا۔"

رُنین ایک دم خاموش ہو گیا اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا کہتا بھی تو کیا سچ تھا اور سچ بڑا ہی کڑوا ثابت ہوا تھا۔

"تمہیں اچانک کیا ہوا ہے ہما سب ٹھیک تو ہے نا؟۔"

"پتا نہیں ایسا لگتا ہے یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ تھکے انداز میں اب اپنے بیڈ پہ بیٹھ گئی اور رُنین اس کے ساتھ تھوڑے فاصلے پہ بیٹھا اس کے تھکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

"زیادہ سوچنا بھی اچھا نہیں سر میں درد کے ساتھ فضول سوچے آئے گی فضول مت سوچو صبح تیار ہو جانا پھر سکول جا کر ڈسکشن کریں گی دوست کے ناطے اب تم میری کو۔ ور کر اور سٹاف کا حصہ ہو۔"

ہما خاموشی رہی پھر اس طرف دیکھنے لگی جہاں رُنین اسے ہی دیکھ رہا تھا ایک منٹ کے لیے رُنین کو لگا کہ وہ اسے



ہی دیکھ رہی ہے لیکن رُننیں نے مڑ کر دیکھا وہاں ہمارا اور نانو کی تصویر تھی  
"مگر۔"

"تم تھکی ہوئی لگ رہی آج طبیعت بھی صحیح نہیں لگ رہی اپنے آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ۔"  
"فون کھول کر!۔"

رُننیں مسکرا پڑا

"نہیں مجھ مسکین کا بیلنس ختم ہو جائیں گا۔" وہ ہولے سے ہنس پڑی  
"ایک گاڑی آپ کی پانچ کڑور کی ہے گھراب کا عربوں کا ہوگا اور بیلنس ختم ہونے کا غم۔"  
"وہ کیا ہے ہم پولیس والے تھوڑے کنجوس ہیں کنجوسی نہ کریں تو اتنی دولت کہاں سے آئے۔"  
"ہاں بہت پیسے ہے آپ کے پاس آپ جیسے دوست کا تو فائدہ اٹھانا چاہیے پہلے دوست ملا ہے وہ بھی امیر اور میں  
پاگلوں کی طرح آپ سے لڑتی ہوں۔"  
"میری نہیں قدر آپ کو میری دولت کی قدر ہے۔"  
"کیا کریں مٹریلیسٹک دُنیا میں رہتی ہوں تو اس لیے۔"  
"اچھا محترمہ سو جائیں اب مجھے بھی بڑی نیند آرہی ہے آپ فارغ عواموں کی خدمت میں حاضر ہونا ہے۔"  
ہمانے گھوری فون کو نوازی  
"اللہ حافظ!۔"

واقی ہما کو نیند آرہی تھی اس لیے اس نے فون بند کر دیا۔ اور بیڈ پہ جا کر لیٹ گئی تھی  
کبمل اوڑھ کر سو گئی اور رُننیں اسے دیکھنے لگا

\*\*\*\*\*

"آپ مان کیوں نہیں جاتے نانا ابا۔"

پر میس نے ان کے ہاتھ پیار سے پکڑے اور منت بھری نظروں سے دیکھا  
"رُننیں نے ہمیشہ اپنی ہی کی ہے پر میس وہ کسی کی نہیں سُننے گا پہلے اس کے تعلقات سب سے خراب ہے سوائے

میرے اب تم چاہتی ہو میرے سے بھی خراب ہو۔"

"لیکن نانا ابا۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں تم اگر کسی اور کی بات کرتی تو میں بالکل انکار نہیں کرتا لیکن رُنین اور فائیک ایسی شہ ہیں

جن سے میں نہیں پنگالے سکتا۔"

پرمیس نے منہ بنایا اور بولی

"آپ سے چھوٹے ہیں دونوں اور آپ ان سے ڈرتے ہیں۔"

زولفیقار دادا نے اسے گھورا

"ڈرتا تو میں کسی کے باپ سے نہیں لیکن وہ دونوں پہلے ہی گھر کم آتے ہیں میری سختی کے بعد ہمیشہ کے لیے غائب

ہو جائیں گے۔"

"اوہو نانا ابا اویں خواخواہ آپ ایک دفعہ بات کر کے تو دیکھیں۔"

"مجھے یقین ہے وہ انکار کریں گا اور بڑے دھڑلے سے کریں۔"

"آخر کب کریں گا وہ ایسی کون سی لڑکی چاہیے کہ یہ بھی تو فائیک ماموں کی طرح کسی انسان کے عشق میں تو نہیں

چلا گیا۔"

زولفیقار دادا ٹھٹھکے

"اللہ نہ کریں اسے کسی انسان سے محبت ہو۔"

"کیا پتا نانا ابا لیکن آپ اس پہ نظر رکھے پھر دوسرے فائیک زولفیقار نہ آجائیں۔"

وہ آگ لگانے میں ماہر تھی اور اس نے اس بار بھی آگ لگائی تھی۔

زولفیقار دادا کے تاثرات عجیب سے ہو گئے ان کی پُرسوچ نظریں فائیک کی تصویر پہ تھی جہاں وہ بیس سال پہلے بالکل

رُنین کی کاپی تھا فرق صرف یہ تھا وہ رُنین کی طرح اس وقت کرخت مزاج نہیں تھا اس کے خوبصورت چہرے میں

کسی قسم کا غم نہیں تھا اس کی آنکھیں روشن تھی اور اس کی آنکھوں میں شفق فمیم کا عکس نظر آتا تھا

\*\*\*\*\*

مجھے وہ موم سی گڑیا  
 اندر سے پتھر لگی تھی  
 لیکن میں جانتا تھا  
 یہ اس کی مجبوری تھی  
 پر یہ اس کی مجبوری  
 مجھے اندر سے مار رہی تھی  
 (ثمرین شاہ)

وہ بریڈ پہ پیٹ بٹر لگا رہی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی۔ وہ دروازے کی طرف جانے لگی جب ایک سکینڈ کے لیے رُکی

اس نے مڑ کر دیکھا جیسے ڈرائینگ روم کے بڑے سے آئینے میں اس نے لال انچل دیکھا تھا اور وہ بھی اڑتے ہوئے وہ دروازے کو بھول کر وہاں گئی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا شیشے کے قریب آئی لیکن بیل کی آواز پہ اس مڑنا پڑا کہ اچانک پازیب کی آواز آئی پائل کی ساز پہ ادھر ادھر دیکھنے لگی جب اچانک کسی زوردار دروازے کی بند ہونے کی آواز آئی وہ ڈر کر اچھلی منہ پہ ہاتھ رکھ وہ تیزی سے بھاگی کے دوسرے دروازہ بند ہونے کی وہ بھی خاصی فورس سے آئی آپ تو اس کو سچ مچ یقین ہو گیا کہ کچھ ہے وہ جلدی سے مین دروازے کی طرف پہنچی کے ایک دم کسی چیز اس کے پیروں میں آئی دیکھا تو پائل تھی لیکن ساتھ خون لگنے پر ہما پوری فورس سے دروازے کی طرف بھاگی جہاں رُننیں ہما کو فون کرنے لگا تھا جب اچانک ہماروتے ہوئے بھاگ کر اس کے پاس آئی اور اس سے لگ کر رونے لگی رُننیں ایک دم گھبرا گیا

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔"

"پلیز مجھے یہاں سے لیے جاؤ مجھے نہیں رہنا وہ خون۔"

وہ گھٹی ہوئی آواز میں بولی

رُننیں نے اس الگ کیا اور اس کا گیلا چہرہ اپنے سامنے کیا

"ادھر دیکھو ہما کیا ہوا۔"

وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا

"رُننیں پلینز پلینز وہاں خون ہے اور پائل کی آواز۔"

اس کا جسم خود سے ٹھنڈا ہو گیا تھا

"میں اندر جا کر دیکھتا ہوں۔"

وہ جانے لگا ہمارے اس کا بازو پکڑا

"نہیں! پلینز مت جاؤ پلینز۔"

"دیکھنے تو دو مجھے دو دن سے تم ڈر رہی ہو کیا بات ہے مجھے بتاؤ آندر چلو ایسے ہی بھاگ آئی سوٹر بھی نہیں پہنی  
آؤ۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لیکر گیا وہ اس وقت وردی میں ہی ملبوس تھا اور ہمیشہ کی طرح ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

وہ مزید رُننیں کے ساتھ چپکی اس وقت اسے صحیح غلط کی پروا نہیں تھی اب جو بھی تھا اس کا رُننیں ہی تھا اور آج اس  
نے دل سے یا خوف سے مانا تھا لیکن مان لیا تھا رُننیں اندر آیا  
"وہاں سامنے پڑی ہے پائل۔"

"کون سی پائل۔"

"یہ تمہارے آگئے۔" وہ دیکھ نہیں رہی تھی اس کے پشت پہ ہوئی بولی اچانک دروازہ پھر زور سے بند ہوا وہ پھر

رُننیں کی جیکٹ تھام کر بولی

"دیکھا دیکھا وہ دروازے کی آوازیں رُننیں پلینز مجھے یہاں نہیں رہنا سب مجھے اکیدہ چھوڑ گئے پلینز مجھے یہاں سے  
نکالوں۔"

"ریکس ادھر دیکھو میری طرف۔"

ہمارے سامنے آئی رُننیں کی کہنے پہ اس نے سر اٹھایا

"سب چھوڑ گئے رُننیں کسی کو بھی پروا نہیں ہے میری کچھ تو خیال کرتے میں کتنی اکیلی ہو گئی ہو۔"

"تم اکیلی نہیں ہو ہمارے ساتھ ہو چاہیے پوری دنیا تمہیں چھوڑ دیں میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے اب ادھر آؤ۔"

وہ اس کی یقین پر رک گئی ٹھر کر اس شخص کو دیکھنے لگی سپارک تھا وہ واقعی ایک سپارک تھا جو اس کی زندگی میں نہیں روح میں روشنی بکھیر چکا تھا

اچانک پھر دروازے بند ہو ا وہ پھر ڈر گئی وہ پھر باہر جانے لگی "ادھر آؤ ڈر پوک لڑکی حد ہو گئی کل گندوں کا حشر کر دیا اب اتنی سی آواز پہ گھبرا رہی ہو ضرور یہ بیسمنٹ کا دروازہ ہے جو ہوا کے باعث زور سے بند ہو رہا ہو۔"

وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر آگئے بڑھا اور دیکھا تو وہ واقعی ہوا کے باعث بار بار بند ہو رہا تھا لیکن اتنی فورس رُنین نے سینس کرنا چاہا کہ کوئی ہے ضرور ہے جو اسے تنگ کر رہا ہے۔ "ناشتہ کیا تم نے۔"

وہ لب بھینچ کر جزلان کو سگنل دیں چکا تھا پھر ہما کی طرف بولا ہما نے نفی میں سر ہلایا "جاو جیکٹ پہن کر آؤ باہر ناشتہ کرتے ہیں اور پھر تمہاری چیزیں بھی آگئی ایک اور بات آج تو میں تمہارا بندوبست کرتا ہو۔"

"آپ کیا کرنے والے ہیں اور پلیز میرے ساتھ اوپر چلے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"حد ہو گئی اتنی ایمان کی کمزوری ہما۔"

رُنین نے اسے گھورا

"مجھے واقعی خوف آرہا ہے رُنین آپ کو نہیں پتا مجھے بار بار ایسا محسوس ہوتا ہے۔"

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ سب تمہارے وہم ہے ایک انسان جو تنہا رہتا ہو اور اس کے ساتھ ٹریجیڈی ہو جائے تو وہ ایسا ریکارڈ کرتا ہے اس لیے خود کو ریلکس رکھو۔"

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

"تو کیا کرو میری پڑھائی۔"

"کچھ نہیں ہوگا تم تب تک کے لیے کورس کرو چھ مہینے کا ہے پھر تمہاری یونی کا ٹائیم شروع ہو جائیں گا۔"  
"کس چیز کا کورس۔"

"کسی کا بھی ہو سکتا ہے میرے خیال سے گرافکس ڈیزائننگ یا ٹیکسٹائل میں کرلو ہاتھ کا ہنر آجائے گا دوسرا سکول کا بھی کام شروع کرتے ہیں۔"

"اچھا ٹھیک ہے چلے آپ!۔" رُنین گہرا سانس لیا اور ہنس پڑا اور اس کے سر پہ ہلکی سے چپیٹ لگائی  
"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا! چلو۔"



"ہیو۔"

سرد بھاری آواز پہ زولفقار صاحب نے گہرا سانس لیا  
"تم تو پیرس کا کہہ رہے تھے امریکہ میں کیا کر رہے ہو۔"  
"آپ کو کوئی کام تھا۔"

سرد لہجہ ہنوز قائم تھا

"ہاں کام تھا پاکستان واپس آؤ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔"

"بات کرنے کے لیے پاکستان واپس آنا ضروری ہے۔"

اب سختی آگئی لہجہ میں

"شفق کی قبر پہ ہو اس وقت۔!"

وہ خاموش رہا

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں کیا تم تین دن سے سارا دن اس کی قبر کے پاس تھے۔"

"میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔"

"کیوں نہیں سمجھتے! باپ ہوں تمہارا میں بھول رہے ہو شاید۔"

"باپلیز! جو کہنا ہے کہہ دیجیے میں اس سے پہلے کال کاٹ دوں۔"

"پہلی فُسرست میں تم اس لڑکی سے دور ہو جاؤ۔"

اب فائیت کی آنکھیں آگ رنگ میں شعلے بڑکنے لگے

"اب لوگ کیوں مجبور کرتے ہیں آپس میں اپنے وجود کو ختم کر دوں پہلے اس کی زندگی میں مجھے کسی نے اجازت نہ دیں اب اس کے مرنے کا بعد بھی آپ سب کو چین نہیں یا برداشت نہیں ہوتا اس کے پاس میں رہو نہیں اب مجھے یہاں ہزار سال بھی بیٹھا رہنا پڑیں تو میں رہوں گا آخری سانس تک میں شفق کے ساتھ اس کی زندگی میں نہ رہ سکا لیکن اب اس کی زندگی بعد اس کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اب میری یہ عجیب خواہش سمجھ لے یا میرا پاگل پن لیکن اب میری اختیار میں کچھ نہیں ہے۔"

زولفقار صاحب نے پہلی بار اس کا ٹوٹا ہوا لہجہ دیکھا تو اک دم تڑپ اُٹھے

"فائیت فائیت۔!"

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو رُسنین کھڑا ہوا تھا

لیکن اس کے ساتھ وجدان بھی تھا پر وہ براون جیکٹ اور بلیک پینٹ میں اچھا لگ رہا تھا لیکن آگر رُسنین کھڑا نہ ہوتا تو زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا کیونکہ رُسنین کی خوبصورتی ہر چیز کو ماند کر دیتی تھی۔

"لو آگئی ڈرپوک پلیر زرا اس کا کام ہوتے ہی فورن آ جانا کیونکہ میں نے آج ان محترمہ کے ساتھ میٹنگ کرنی ہے۔"

رُسنین نے وجدان کو کہا جو ہلکے سا مسکرا کر ہما کو دیکھ رہا تھا جو بلیک ٹاپ اور لمبی پرپل سویٹر کے ساتھ اونچے جوڑے میں اچھی لگ رہی تھی۔

"رُسنین۔!"

"ہاں یہ میرا دوست ہے سمجھو اب تمہارا دوست ہے ٹھیک ہے ابھی میرا ایک کام ہے اور یہ تمہارا ایک انسٹیٹیوٹ





"بس نانو کی خواہش تھی یہاں آنے کو اب میں وہاں تھوڑی ہی رہ سکتی ہوں۔"

وہ سر ہلا کر ڈرائیو کرنے لگا اسے لگا ہما زیادہ بات نہیں کرنا چاہتی جبکہ ہما کا دل خراب ہو گیا اسے رُنین کے ساتھ جانا تھا۔



وہ جب نظروں سے اوجھل ہوئی  
میری سانسیں الجھنے لگی  
جزلان بیٹھا اپنے فرو ملاز بنا رہا تھا جب رُنین اندر داخل ہو اس کی آنکھ اتنی لال ہو گئی تھی کہ جزلان نے سر اٹھا کر  
گھبرا گیا اب خواہ مخواہ پٹائی ہی نہ ہو جائے  
"مجھے ہما نہیں مل رہی!۔"

وہ تیزی سے بولا  
"کیا مطلب یہی کہی ہو گی اور جدھر بھی ہے آپ کو کیوں نہیں مل رہی۔"  
وہ غصے سے اس کا ٹیبل اٹھا کر دیوار پہ مار چکا تھا  
"میرا دماغ کام نہیں کر رہا وہ بیچاری پہلی ڈری ہوئی تھی میں نے اسے پہنچ کرنے کو کہا اور نیچے بیسمنٹ میں اس کو  
ڈھونڈ رہا تھا جس نے اس کو ڈرانے کی کوشش کی ہے وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی ضرور کوئی تھا! کدھر ہے وہ پلیز  
بتا ورنہ میں پاگل ہو جاؤ گا۔"

رُنین تو جیسے دیوانہ ہو گیا جزلان تو ایک دم شل ہو گیا  
"رُنین بھائی! آپ مجھے فائیت چاچو کی طرح لگ رہے ہیں۔"  
"نام بھی مت لو اس کا میرا سامنے اس نے محبت نہیں کی تھی سمجھے!! اس نے محبت نہیں کی اسے تو بس ہوس تھی  
انسان کی ہوس!۔"

جزلان کو تیر کی طرح لگی یہ بات کیا رُنین اتنا لہجے کا کڑوا ہو سکتا ہے شاید جب وہ ہما سے دور ہوتا ہے تو ایسے ہی  
ہو جاتا ہے سخت بے رحم!

"ٹھیک ہے مانا کے چاچو کو ہوس تھی تو کیا آپ کو نہیں ہے ہما کی شفق تو ہما کی ماں ہے انہوں نے ماں کی ہوس رکھی آپ نے بیٹی کی۔"

وہ آگئے مزید بول نہیں پایا کیونکہ رُنین کا ہاتھ چلتا گیا  
"میری محبت کو تم ہوس نہیں کہہ سکتے۔"

وہ مارنے لگا کے جزلان نے اسے دھکا دیا رُنین دور جا کر گرا اب جھٹکا دونوں کو لگا کیونکہ رُنین تو کسی بھاری جن پر بھی حاوی ہو جاتا تھا یہ جزلان میں اتنی طاقت کہاں سے آگئی کے رُنین دیوار کو جا کر لگا  
"سوری بھائی لیکن یہ کیا ہو رہا ہے۔"

"مجھے ہمالا کر دوں بس میرا دماغ نہیں کام کر رہا!۔"

"آپ نے کبھی پی تو نہیں ہے۔"

جزلان بڑھ کر اس کی طرف آیا اور رُنین کو کھینچا

"بکواس مت کرو! تمہیں پتا ہے میں تم لوگوں کی طرح حرام شے کو منہ نہیں لگاتا۔"

"تو اتنے ہی پارسا ہے تو کر کیوں نہیں لیتے ہما سے نکاح اس کو اپنا کیوں نہیں اپنا لیتے مجھے اسلام کا اتنا ناچ تو نہیں ہے لیکن کچھ باتیں ضرور معلوم ہے کے کسی غیر عورت کو چھونا یا دیکھنا بھی مرد پہ حرام ہے اور آپ اتنے بھی پارسا نہیں ہے مسٹر رُنین زولفقار۔"

"مجھے چیلنج مت کرو میں چاہتا ہوں دل سے قبول کریں مجھے!۔"

وہ کھڑا ہوا

"آہا دل سے قبول ہی نہ کر لے آپ کو وہ بچی۔"

"پلیز کچھ کرو بکواس مت کرو میری حالت عجیب ہو رہی وہ گھر میں نہیں ہے۔"

رُنین کی پھر آواز بھاری ہو گئی

"رُکے مسٹر بون بریکرا اچھا خاصا کیمیکل بنار ہا تھا برباد کر دیتے ہیں آپ اس وقت کیوں آتے ہے جب میں کچھ بنار ہا

پایا جاتا ہوں۔"

رُنین نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا بلیو آنکھیں عجیب سی ہو رہی تھی یہ آج اسے ہوا کیا ہے اتنا کمزور تو وہ نہیں تھا اتنی کمزوری کیا یہ ہما کی دوری کا باعث ہے یا کچھ اور؟

\*\*\*\*\*

"آپ کا بہت شکریہ آپ کو زحمت ہوئی۔"

وہ اس کا آڈیشن کروا کر کبھی اور لیکر جانا چاہتا تھا لیکن ہما نے انکار کر دیا وہ رُنین کے ساتھ کبھی جاسکتی تھی رُنین کے علاوہ ہر کوئی اس کے لیے اجنبی ہی تھا

"ارے زحمت کی کیا بات کرتی ہے آپ! رُنین نے کہا کہ وہ آپ کی دوست ہے سمجھے ہماری لیکن آپ کفر ٹیبل نہیں لگ رہی تھی۔"

وہ نرمی سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"میں چلتی ہوں!۔"

وہ کہہ کر کار سے نکل گئی رُنین دور اس کے رؤف پہ بیٹھا دیکھ رہا تھا اس کی آنکھیں عجیب تھی اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا کچھ گڑبڑ ایک ہی منٹ میں اس نے فیصلہ کیا

ہما دروازے کی قریب آئی پھر صبح کا واقع سوچ کر ہی وہ رُک گئی اس کے ہاتھ پیر دوبارہ کانپنے لگے

"کدھر گئی تھی تم؟"

ہما ٹری تو اس نے دیکھا رُنین ٹریک سوٹ میں کھڑا پوکٹ میں ہاتھ ڈالے اس کا بلیو جینز پرنس لگ رہا تھا ہما کا دل دھڑک اٹھا وہ ہر بندے سے مختلف تھا کوئی بھی اس جیسا نہیں تھا نہ ہی ہو سکتا ہے

"ہما کچھ پوچھ رہا ہوں کدھر تھی۔"

ہما نے گھورا اب بس بھی کرو خود بھیجتے ہو اور خود ہی پوچھ رہے ہو

"مجھے نا آپ سے بات ہی نہیں کرنی یہ کوئی طریقہ ہے آپ کو پتا ہے میں سٹرینجر کے ساتھ جانا ہی نہیں پسند کرتی

"۔

جبکہ رُنین کو کچھ اور سُنائی دیا

"آپ کو تو پتا ہے آپ کے سنگ میں بور ہو رہی تھی اور وجدان کے ساتھ مجھے اچھا لگ رہا تھا گھومنا پھرنا۔"  
"کیا؟۔"

رُنین نے اسے حیرانگی سے دیکھا یہ کیا کہہ رہی تھی  
"ہاں بہت بہت زیادہ ناراض ہوں مجھے آپ کی ضرورت تھی۔"  
"مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ہما ہوش میں تو ہوں۔"

اسے لگا وہ پاگل ہو گیا ہے یا ہما کا دماغ خراب ہو گیا ہے

"ہاں اب بندہ ناراض بھی نا ہو ہے آپ سے۔"

پھر رُنین کی عجیب سی شکل کو دیکھ کر گھٹکھٹا کر ہنس پڑی

"ارے آپ ناراض تو نہ ہوئے میں مزاق کر رہی تھی ویسے آپ کا کام تھا ہو گیا۔"

اچانک رُنین گرنے لگا اس کی طبیعت آج کچھ زیادہ خراب تھی ہما ایک دم بھاگ کر پکڑا  
"رُنین! رُنین۔"

رُنین نے اپنا سر پکڑا ہما کی توجان پر بن آئی

"آپ بیٹھے!۔"

اس نے گملوں کے ساتھ لگے تھوڑی سی سپیس پہ بیٹھا یا بڑی مشکلوں سے وہ تو شکر تھا رُنین ابھی ہوش میں تھا ہما

جھکی اس نے رُنین کا چہرہ تھاما

"رُنین آنکھیں کھولے! رُنین!"

وہ آنکھیں نہیں کھول پارہا تھا وہ کھول سکتا تھا لیکن نہیں چاہتا تھا وہ اس کی آگ رنگ آنکھیں دیکھی

"آپ کا چہرہ لال کیوں ہو رہا رُنین اندر آئے رُکے میں پانی لائی۔"

اسے سمجھ نہیں آئی کیا کہے نانو کے حادثے کے بعد رُنین کی حالت دیکھ کر اس کا دل بند ہو رہا تھا

اندر آئی اس نے فریج کھولا پانی نہیں تھا پانی کہاں ہے وہ ہر جگہ ڈھونڈنے لگی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا اسے کچھ

نہیں مل رہا تھا پھر اس نے گلاس اٹھایا اور سنگ کی طرف بڑھی اور نل کھولا اس میں سے پانی نہیں آ رہا تھا  
 "یا اللہ انھیں ہوا کیا ہے!۔"

وہ گلاس چھوڑ کر سیدھا بھاگی رُننیں نے ابھی تک سر تھاما ہوا تھا  
 "رُننیں آئے ہو سپیٹل چلتے ہیں رُننیں آنکھیں کھولے۔"

"میں ٹھیک ہو یا۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامنے لگی ایک دم چیختے ہوئے ہاتھ پیچھے کیا اس لگا تھا کسی دکتے کوئلے کو ہاتھ لگا دیا ہوں اور اس نے  
 اپنا ہاتھ دیکھا تو اس کا ہاتھ بہت لال ہوا تھا

"رُننیں!۔"

رُننیں بڑی مشکلوں سے اٹھا

"میں ٹھیک ہوں چلتا ہوں۔"

وہ ایک بار پھر لڑکھڑایا

"رُننیں!۔"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے پاس بڑھی اور اس کا بازو تھاما رُننیں رُک گیا اور پھر اسے لگا کوئی بہت زور سی چیز  
 اس کے سر پہ ماری ہو ایک دم اس کی آنکھیں بند ہو گئی ہو

"رُننیں!۔"

ہما چیچی

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

جب تیری سانیس الجھنے لگی تو

میرا بھی وجود ریزہ ریزہ ہونے لگا

"انھیں کیا ہوا تھا ڈاکٹر۔"

ہما جزلان کو دیکھ رہی تھی جو رُننیں کا چہرہ چھو کر ٹائیٹم کو دیکھ رہا تھا اس نے ڈرپ رُننیں کو لگا دیں تھی جو کے ہما کو لگا

گلو کوز کی ہے لیکن وہ اس کی غذا خون کی تھی وائٹ بلڈ جس سے رُنین کو طاقت ملے گی جزلان نے رُنین کا کزن انٹر وڈیوس کروایا تھا اور وہ فون سُننے کے لیے ادھر ہوا تھا تو رُنین آپ کے گھر چلا گیا ہمارے اتنی دھیان سے نہیں سُنی اسے تو رُنین کی پروا تھی وہ اس کا ہاتھ پکڑے سورہ فاتحہ پڑھ کر پھونک رہی تھی رُنین کا انگارہ وجود کا درجہ حرارت بھی مدہم ہونے لگا تھا اور وہ اب پُر سکون لگ رہا تھا

"کچھ نہیں کام اور کام کا ہی نتیجہ ہوگا تو یہی حال کریں گا ایسی ہی ہیٹ سٹروک۔"

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا اور اس کی نبض چیک کر رہا تھا

"اتنی رات کو اور مری میں ہیٹ سٹروک!۔"

وہ اتنی بھی بھولی نہیں تھی جتنا جزلان سمجھ چکا تھا

"میرا مطلب ہے طبیعت ویسے بھی خراب تھی بس ظاہر نہیں کر رہا تھا دوسرا آج سخت گرمی میں کھڑے ہو کر

انسپیکشن کی اور اس کے اوپر گاڑی کی ٹھنڈی ہوا اور پاگل ابھی بھی واک کر رہا تھا تو خراب تو ہونی ہی تھی۔"

وہ اس کو دیکھ رہی تھی جو رُنین سے مشابہت رکھ رہا تھا لیکن رُنین جیسا بالکل بھی نہیں تھا بلکہ رُنین جیسا تو کوئی

ہو ہی نہیں سکتا وہ اس وقت سب کچھ بھول گئی تھی اس یاد تھا تو صرف رُنین اور اسے اسی پل احساس ہوا وہ اس

شخص کو ٹوٹ کر چاہنے لگی ہے اور اس کے بغیر ایک پل نہیں رہ پائی گی وہ تو پہلے ہی عشق کے دلدل میں دُخس چکی

تھی اور اسے اپنے خواب کا مطلب فورن سمجھ آ گیا کوئی اسے کھینچ رہا تھا اور وہ رُنین ہی تھا وہی نیلی آنکھوں والا اس کا

پرنس اور اسے احساس ہوا تھا وہ کسی بھی مصیبت میں ہوگی رُنین اس کے ساتھ ہوگا اور ہمیشہ سے تھا تھوڑے ہی

پل میں وہ اس کا سب کچھ بن گیا تھا اب وہ رُنین سے دستبردار نہیں ہو سکے گی

"آپ کچھ لیے گی چائے کافی۔"

جزلان اس کو اتنا سٹل دیکھ کر بولا تو وہ چونکی اس نے دیکھا ابھی تک اس نے رُنین کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اب اسے احساس

ہوا کہ اس کا کزن کیا سوچتا ہوگا کزن لیکن رُنین نے تو کہا تھا اس کا کوئی نہیں ہے تو کزن سے کہاں آپکا اس نے

رُنین کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اسے دیکھا جو کافی ینگ لگ رہا تھا رُنین سے اور ڈاکٹر بھی نہیں لگ رہا تھا دماغ جب کام کرنا

شروع ہوا تو اسے کچھ سمجھ میں آئی

"آپ رُنین کے کزن ہے لیکن رُنین نے تو کہا تھا اس کا کوئی نہیں ہے۔"

"یہ بس آپ کو امپریس کرنے کے لیے ورنہ ان صاحب کا تو پورا خاندان موجود ہے۔"

جزلان نے رُنین کے قریب کرسی رکھ کر بیٹھ کر اسے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ ہما نے منہ کھولا پہلے اسے پھر قریب لیٹے رُنین کو دیکھا

"مزاق کر رہا ہوں ہاں نہیں تھا لیکن میں اس کے چاچو کا بیٹا تو تھا باہر ہوتا ہوں تو کیا ہوا بندہ پوچھ ہی لیتا ہے بات ہی کر لیتا ہے لیکن نہیں ان صاحب نے اپنی ڈیڈ اینٹ کی مسجد بنائی ہوئی ہے کیا کہہ سکتے ہیں۔"

وہ خاموش رہی پھر رُنین کا چہرہ دیکھنے لگی پر میس اندر داخل ہونے لگی جب ایک لڑکی کو رُنین کے قریب دیکھ کر اس کا لپ سٹک سے بھرا ہوئے ہونٹ کھل گئے اور جسم ایک دم ساکت ہو گیا رُنین کے ساتھ ایک لڑکی جو پریل سویٹر میں عام سی شکل کی رُنین کے مقابلے کچھ نہیں لگ رہی تھی پر ایک جھٹکا دینے والی بات رُنین نے آج تک کسی ایک لڑکی کو بھی اپنے قریب بنھنے کو تو کیا ان کی خشبوتک سے خود کو دور رکھا کجا کے ایک لڑکی اس کے پاس بیٹھی اس کو دیکھ رہی تھی اتنی جبرعت آگ جسم میں بڑکھی تھی ایش گرے آنکھوں نے آگ رنگ بڑکھانا شروع کر دیا جبکہ اس کی کرلی چمکتے کالے بالوں میں سفیدی آگئی

اور مٹھیا بھینچے وہ ہما کو دیکھ رہی تھی اور جزلان بھی بیٹھا ہوا تھا اس کی خبر لے گی لیکن ایک بات تو وہ بھول گئی رُنین کو کیا ہوا ہے اس کو ہر سال کی طرح پھر تو نہیں دورے پڑ گئے۔

جزلان نے پر میس کی شکل دیکھ لی تھی اس لیے ایک دم اٹھا ہما نے سر نہیں اٹھایا تھا وہ بس رُنین کو دیکھ رہی تھی اس کی نظریں کبھی ادھر ادھر جانے کی گستاخی نہیں کر رہی تھی اچانک رُنین کا رنگ عجیب سا ہو رہا تھا ہما ایک دم جھٹکے سے مزید اس کے پاس آئی

"رُنین رُنین آپ ٹھیک تو ہے نایا اللہ میں مزید نہیں سہ سکوں گی پلیز رُنین کو کچھ نہیں ہونے دیں گا۔"

وہ رونے لگی وہ زندگی میں کبھی کسی کے لیے اتنا نہیں روئی تھی جتنا وہ رُنین کے لیے رو رہی تھی کیا محبت ایسی ہوتی ہے آپ کو مضبوط کے ساتھ کمزور کر دے وہ اپنے بستے آنسو کے ساتھ رُنین کا ہاتھ پکڑ کر اسے رگڑ رہی تھی اچانک اسے محسوس ہوا یہ ہاتھ عام ہاتھوں سے بہت مختلف تھا دیکھنے میں بھاری ہاتھ اس وقت بالکل محسوس نہیں ہو رہا تھا

اور یہ بالکل شیشے کے طرح ہاتھ انگلیوں میں بھی اک عجیب سا تاثر تھا وہ دیکھ رہی تھی جب رُنین کے چہرے پہ دوبارہ نظر پڑی تو وہ پیلا ہو رہا تھا وہ ایک دم گھبرا گئی

"ڈاکٹر جزلان ڈاکٹر جزلان !!!"

وہ چیخنے لگی رُنین نے درد سے ہاتھ اپنے سر پہ رکھا اور دھاڑا  
ہما ایک دم پیچھے ہوئی اس نے اپنی آنکھیں کھولی تو ہما ایک دم ٹھہر گئی رُنین کی تو بلیو جینز آنکھیں تھی یہ یہ تو آگ تھی ایسا لگ رہا تھا ساری آگ اس کی آنکھوں میں سما گئی ہو رُنین کو محسوس ہوا ہما آس پاس ہی ہے اس نے فوراً آنکھیں بند کی اور سر تکیہ پہ ٹکا دیا  
"کیا کر رہی ہو ہما یہاں۔"

ہما وہی کھڑی رہی پھر اس کی درد بھری آواز نے اسے مجبور کیا کہ وہ اس کے پاس جائے وہ دوبارہ قریب آئی اور بولی  
"آپ کو کیا ہوا آپ کی طبیعت۔"  
"میں ٹھیک ہوں۔"

اب آواز خاصی بھاری تھی  
"یہ ڈاکٹر آپ کو ہو سپیٹل نہیں لیکر جا رہا کہہ رہا ہے آپ کا علاج یہاں ہوگا۔"  
رُنین نے منہ ادھر کر لیا تاکہ وہ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات نہ دیکھ لے  
"کون ڈاکٹر؟"

ایک دم ہما کے کہنے پہ وہ چونک پڑا

"وہ آپ کا کرن جزلان !۔"

رُنین ایک دم سے آنکھیں کھولی دل کیا جزلان کا ریشہ ریشہ کر دیں درد کے باوجود اس کا دل کیا سیدھا اٹھے اور اس کے وجود کو ختم کرنے میں ایک سکینڈ نہ لگائے

ہما نے دیکھا رُنین کی گردن کے پاس کچھ سوئی لگی ہوئی تھی یہ کیا رُنین کو سوئی لگی اور اسے پتا نہیں ہے تبھی شاید اس کو تکلیف ہو رہی تھی اس نے ہاتھ بڑھ کر سوئی کھینچی ایک دم رُنین اٹھ پڑا



"اُف ! ! -"

اس نے اپنی گردن پہ ہاتھ اور درد سے تقریباً چیخی پڑا ہمارے دیکھا اس کی گردن میں سیاہ رنگ کی نمی نکلی تھی رُنین فوراً اُٹھا اور واش روم کی طرف بڑھا

\*\*\*\*\*

تو درد میں تھا

تو میں بھی کون سا سکون میں تھی

جزلان اندر آیا تو دیکھا ہمارا واش روم کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ رُنین بستر پہ نہیں تھا  
"یہ کدھر گیا۔"

"واش روم میں ان کی پیچھے کوئی سوئی لگی وی تھی اور اس کو کھینچنے سے ان کی گردن پہ کالی نمی۔"  
"کیا؟۔"

وہ ایک دم حیران ہوا اُف اگر ہمارا پتا چل گیا تو رُنین نے تو بس ختم کر دینا ہے  
"نہیں خون ہو گا اور سوئی بستر پہ کبھی پڑی ہو گی اس لیے تکلیف سے اُٹھا۔"

"آپ انھیں ہو سپیٹل کیوں نہیں لے جاتے اگر انھیں کچھ ہو گیا تو میں زندہ کیسے رہ پاؤں گی۔"  
ہمارے منہ سے ادا ہونے والے لفظ نے جزلان کو کیا اندر سنگ میں جھکے رُنین کو بھی ساکت کر گئے  
"میں مزید صدمہ نہیں برداشت کر سکو پلیز رُنین کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔"

اندر دور سے ہی فائیتک کے کمرے میں موجود مختلف پھولوں میں سے کنول کے کالے رنگ میں ایک عجیب سی تبدیلی ہوئی جیسے اس پھول میں جان آگئی ہو بلکہ وہ گرا ہوا کنول اونچا ہونے لگا اس کی ہولناکی میں کمی آگئی تھی اگر ہمارے لفظ بولتی تو اس کے پھول میں جان آ جاتی لیکن ہمارے آگئے سے کچھ نہیں کہا  
"آپ ریلکس ہو جائے اگر واقعی معاملہ سرس ہو گا تو میں لیکر جاؤں گا رُنین آپ سے زیادہ مجھے قیمتی ہے کیونکہ وہ میرا بھائی ہے۔"

"اور وہ میرا دوست ہے اس کے بعد تو میں بالکل اکیلی ہو جاؤں گی میری ماں ہے ناباپ نہ نانی نہ بہن بھائی کوئی تو

نہیں ہے میری تو اب پوری دُنیا ہی زلنین زولفیقار ہے۔"

محبوب کے درد سے زبان سے نکلنے والے الفاظ بے اختیار ہو رہے تھے اور ایک بار پھر اس کنول میں توانائی آنے لگی اس کی رنگت کی سیاہی ختم ہونے لگی تھی اور اندر کھڑا زلنین زولفیقار میں کمزوری کے باوجود ایک عجیب سی طاقت آگئی تھی اس کی پاکیزہ محبت پہ اتنی طاقت تھی جو اتنے کم دنوں میں ہمارے دل پہنچ گیا اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو ہلکی سی نمی اس کے گالوں سے پھسل گئی وہ جنزادہ پہلی بار اپنی کامیابی پہ خوش بھی ہوا تھا اور رویا بھی تھا۔

"زلنین دروازہ کھولو زلنین تم ٹھیک ہو۔"

جزلان کی آواز پہ وہ اپنے نمی کو دیکھنے لگا تو پاس پڑا کیمیکل اٹھایا اور اپنے گردن پہ گرایا نمی رُک گئی تھی جب کے درد میں کمی ہو گئی تھی اعصاب ڈھیلے ہوئے گہرا سانس لیتا ہوا وہ دوبارہ سنگ پہ جکھا اورومیٹ کرنے لگا اس سے فارغ ہو کر اپنی آنکھوں کو دیکھنے جس میں آسمانی رنگ کبھی غائب ہو چکا تھا اور صرف تپش نے جگہ لے لی تھی اس نے چیزی کو سگنل دیا اور جزلان سمجھ گیا

"مس ہمارے تھوڑی دیر کے لیے باہر جاسکتی ہے کیا پتا وہ آپ کی وجہ سے باہر نہ آ رہا ہو۔"

"لیکن!۔"

پر جزلان نے اپنی طاقت استعمال کر کے اس باہر جانے پہ مجبور کیا اور وہ باہر چلی گئی اور ایک دم اس نے دروازہ بند کیا اور اندر آیا دیکھ زلنین اپنی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا

"یہ کس نے کیا ہے حالت اچھے خاصے بھلے تھے ہمارے پاس جا کر اچانک کیا ہو گیا۔"

زلنین نے اپنے منہ صاف کیا

"پتا نہیں۔ بات کر رہا تھا ہمارا عجیب سے جواب دیں رہی تھی اور میں جانتا ہوں یہ ہمارا نہیں کہہ رہی۔"

"بتاؤ تو صحیح ہوا کیا تھا ابھی بھی بہت عجیب لگ رہی ہے آواز اتنی زیادہ بھاری کے مجھے لگا ہمارے ڈر کر بھاگ جانا۔"

"اس کو ادھر کیوں لایا اور تمہیں پتا میں ہوش میں نہیں تھا۔"

وہ آگ برسائی نظروں سے جزلان کو دیکھ رہا تھا

"ہمارا جب ہوتی ہے تو آپ کو کہاں ہوش ہوتا ہے وہ تو سب شراب سے بھی بھاری نکلی۔"

"بکواس مت کرو۔"

وہ دھاڑا

"اتنی مقدس لڑکی کو تم گھٹیا چیز سے کمپیر کر رہے ہو میرے پاس طاقت نہیں ہے ورنہ ابھی تمہاری گزبڑھ لمبی زبان کو کاٹ کر پھینک دیتا خبردار وہ میرے لیے صرف ایک ہے دا اور نیجل جو اس جیسا کوئی نہیں ہو سکتا۔"

"بڑے بڑے شاعر اور عاشق تو چاند کے ساتھ موتی کے ساتھ اور پتا نہیں کس کس چیز کے ساتھ کمپیر کرتے ہیں تو نے آج تک نہیں کیا۔"

جزلان نے اس کو دیکھا جواب چلتا ہوا اپنے کمرے میں آیا اور بستر پہ بیٹھ گیا کمزوری بہت زیادہ تھی

"ایسی چیز تو بہت کا من ہر کوئی بولتا ہے ہر جگہ اویلیبل ہے اور ہما تو ہما ہے صرف میری اس جیسا کوئی ہے ہی نہیں اور نہ ہی کوئی ہو گا یہ سیپ سے نکلے موتی، یہ چاند یہ تاروں سے کمپیر کرنا سب بیکار بات ہے کے تم میرے لیے اس طرح ہو اس طرح ہو یہ تو اللہ کی نعمتیں ہیں نوڈاؤٹ اور اللہ کی بنائی ہوئی نعمتوں میں سے ہما بھی تو ہے اس کا کسی چیز سے کیا مقابلہ وہ نعمت اللہ نے میری نظروں کو لیے دیں محبت تو کسی چیز سے کمپیر کرنے کا نام ہی نہیں ہے محبت تو وہ آندھی گلی ہے جو ہزار کانٹوں کے باوجود بھی چلتے ہیں ہزار خامی کے باوجود اسے قبول کرتے ہیں اور مجھے اس لڑکی سے بے پناہ ہزار خامیوں کے باوجود بہت زیادہ محبت ہے۔"

کنول اب کھڑا ہو چکا تھا سیاہی ختم ہونے لگی تھی دو دلوں کے ٹوٹ کر دینے والے اعتراف نے اس کنول میں اپنے اصلی رنگ بڑھ دیے تھے اور اس کی ہولناکی ختم ہو رہی تھی لیکن ابھی بھی کچھ کچھ باقی تھی

دوسرے عنوان کا اختتام

تیسرا عنوان آشوب شقائق البحر

وہ بیٹھی ہوئی تھی اس کا سر جھکا ہوا تھا وہ بالکل سٹل تھی جبکہ اس کے ہونٹ مسلسل جنبش ہو رہے تھے جیسے وہ کچھ پڑھ رہی ہو آنکھیں رونے کے باعث اب خاصی سُرخ ہو گئی تھی جیسا سارا خون سمٹ کر وہاں سما گیا ہو محبت تو اسے سب سے تھی لیکن اتنا تو ہما کو نہیں تڑپایا تھا جب اس کے خونی رشتے اسے نکھڑ گئے تھے اور وہ جانتی تھی نکھڑنے والے کبھی لوٹ کر نہیں آتے لیکن رُننیں بھی وہ بن پانی مچلی کی طرح ہو گئی اور اسے لگا وہ سب سی قیمتی متاع کھودیں گی۔

کوئی ہل کی ٹھک ٹھک کرتا چلتا ہوا آیا اور ہمانے سر اٹھایا تو لمبی اور خوبصورت سی کالے لمبے فرائک میں کوئی ملبوس تھی دیکھنے میں تو باہر کی کوئی لگ رہی تھی

"آپ کون؟"

وہ عجیب انداز میں مسکرائی اور اس کی عجیب ہی نظریں ہما کو بے حد محسوس ہوئی

"رُننیں کی کزن اور تم کون ہو؟"

ہما کو لگا یہ ڈاکٹر کے ساتھ دوسری کزن آئی ہو گی اس نے سر ہلایا اور بولی

"دوست ہو میں ان کی۔"

"او! کون سے نمبر والی۔"

ہمانے جھٹکے سے سر اٹھایا اس نے اپنے سینے پہ بازو باندھے ہوئے تھے اور وہ بڑی سی کنگ سائز والی چیر پہ بیٹھ گئی

کیا مالکانہ انداز تھا جیسے اس کا گھر ہو

"جی کیا؟"

وہ سمجھ چکی تھی لیکن انجان بنتے ہوئے بولی اسے پتا نہیں کیوں یہ سفید دودھیا جیسی سفید لڑکی سے الجھن سی محسوس ہوئی

یار جب ہم دو سال پہلے آئے تھے تو رُننیں کی اور دوست تھی پھر سال بعد جیزی آیا تھا تو کوئی اور تھی یہ رُننیں

واقی اتنی کپڑے نہیں بدلتا جتنی گرل فرینڈز بدلتا ہے

اگر رُننیں کو پتا چلتا ہے اس کے کردار پہ انگلیاں اٹھائی جا رہی ہے تو وہ پرمیس کی گردن مروڑ دیتا اتنا تو اس کے دشمن

"گوئی دیتے ہیں کے رُننیں جیسا سچ پکا اور کھڑا مسلمان ہے۔

ہما کا چہرہ لال ہو گیا جبکہ مٹھیاں بھینچی گئی

"میں رُننیں کی گرل فرینڈ نہیں ہو اور مجھے لگتا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے رُننیں کی کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔"

! اُن اتنا غصہ وہ تو اس کی کزن تھی زیادہ جانتی ہوگی لیکن رُننیں جیسے کے لیے ایسے الفاظ اُن

"او غصہ کیوں آرہا ہے اچھا اچھا بھئی گرل فرینڈ نہیں دوست تو تھی کیونکہ میں نے خود دیکھیں ہیں۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔"

وہ تیزی سے بولی اسے اپنے طبیعت کی سمجھ نہیں آئی تھی اتنا غصہ تو اس کو اپنے باپ پر بھی نہیں آیا تھا دروازہ کھلا

اور جزلان باہر نکلا ہما تیزی سے اُٹھی

"وہ اب ٹھیک ہے نا۔"

جزلان نے اسے نہیں جھٹکے سے پر میس کو دیکھا تھا جو ہما کے سامنے ہی بیٹھی تھی اوگا ڈاب تو رُننیں نے مار دینا ہے

"ہاں آپ جائے اندر لیٹا ہوا ہے آپ کا پوچھ رہا تھا۔"

وہ سر ہلاتے اندر گھس پڑی اور جزلان نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور غصے سے دیکھا

"آپ ہما کے سامنے کیوں آئی ہے۔"

پر میس کی آنکھیں لال ہو گئی اور سرخ ہونٹ سختی سے بھیجنے لگی تھیں

"تو یہ ہے وہ جو۔ رُننیں زولفقار اپنا پتھر جیسا دل ہار بیٹھے۔"

کیا کٹیلالہجہ تھا پر میس کا جیسے وہ ہما کو اپنے لہجے سے کاٹ ڈالنا چاہتی تھی

پر میس رُننیں نے منع کیا تھا کیوں ایسا کام کرتی ہے کہ اس گھر میں آپ کی انٹری بند ہو جائے رُننیں اور چاچو

"جب فیصلہ کرنے پہ آجائے تو دادا ابا اور کشف پھوپھو بھی کچھ نہیں کر سکتی۔

پر میس کی آنکھوں میں ایک خون کی بوند آنکھوں سے نکلے جزلان نرم پڑ گیا

اس عام سی انسان میں کیا ہے اور رُننیں کو پتا بھی ہے یہ لا حاصل ہے وہ کبھی بھی ہما کو حاصل نہیں کر سکتا کوئی

"روکے یا نہ روکے لیکن ایک جن اور انسان کا ڈر فنس سب سے بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔

"آپ کی بات سے میں کب انکار کر رہا ہوں۔"

وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان کو نرمی سے دیکھا

"دیکھیں رُننیں کا یہ عشق بس میں نہیں تھا۔"

"کیوں بس میں نہیں تھا۔"

وہ چیخ ہی تو پڑی!

جزلان ڈر گیا کہ اب وہ آئے گا اور گردن دبوچے گا ف رُننیں کے ہاتھ تو اندر تک گھس جاتے تھے

"آپ کو ایک لمبیکل دکھاتا ہوں وہ ہے شاہد رُننیں کا دل آجائے۔"

پرمیس نے سرتیزی سے اٹھایا چہرہ پہ روشنی پھوٹی

"سچی! کیا اس کو پینے سے رُننیں میرا دیوانہ ہو جائے گا تو پھر اٹھو۔"

اُف اب جزلان کو یہ جھوٹ مہنگا پڑ گیا کیونکہ پرمیس کے ناخن حد درجے بڑے تھے جزلان نے دونوں طرف پھسنا

تھا

× × × × × × × × × × × × × × × ×

مجھے تیری اب ضرورت ہے

یہ مجھ کو اب پتا چلا

بول کیوں نہیں رہی ہوا اتنی خاموشی تب ہوتی ہے جب بہت زیادہ رونے کا دل چاہا ہو اور بہت زیادہ رونے سے "

"مراد ہے کوئی بات بہت دل کو لگی ہو اور دل کو لگنے سے مراد ہے کوئی بات تھی اور وہ کیا بات ہے ہما۔

ہما اس کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھی ہوئی تھی اور بالکل خاموش تھی جبکہ بستر پہ نیم دراز رُننیں اس کی تکلیف

بھانپ گیا تھا ہمانے پھر بھی اس کے کہنے پہ سر نہیں اٹھایا۔

"کوئی بات نہیں ہے۔"

"فور گاڈ سیک ہما مجھ سے تو چھپانا چھوڑ دوں۔"

رُننیں نرمی سے بولا اس کا نرم لہجہ ہما کو رونے پہ مجبور کرتا

"آپ سے کچھ مانگوں تو کیا آپ مجھے آپ دیں گے رُننن۔"

پتا نہیں کیا سوچ کر وہ بولی تھی

بولو ہا کیا چاہیے تمہیں ایسے کیوں بول رہی ادھر دیکھو۔" ہما نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھائی رُننن کو جھٹکا لگا تیزی

سے اٹھا ہما نے اس کا بازو پکڑا

"اب کیا کر رہے ہیں ڈرپ کی سوئی چبے گی لیٹے۔"

ہما اس کے اٹھنے پر بھوکلا گئی

"کیا ہوا ہے؟ روئی کیوں ہو بتاؤ ہما کسی نے کچھ کا ہے۔"

وہ اب اسے دیکھ رہا تھا

"کچھ بھی نہیں کہا کسی نے،"

"تمہارے پاپا کا فون آیا تھا۔"

"نہیں!۔"

"پھر کیا ہوا!۔"

"کچھ نہیں!۔"

وہ تیزی سے اونچی آواز میں بولی

اب رُننن خاموش ہو گیا

"رُننن میں امریکہ واپس جانا چاہتی ہو۔"

ہما کی اس بات پر رُننن اب تیزی سے اٹھ چکا تھا

"کیا! ہوش میں تو ہو۔"

ہما پہلے تو گھبرا گئی پھر سنبھل کر بولی

"جی پلیز ہاں آپ فکر نہ کریں میں آپ کی سکول کا۔"

"ہما سٹاپ آٹ مجھے بتاؤ کسی نے تمہیں کچھ ہے۔"

اب رُننیں اپنے غصے کو کنٹرول نہیں کر سکا یہ اسے ہوا کیا ہے اچانک  
 "رُننیں آپ لیٹ جائے آپ کی طبیعت۔"

"بھاڑ میں گئی طبیعت ہما! مجھے بتاؤ کسی نے تمہیں کچھ، ہوا کیا ہے۔"  
 اُف رُننیں نے اپنا سر تھاما ہما گھبرا گئی  
 "رُننیں! رُننیں۔"

وہ ڈر ہی تو گئی رُننیں اپنا سر گرایا رُننیں کا دل کیا اس درد اور تکلیف سے جان چھڑانے کے لیے خود کو مار دیں اتنا درد  
 اس کے سر اور گردن میں  
 "ٹھیک ہو میں، تم جاو پھر امریکہ کیا کر رہی ہو یہاں پیکنگ کرو۔"  
 ایک تو درد کے ساتھ دل میں تکلیف اوپر سے بے پناہ غصے نے رُننیں کو پھٹنے پہ مجبور کر دیا  
 "رُننیں پلیز سمجھے میری بات۔"

"ہما میں اس وقت چاہتا ہوں آپ یہاں سے چلی جائے پلیز۔"  
 رُننیں پھر آنکھیں آگ رنگ ہو گئی تھی اور وہ کروٹ لے چکا تھا ہما کو لگا وہ بہت زیادہ ناراض ہو گیا لیکن وہ اس کو  
 نہیں کھونا چاہتی تھی، جو بھی اس کے ساتھ رہتا تھا وہ دور ہو جاتا تھا اب وہ رُننیں کو کھونا نہیں چاہتی تھی اب وہ کیسے  
 بتاتی اسے اس سے کتنی محبت ہے پر تھی تو لڑکی اور مغرب میں رہنے کے باوجود مشرق تربیت تھی وہ اپنی تربیت پہ  
 دھبا نہیں لگا سکتی تھی۔

"میں کل آؤ گی۔"

وہ اس کو کہتے ہوئے اٹھ پڑی لیکن مڑی اور کچھ پڑھتے ہی رُننیں کے سر پہ پھونکا تو رُننیں کو دو منٹ میں اپنے آپ  
 پُرسکون ہوتا ہوا محسوس ہوا وہ جان گیا وہ کیا پڑھ کر گئی ہے۔

\*\*\*\*\*

وہ گھر کے اندر داخل ہوئی دروازہ بند کر کے جو نہی آگئے بڑھی اس نے دیکھا ٹی وی آن تھا، ٹی آن تھا؟؟؟  
 اس یاد پڑتا تھا صبح اس نے کوئی ٹی وی نہیں دیکھی تھی ایک دم کھل کیسے گئی ہو گی ہر دن ہیکنگ ہوتا جا رہا تھا اور اسے



سمجھ نہیں آرہی تھی کے نانو کے بعد اس کی زندگی اتنی مشکل کیوں ہو جائے گی  
 تھکے ہوئے قدموں سے وہ چلتے ہوئے آگئے آئی اس نے دیکھا کوئی فلم لگی ہوئی تھی اس نے بڑھ کر بند کرنے لگی  
 لیکن ٹی وی بند نہیں ہو رہی تھی اس نے دوبارہ بٹن دبایا پھر بھی ٹی وی بند نہیں ہوئی اس نے جھک کر دیکھا اور پھر  
 زور سے دبایا پھر بھی آف نہیں ہوئے جھلا کر پیچھے ہو کر اس نے پلگ اُتار اور پھر ٹی وی بند ہو گئی پلگ کو پھینک کر  
 وہ صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی کیا کریں اب اچانک پینا و بجنے کی آواز وہ ایک دم فریبرز ہو گئی اس لگا کبھی  
 دوسری ٹی وی تو نہیں آن نانو کے اور اس کے کمرے میں تو کوئی ٹی وی نہیں تھی پھر یہ آواز پھر ایک عورت کی آواز  
 ابھری جو درد میں تھی اور لگا اس کی دنیا کی سب سے بڑی شہ چھین لی ہو پر آواز میں درد کے ساتھ ایک الگ ہی  
 خوبصورتی تھی

We could be reveling❖

Forever in the love you bring❖

And we could be wasted on❖

You and not count it lost

پہلے لگا اس کا وہم لیکن ہر لائن میں آواز اونچی ہوتی جا رہی تھی وہ ہمت کرتے اُٹھی آج تو پتا کریں یہ ہو کیا رہا ہے آواز  
 کا تعاقب کرتی وہ چلتے ہوئے اس طرف آئی وہ دروازہ اسے یاد پڑتا وہ کھلا تھا اور جب بند کیا تھا تو کسی چیز نے اسے  
 دھکا دیا تھا ہاں کچھ ہے ضرور تیزی سے چل کر اس نے دروازہ کھولا اور آواز کلیئر ہو گئی نیچے بیسمٹ تھا فون پینٹ  
 سے نکال کر اس نے ٹارچ آن کیا تیزی سے سڑھیوں سے نیچے جانے لگی لیکن مکڑی کے جالے نے اس کے قدم  
 روک دیں ہے

Like fools in love❖

We're bound to make a scene❖

Our hearts bleed for you, oh❖ Our hearts bleed for you, oh❖

❖ اس نے سویٹر کو تھوڑا سا آگئے کیا اور تیزی سے جالے کو توڑا

Our hearts bleed, our hearts

bleed ❖ For you ❖ We could burn down the days ❖ Inside the light of your face ❖ توڑتے وقت وہ آگئے جلنے لگی جب پیر کسی چیز سے زور سے ٹکرایا وہ زور سے جا کر سڑھیوں سے گری ❖ ایک دم ہلکی سی روشنی بھی تھی وہ بھی اس کے گرنے کے باعث غائب ہو گئی ہما کا سر بڑی زور سے کسی چیز پہ لگا تھا اور درد اس کے جسم میں پھیلتا جا رہا تھا اس نے کچھ فون تلاش کرنا چاہا لیکن کبھی مل نہیں پا رہا تھا اپنے سر کو پکڑا تو اسے نمی محسوس ہوئی اس کو انگور کرتی وہ اپنی دھندلائی آنکھوں اور آندھیرے سمیت ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگی

❖ And we could throw the years away ❖ And not regret the price we paid ❖ Like fools in love ❖ We're bound to make a scene

"رُنین!۔"

پتا نہیں کیوں ہر احساس میں وہ یاد آتا تھا جیسے وہ رُنین کو پکارے گی تو وہ آجائے لیکن شاہد آشوب کا وقت شروع ہوا ❖ Our hearts bleed for you, oh ❖ Our hearts bleed for you, oh ❖ Our hearts bleed, our hearts bleed ❖ For you ❖ جب ہاتھ کسی چیز پہ لگا تو اس نے اٹھایا تو سدا شکر اس کا فون ہی تھا جلدی سے اس نے لائٹ آن کی جب کسی نے اس کے بال زور سے کھینچے وہ چیخ پڑی لیکن فون پہلے کے مقابلے اس نے سختی سے پکڑے رکھا

❖ You have loved alive the dead and gone ❖ And filled our thirsty veins with blood and song ❖ Our hearts bleed for you, oh ❖ Our hearts bleed for you, oh

ہمانے کا ونڈ کو تھا ما اور وہ رُنین کو منہ کھولے دیکھ رہی تھی۔

"رُنین!۔"

"مجھے پتا ہے تم میری ہو لیکن پھر کہو گا میری بن جاؤ۔"

آشوب شقائق الحرام پھولوں کی طرح نہیں تھا وہ کسی بھی انکشاف میں جلدی سے اپنے اصل میں نہیں آسکتا تھا

اسے بہت سے لفظوں بہت سے اقرار کی ضرورت تھی جس سے اس کی بدشگنی ختم کر سکے رُنین کو کہتے ہوئے سر میں شدید درد ہوا تھا لیکن وہ آج کہہ دینا چاہتا تھا اقرار کر دینا چاہتا تھا لیکن جو جو لفظ ادا کر رہا تھا درد کا دائرہ بھرتا جا رہا تھا اور ہمارے پہلے لفظ پہ سنبھلتی جب وہ مزید اسے شاکد کر دیتا تھا۔ اور جزلان نے سر پہ ہاتھ مارا یہ بھی دوسرا فانیق زولفیقار نکلا

"ہا! آئی نوا یا پروپوز کرنا پسند نہیں آیا ہو گا بٹ ایک دفعہ ہاں کر دوں مجھے ہاں کے علاوہ آ!!!"

رُنین نے اپنا سر پکڑا پھر سے تکلیف!!! ہا ایک دم نیچے ہوئی

"رُنین اٹھے کس نے کہا تھا نیچے جھکنے کو سر چکرا گیا نا آپ کا۔"

اس نے کندھا پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کی لیکن رُنین جو وجود بھاری لگ رہا تھا

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔"

اس نے ہما کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھنے لگی جسے پہلے بار وہ دیکھتے ہوئے جم گئی تھی جس کی آنکھوں میں ایک پینوٹر گ فیلنگز تھی ہما نے نظریں چُرا لی کیونکہ وہ آنکھیں جواب طلب تھی وہ اک دم سے فیصلہ رُنین کو وہ ایک مہینے سے زیادہ جانتی تھی اور ایک مہینے میں محبت! اور ایک ہی مہینے میں شادی کی آفر؟ شاید وہ خیال کی وجہ سے کر رہا ہے میرا کیلے رہنا بہت مشکل ہے اور میری چوٹ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا ہے تبھی بولا ہوگا

"رُنین اٹھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں!۔"

وہ تیزی سے بولا

"کیوں؟۔"

ہما کے منہ سے بے اختیار نکلا رُنین اک دم چُپ ہو گیا

"کیوں؟۔"

وہ بھی آہستہ سے بولا

"وہی پوچھ رہی وجہ؟۔"

وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی  
 "پہلے اُٹھے پھر جواب دوں گی۔"

جب اسے پتا تھا رُنین جواب سُنے بغیر نہیں اُٹھے گا تو اسے بولنا پڑا کیونکہ اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کیا جواب دیں  
 اور ابھی رُنین اسے پیار کا اظہار کر رہا ہے اسے اپنا ناچا ہوتا ہے کیسے اس کی طبیعت خراب ہو رہی ہے اگر وہ ہاں  
 کر دیں گی تو پھر ساما اور نانو کی طرح رُنین بھی اسے چھوڑ کر چلا جائے گا اور نہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اسی کشمکش  
 میں اس نے رُنین کو اُٹھانے کی مدد کی اور بیٹھایا، اور سوپ کی طرف دیکھا اب تک تو ٹھنڈا ہو چکا ہوگا ہمارے گہرا  
 سانس لیا

اور مڑ کر دوبارہ گرم کرنے لگی رُنین کھانسنے لگا ہمارے مڑ کر دیکھا وہ اب کوئی لیکوئڈ گلاس میں ڈال رہا تھا اور وہ عجیب  
 سے رنگ کا تھا

"یہ کیا پے رہے ہیں آپ۔"

رُنین نے سر نہیں اُٹھایا

"رُنین یہ کیا ہے؟"

"ڈرنک ہے۔"

وہ آہستگی سے بولا

"کیسا ڈرنک۔"

وہ عجیب اور حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

"جو ڈرنک ہوتا ہے جو پیتے ہیں سب۔"

ہمارے آگے سے کچھ کہتی رُنین ہنس پڑا

"پاگل ہو یہ جزلان لایا آنا کاجوس ہے مجھے کمزوری ہو رہی تھی۔"

وہ مسکرایا ہمارے اپنے منہ پہ ہاتھ پھیرا

"یہ لو تم بھی پیو!۔"

"! نہیں"

وہ سوپ نکال کر لائی اور اس کے سامنے رکھا

"چلے پیے اور بتائے کیسا ہے۔"

"میری بات کا جواب دیں دوں۔"

ہمانے اپنے لب کاٹے اور دل تیزی سے دھڑکنے لگا رُنین اسے ہی دیکھ رہا تھا

"کیا ابھی جواب ضروری ہے۔"

"نہیں سوچ سکتی ہو لیکن آپ پاس پورے چار گھنٹے ہیں۔"

وہ آپ چچ اٹھا کر ایک سپ لینے لگا اسے فلیور پسند نہیں آیا تھا لیکن پھر بھی اس نے پورا پینا تھا کیونکہ یہ ہمانے بنایا

ہے

"رُنین چار گھنٹے !!!۔"

"ہما تمہیں کوئی اور پسند ہے۔"

وہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا لیکن ایسی سپاٹ لہجے میں بولا، ہمانے گھوری دکھائی اور چلتے ہوئے اس کے سامنے چیر پہ بیٹھی

"سوپ کیسا ہے؟۔"

!!! وہ ٹاپک بدل رہی تھی رُنین نے اسے ایسے دیکھا کے سر سیلی ہما اب جواب دیں بھی دوں

"مجھے کچھ وقت تو دیں دے۔"

کتنا وقت میرا خیال ہے اب آپ کے ہاں کوئی بڑا نہیں جن کو آپ بتائیں اور مشورہ کریں بول بھی دوں لیکن

"جواب نہ میں نہیں ہونا چاہیے۔"

"!!! رُنین! یہ کیسا پروپوزل ہے زبردستی بھی کہتے نہیں کر رہا لیکن جواب ایک ہی ہونا چاہیے اور وہ ہے ہاں"

وہ اسے دیکھ رہی تھی جو سوپ پینے میں ہی مصروف تھا

"نہ کی ریزن ضرور دینا مجھے پھر میں تمہیں قائل کر کے ہاں کروالوگا۔"

"آپ کیوں؟۔"

"کیونکہ ہمارے لنین سے اور لنین ہمارے اینڈ آف اٹ۔"

"مجھے ایک ہفتہ دیں دے۔"

وہ سر اٹھا کر بولی

"ایک ہفتہ کس لیے۔"

"سوچنے کے لیے لنین! انسان اتنا جلدی نہیں فیصلہ کر سکتا۔"

"ٹھیک ہے اگر مجھے ایک ہفتہ بلکہ نہیں 168 گھنٹے انتظار کروایا جائے گا تو میں ہاں میں جواب ایکسپیکٹ کرو۔"

وہ اسے بھی ایسے نظروں سے دیکھ رہی تھی

"کوئی زبردستی نہیں ہے لیکن جواب میری پسند کا ہو۔"

ہما ہنس پڑی

"یہ لنین زولفیکار ہی ہیں نا لگتا ہے بخار دماغ پر بھی چڑھ گیا ہے۔"

ہمانے اس کا باول اٹھایا اور مڑ کر دیکھا پر میس اندر داخل ہوئی تھی اور اس وقت گرین سیلک میکسی میں ملبوس تھی

ہمیشہ کی طرح اس کو ہونٹ رنگے ہوئے تھے اور ساتھ میں کل کے مقابلے آج اس نے گہرا سمجی سا آئی لائز لگایا

ہوا تھا لنین نے مڑ کر نہیں دیکھا اس کی تو نظریں ہما کی طرف تھی

او تم ابھی تک یہاں ہو کیا اپنے بوئی او سوری دوست ہی ساتھ ہی سینڈ کی ہلیو کزن سوری تمہارا پوچھنے والی تھی "

"لیکن تمہاری دوست نہیں چاہتی تھی تمہیں ڈسٹرب کرو۔"

وہ لنین کو ہاتھ لگانے لگی لنین تیزی سے پیچھے ہوا

اور مڑا اس نے پر میس کو سپاٹ نظروں سے دیکھا اس میں وہ لنین کی آنکھوں میں غصہ ایکسپیکٹ کر رہی تھی لیکن

لنین نے اس لیے کنٹرول کیا تھا ایک تو اس کی طبیعت خراب تھی دوسرا ہما کے سامنے وہ ظاہر نہیں پڑ سکتا

"کوئی بات نہیں پر میس! اور ہما ابھی آئی ہے۔"

البتہ لہجہ خاصا کاٹ دار تھا ہما کا تو چہرہ ہی دھوا دھوا ہو گیا تھا

"لنین میں شہر جا رہی ہوا انٹر ڈیزائز دیکھنے کیا مجھے آپ کی گاڑی مل سکتی ہے۔"

ہمانے جھجھکتے ہوئے پوچھا رُننن مڑا

"میں بھی چلتا ہو!۔"

نہیں آپ ریسٹ کریں اگر آپ نہیں دینا چاہتے ہیں تو میں کچھ اور انتظام کر لو گی کسی گاڑی ٹھیک کرنے والے کو۔  
"بھی ڈھونڈنا ہے۔"

"میں کر دیتا ہو اور میں چلو گا میں تمہیں اسے اکیلا نہیں جانے دیں سکتا۔"

رُننن نے نفی میں تیزی سے سر ہلا پر میس کو اپنا انور ہونا سخت بُرا لگا دل کیا اسی کے سامنے ہما کو شوٹ کر دیں وہ مڑ کر فریج کی طرف بڑھئی

"نہیں رُننن کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"تم رائٹ سے کیسے ڈرائیو کرو گی۔"

"رُننن میں نے لیفٹ اور رائٹ کی ڈرائیونگ کلاس لے لی ہیں آپ گاڑی نہیں دینا چاہتے تو ٹھیک ہے۔"

رُننن کو ناچار مانا پڑا

میرے کمرے کے کیز سٹینڈ میں چار چابیاں پڑی ہیں میں کہتا ہوں تم رینج رو ر لیے جاو باقی چھوٹی گاڑیاں اکسیڈنٹ کے چانسسز کم ہوتے ہیں۔

ہمانے اس کو دیکھا اور پھر مسکراہٹ دباتی چل پڑی

"رُننن میں آسٹن مارٹن لو گی۔"

وہ پیچھے سے آواز دیتے ہوئے چل پڑی رُننن مسکرایا اور پر میس نے زور سے فریج بند کیا

رُننن نے تیزی سے اس کی طرف دیکھا

"واو اس کو چھونے کی اجازت اس کو گاڑیاں دیں جا رہی ہے اس کی پروا کی جا رہی ہے۔"

رُننن نے آنکھوں کو کنٹرول کیا اور لب سختی سے دبائے

"ہاں بولو رُننن! مجھ پہ کیسے پیچھے بدک اٹھے تم اور ہما کے لیے تو ایک انچ نہیں ہلے۔"

"ہو گی تمہاری بکواس! پر میس پوچھ سکتا ہو ہما کے سامنے آنے کا مقصد۔"

سپاٹ لہجہ

"میرا جواب دوں پہلے۔"

"میں دُنیا جہاں کی عورتوں پر حرام ہو سوائے ہمارے بس مل گیا جواب۔"

وہ مضبوطی سے بولا

"وہ تمھاری بیوی نہیں ہے۔"

اس نے غرا کر کہا

"محبت تو ہے میری اور بیوی بھی جلد بن جائے گی۔"

"خواب دیکھتے رہنا رُسنین ماموں کی طرح۔"

اب رُسنین کو غصہ آگیا

"میرا ان سے کوئی مقابلہ نہیں ہے مت نام لیا کرو ان کا۔"

"تو ان کی محبت کی نیشانی سے عشق کیوں ہے تمھیں۔"

رُسنین کچھ کہنے لگا جب ہما اندر آئی

"آسٹن مارٹن کی چابی نہیں ملی تو ریچ روور لینے پڑی۔"

"میرا خیال ہے، شاہد جیزی لے گیا ہوگا۔"

رُسنین اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"آپ کا چہرہ پھر لال ہو رہا ہے آئے جب تک آپ کو روم میں سیٹل نہیں کروالیتی۔"

وہ آگے بڑھ کر رُسنین کو ہاتھ پکڑنے لگی پر میس کو نظریں پھیرنے پڑی ورنہ اس نے ہاتھ میں شیشہ کا گریب

جوس پکڑا ہوا تھا سیدھا ہما کی سر پہ مارتی

"میں تمھیں باہر چھوڑ رہا ہو۔"

"ہر گز نہیں۔"

وہ ڈپٹ کر بولی



آپ کی دوائیاں کہاں ہے مجھے لگتا ہے آپ کے کزن کوئی بہت ہی بیکار ڈاکٹر ہے میں کوہی شہر سے لاتی ہو ڈاکٹر آپ " کا چہرہ اتنا لال ہو گیا اوپر سے آپ کی آنکھیں بھی ایسا لگ رہا ہے رونے والی ہو رہی ہے۔

"پروا بھی کرتی ہو اور ہاں کرنے میں ہچکچاتی ہو۔"

رُننیں نے کہا وہ مڑی ایک ہاتھ میں چابی جبکہ دوسرے ہاتھ میں رُننیں کا ہاتھ اس نے آہستگی سے چھوڑ دیا

دل میں کہا

"پروا کرتی ہوں اس لیے تو ہاں کرنے سے ہچکچا رہی ہوں۔"

اور رُننیں نے اسے دیکھا

"کیا ہوا؟"

ہمانے نفی میں سر ہلایا

"چلے لیٹے میں چلتی ہو میں ڈرائیو احتیاط سے کروں گی۔"

رُننیں نے سر اثبات میں ہلایا

"کرنے بھی چاہیے کیونکہ مجھے کار کی نہیں تمہاری پروا ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا

اور ہما کے دل کو کچھ ہوا فائیت کے کمرے میں موجود شقائق النحر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آشوب

اسے پہ بھاری ہو گیا

ہما شاپنگ کر رہی تھیں جب اس کی نظر ڈیکروشن میں پڑے ایک گلوب پہ پڑی وہ اس گلوب کو دیکھنے لگی اس میں ایک وائٹ پری کو ایک کالے ڈریس میں ملبوس کسی شاہد جن نے پکڑا ہوا تھا اور اس پر نیلے رنگوں کی سٹارز گر رہے تھے یہ چیز ہما کو بڑی اٹریکٹ کی تھی

ایسے لگ رہا تھا کہ بے ہوش پری جبکہ جن رُننیں ہی ہی رُننیں اور جن کتنی عجیب بات ہے اس نے گلوب خریدنے

کے لیے اٹھایا اور باسکٹ میں رکھا پھر اسی طرح شاپنگ کرتے ہوئے اس کا ٹکراؤ ہوا دیکھا تو وجدان کھڑا تھا

"ارے ہما آپ! آپ یہاں کیا کر رہی ہے۔"

ہمانے دیکھا تو ہلکے سا مسکرا کر بولی

"وہ بس ایسے ہی میں اور رُننیں سکول کھولنے لگے ہیں اس کی ڈیکور کے لیے کچھ چیزیں خرید رہی ہو۔"

وجدان نے سر اثبات میں ہلایا

"رائٹ رُننیں کدھر ہے؟"

"ام رُننیں تو مری میں ہی ہے میں صرف آئی ہو۔"

"اکیلے کیسے؟"

وہ حیرت سے بولا ہما ہنس پڑی

"نہیں رُننیں صاحب نے چابی دیں دی۔"

وہ مسکراتے ہوئے چابی لہراتے ہوئے بولی

"اچھا بڑا دل نکلا آپ کے معاملے میں ورنہ خاصا کنجوس ہے!!"

"نہیں بھئی بہت اچھا ہے میرا دوست۔"

"پہلی دوست دیکھی ہے جو اپنے دوست کی بُرائی نہیں کرتی۔"

وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا

مجھے ابھی تک اس کی بُرائی نظر نہیں آئی یا اگر ہے بھی تو میرے لیے کوئی معافی نہیں رکھتی کیونکہ اس کی اچھائی ہر

چیز سے پر بھاری ہے وہ اتنا صاف دل کا ہے کہ میں کبھی خود سوچ میں پڑ جاتی ہو کیا انسان اتنا صاف دل کا ہو سکتا ہے

"کسی کی بھی بُرائی کس کے لیے غلط جملہ میں نے آج تک نہیں سنا خیر آپ کیا کر رہے ہیں یہاں!۔"

"بس امی کے ساتھ آیا ہوں آئے آپ کو ملواؤں۔"

وہ مسکراتے ہوئے اسے سُن رہا تھا جب ہما کے کہنے پر بولا

"ام!۔"

"آئے نا وہ سامنے کھڑی ہے۔"

"!! میں، مگر"

"اے انھیں اچھا لگے گا۔"

ہمارا رضی ہو گئی اور پھر وجدان اسے آنٹی سے ملوانے لگا اور وہ بھی ہما کو دیکھ کر مسکرائی اور پیار سے ملنے لگی  
 "ماشاء اللہ کتنی پیار ہو تم رُنین کی دوست ہو ویسے وہ آتا ہے لیکن تمہارا ذکر نہیں کیا اس نے۔"  
 "اچکی امی رُنین نے آپ سے جوتا نہیں کھانا تھا نا!!۔"

وجدان شرارت سے بولا تو وہ دونوں ہنس پڑے کسی نے ان کی فوٹو کھینچی اور سیدھا رُنین کو بھیجی  
 رُنین جزلان سے ڈرپ لگوار ہا تھا تو فون بڑھنے پر اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو پہلے دیکھتا رہا پھر اس کے ماتھے پہ  
 شکن آئی اس نے سیدھا فون ملایا اور اُدھر وجدان ان سب سے ہنس کر بات کر رہا تھا اچانک کال پہ چونکہ دیکھا تو ہما کو  
 بولا

"شیطان کا نام لیا شیطان کی کال آگئی۔"

ہما مسکرائی

"ہلیو!۔"

"کدھر ہو؟۔"

"امی کے ساتھ آیا ہو شاپنگ کے لیے۔"

"! اچھا"

ہاں اور ہما بھی ساتھ مل گئی تمہارا پوچھا تو تمہاری طبیعت کا بتا رہی تھی سب ٹھیک ہے نا ویسے تو کبھی ایسا نہیں ہوا"  
 "۔!"

رُنین کے اعصاب ڈھیلے پڑے

"ہاں بس اچانک ہو جاتی کیا کریں اب تم انسان ہی بیمار ہو گے۔"

وہ مسکرایا

"ہاں ویسے تم لوگوں کا بھی بیمار بنے کا حق بنتا ہے۔"

"آہستہ ہما کھڑی ہو گی اسے کچھ پتا نہیں چلنا چاہیے۔"

"جانتا ہوں ویسے میں ملنے آؤں سے۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے آنٹی کو اس کو کمپنی دوں اور دماغ میں ہمیشہ یہ بات رکھنا وہ رُنین کی ہے۔"

"!! اوکے رُنین صاحب"

وہ سر پہ سلوٹ مارتے ہوئے بولا اور رُنین نے فون بند کر دیا

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وجدان اور اس کی امی نے کھانے پہ بلایا اس نے پھر کبھی کا کہہ کر ان سے ملنے لگی

"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی مجھے!۔"

وہ مسکرا کر ان سے الگ ہوئی

"مجھے بھی! اگر رُنین نہ لے کر آئے تم آ جانا!۔"

"جی ضرور!۔"

وہ وجدان کو بھی مسکرا کر خدا حافظ کرنے لگی اور مڑی تھی تو بولا وہ بولا

"آپ رُنین کے لیے راستے میں آنا رکھنا جو س لے لیجیے گافرش پاگل ہے وہ اس کے لیے۔"

"اچھا ویسے انہوں نے کبھی بتایا نہیں۔"

"نہیں وہ اچھی جب بھی بمبار ہوتا ہے تو ہمیشہ اس کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔"

"شیور، تھینک یو سوچ۔"

وہ کار کی طرف پہنچی اور پھر بیٹھ گئی

\*\*\*\*\*

جولائی ۱۹۹۳ء

کار زولفیتار ہاوس کو پاڑ کرتی سیدھا بلیک کلچ پہ رُکی جدھر نیم پلیٹ پہ شاہ ہاوس لکھا ہوا تھا

کار سے سب سے پہلے وہی چل بلی سے لڑکی اپنی براون سکرٹ بلیک شیفون ٹی شرٹ اور بلیک ہیٹ پہنے اپنے بیگ

اور ایک چھوٹی سی سفید بلی پکڑتے ہوئے باہر آئی آنکھوں سے شوخ سی روا سنڈ گلاس اتار کر اپنی ببل گم چباتی گھر کا

جائزہ لیا جبکہ ساتھ والے دروازے میں بلیو شلوار سوٹ میں اس کی امی طاہرہ اور فرنٹ سیٹ میں گریس فل سے فہیم شاہ نکلے وہ ابھی ابھی ایر پورٹ سے سیدھا یہاں آئے تھے سامان تو پہلے سے ہی شفٹ کرنا چکے تھے بس جیسے ہی شفق کے اگزامز ختم ہوئے انھوں نے فلائٹ پکڑی اور اس وقت مری کے اپنے ہی کالج میں موجود تھے

"ڈیڈی اتنا خوبصورت گھر ہے آپ کا آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں!۔"

شفق ان کے ساتھ لگ گئی وہ ہنستے ہوئے اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے بولی

"!! آئی ٹول ڈیو مانی چائلڈ! یہ جگہ بہت زیادہ خوبصورت لیکن تم مان نہیں رہی تھی سی"

"آئی لوٹ لندن از بورنگ!۔"

اس نے ناک چڑا کر کہا

"تم تو جہر بھی جاتی ہو اس جگہ کی ہو کر رہ جاتی ہو۔"

مسز فہیم نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں کیوں ہر جگہ ایک سے بڑھ کر ایک ہوتی ہے تو میں کہے بغیر رہتی نہیں ہو کیوں بابا۔"

بابا ہنس پڑے اور اس کے سر پہ پیار کیا وہ دیکھ رہی تھی اچانک اس کی بل جمپ لگا کر پیچھے چل پڑی

"او جینی رُکو! میں اسے لائی بابا!۔"

وہ بھاگی اس کی طرف وہ بلی روڈ کی طرف بھاگی

"اُف تمہیں کیا ہوا!۔"

وہ تیزی سے اپنی سکرٹ کو اوپر کرتی تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی جب اس کی بلی رُک گئی اور وہ اچانک چلتے

ہوئے سیدھا جانگ کرتی شخص سے ٹکرائی اس کا سر چکڑا گیا اس نے اپنا سر پکڑا اور غصے سے دیکھا

Watch where are you going

سامنے کھڑا خوبصورت شخص کو دیکھ کر وہ رُک گئی فائر آنکھیں بڑی حیرت اور دلچسپی سے اس کو دیکھ رہی تھی

"او تو کوئی گوری آئی ہیں۔"

وہ ابرو اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

"آپ بھاگ ایسے رہی ہیں جیسے کوئی اولمپک ریس تھی خیریت تو ہے۔"

"اور آپ بھی کیوں بھاگ رہے تھے اولمپک میں کیا آپ بھی تو نہیں شامل تھے۔"

وہ گھور کر بولی وہ ہنس پڑا

او میں تو جاکنگ کر رہا تھا اگر آپ کر رہی ہے تو پہلی لڑکی دیکھی سکرٹ اور میک آپ سے بھرپور کیا نیا فیشن آگیا ہے"

"

"! توبہ"

وہ اپنی بلی اٹھانے لگی وہ پھر سائڈ پہ ہو گئی

"ارے جینی کیا ہوا؟ ناراض تو نہیں ہو گئی۔"

وہ کھڑا شخص ہنس پڑا

"!!! بلیاں بھی ناراض ہوتی ہے کیا"

"آپ سے بات کی میں نے جائے جاکنگ کریں۔"

وہ خفگی سے اسے دیکھ کر کہنے لگی

"ویسے آپ سے بھی بات کی جاسکتی ہے آپ کا نام پوچھ سکتا ہو۔"

وہ کچھ نہیں بولی بس بلی کو ہاتھ لگانے لگی وہ پھر دور ہو گئی

"ارے اسے کیا ہوا!۔"

فائینک نے مسکرا کر ہاتھ بڑھایا وہ بلی اس کو دیکھتے ہی اس کے پاس آگئی شفق کا منہ کھل گیا

"یہ کیسے آپ کے پاس یہ میرے علاوہ کسی کے پاس نہیں آتی تھی۔"

بس میری خوبصورتی کا کمال ہے شاہد بٹوین میں فائینک زولفیقار یہ سامنے ذولفیقار ہاوس میں رہتا ہوں اور آپ"

"!۔"

"پہلے میری بلی دیں مجھے اچھا نہیں لگتا وہ کسی کے قریب آئے۔"

"او ہویہ لے یہ لومیاو آپ کی فرینڈ سے برداشت نہیں ہو رہا۔"

وہ اسے پکڑانے لگا وہ پکڑ چکی تھی

"اب بتائے اپنا نام؟"

"میرا نام جان کر کیا کریں گے۔"

"جان پہچان بڑھاؤ گا۔"

"!!! شفق"

مسز طاہرہ کی دور تک آواز آئی

"! اونو امی"

"اوشفق آپ وہاں رہتی نائیس ٹو میٹ یو مس نیبر۔"

وہ مسکرا کر کہتا مڑ گیا اور شفق اس جاتا ہوا دیکھنے لگی یہ اتنا خوبصورت بندہ اس کا نیبر ہے پھر جب اس کی امی کی آواز آئی

وہ سر جھٹکتے ہوئے مڑی

یہ تھی پہلی ملاقات تھی جس کو بعد میں ہی شفق نے ہی دعا کی تھی کاش یہ ملاقات کبھی نہ ہوتی

\*\*\*\*\*

وہ کافی حد تک شاپنگ کر چکی تھی اب اسے کہاں جانا تھا وہ لب دبائے سٹیرنگ تھامے بیٹھی سوچ رہی تھی یاد آیا رُننیں کے لیے جوس کے ساتھ کچھ لینا تھا وہ چلانے لگی جب اچانک اس نے کسی عورت کو سامنے سے جاتے ہوئے دیکھا وہ نانو سے مشابہت رکھ رہی تھیں آنکھیں سکیر کر اس نے دیکھا وہ عورت پاگلوں کی طرح کسی کے پاس جا رہی تھی اور کسی کو روک رہی تھی ہمانے مزید آنکھیں سکیریں اور دیکھا تو وہ نانو تھی! لیکن ان جیسی کیوں ہوگی وہ تو ہے ہی نہیں اس دُنیا میں، آنکھوں میں نمی صاف کرتے ہوئے وہ کار سٹارٹ کر چکی تھی اور آگے بڑھانے لگی جب وہ عورت سامنے آگئی ہما کو بریک لگانی پڑی اس کا دل رُک سا گیا تھا وہ نانو ہی تھی۔

"بات سُننے بات سُننے میری بیٹی اور نواسی غائب ہو گئی ہے آپ پلیز آنکھیں ڈھونڈ لے پلیز۔"

! نانو نے شیشے کے پاس جاتے ہوئے ہما کو کہا اور ہما کا چہرہ سفید ہو گیا اس کو لگا اس کی پوری دُنیا ٹھہر سی گئی تھی نانو

"بات سُننے میں آنکھیں کھول چکی ہو میری بیٹی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے پلیز بات سُننے میری نواسی جتنی ہوگی پلیز۔"

وہ شیشہ کھٹکھٹا رہی تھی اور ہمانے تیزی سے دروازہ کھولا اور نانو کے گلے لگ گئی  
 نانو نانو آپ زندہ ہے نانو! یہ سچ پلیر کاش یہ سچ ہو جائے نانو اومائی اللہ کیا خواب تھا کیا یہ پہلے کی طرح خواب تھا"  
 "میری نانو۔"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ایسی کون سی نیکی کی تھی اسے اس کی نانو لٹا دیں تھی

\*\*\*\*\*

رُنین آخری ٹیکہ لگا کر اب خود کو بہتر محسوس کر رہا تھا اس نے پھر نماز پڑھی نماز کے بعد وہ اب درخت پہ ایسے بیٹھا  
 ہوا چاند کو تک رہا تھا چانک اس کا فون بجا ہما کی کال تھی اس نے کان سے لگائے بنایا  
 فون اٹھایا

"کہاں ہو میں پریشان ہو ٹھیک تو ہوا تنی دیر!۔"

"! رُنین"

ہما کی بھرائی آواز پہ وہ الرٹ ہو گیا

"ہما! کیا ہوا؟ ٹھیک ہونا۔"

"رُنین! نانو۔"

رُنین حیرت سے فون کو دیکھنے لگا

"کیا کہہ رہی ہو؟ ہما میں وہاں آ جاؤ گا بولو تو صحیح!۔"

"رُنین نانو زندہ ہیں!۔"

رُنین کو اس بات پہ گہرا جھٹکا لگا

وہ میرے پاس ہے رُنین وہ نانو ہے میری نانو میری نانو زندہ ہے میری کیل رُنین"

"آپ کچھ تو یاد کریں!۔"

ہمانے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"مجھے پلیر شفق سے ملا دیں میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔"



وہ روتے ہوئے ہمارے سامنے کہہ رہی تھی رُننیں ان کو دیکھ رہا تھا واقعی میں انھیں کچھ یاد نہیں تھا سوائے شفق اور ! ان کی چھ سال کی نواسی ہما

"ہما!۔"

رُننیں نے اس اپنی طرف متوجہ کیا ہما مڑی اس کی آنکھیں سُرخ ہوئی وی تھی جبکہ چہرہ سُرخ ترین ہوئی وی تھی وہ بہت اپ سیٹ تھی لیکن رُننیں کو خود سمجھ نہیں آرہی تھی آخر چکر کیا ہے تم انھیں یہ پلاؤ اور کمرے میں لٹا دو فل حال یہ بہت زیادہ تھکی ہوئی لگ رہی ہے اور تم بھی ! اس ٹائم کوئی فائدہ " نہیں ہے ان سے کچھ پوچھ گچھ کرو۔

"پر رُننیں انھیں ماما یاد ہے!۔"

ہما بالکل رونے والی ہو گئی

"اچھی بات ہے نا اور دیکھو تم بھی تو یاد ہوا انھیں بس ٹائمنگ خراب ہیں ان کی۔"

وہ اس کی بات مانتے ہوئے انھیں نیند کی گولیاں کھلا چکی تھی

اور انھیں کمرے میں لٹا کر باہر آئی تو رُننیں صوفے پہ بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا ہما کو شرمندگی ہوئی ایک تو اس کی طبیعت بھی اتنی خراب تھیں اوپر سے وہ پریشانی میں بلا کر تنگ بھی کیا اب وہ بیٹھا اس کی خاطر ویٹ کر رہا ہے واقعی دوستی ایسی ہوتی ہے یا شاہد اس دوستی میں محبت بھی تھی جسے یہ سب کروا رہی تھی "آ جا سوچ میں کیوں ڈوبی ہو۔"

رُننیں کی آواز پہ اس نے سر اٹھایا اور پھر قدم بڑھا کر کچن کی طرف بڑھی اور فریج کی طرف جھکی دیکھا کوئی انار پڑا ہو وہ جوس تو نہیں لے سکی تھیں لیکن بنا تو سکتی ہے اس لیے جب ڈھونڈ کر اسے انار مل گیا تو مڑی رُننیں کھڑا تھا "کیا کر رہی ہو؟۔"

وہ ہولے سے مسکرا کر پوچھنے لگا

"بس ایسے ہی گھر میں تم آئے ہو اتنی دیر سے پوچھا ہی نہیں!۔"

وہ ہنس پڑا

"چلو کچھ تو خیال آیا میرا ویسے یار یہ کوئی فلمی سین نہیں ہو گیا۔"

"کیا مطلب؟"

وہ انار کو چھڑی سے دو حصوں میں کرنی لگی لیکن اس کی بات پہ وہ اس کی طرف دیکھنے پر مجبور ہوئی  
ارے یار دیکھو نانو کی ڈیتھ پھر ان کا اچانک آجانا انھیں صرف انیس آٹھارہ سال پُرانی یادداشت تمھیں کچھ فشی نہیں  
"لگ رہا تم نے خود ان کی میت کو غسل کروایا تھا ان کی موت کی تصدیق کی تھی۔

ہما خاموش ہو گئی پھر انار کو کاٹ کر بولی

کیونکہ بہت سے راز میں یہ بھی ایک راز کی بات ہے نانو سے پہلے مجھے سارے راز پتا چل نہیں جاتے تو یہ مسٹری  
"ہی رہے گی۔"

رُنین چونک پڑا

"کیا مطلب؟"

مطلب یہ رُنین کے جب تک ہم پہلا صفحہ کتاب کا نہیں پڑھے گے تو ہمیں کہانی کیسے پتا چلی گئی اگر ہم کوئی کتاب  
کھولتے ہیں اور بیچ سے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں تو ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آئی گی یہ ہو کیا رہا ہے یہ کون ہے یہ کیسا ہوا  
"مگر جب ہم پہلا صفحہ شروع کر کے بیچ میں آتے ہیں اس میں سے بھی چھپے ہر راز کو جان لیتے ہیں۔

"ہما گرل سمجھدار ہو گئی۔"

"زندگی آپ کو سمجھدار کر دیتی ہے کوئی بندہ بیوقوف نہیں ہوتا بس خود کو سنبھالنے میں وقت لگا دیتا ہے۔"

"اب لگ رہا میں کسی ماہر نفسیات سے بات کر رہا ہوں۔"

"رُنین فائیک نامی کسی شخص کو جانتے ہو۔"

اب اس بات پہ رُنین کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی اور نیلی آنکھوں کی جگہ اگ رنگ نے لے لی تھی



وہ اپنے کمرے میں پوپ میوزک لگائے، چہرے پہ ماسک لگائے اپنے پیروں پہ نیل پینٹ لگا رہی تھی اسے مری  
آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور ایک ہفتے کی ساری پُر جوشی ہوا میں چلی گئی اب وہ بہت بور ہو رہی تھی اس نے

اپنی امی کو کہا تھا وہ کے مری دیکھنا چاہتی ہے تو انھوں نے کہا دیکھ لینا اب تو ادھر ہی رہنا ہے جدھر کا بھی کہتی امی بعد کا ٹال کر اسے چُپ کروادیتی اور وہ اب بوریت مٹانے کے لیے نیل پالش کارنگ تبدیل کے ساتھ ماسک لگائے بیٹھی مائیکل جیکسن کو سُن رہی تھی

جب اچانک اس کو فون بڑھوا اس نے سامنے پڑا پیس کا بول میں سے ہاتھ ڈال کر چُپ نکال کر اپنے منہ ڈالے اور پھر فون کو دیکھا تو کیس کا انون میج تھا

Looking scary

( بہت ڈروانی لگ رہی ہو )

اس نے میج پڑھا تو اس کے ماتھے پہ بل آگئے دونوں اتنے دنوں سے میج آرہے تھے اس کے اس کا بس حلیہ بتاتا رہتا آج اچھی لگ رہی ہو، آج کچھ زیادہ اچھی، آج بس ٹھیک لگ رہی اور یہ میج تین دن سے آرہے تھے اور وہ چڑ گئی تھیں آج اس نے اس نمبر پہ کال کرنے کا سوچنے کا دم کر لیا

کال ملائی تو فورن ایک ہی نیل پہ فون اٹھا لیا جیسے اسے اسی کی کال کا انتظار رہا تھا "اسلام و علیکم کیسی ہے مس سکیری۔"

"تم کون ہو اور بار بار مجھے میسجز کیوں بھیج رہے ہو۔"

وہ تیزی سے بولی

"ارے یار آپ کانیر ہو بھول گئی وہی ٹال اینڈ ہینڈ سم فائیک ذولفقار!۔"

اس سے فون گرتے گرتے رہ گیا واقعی میں یہ ٹال اینڈ ہینڈ سم اسے کیوں بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا "ہلیو بند تو نہیں کر گئی ہلیو۔"

اس کی آواز پہ وہ دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

"نہیں بند کیا میں نے ویسے آپ کو میرا نمبر کیسے ملا۔"

"آپ کی میاؤ نے دیا۔"

"کیا!۔"

ہاں جب میں نے اسے پکڑا تھا تو اس میں نے چھپکے سے پوچھ لیا تھا کہ اپنی دوست کا نمبر دیں دے اس نے بتایا دیا۔"

وہ پہلے منہ کھولے سنتے رہی پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی

"توبہ ہے کم بونگیا مارا کریں آپ۔"

"آپ لندن سے آئی ہے نا۔"

"! پیپ"

"اُردو خاصی صاف اور اچھی ہے آپ کی۔"

میری امی مجھے سے بات ہی اُردو میں کرتی ہے اور مجھے بھی مجبور کرتی ہے کہ میں انھیں جواب اُردو میں ہی دوں۔

"ان کا کہنا ہمیں اپنی زبان بھولنی نہیں چاہیے ویل بورنگ!۔"

وہ ہنس پڑا

"یہ ماسک کسی خوشی میں لگایا ہے۔"

اس نے اپنے کمرے کے ارد گرد دیکھا پھر کھڑکی کی طرف بڑھی

ایک بات تو بتائیں آپ میرے گھر کے پاس تو نہیں کھڑے ہوئے یا پھر اپنے میرے کمرے میں کمرے لگاوائے۔"

"ہوئے اوگاڈا اگر ایسا ہوا تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گی۔"

وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

"اُف غصہ بھی کتنے سویٹ طریقے سے کرتی ہے آپ۔"

"ہنسے مت بتائیں ابھی پہنچ جاو گی اب کے اس گھر میں اور آپ کو اپنی ہیل سے پیٹوں گی۔"

ہاے ایسا غضب مت کیجیے گا ایک تو آپ کا چہرہ دیکھ کے میرا ہارٹ فیل ہو جانا ہے اور دوسرا جوتی پڑ گئی تو میں تو پکا

"شہید دیکھے میرے امی ابو کا اکلوتا تو نہیں مگر لاڈلا بیٹا ہو ان کو خیال کر لیجیے گا۔"

"اُف اب خبر اور نظر رکھی میرے پر امی کو بتاؤ گی میں اور دیکھنا میری امی آپ کو حشر کریں گی۔"

"یار آپ پہلی ہی کال پہ اتنا غصہ ہو گئی میں تو آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔"

"مگر میں نہیں کرنا چاہتی آپ سے میرے پاس الریڈی بہت سے دوست ہے۔"

اس نے جھوٹ کہا تھا لندن میں کیا زندگی میں بھی ایک دوست نہیں بنا ساری زندگی بلی ہوتی رہی اس لیے تنہائی میوزک کا اپنا ساتھی بنا لیا تھا

"اسے دوستوں میں ایک اور دوست کو بھی ایڈ کر لیجیے بہت اچھا دوست ثابت ہوگا۔"

"واہ پہلی ہی کال میں دوستی! خاصے چھچھوڑے نہیں ہے آپ۔"

اس نے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھا اور ماسک کو پیل کرنے لگی

آپ کی امی نے واقعی آپ کو صحیح ہماری والی اردو سکھائی ہے مگر دوستی تو یونیورسٹی یا کالج کبھی بھی جاتی ہو ایک دن "

"میں ہی ایک ملاقات میں ہو جاتی ہے۔"

ایسے بھی بات نہیں ہے ابو کے ساتھ مل کر کوئی بھی کتاب پڑھتے اسے ڈسکس کرتے اس لیے میرا اتنی بحث "

معبائے والے سٹائل سے امپریس ہو کر بابا میرا اسکول میں آڈیشن کروا رہے ہیں اور آپ کی دوسری بات وہ تو

"اتج فیلو ہوتے ہیں اب میں انکل سے دوستی کرنے سے رہی۔"

وہ ایک ہاتھ سے ماسک کو پیل کر رہی تھی

"ہائے انکل! آپ کو ستائیس سال کا لڑکا انکل لگتا ہے۔"

"نوسال بڑے ہیں آپ مجھ سے میں آٹھارہ سال کی ہوں۔"

"نوسال بڑا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے اور ویسے بھی دوستی کرنے کی بھی تو کوئی عمر نہیں ہوتی۔"

"میرے سے دوستی کر کے کیا ملے گا۔"

"شفق!۔"

امی کی آواز پہ وہ اچھل پڑی اس نے جلدی سے فون بند کیا اور بیڈ پہ پھینکا تین منٹ بعد امی اس کے کمرے میں موجود تھی

"کس سے بات کر رہی تھیں۔"

وہ انھیں دیکھنے لگی پھر بولی

"نہیں کسی سے بھی نہیں آپ کو وہم ہوگا۔"

"مجھے تمہاری آوازیں آرہی تھی شفق!۔"

امی خود سے بولتی رہتی ہوں آپ ہر وقت جیمز بوٹڈ بنی رہتی ہیں اور میں بور ہو رہی ہو مجھے کہی گھمائے پھیراے۔  
"یہ کیا قید کر دیا ہے۔"

"ایک جگہ بھی ٹک جایا کرو شفق!۔"

"مام ایٹم بور نا۔"

"ٹھیک تمہارے بابا سے بات کرتی ہو یا ایک نیا گولف سینٹر کھلا ہے وہاں لے جائے گے تمہیں۔"

\*\*\*\*\*

رُنین اسے دیکھتا رہا پھر بولا

"کون فائیت!۔"

آواز سپاٹ تھی

"وہ جو کوئی بھی ہے اس کا میری ماں سے تعلق ہے اور میں پتا کروا کر رہوں گی۔"

اب رُنین ایک دم حیرانگی کے سمندر میں ڈوب گیا اسے کیسے پتا چلا کہی انھوں نے تو نہیں بتایا کچھ تو ہے جو وہ رُنین کو نہیں بتائیں گی

"ہما تمہیں کیسے پتا چلا۔"

وہ اب جو سر سے اس کا جو س بنا چکی تھی اور پھر سڑانکال کر اسے دیا

"یہ لو۔"

"تمہیں کیسے پتا چلا مجھے یہ بہت پسند ہے۔"

وہ مسکرائی

"میرا بھی فیورٹ ہے لیکن امی کو نہیں پسند تھا تو میں نے امی کے بعد سے پینا چھوڑ دیا۔"

رُنین پینے لگا تو رکھ دیا

"نہیں اب تو میں بھی نہیں پیو گا جب تک تم نہیں پیو گی۔"

وہ ہنس پڑی

محترمہ ہنسے مت اس چکر میں یہ مت بھول جائے گا پرو پوزل کے بارے میں اب آپ کے پاس چھ دن ہے اور "

"جواب ہاں۔"

اب ہما سنیجہ ہو گئی

"رُنین کیا ہاں ضروری ہے۔"

"ہاں کے علاوہ کوئی جواب بنا تو نہیں چاہیے۔"

"میں کسی کو نہیں پسند کرتی۔"

وہ اس کی بات سمجھ کر گھور کر بولی

"میں نے کب کہا؟ کے پسند کرتی ہو پسند کر کے تو دیکھا وا اگر تم کسی کی ہو تو وہ صرف رُنین ذولفقار۔"

وہ ایک دم سُرخ ہو گئی

"زیادہ فری نہ ہوا چھاب جاو تمہارے وہ ڈاکٹر اور اس کی وائف بیٹھے تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

رُنین پہلے دیکھتا رہا پھر ہنس پڑا

لڑکی اس کے سامنے مت بولنا وہ تمہارا منہ نوچ لیتی

"پر میس جزلان کزنز ہے اور پر میس بڑی ہے جبکہ جزلان تو اُنیس سال کا ہے۔"

ہما کو جھٹکا لگا

"!!! کیا"

رُنین کو اپنی زبان کے پھسلنے پر تمیش آیا ایک توجہ سے اس کی طبیعت خراب ہوئی ہے سسٹم ہی ہل کر رہ گیا ہے

"میں بیس سال کی ہوں اور وہ مجھ سے ایک سال چھوٹا ڈاکٹر بن گیا۔"

"میرا مطلب وہ بہت انٹیلیجنٹ ہے۔"

"رُنین پھر بھی بڑی ہی عجیب بات ہے، خیر میں نانو کو دیکھ کر آؤ۔"

"اچھاؤ کو!۔"

وہ رُک گئی

"فائیت کے بارے میں کیسے پتا چلا۔"

ہما خاموش ہو گئی پھر ابھی آتی ہو کا کہہ کر اوپر کی طرف بڑھی اور نیچے آئی تو اس کے ساتھ میں پینٹنگ تھی وہ سمجھ گیا اور اپنی بد احتیاطی پر اسے بہت غصہ آیا اس نے پینٹنگ موڑی تو بھی وہ سمجھ گیا کہ یہ پینٹنگ کس کی ہے اور یہ بنائی کس نے ہے

یہ ہے شاید اور ان کا میری ماما سے کوئی تعلق کے رُنین پتا نہیں کہتے ہوئے عجیب لگتا ہے لیکن نا جانے ان کو دیکھ "کر لگتا ہے جیسے کوئی بہت گہرا تعلق ہے میرا ان سے بہت اپنے اپنے سے محسوس ہوتے ہیں۔"

وہ ٹیبل پہ ان کی تصویر رکھتی ہوئی بولی اور لہجہ اس کا بہت کھویا ہوا تھا

"یہ واقعی میرے بابا سے کچھ ضرورت سے زیادہ خوبصورت ہیں ہے نا رُنین۔"

رُنین عجیب نظروں سے تصویر کو دیکھ رہا تھا پھر اسے اور جب بولا تو آواز میں کرختگی تھی آج جیسے فیصلے کی گھڑی آگئی تھی وہ اسے اتنا تو نہیں مگر کچھ تو بتانا چاہتا تھا اگر وہ شخص ہمارے قریب آنے کو شش کریں تو ہمارے خود سے دور کریں

"میرا چچا ہیں فائیت زولفیقا۔"

ہما کو لگا پورے آسمان اس کے اوپر گرا دیا ہو اور وہ اب شکل سے گرنے لگی رُنین نے اسے تھما

"ہما!۔"

اس نے اس کا چہرہ تھما اور وہ ساکت نظروں سے رُنین کو دیکھ رہی تھی



وہ آج گولف کھیلنے مری ہی بنا ہوا بلیک روز ہوٹل میں گئے شفق بڑی ہی شوق سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس نے آج سفید ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک ٹراؤز رami نے زبردستی گلے میں سٹالر ڈالنے کو کہا اور ساتھ میں کالی زپ والی سویٹر پہنے کو جسے دونوں شفق نے گاڑی کے پیچھے پھینک دیا اور پونی کیے بالوں میں کیپ پہن کر وہ باہر نکلی فہیم صاحب اپنی وینچ کار کسی کو نہیں پارک کرنے کو دیں رہے تھے وہ بہت کانشس تھے کار کے بڑے میں اور خاصی کرونیٹی کار کا تو معاملہ ہی اور ہے اس لیے وہ تو چلے گئے پارکنگ کرنے جبکہ شفق ریسپشن لیڈیا آگئی وہ اس خوبصورت ہوٹل کو دیکھ رہی تھی جہاں ہر طرف پینٹنگز کے ساتھ ہر قسم کے پھول تھے ہر رنگ کے دیواروں میں کبھی ٹیبل میں کبھی زمین میں ایک منٹ کے لیے تو شفق کو لگا وہ کسی ہوٹل میں نہیں فداور شاپ میں گھس گئی ہو

"مے آئی ہلیپ یو میم!"

وہ چونکہ کمرٹی اور اس نے دیکھا ایک بلیک یونی فورم میں اپنے نام کے ساتھ روز لگائے کھڑی اس کی منتظر تھی

"جی یہاں گولف سینٹر کدھر ہے۔"

"لفیٹ سائڈ کے اس پاڑا اگر آپ کا ممبر شپ کارڈ ہے پہلے یہاں سے گولف کا سامان اور کار کی چابی لے لے پھر جائے اگر نہیں بنا تو ہمارے پاس آئے ہم آپ کو بنا دیتے ہیں۔"

"نہیں ٹھیک ہے میرے فادر آجائے گے تب تک ویٹ کرتی ہو مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتا۔"

وہ ہلکے سا مسکرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

"ویسے یہ اتنی پھولوں لگتا دنیا جہاں کے پھول یہاں آگئے ہو۔"

"سر کو بہت محبت ہے پھولوں سے ہر روز نیا پھول لگاتے ہیں اور ہر ور کر کو ڈیلی بیسیس پہ ایک پھول لگوانے کو کہتے ہیں پھول ان کی کمزوری اور طاقت دونوں ہے۔"

"اچھا واو!"

وہ جسمین کو چھوتے ہوئے بولی جو دیوار پہ خوبصورت نقش بن کر لگی تھی۔

وہ ببل گم چبا کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگی جب کسی کی آواز پر اچھلی

"زہے نصیب آپ تو ایک کال کے کمال سے میرے ہوٹل پہنچ گئی کیا بات ہے۔"

وہ ڈر کر مڑی تو اس نے دیکھا وہ فائیک ہی تھا جو بلیک سوٹ میں بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا اور بہت ہی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا

"آپ! یہاں کیا کر رہے ہیں۔"

وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

"زیادہ تو مت بنے مس فہیم میرے ہوٹل میں آ کر آپ بن رہی ہے۔" وہ اپنی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے بولا

"یہ اتنا بڑا ہوٹل آپ کا ہے۔"

وہ منہ کھولے اس ہوٹل کو دیکھ رہی تھی یہ بندہ تو بہت امیر ہے۔

"منہ بند کریں ورنہ مکھی چلی جائے گی۔"

وہ شرارت سے بولا

"اُف تو یہ بلیک روز آپ کو ہوٹل ہے۔"

"جی میری اتنی محبت اور محنت سے بنایا ہوٹل ہے آپ ویسے میرے سے ملنے آئی ہیں مجھے منانے کے لیے۔"

"میں آپ کو بھلا کیوں مناؤں گی۔"

وہ ابرو اچکاتے ہوئے بولی

"وہ کل کال کاٹ دیں تھی۔"

اس نے ہلکی سی گھوری شفق کو دکھائی

"ہاں تو! آپ نے نالازمی امی سے پٹوا دینا تھا۔"

"یار میں تو بات ہی کر رہا تھا۔"

"امی کو لڑکوں کے ساتھ میرا بات کرنا نہیں پسند بابا کو بھی زبردستی کہا لندن سے یہاں شفٹ ہوئے ماحول

خراب ہیں بابا لبرل ہیں مگر امی!۔"

اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا

"ہی ہی بروان بچے ہونا اس لیے۔"

"میرا رنگ بروان نہیں ہے۔"

وہ گھورتے ہوئے کہنے لگی

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"

"میرے ابو آگئے ہیں۔"

وہ بول کر فہیم صاحب کی طرف بڑھی جبکہ فائیک مڑ کر اسے جانتا ہوا دیکھنے لگا اس کی آگ رنگ آنکھیں اس وقت سلور کلر معلوم ہو رہی تھی اس کی آنکھوں میں الگ رنگ آتے تھے اس کی احساسات سے ملتے تھے یہ ہی خاصیت تھی اس کی

"چاچو!۔"

فائیک چونکہ اور جو ہوٹل کے شینلیر سے لٹک کر اسے دیکھ رہا تھا فائیک نے دیکھا کہی شفق کو تو نہیں نظر آ رہا "تم اوپر کیا کر رہے ہو نیچے آؤ۔"

"ڈونٹ ویری چاچو کوئی مجھے دیکھ نہیں رہا ویسے شی از کیوٹ!۔"

فائیک کے چہرے پہ شرارت بھری مسکراہٹ آگئی

"اُتر جاو ملو اتنا ہو اس سے۔"

"اوکے۔"

رُنین تیزی سے اُترا اور فائیک نے اسے اُٹھایا

"کام کر لیا تم نے۔"

"یا بہت ہی بیکار کتاب تھی۔"

"اونو! پھر تم دوسرا ریٹر ٹرائی کرو۔"

وہ اسے ساتھ لیے کر چلنے لگا کے شفق جو ڈیٹیلز سے بور ہو گئی تو فہیم صاحب نے کہا وہ جا کر دیکھ آئے اجازت ملنے پر

وہ اس طرف آئی جہاں فائیک کے ساتھ ایک خوبصورت بچہ تھا شاہد پانچ چھ سال کا بچہ تھا

اور اس کی آنکھیں بڑی پیاری تھی باقی کے نقش ہلکے ہلکے فائیک سے ملتے تھے

وہ دونوں کوئی گفتگو کر رہے تھے کہ شفق چلتے ہوئے ناچا پتے ہوئے بھی آگئی  
 "یہ ہینڈ سم بوئی کون ہے؟"

شفق کو بچے اچھے لگتے تھے اور خوبصورت بچے تو بہت زیادہ اس لیے وہ رُنین کے پاس آنے پہ خود کو روک نہیں  
 پائی تھی

"دیکھا چاچو لڑکیاں مجھ پہ مرتی ہیں۔"

اس کی بات پر شفق کھلکھلا کر ہنس پڑی فائیک نے گھوری دکھائی مگر لبوں پہ اس کے بھی مسکراہٹ تھی

"تو یہ آپ کا بھتیجا ہے ویسے دیکھنے میں تو باپ بیٹا لگ رہے ہیں۔"

فائیک نے مسکرا کر رُنین کو دیکھا جو ارد گرد سے بے نیاز شفق کو معصومیت سے دیکھ رہا تھا اور پھر تھمز آپ دیا فائیک  
 کو ہنسی آئی اُف

"ہاں تو میرا بیٹا ہی ہے یہ۔"

"مسٹر اوئر کیا مجھے اپنے ہوٹل کے ڈیٹیلز نہیں دیں گے۔"

فائیک نے رُنین کو دیکھا رُنین اترنے لگا

"مجھے بھوک لگ رہی ہے تو میں کیفے جا رہا ہوں۔"

شفق نے اس کے کالے بال بگاڑے وہ مسکرا کر چل پڑا

"چلے مس فہیم!۔"

وہ پُرشوق نظروں سے شفق کو دیکھ رہا تھا

"جی مسٹر زولفیقار!۔"

وہ ساتھ چلنے لگے جبکہ رُنین نے مڑ کر انھیں دیکھا تو چہرے پہ بڑی ہی گہری مسکان آگئی

\*\*\*\*\*

ہمانے اپنی گردن کو پکڑا اسے لگا رہا تھا کوئی اس کے گلے کو زور سے دبا رہا ہے اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا چہرہ لٹے

کے مانند سفید ہوتا جا رہا تھا رُنین اس کو پکڑا کر تیزی سے بولنے لگا

"ہما!۔"

ہما کو لگا بس وہ گئی اب اس نے رُننیں کو ہاتھ ہٹایا لیکن رُننیں نے اسے پھر پکڑا اور اس کو چیک کرنے لگا  
"ہما بولو تو صحیح!! ایٹم سوری ایجنل کھولو۔"

ہما اس کو تیزی سے ہٹا کر سنگ کی طرف بڑھی اور وامیٹ کرنے لگی رُننیں نے مڑ کر دیکھا وہ جھکی ہوئی تھی  
"ہما!!! او خدا یہ کیا کہہ دیا میں نے۔"

وہ اس کی طرف بڑھا ہی تھا ایک دم رُک گیا ہما خون کی الٹیا کر رہی تھی ایک دم جیسے ہر گھڑی ٹہر گئی تھی ہر پل جیسے  
تھم چکا تھا سانس بھی اس نے ہمت کر کے ہما کا کندھا پکڑا اور مڑا ہما بالکل بے ہوش ہونے والی تھی رُننیں نے  
اسے پکڑا ہما نے سہارے کے لیے رُننیں کے سینے پہ سر رکھ دیا اور ہما نے بے ہوش ہونے سے پہلے بولا تھا  
"رُننیں میں تم سے بہت پیار کرتی ہو میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی۔"  
اور رُننیں بالکل خاموش تھایانی بدشگنی شروع ہو چکی تھی

\*\*\*\*\*

اس کی آنکھ کھلی اس نے خود کو نرم بستر کے بجائے صوفے پہ پایا وہ تیزی سے اٹھی اس نے ارد گرد دیکھا  
وہ لاونج میں ہی تھی۔

"اسے یاد پڑتا تھا کہ رُننیں نے کہا تھا فائیک اس کا چچا ہے اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی تھی یانی جو کچھ پاسٹ میں  
ہوا تھا جواب اس کے ساتھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں رُننیں کو ضرور علم ہے اور نانو!۔"  
وہ تیزی سے اٹھ کر ان کے پاس بھاگی اور دروازہ کھولا دیکھا تو وہ کھڑی اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ رہی تھی بلکہ دیکھ  
نہیں رہی تھی گھور رہی تھی ایک منٹ کے لیے ہما جیسے ڈر گئی تھی رُننیں کو بلوانے کے لیے اس نے جلدی سے اپنا  
فون ڈھونڈنا چاہا کہ کبھی مل نہیں رہا تھا یاد کرنے پہ بھی اسے نہیں ملا وہ اپنے کمرے میں جانے لگی جب دیکھا ٹیبیل  
پہ پیٹنگ پڑی تھی فائیک زولفیکار کی پیٹنگ اس نے جلدی سے اٹھائی  
اور اوپر کی طرف جانے لگی جب اس نے دیکھا دروازہ  
پہ ناک ہوئی تھی اسے لگا رُننیں ہو گا تو وہ تیزی سے پیٹنگ سائنڈ پہ رکھ کر اپنے حلیہ دیکھ کر آگئے بڑھی ہی تھی کے

اسے کے سامنے ایسا لگا تھا کوئی چیز تھی یا شاید کسی کی ٹانگیں جو اسے گرانے والی تھی لیکن اس نے پھرتی سے سائڈ ٹیبل کو خاصا اونچا تھا اسے تھام لیا اور بچ گئی اس نیچے دیکھا لیکن کچھ نہ پا کر اسے کے اندر سرد لہر دوڑی مڑ کر دیکھا دروازے پہ پھر دستک ہوئی تھی اس نے جا کر تیزی سے دروازہ کھولا تو غالیا کو دیکھ کر اس کا ڈر کچھ کم ہوا اور اس نے اپنے چہرے کے تاثرات پہ قابو پایا

"او غالیا کیسی ہو! کب آئی تم واپس۔"

وہ ہلکے سا مسکرائی

"بس وہ امی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو ماموں ہمیں لینے آئے تھے امی کو ہو سٹیٹل آڈیٹ کر لیا تھا میں کیا اندر آ سکتی ہوں ہما آپی۔"

"ہاں کیوں نہیں اندر آؤ۔"

"نانو کا سنا میں نے بہت زیادہ افسوس ہوا ہما آپی آپ ویسے اکیلے کیسے رہ رہی ہے۔"

وہ ان کو دُکھ بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی اور ہما کو سمجھ نہیں آئی کیا بولے وہ بس ایسے ہی دیکھتی رہی پھر ہلکے سا مسکرائی

"آؤ اندر ناشتہ کرو گی میں ابھی اُٹھی ہوں۔"

وہ ساتھ چلنے لگی پھر ایک دم رُک گئی

"غالیا تم چلو میں ابھی زرا منہ دھو آؤ ویسے نیند چھائی ہوئی ہے۔"

"ٹھیک ہے میں لاؤنج میں ویٹ کر لیتی ہوں۔"

اس نے کہا اور ہما نے تیزی سے مڑ کر نانو کے کمرے کا رخ کیا

اور دروازہ کھولا دیکھا وہ ابھی تک سٹل بیٹھی ہوئی تھی مگر آنسو ان کے چہرے کو بگھو چکے تھے اور وہ

کہے جا رہی تھی

"میں نے ٹھیک نہیں کیا شفق میں نے واقعی ٹھیک نہیں کیا تمہارے ساتھ کوئی ماں بھلا ایسا کر سکتی ہے دشمن بھی ایسا بُرا نہ چاہیے میں نے واقعی بہت غلط کیا تمہارا وعدہ پورا کروں گی ہما کو اس کے باپ سے ملواؤں گی میں قبول کر لو

گی اسے بس ایک بار آ جاؤ۔"

اور ہمانے وحشت زدہ ہو کر وہ زمین پہ ڈھے گئی

یانی جس جواب کے وہ تلاش میں تھی وہ جواب اس کو مل گیا وہ فائیت زولفیقار کی بیٹی ہے وہ ریحان کی بیٹی نہیں ہے

وہ اسے ان ڈور سویمنگ ایڈریالے گیا لیکن وہ ٹائمنگ کے باعث بند تھا مگر کھڑکھیاں کھلی ہوئی تھی جس سے ہلکی ہلکی روشنی کمرے میں پڑ رہی تھی دیواروں میں خوبصورت پینٹنگ کے ساتھ ساتھ جسمین کے پھول لگے ہوئے تھے وہ چلتے ہوئے وہاں قریب آئی اور دیکھنے لگی

"یہ کیا پول بند ہے۔"

وہ مڑ کر فائیت کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"ہاں پول بند ہے کیونکہ ٹائمنگ نہیں ہے۔"

"اور باہر کا کیوں کھلا ہے؟"

"وہ تو ویسے پبلک کے لیے ہے یہ تو لیڈیز کے استعمال میں آتا اور خاص کر گرم پانی جنہوں نے یوز کرنا ہوتا وہ یہ جگہ یوز کرتے ہیں۔"

"اواچھا!۔"

"ویسے بہت زبردست ایڈریالے ہیں آپ جیسے لندن اور پیرس کے ہوٹلز نہیں ہوتے ویسے ہی کانسیٹ بنایا ہے اور جگہ بھی ایسے لگ رہی ہے۔"

"بس میں ٹریول کرتا ہوں آئیڈیاز لیتا ہوں خود کا تو دماغ نہیں ہے نامیرا۔"

"ارے اتنا بھی کیا بلکہ اس سے زیادہ اچھا بنایا ہے۔"

"خیر چھوڑے آئے آپ کو لائبریری دکھاتا ہوں اپنی فرینڈز کو بھی بلائے گا ادھر۔"

"چھوڑے بکس بورنگ اتنے بکس دیکھو گی سر چکڑا جائے گا اور رہی بات فرینڈز کی میری کوئی فرینڈ نہیں ہے ادھر

بھی نہیں تھا

وہ ہنس پڑا

"سب دیکھ لیا اب باہر ہی رہتا ہے۔"

"نہیں ابھی بہت کچھ رہتا۔"

"بابا انتظار کر رہے ہو گے چلتے ہیں۔"

وہ سر ہلا کر اس کے ساتھ باہر چلنے لگا

"ویسے بکس پڑھتی ہیں آپ!۔"

"بابا کے ساتھ ویسے اکیلے بالکل نہیں بور ہوتی ہوں پتا نہیں لوگ کیسے پڑھ لیتے ہاں تبصرہ اور بحث کرنا پسند ہے مجھے

ڈسکشن کرتے وقت مزہ آتا ہے ایسے نہیں میرا شوق تو صرف ایک ہے میوزک سناؤ وہ بھی پاپ اور انسٹرومنٹ بجانا

میرا فیورٹ کام ہے۔"

"واو داس گریٹ تو میرے سامنے ایک میوزیشن کھڑی ہے۔"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔"

وہ چھینپ گئی

"ویسے میوزیشن سے یاد آیا میرے یہاں تھیٹر ہے ایک نیچے اور دوسرا روٹ ٹاپ پہ آئے آپ کو دکھاتا ہوں ویسے

آپ پر فام کر سکتی ہیں۔"

وہ اسے دیکھنے لگی تو اداسی سے مسکرائی

"نہیں مجھے اپنی امی سے مار نہیں کھانی پہلے ہی بہت پڑی ہے اس بات پہ۔"

"ارے کیوں؟۔"

"میں میوزک کی بہت زیادہ دیوانہ تھی اور میری امی بہت زیادہ ریلیجس ہیں انھیں یہ سب پسند نہیں ہے اور میں تو

اس وقت انھیں سخت زہر لگتی ہوں جب میں سنگنگ کر رہی ہوں خیر ایک دن اوڈیشن دینے گی ایسے میری کلاس

فیلو نے بہت فورس کیا تھا تو میں نے ٹرائی مار لیا اور میں سلیکٹ ہو گئی میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا آپ کو پتا

ہے میں مائیکل جیکسن سے بھی مل سکتی تھی لیکن می نے خیر۔۔۔ مجھ سے سارے میوزکل چیزیں چھیننے لگے مجھے



ڈانٹا ابو سے بھی ڈانٹ پروائی اور میں گروانڈ ڈر ہی دس دن کے لیے اور میرے اس بڑھتے شوق کو دیکھتی ہی انھوں نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا۔"

"ارے یہ کیسی بات ہوئی بھلا پرنس کو اپنے بچوں کی خواہشات کا احترام کرنا چاہیے آپ اپنے سب سے بڑے ٹیلنٹ کو چھپا کر ہمیں ایک اچھے سنگر سے محروم کر رہی ہے۔"

فائیتک اس کا جوش بڑھا رہا تھا وہ مزید اس دکنے لگی پھر سر جھٹک کر کوریڈور میں دیواروں پہ لگے پھول اس کی توجہ کا مرکز بنا

"آپ کا پورا ہوٹل پھولوں کی دکان ہی ہر جگہ پھول ہی پھول لگتا ہے آپ نے پوری دنیا کے پھولوں اپنے اس ہوٹل میں لگا لیے ہیں اور نام بھی آپ نے بلیک روز رکھا اس سے آپ کا پھولوں سے بے پناہ عشق ظاہر ہوتا ہے وہ آپ کی ور کر بھی یہی کہہ رہے تھی۔"

"پھولوں سے ایک الگ سی محبت ہے بلکہ پھول تو ہے ہی محبت کی علامت، زندگی کے ہر خوشی غم میں آپ کے ساتھ ہوتے ہیں آپ پیدا ہوتے ہو لوگ آپ کے لیے پھول لاتے ہیں، آپ مرتے ہو آپ کے قبر پہ پھول چڑھانے آتے ہیں، آپ بیمار ہوتے ہو آپ کی سالگرہ ہوتی ہے یا کچھ بھی پھول محبت کا اظہار ہے آپ کی زندگی میں رنگ بڑھتا ہے اور یہ احساس دلاتا دوسرے کو کے چاہیے کچھ بھی ہو پھولوں کی طرح ہم بھی آپ کی زندگی میں خوشبو اور رنگ بھر دیں گے اور یہ ہماری محبت کا اظہار ہے اور اس ہوٹل کو میں نے اتنی محبت اور محنت سے بنایا ہے تو بس یہ پھول مجھے میری محبت اور محنت یاد دلاتی رہی گی خیر بہت ڈیپ باتیں ہوگی ویسے آپ آئے انسان کو اپنی محبت سے بھاگنا نہیں چاہی اگر کی ہے تو ڈرنا کیا میوزک آپ کو خواب ہے اور خوابوں سے بھاگنا نہیں چاہیے۔"

وہ فائیتک زولفیتار کے شیرے لہجے اور خوبصورت الفاظ میں کھو گئی تھی آج تک شاہد کوئی اتنا خوبصورت نہیں بولتا ہوگا شفق کے دل کو کچھ ہوا اس نے فائیتک کے چہرے سے بے اختیار نظریں پھیری

"آئے گولف سینٹر دکھاتا ہوں ویسے آپ کو گولف کھیلنے آتی ہے۔"

وہ پوچھ رہا تھا اور وہ اس کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

ہما جلدی سے اٹھی اور ان کے پاس آئی

"آپ نے ابھی کیا کہا تھا!"

وہ ہما کی بات بے اختیار چونک کر اسے دیکھا اور پھر گھبرا گئی

"کلک کون سی بات!"

"ابھی آپ کہہ رہی تھی شفق میں تمہیں اس سے ملا دوں گی پلیر تم واپس آ جاؤ۔"

"نہیں میں نے کچھ نہیں کہا تم کون ہو اور میرے گھر میں کیا کر رہی ہو۔"

وہ حشت زدہ نظر آنے لگی

"اور کسی کو بلانے کا کہہ رہی تھی آپ کون ہے وہ جسے بلا کر ماما واپس آ جائے گے۔"

اس نے ان کے کندھے کو ہاتھ لگایا جسے انھوں نے جھٹکا

"تم کیا کہہ رہی ہو اور ماما کون؟"

"نانو میری بات سُننے میں آپ کی نواسی ہما اور ماما کدھر ہے کیا ہوا آپ آئی کہاں سے ہیں۔"

کہی سوال اس کے دماغ میں تھے جن کے جواب وہ جانا چاہتی تھی ہر ایک راز میں سوراخ تھے ایک راز کھلتا تو کہی راز

اور کہی سوال اس کے سامنے آ جاتے اسے لگتا وہ کسی گیم کی دُنیا میں آ گئی تھی جہاں ہر ایک لیول کو ہل کر ناکھڑا کرنا ہر

لیول پچھلے لیول سے مشکل تھا یہ کیسی گھڑی تھی جو اس پر آ گئی تھی کاش اس کی ماما یا نانو اس سے کچھ نہ چھپاتی

"تم کون ہو اور میری نواسی ہما تو بہت چھوٹی ہے ابھی تو صرف چھ ماہ کی ہے۔"

ہما سمجھ گئی انھیں کیا ہوا ایک سائیکولوجی کی سٹوڈنٹ ہونے کے ناطے اتنا تو جان گئی تھی ان کی میمیری لاسٹ ہو گئی

ہے اور پھر ایک اور بات نانو کو تو اس نے خود چیک کیا تھا وہ مر گئی تھی انھیں دفن بھی کیا لوگ بھی آئے ایک

منٹ نانو کو اس نے صرف اس وقت دیکھا تھا مرتے ہوئے اس کے بعد اسے کچھ ہوش نہیں تھا اور غسل بھی شاہد

کیس نے دیا تھا زلنین بھی موجود نہیں تھا یہ راز جانا تھا آیا نانو مری ہے یا یہ کوئی بہر و پیا ہے بہت سوچ سمجھ کر ہر

کام کرنا تھا

"اچھا ٹھیک ہے میں آپ کی مدد کروں گی کے آپ کی بیٹی واپس آ جائے ایسا کون سا شخص ہے جس سے وہ واپس

آجائے گی۔"

اس نے آپ ان سے پیار سے پوچھا

"تم سچ کہہ رہی ہونا!۔"

"میرا وعدہ آپ سے میرا ایک دوست ہے وہ پولیس میں ہے وہ آپ کی ضرور مدد کریں گا آپ کی بیٹی اور نواسی کو

ڈھونڈنے میں ویسے گئی کہاں ہے وہ۔"

وہ اب سمجھداری سے ان سے پوچھنے لگی

"وہ بھاگ گئی میں اسے دودھ دینے آئی تھی وہ غائب تھی وہ کہہ رہی تھی امی میں بھاگ جاؤں گی اس بچی کو اس کے

باپ سے محروم نہیں کر سکتی۔"

"کون ہے بچی کا باپ؟۔"

اس کا دل رکنابند ہو گیا

"وہی ہوٹل کا مالک جادو ٹرو نے کرنے والا میں اب بھی نہیں مانتی لیکن اس کی خاطر مان جاؤ گی۔"

"کون سا ہوٹل۔"

"ادھر ہی ہے۔"

"نام کیا ہے؟۔"

ہمانے لب دبا لیے

"نام نہیں یاد!۔"

ہمانے پہلے تو سوچا پہلے قبرستان میں جا کر تصدیق کریں وہ گئی بھی نہیں اور ایسا کوئی موقعہ ہی نہیں ملا کہ وہ جاسکتی

سارا سچ تو وہی پتا چل جائے گا

اور اسے یاد آیا غالبا بھی باہر اس کا انتظار کر رہی تھی وہ انھیں آرام کرنے کا کہہ کر اٹھی

"تم لے تو آؤ گی نا!۔"

"آپ فکر نہ کریں نام تو یاد ہے اس کو میں ڈھونڈنا چاہتی ہوں۔"

"وہ ادھر نہیں ہے۔"

"اچھا نام کیا ہے۔"

"فائیت زولفقار!۔"

ہمانے دل تھام لیا اس سے حضم کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ کیا ناجائز ہے ایسے کیسے ہو سکتا اور ماما ماما آخر ایسا کیوں کریں گی اللہ وہ ایسی نہ ہوں بس کچھ بھی ہو جائے بیشک ماما کی شادی ہوئی ہو لیکن ایسا نہ ہوا ہو وہ سہ نہیں پائی گئی اب جو کچھ بتائے گا وہ رُنین اور یہ تب ہو گا جب وہ اس کی بیوی بنے گی

\*\*\*\*\*

"ام غایا!۔"

ہما باہر آئی اسے دیکھا جو ٹی وی لاونج میں بیٹھی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی ہما کے کہنے پر فوراً اُٹھی

"آپ نے تو دیر کر دی۔"

"ہاں سوری بس مجھے ابھی کہی نکلتا اگر آپ مائنڈ نہ کرو اصل میں تھوڑے سے مسئلہ ہو گیا ہے میں جانتی ہوں پہلے بھی ایسے ہی کہا تھا اور آپ کو آنے کا وعدہ کیا تھا مگر میں آنہیں سکی تھی اب بھی کہہ رہی ہو فارغ ہوئی تو ضرور آپ کے گھر آو گی بس آپ اپنا مجھے اڈریس دیں دوں۔"

"کوئی بات نہیں آپ آرام سے کام کریں میں تو ویسے ہی آئی تھی اب تو ادھر ہی ہوں ملتے رہے گے امی سوری تھی سوچا آپ سے مل لو آپ بھی اکیلی تھی۔"

ہمانے مسکرا کر اس کے گال تھپ تھپائے

"بہت شکریہ سوٹی آؤ میں آپ کو باہر چھوڑ دوں سوری کچھ پینے کو بھی نہیم دیا۔"

"آپی ایسے تو نہ کہے میں سمجھ سکتی ہوں ویسے زیادہ سرلیس معاملہ تو نہیں ہے۔"

وہ نرمی سے پوچھنے لگی

"نہیں نہیں کوئی زیادہ نہیں بس ضروری کام یاد آ گیا تھا

"اچھا اپنی امی کو سلام دینا اور بولنا میں ضرور آو گی۔"

"جی ضرور! اللہ حافظ۔"

ہما کو کچھ یاد آیا اس کی امی سے بھی کچھ پتا چل سکتا ہے لیکن فل حال یہ نانو کا کوئی مسئلہ حل کرنا ہے وہ سوچتے ہوئے اس سے مل کر دروازہ بند کرنے لگی جب کسی نے ہاتھ رکھا اس نے دیکھا رُنین کا ہاتھ اس نے جلدی سے کھلا وہ اس وقت یونی فورم میں ملبوس ہینڈ سم لگ رہا تھا اور گلاس اتارے ہوئے اسے دیکھنے لگا

"اسلام و علیکم کون تھی یہ؟"

"ماما کی دوست کی بیٹی تھی اندر آئے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔"

ہما سنبج دگی سے بولی

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو طبیعت کیسی ہے؟"

وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولا ہما نے دروازہ بند کیا

اور رُنین کا ہاتھ پکڑا رُنین نے حیرت سے اسے دیکھا وہ اسے لے کر چلنے لگی اور اسے نیچے کے بجائے سڑھیوں کی طرف بڑھی

"ہما کیا ہوا بتاؤ تو۔"

رُنین نے ہاتھوں سے کھینچ کر روکنا چاہا لیکن وہ نفی میں سر ہلا کر چلنے لگی

"بولو تو سہی ہوا کیا ہے۔"

وہ پریشان ہو گیا وہ اس اپنے کمرے میں لے گئی اور دروازہ بند کیا

"ہما ادھر دیکھو ہوا کیا ہے ادھر کیوں لائی ہو اور وہ کدھر ہے سب ٹھیک تو ہے نا۔"

ہما نے اپنے منہ ہاتھوں میں چھپا لیا اور نیچے بیٹھ گئی رُنین کا دماغ بھک سے اڑھ گیا

"ہما!۔"

وہ جلدی سے نیچے جھکا اور اس کا ہاتھ ہٹایا تو پریشان ہو گیا وہ رو رہی تھی وہ بھی لب دبا کر اپنی سسکیوں کو روک رہی تھی

"تمہیں ہوا کیا ہے ایسے اچانک سب ٹھیک تو ہے نا کوئی آیا تھا کیا ہوا تھا۔"

اس نے ہمارے گال صاف کیے اس نے بولنا شروع کیا تو لہجہ بھاری تھا

"مجھے آپ اپنے چاچو کا پتا دیں سکتے ہیں۔"

وہ ٹہر گیا اسے لگا وہ پتھر کا ہو چکا ہے۔

"میں کچھ کہہ رہی ہو رُنین مجھے فائیک زولفیکار کا پتا لگ سکتا۔"

رُنین کے تاثرات عجیب ہو گئے

"کیا ہوا بتاؤ کچھ ہوا ہے۔"

اس نے ہمارا ہاتھ پکڑا

"آپ مجھے بتاتے کیوں نہیں ہے۔"

"مجھے نہیں پتا میرا ان سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے وہ ایک اچھے انسان نہیں ہیں ہمارا پتا نہیں زندہ ہے کہ نہیں۔"

"ایسے مت کہے !۔"

اس کا دل درد سے بھر رہا تھا پتا نہیں رُنین کو دیکھ کر وہ کمزور پڑ جاتی تھی وہ واقعی کسی کے سامنے نہیں روئی تھی مگر

رُنین اس کی اندر کی کمزور لڑکی کو باہر لے آتا تھا

"میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ہمارا بتاؤ کیا انھوں نے کچھ کہا ہے۔"

اس کا اشارہ نانو کی طرف تھا ہمارے اپنے منہ پہ ہاتھ کر اپنے گیلے گال صاف کیے

"آپ کو کچھ آئیڈیا ہو گا رُنین وہ بہت اہم ہیں ان کی وجہ سے سب کچھ جان سکو گی۔"

"وہ نہیں ہیں اچھے میں کہہ رہا ہوں وہ ایک دُنیا کسب سے گھٹیا اور زلیل آدمی ہے۔"

رُنین آپ کی بار غصے اور نفرت سے بولا ہمارا ایک منٹ کے لیے ساکت ہو گئی

"آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔"

وہ اسے دیکھنے لگی جواب اُٹھ گیا تھا اور اپنے بے اختیار ہونے پہ سر پہ ہاتھ رکھ رہا تھا وہ اپنے دکھ بھول کر رُنین کی

نفرت کو اپنے جسم میں محسوس کر رہی تھی ہمارا محسوس ہوا اس کا جسم جل رہا ہے

"ایم سوری ہمارے تم پر چلایا لیکن وہ واقعی ایک اچھا انسان نہیں ہے اور میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میں تمہیں ہر

مصیبت اور بلا سے دور رکھنا چاہتا ہوں اور فائیت زولفیتار کسی مصیبت سے کم نہیں ہے۔"

وہ خود کو کمپوز کر کے دوبارہ اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑا جو ساکت نظروں سے دیکھ رہی تھی

"آپ کو اپنے چچا سے نفرت کیوں ہے؟"

رُنین نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی

"بولیے رُنین! کیوں ہے۔"

"پتا نہیں۔"

"پتا نہیں؟ ایسے کیسے پتا نہیں! نفرت کی کوئی توجہ ہوتی ایسی کیا بات ہے جو آپ کو میرے باپ سے نفرت ہیں۔"

اس کا یہ کہنا تھا اور رُنین کو لگا کسی نے اس کے جسم کو ٹھنڈا کر دیا ہوں اور وہ بالکل ساکت ہما کی بات کو سُن رہا تھا

"باپ"

وہ اسے گولف سینٹر لے آیا جہاں ہر طرف گریزی لاش پش لان کے ساتھ ٹھنڈی ہواؤں کا جھونکا دل کو بھلا لگ رہا تھا شفق اپنی کپ اُتار کر بازو سینے پہ باندھے

ماحول کو اپنے آنکھوں میں جذب کر رہی تھی جبکہ فائیت کی نظریں اس کے بروان بالوں کی طرف تھی جو پونی میں بندھے ہواؤں کے باعث اس کے چہرے کے ساتھ ساتھ فائیت کے بازو کو چھو رہی تھی بیشک فائیت نے کوٹ پہنا ہوا تھا لیکن وہ ان زلفوں کو اپنے رگوں میں محسوس کر رہا تھا بات عجیب سی تھی لیکن تھی اس کی فلاسفی

وہ مڑی اور اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی

"بہت اچھا ہے۔"

فائیت نے اپنے بھنویں کھینچی اور دلچسپ مسکراہٹ اس کے لبوں پہ کھیلی جا رہی تھی

"بس اچھا!! آپ کے منہ سے تو یہ نہیں سُنا چاہتا تھا۔"

وہ ہلکہ سا ہنسی

آئی مین بہت زبردست ہے لو کیشن بھی پرفیکٹ ہے اب سیچپلس ہوں کیا کہوں میں ایتم سوری ویسے یہ جگہ واقعی "تعریف کے مستحق ہے۔"

وہ ہنسنا شروع ہو گیا

"ارے میں مزاق کر رہا ہوں آپ سرلیس ہو گئی ویسے آپ کے ابو نہیں آئے۔"

"بابا کا تو پتا ہے نا آپ کو ہر چیز کی اشورٹی چاہتے ہیں پوچھ گچھ ڈیٹیل میں کر رہے ہو گے۔"

"ایک سکینڈ میں گولف کی چیزیں لے آؤ۔"

اسے دو سکینڈ لگے چٹکی بجاتے ہوئے اور بیگ حاضر تھا یہ چیز شفق نے نہیں دیکھی تھی جب مڑی تو فائیک کو کھڑے ہوئے اور ہاتھ میں گولف بیگ پکڑے پایا تو اس کا منہ کھل گیا

"آپ اسے کب لائے!۔"

"ہی ہی میجیک!۔"

وہ مزے سے بولا اور چلنے لگا

"نہیں سرلیسلی آپ نے یہ کیسے کیا! کیا آپ مجیشن ہیں، او وا! آپ مجھے سکھائیں گے۔"

"مزاق کر رہا ہوں ابھی میرا بندہ پیچھے تھا اس نے پکڑا ہوا تھا۔"

"میں نے تو نہیں دیکھا آپ واقعی سچ کہہ رہے۔"

وہ مڑتے ہوئے دیکھنے لگی ان دونوں کے علاوہ یہاں کوئی نہیں تھا

"وہ بندہ چلا گیا ہے آپ آئے آپ گولف کھیلنے آتی ہیں۔"

فائیک کی آواز پہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

"ہاں آتی ہے تھوڑی بہت!۔"

"چلے اچھا ہے آئے آپ کو نمبر فائیو والے کورس میں لیے کر جاتا ہوں۔"

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※



"باپ!۔"

ہمانے اپنے لب دبائے اسے اتنی جلدی انکشاف نہیں کرنا چاہیے تھا

"ہمایہ تم نے کیا کہا ہے زرا ایک بار پھر کہنا۔"

رُننیں اتنا زیادہ وحشت زدہ لگ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کریں ہما اس سے دور ہو جائے گی اور وہ مر کر بھی

ایسا ہونا نہیں دیں گا

تمہیں یہ جس نے بھی کہا یہ بکواس ہے تم ان کی بیٹی نہیں ہو ان کی تو شادی ہی نہیں ہوئی اور تمہاری مدر کی امریکہ "میں رہتی تھی۔"

"نانو نے کہی ہے یہ بات"

"وہ مجھے نانو لگ بھی نہیں رہی ہما نانو مر چکی ہیں مجھے یہ کوئی بہرہ دیا ہوگی بہتر ہے انہیں نکالوا انہیں۔"

"رُننیں!۔"

وہ شاکل انداز میں اسے دیکھ رہی تھی

"رُننیں!۔"

اچانک رُننیں کو پتا نہیں کیا ہوا تھا اس نے ڈیسک کو زور سے ٹھوکر ماری

"وہ تمہارا باپ نہیں ہے۔"

وہ ایسے لہجے میں بولا تھا کہ ہما کا جسم کانپ گیا تھا یہ لہجہ تو رُننیں کا نہیں تھا

"وہ نہیں ہو سکتا! تم صرف ریحان کی بیٹی ہوں۔"

اتنا کرخت لہجہ وہ شل ہو گئی تھی رُننیں تیزی سے اس سے گزر کر دروازہ کھول کر نکل چکا تھا اور وہ وہی کھڑی رہی

پھر اچانک کیا ہوا اسے وہ بھاگی تیزی سے نیچے دیکھا رُننیں چلا گیا تھا

"رُننیں!، رُننیں رُکے!۔"

وہ تیزی سے سرھیاں اُتری اور چلتے ہوئے مین ڈور کی طرف آئی مین ڈور تیزی سے بند ہوا اور کسی فورس نے اسے

پچھے پھینکا وہ سیدھا صوفے کو جا کر لگی

ہما کا سر بہت زور سے لگا  
 اُف!۔ "اس نے اپنا سر پکڑا اسے سمجھ نہیں آئی ہوا کیا ہے پھر بھی ہمت کر کے اُٹھی اس لگا کوئی سایہ اس کے پاس  
 سے گزرا ہے

اور سیدھا سامنے پڑی فائینگ کی پینٹنگ اس کے سامنے گری وہ ڈر گئی تھی دکھتے سر پہ اب ڈر حاوی ہو گیا تھا کوئی تھا  
 اس گھر میں کوئی واقعی تھا  
 "کون ہو تم؟۔"

اس نے بے اختیار کہا اسے لگا جیسے خوف نے اسے گھیر لیا ہو  
 ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

ایسا کیسے ہو سکتا ہے چاچو محبت کرتے تھے لیکن ان کے بیچ میں یہ رشتہ تو نہیں تھا اور ہما فائینگ چاچو کی بیٹی کیسے  
 "ہو سکتی ہے ورنہ وہ اس وقت انسان نہیں ایک جن ہوئی چلو جن بھی نہیں لیکن چاچو کی کچھ تو پاؤرز ہوتی۔  
 وہ بہت غصے میں ہر ایک چیز کو تھس تھس کر چکا تھا جب جڑلان کمرے میں آیا اس کے غصے پہ حیران ہو گیا آج کل تو  
 اس کا غصہ غائب ہو گیا تھا اچانک کیسے آگیا جب وجہ پوچھی تو رُنین ایک حرف با حرف اسے کے گوش گزارا۔  
 "اور یہ نانو کا چکر مجھے نہیں سمجھ آ رہا۔"

میں بھی جان سکتا تھا لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کچھ جان کیوں نہیں پارہا ایک تو میری طبیعت نے سارا کام الٹا  
 کر دیا کیا کرو میں ہما کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا میں اس سے شادی جلد از جلد کرنا چاہتا ہوں اسے کچھ ہو گیا تو خود  
 "کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔"

وہ اپنا سر تھام چکا تھا

"ریکس ریکس بڈی! کچھ نہیں ہوگا اسے پہلے واقعی اس نانو کے چکر کا پتا لگانا ہوگا۔"

وہ اس کے پاس آیا اور اس نے رُنین کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

تم بالکل نہ فکر کرو! میں ضرور مدد کروں گا تمہاری لیکن یا یہ فائینگ چاچو کا ہما کی بیٹی کا اگر معاملہ ہے تو رُنین واقعی  
 "بہت سریس معاملہ ہے۔"

رُنین کے آنکھیں جل رہی تھی اور واقعی انھیں کوئی دیکھتا تو بسم ہو جاتا  
یہ بات تو کشف پھو پھو یا دادا ذولفقار بتا سکتے ہیں۔"

وہ کہتے ہوئے اُٹھ پڑا

\*\*\*\*\*

وہ پیدل ہی قبرستان کی طرف بڑھی اس نے سفید شلوار قمیض پہنا ہوا تھا سر پہ ڈوپٹہ نماز کی سٹائل میں باندھا ہوا تھا  
وہ واقعی اس روپ میں بہت پیاری لگتی مگر اس کا چہرہ بالکل اپنے لباس کی طرح لگ رہا تھا اس کے ساتھ ہوا اس نے  
فورن وضو کر نماز پڑھی اور اللہ سے اپنی آسانی کی دعا کی اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف دور کرنا اور اسے شیطان  
کی شر سے بچانا وہ اب چلتے ہوئے اپنے نانا کی قبر کی طرف آئی اس کے ہاتھوں میں پھولوں سے بھرا شاہرہ تھانا نانا کے  
ساتھ نانو کی قبر ہونی چاہئے تھی مگر وہ وہی رُک گئی ہاتھوں میں پکڑا شاہرہ بھی اسے خاصا بھاری لگا اس سے کھڑا رہنا  
محال ہو گیا وہ مشکل سے قدم اٹھاتی آگئے بڑھی وہاں صرف نانا کی ہی قبر تھی  
تو یہ سب گیم تھا یہ اللہ آخر یہ ہو کیا رہا  
"عورتوں کا قبرستان میں آنا منع ہے۔"

وہ ایک دم ڈر کر مڑی اس نے دیکھا سامنے ایک درخت کے نیچے ایک فقیر بیٹھا ہوا تھا ہما کے ہاتھ سے شاہرہ چھوٹ گیا  
گلاب کے پتے ارد گرد پھیل گئے  
"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

وہ اس فقیر کی لال آنکھیں دیکھ کر گھبرا گئی تھی

\*\*\*\*\*

"مجھے سے ہو ہی نہیں رہا!۔"

وہ دسویں دفعہ کرچکا تھی لیکن بال ہول میں جانے کا نام نہیں لی رہی تھی فائیک نے اس کا ہمدرد کرنے کو لیکن وہ  
مجھے آتا ہے کہہ کر اسے روک دیتی وہ اب اس کی بات پہ مسکرانے لگا  
آپ تو کہہ رہی تھی آپ کو آتا ہے۔" اس کی مسکراہٹ پہ شفقت نے اسے گھورا اور سٹک کندھے پہ رکھ کر بولی

"اصل میں ہوا بہت تیزی سے چل رہی ہے اس لیے بال اُدھر چلا جاتا ہے۔"

"اچھا!۔"

"آپ طنز کر رہے ہیں مجھ پہ۔"

گھوری مزید بڑھتی گئی

ارے ارے میں بات کرتا ہوں آپ اسے طنز سمجھ جاتی ہیں واقعی ہوا بہت تیزی سے چل رہی ہے اتنی کے مجھے ڈر "

"ہے آپ کبھی اڑھ نہ جائے۔"

وہ گولف سٹک اس کو مارنے لگی وہ پیچھے ہوا

"ہاے ہوٹل کے مالک پہ تشدد!۔"

وہ ڈرنے کی اکیٹنگ کرنے لگا وہ ہنس پڑی

"سچ پوچھے تو نہیں آتا مجھے کھیلنا۔"

"ارے اتنی سی بات میں آپ کو سکھاتا ہوں۔"

وہ چلتے ہوئے اس کی طرف آیا اور سٹک اس سے لی اور اس کا بازو پکڑا شفق ایک دم پیچھے ہوئے اس کے چھونے سے

پتا نہیں اسے کیا ہوا تھا بہت ہی عجیب سی فیلنگ تھی

"جس کی قبر ڈھونڈ رہی ہو وہ تو کبھی ماری ہی نہیں پھر کیوں آئی ہو۔"

وہ ڈر کر جانے لگی تھیں جب اس شخص کی بات پہ رُک گئی اس نے گردن موڑی وہ فقیر ابھی تک موجود تھا مگر وہ

اب ہما کو نہیں دیکھ رہا تھا

ان کی نظر اب صرف اپنے ہاتھ میں تسبی پر تھی ہما پہلے تو ان کو دیکھتی رہی

"تو وہ سب کیا جو میرے ساتھ ہو رہا۔"

کوئی جواب نہیں

میرے پاس پہلے خواب آیا کرتے تھے گھر کے ایک شخص کے اور اس کے بعد وہی لوگ وہی جگہ اصل میں موجود "

"ہیں اور میرے سامنے آئی۔"

میرے نانی کو فوت ہوئے ابھی ایک مہینہ ہونے والا تھا ان ایک مہینے کے دوران میرے ساتھ ایسی حرکتیں ہوئی " ہے جیسے میرے گھر میں آسیب کا سایہ پڑ گیا ہے پہلے تو یقین نہیں کرتی تھی مگر اب مجھے لگتا ہے۔

مجھ سے ایک لڑکا بہت محبت کرتا ہے محبت تو میں بھی بے انتہا کرتی ہوں وہ مجھ شادی کا پیغام دیں رہا مگر ہاں میری " زبان سے نہیں نکل رہا ایسا کیوں۔

"تم نمازوں کی پابند ہو؟"

وہ اب اس کی بات پہ بولا تھا

"جی؟"

"!!! ہوں"

تم اس وقت یہاں سے چلی جاؤ تو بہت بہتر ہے تمہارے لیے بس اتنی سی بات کہوں گا میں اچھا شخص کو اچھا نہ جانو اس دنیا میں بُرے سے زیادہ منافق انسان خطرناک ہے اور کسی کے منہ سے اگر میٹھی زبان نکل رہی ہو تو یہ نا سمجھنا وہ تمہیں پسند کرتا کیونکہ وہ تمہاری ہی پیٹھ میں چھڑا گھونپ رہا ہے۔

وہ اتنا کہتے ہوئے چپ ہو گئے اور ہمالجھن میں پڑ گئی

یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ رُننیں؟ نہیں وہ ایسا کبھی نہیں ہے لیکن ان کے کہنے پر پہلا نام اسی کا اس کی سوچ میں کیوں آیا نہیں وہ اپنی پاکیزہ محبت پر کبھی شک نہیں کر سکتی۔  
وہ اپنی سوچ کو جھٹک کر مڑ گئی۔

○○○○○○○○○○○○○○

"کیا ہوا؟"

شفق نے نفی میں سر ہلایا تو فائیک نے اس کو سٹک پکڑائی اور اس کو پوزیشن ہونے کو کہا  
ایسے نہیں تھوڑا سا جھکے زیادہ نہیں اور سٹک کو زور سے نہیں پکڑنا بال کی تھوڑی دھلائی کرنی ہے "  
"اور زور سے بھی نہیں مارنا بلکل آرام سے۔

"پہلے بھی آرام سے مارا تھا لیکن وہ پہنچا بھی نہیں۔"

"اب اتنا بھی نہیں مارے آرام سے لیکن مارے ایسے تاکہ وہ اس کے اندر چلو ہول کے قریب تو آئے۔"  
وہ سر ہلا کر سمجھ گئی

"فوکس بھی رکھنا ہے۔"

فائیت اب پیچھے ہو گیا تھا وہ اب ہول کو دیکھ رہی تھی  
اس نے اس کی ہدایت پر عمل کیا مگر سارا طریقہ فائیت کی پاور کا تھا بال جسے اس نے انداز سے ماری تھی اس نے  
ایک انچ تو نہیں کم سے کم دو یا تین انچ آگئے چلے جانا تھا مگر وہ اب ہول کے بالکل قریب تھی  
"اوایم جی!۔"

وہ خوش ہو کر فائیت کی طرف مڑی

"اب آگئے جاو اور اس ہول کے اندر گرا دوں۔"

وہ سر ہلا کر تیزی سے بھاگی

اور فائیت کے نظر پھر اس کے اڑتے بالوں میں الجھ گئی

"شفق!۔"

اس نے دیکھا بہت ہی گریس فل سے پولو شرٹ اور پینٹ کے اوپر کیپ پہنے یقین شفق کے ابو تھے جو چلتے ہوئے اس  
کے پاس آرہے تھے، شفق مڑی اور پھر مسکرا کر بولی  
"بابا ریکے میں یہ کمپلیٹ کرلو۔"

وہ بولتے دوبارہ فوکس کرنے لگی پھر اس نے بال بلا آخر ہول میں گرا دیا

"یا ہو!۔"

وہ مڑی اور اس نے دیکھا فائیت مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا اور وہ بابا کی طرف مڑی

"دیکھیں بابا میں نے فائیت لے کر لیا! اور یہ سب مسٹر اونر جی نے کیا ہے۔"

"اونر؟۔"

اس نے اشارہ کیا فہیم صاحب نے دیکھا وہاں سوٹ میں ملبوس کھڑا فائیت زولفیقا چلتا ہوا ان کے پاس آ رہا تھا فہیم

"صاحب اس کے پر سنالیٹی کو دیکھ کر امپریس ہو گئے واقعی اونز کو ہونا چاہیے۔

"گڈ ایونگ سرو لیکم ٹو بلیک روز ریزورٹ!۔"

وہ ہاتھ جیب سے نکلتا بے انتہا خوش اخلاقی سے بولتے ہوئے ہاتھ آگئے کیا جسے فہیم صاحب نے امپریس ہو کر تھام لیا تھا۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ پیدل چلتے ہوئے سیدھا زولفیقا رہا اس پہنچی بارش شروع ہونے کو تھیں اس لیے اس کے قدم تیزی سے بڑھ رہے تھے لیکن پھر بھی پانی کی بوندیں اس کے کواپنے اوپر گرتے ہوئے محسوس ہونے لگی تھی اس لیے چلنے کے بجائے اب وہ بھاگ رہی تھی بامشکل ہی پانی سے بچ کر وہاں پہنچی اور اس نے بیل بجائی بیل ایسی تھی کے پورے گھر میں گونجتی تھی اور بندے کو ہلا کر رکھ دیتی تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وائٹ شرٹ بلیک پینٹ میں ملبوس پر میس کھڑی اسے دیکھنے لگی

"جی!۔"

ہمانے اسے دیکھا تو اسے ناگواری ہوئی اس سے کیوں سامنا ہونا تھا

"مجھے رُنین سے ملنا ہے۔"

"وہ اس وقت گھر میں موجود نہیں ہے۔"

پر میس نے دروازے کے ساتھ ٹیک لگالی اور اسے حقارت سے دیکھتے ہوئے بولی لیکن زبان بہت شیریں تھی

"کدھر گیا ہے؟۔"

ہما تیزی سے بولی

پتا نہیں!۔ "ہمانے اپنے لب دبا لیے اور جلدی سے اپنے پرس سے فون نکالا اور فون ملانے لگی

"کسے فون کر رہی ہو؟۔"

ہمانے کوئی جواب نہیں دیا

اور کال ملانے لگی وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا وہ پھر ملانے لگی مگر کوئی جواب نہیں!۔

"ڈیم اٹ !۔"

اس نے گہرا سانس لیا

"اللہ حافظ !۔"

وہ چلی گئی جبکہ رؤف پہ بیٹھا رننیں اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا وہ اب اس سے ایک ہفتہ نہیں ملے گا وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ہما کو اس کی کتنی قدر ہے اور کتنی پرواہ ہے اور وہ جانتا تھا وہ اسی طرح ہاں کریں گی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

"بہت اچھا لگا آپ میرے ہوٹل میں آئی۔"

اب وہ جانے لگی تھی فائیت اس کے بعد کسی کام کے سلسلے سے اپنے آفس چلا گیا جبکہ وہ اپنے بابا کے ساتھ گولف کھیلتی رہی اب جب وہ جانے لگے تو مسٹر فہیم نے اسے رکنے کو کہا وہ کار لاتے ہیں وہ وہ لابی میں ان کا ویٹ کرنے لگی جب فائیت کی آواز پہ اس نے اسے دیکھا وہ ہولے سے مسکرائی

"تھینک یو آپ نے اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھے اپنے ہوٹل کا ٹور دیا اور مجھے گولف کھیلنا سکھائی۔"

وہ ہولے سے ہنس پڑا شفق کو کوئی بندہ اتنا ہنستے ہوئے نہیں پیارا لگا تھا جتنا فائیت لگا تھا یہ کیا سوچ رہی ہے ! اس نے تیزی سے اپنا سر جھٹکا

ارے کیسا قیمتی وقت قیمتی تو یہ وقت تھا جو میں نے آپ جے ساتھ سپینڈ کیا آتی رہیے گا کوئی باپندی نہیں ہے۔"

کتنے چالاک ہے آپ مجھے بلا کر گولف کھیلا کھیلا کر پیسے کمائے گے بزنس کرنا کوئی آپ سے سیکھے ہاؤ ٹو ڈیل ود۔"

وہ ہنسنے لگا

"اُف نہیں آپ فری ممبر ہیں اور اونز کی دوست یعنی میری نیو فرینڈ اتنا بھی بُرا دوست نہیں ہوگا۔"

وہ ایک دم اس کے اتنے فرینک ہونے پر صرف منہ ہی کھل سکی تھی

"مگر آپ نے کہا ہی نہیں مجھ سے دوستی کرو گی۔"



وہ ہنس پڑا اور ہاتھ آگئے کیا

"فرینڈز!"

وہ پہلے اس کے ہاتھوں کو دیکھتے رہی پھر اس کی آنکھوں کو پھر ہاتھ آگئے کر کے ہاتھ ملالیا

\*\*\*\*\*

اس نے ایک بار پھر کال کی مگر وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا اسے ہوا کیا ہے وہ کیا اس سے اس لیے نفرت کرنے لگا کیونکہ اس کا باپ فائینق ہے کیا پتا فائینق نہ ہی ہو مگر وہ کیسے پتا لگائے گھر آکر نانو کو دیکھا تو وہ کمرے میں ہے موجود نماز پڑھ کر رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی وہ سمجھ سکتی تھی وہ کس لیے اتنا رو رہی ہیں

اس نے ان کو اکیلا چھوڑ کر یاد کیا انھوں نے اب تک کچھ نہیں کھایا ہوگا باہر بوند ابندی شروع ہو چکی تھی اس کا دل کر رہا تھا وہ اسے میں بھیگ جائے کیونکہ اس کا جسم بہت زیادہ جل رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسے آگ میں پھینک دیا ہو اس نے ڈوپٹہ اتار کر سائڈ پہ رکھا

اور نانو کے لیے ناشتہ بنانے لگی اور ساتھ میں دوبارہ فون اٹھا کر اسے کال مل رہی تھیں مگر وہ اٹھانے کا نام نہیں لے رہا تھا اس نے اپنے آنسو پونچھے جو بے اختیار نکل آئے تھے وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا شاید نفرت کرنے لگا تھا اس لیے شاید وہ اس کے چاچو کی ناجائز بیٹی تھی لیکن ابھی تھوڑی ہی کنفرم ہوا ہو سکتا ہے وہ بیٹی ہو کیا پتا ماما کی پہلے فائینق سے شادی ہوئی ہو یا پھر وہ ان کی بیٹی ہی نہ ہوں بہت سے باتیں وہ سوچ رہی تھی اچانک اس کا فون بجا اور وہ خوشی سے بنا دیکھے اٹھانے لگی

"رُنین! تم فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔"

"ہم کیسے ہو؟"

ایک دم وجدان کی آواز سُن کر ہما ٹھر گئی اور اس کا دل بجھ گیا

"کیا ہو اسب ٹھیک ہے رُنین بھی۔"

"نہیں وہ بڑی ہیں اس لیے فون نہیں اٹھا رہا تھا مجھے لگا اس کا فون ہو گا کیسے ہیں آپ۔"

"میں خیریت سے ہو آپ سُنائیں کل یاد ہے آپ کی کلاس سٹارٹ ہونے لگی ہیں۔"

"کلاس اتنی جلدی!۔"

"جی آپ کو یاد نہیں رہا۔"

"پتا نہیں ٹینشن میں کچھ یاد ہی نہیں رہتا!۔"

ارے اتنے سے عمر میں ٹینشن نہیں لینی چاہئے اور اگر ہے تو بلا جھجک مجھے کہہ دیا کریں خیر آپ کے پاس چیزیں ہیں؟۔"

"ابھی تو میں نے کوئی تیاری نہیں کی!۔"

"ٹھیک ہے ریڈی رہے میں آتا ہوں آپ کو لینے رُننیں تو ڈیوٹی پہ ہوگا میں فارغ ہوں۔"

"مگر!۔۔۔"

لیکن وہ فون کاٹ چکا تھا اور وہ فون کو دیکھنے لگی تھی ایک بار پھر اس نے رُننیں کو کال ملانے کو سوچا کال لوگ میں رُننیں کا نام نیچے جبکہ وجدان کا نام اوپر تھا رُننیں کا نام نیچے جبکہ وجدان کا نام اوپر گھبرا کر اس نے فون بند کر دیا اور نانوکا ناشتہ بنانے لگی۔

\*\*\*\*\*

"آج کا دن کیسا رہا تمہارا!۔"

امی اس کی فرینچ ناٹ بنا رہی تھی اور وہ نیچے بیٹھی اپنی ناخنوں کو صاف کر رہی تھی کیونکہ امی نے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اسے صاف کرنا ضروری تھا

اچھا! یعنی بہت اچھا بہت خوبصورت ہوٹل ہے ماما آپ دیکھے گی تو لندن پیرس اور باقی سب ہوٹلز کو بھول جائے گی اور پھول دُنیا جہاں کے پھول اس ہوٹل میں پائے گئے ہیں۔

"اچھا! یہ تو اچھی بات ہے تمہیں مری پسند آگیا۔"

"ممی کیا میں روز وہاں جاسکتی ہوں۔"

"پاگل ہوں ہر ویکینڈ سوچا جاسکتا ہر روز جا کر کیا کروں گی۔"

وہ اب اس کی ناٹ بنا چکی تھی تب ڈپٹ کر بولی

"نہیں میں یہ کہہ رہی ہو مجھے گولف سیکھنی ہے میں ایک گھنٹہ کھیل کر آ جایا کروں گی۔"

لیکن وہ کافی دور ہے تمہارے بابا روز روز تو نہیں تمہیں لے کر جاسکتے ویسے بھی ان کی صحت کو بھی دیکھنا ہے۔"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی اور سائڈ ٹیبل پہ پڑی تسبی اٹھالی شفق نے منہ بسور لیا

"جلدی سے صاف کروں نماز میں دیری اچھی بات نہیں ہے۔"

وہ منہ بسور کر اٹھ پڑی اسے لگا کوئی سایہ اس کے پاس سے گزرا ہے وہ رُک گئی اس نے پہلے لیفٹ سائڈ دیکھا اور پھر رائٹ پھر اپنا وہم سمجھ کر اوپر کی طرف بڑھی

جبکہ فائینک سامنے آ کر اسے اوپر جاتے ہوئے دیکھنے لگا پتا نہیں اس میں کیا تھا جو اسے اس کی طرف مائل کر رہا تھا اس کے بال اس کی اٹھی ہوئی گردن یا اس کا انداز جسے فائینک نے پاگل کر دیا وہ نانو کو دیکھنے لگا تو تسبی پڑھنے میں مصروف تھی اور پھر اس نے سڑھیوں کی طرف دیکھا اور اپنے قدم اوپر کی طرف بڑھاے

× × × × × × × × × × × × × × × ×

"تم فون کیوں نہیں اٹھا رہے؟"

"گھر پہ بھی نہیں ہو!۔"

"رُننین پلینز جواب دوں میں نے ایسا کیا کہہ دیا ہے۔"

"رُننین ایئم سوری پلینز!۔"

"رُننین میں تم سے بات نہیں کروں گی۔"

"مجھے بتاؤ میری غلطی کیا ہے؟"

"میں فائینک کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گی آئی پراس۔"

"رُننین آئی لو یو!۔"

وہ آخری فقرہ لکھنا چاہتی تھی لیکن رُک گئی اور اس نے تھک کر فون بیڈ پہ پھینک دیا اور اپنے ڈریس کو دیکھنے لگی اس نے شاپنگ کرتے وقت شلواری قمیض کافی ساری خرید لے لی تھی اور وہ اس وقت بلیک قمیض اور ہری رنگ کی شلواری

کے ساتھ پرنسٹ ڈوپٹہ کو پن آپ کرنے لگی اور اپنے بالوں کو دیکھنے لگی کو کافی بڑی ہو گئے تھے اس کے تو بڑھتے ہی نہیں تھے لیکن جب سے یہاں آئی ایک مہینے کے اندر اس کے کندھے سے کافی نیچے اچکے تھے اور وہ برش اٹھا کر اپنے بالوں کو سیدھے کرنے لگی اسے لگا اسے کوئی دیکھ رہا تھا اس نے آئینے میں دیکھا بلیک شلوار قمیض میں ملبوس رُننیں کھڑا تھا اور اس کی بلیو جینز آنکھیں چمک رہی تھی

"رُننیں!۔"

اس کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا وہ مڑی بھی نہیں بس اسے دیکھ رہی تھی جو اس کے قریب آ رہا تھا وہ اسے بتا نہیں سکتی تھی وہ اتنا اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ وہ اس کا دل جیسے باہر آ جائے گا وہ چلتے ہوئے اس کے اتنے قریب آ گیا تھا کہ ہما نے تیزی سے آنکھیں بند کر لی

You're too much breath taking beautiful

کسی نے سرگوشی کی تھی

اس نے آنکھیں کھولی تو نمی چہرے سے پھسل کر نیچے زمین میں جذب ہو گئی

You are my flower that will never die

ایک اور نمی جواب زمین کے بجائے رُننیں کے ہاتھوں کو جذب ہو گئی تھی

Your a colour of my life that will never fade

اب کی بار سسکیاں باہر نکلی کس نے اس کا چہرہ تھپکا تھا

ہمانے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن وہ پکڑ ہی نہیں پائی

اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا وہ یہی تھا مگر نہیں تھا

Your a oxygen to me without you I'm nothing just a dead creature

وہ بولا تھا اور ہما نے سنا تھا اب رُننیں جھکا تھا اور ہولے سے ہما کے پیشانی پہ سر ٹکرایا تھا

"میں تمہاری ساتھ ہی ہوں اور آخری دم تک رہوں گا۔"

اور وہ غائب ہو گیا

ایک ہوا کی جھونکے کی طرح وہ اپنی پھوار چھوڑ کر گزر گیا  
ایک موسیقی کی طرح جو اس کے کانوں سے چھو کر اس کے دماغ پہ چھا گیا مگر غائب ہو گیا  
ایک لمس کی طرح جو اپنا لمس چھوڑ کر چلا گیا  
ایک سانس کی طرح جو اس کے جسم میں چھوڑ کر چلا گیا  
وہ کہاں چلا گیا  
وہ آخر کہاں چلا گیا  
ہمانے آئینے میں اس کا عکس تلاش کرنا چاہا جہاں وہ کھڑا کالی شلوار قمیض میں نظر لگ تک جانے لگا خوبصورت لگ رہا  
تھا اس نے آئینے کو چھوا اور دل نے اس کو ہاں کرنے کو کہہ دیا وہی اس کا ماضی ہے وہی اس کا حال ہے وہی اس کا کل  
ہو گا دل اور دماغ نے یکجا ہو کر فیصلہ بلا آخر کر دیا

آج اس کا لاسکول میں دوسرا دن اسے بہت بوریت ہو رہی تھی فائیت سے اس دن کے بعد سے اس کی صرف ایک  
بار ملاقات ہوئی تھی اور وہ بھی بڑی ہی سرسری تھی فائیت نے اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دی تھی جسے اس نے  
قبول کر لی تھی مگر سکول شروع ہونے پہ اسے جانے کا موقع نہ مل سکا تھا  
"ارے شفق! تم یہاں اکیلے کیوں بیٹھی ہو۔"

زرین چلتے ہوئے اس کے پاس آئی شفق نے سر اٹھایا اور مسکرائی  
"آو ویسے ہی ادھر پُرسکون جگہ بیٹھنے کا دل کر رہا تھا۔"

وہ بیگ میں کچھ چھپاتے ہوئے بولی

"کیا چھپا رہی ہو۔"

کچھ نہیں وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"یار شفو تم تو مجھے اپنا دوست ہی نہیں مانتی۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولی

"نہیں میں کچھ نہیں چھپا رہی سچ میں ایسے ببل گم کھا رہی تھی تم لوگی۔"

وہ تیزی سے بولی

"اچھا!۔"

وہ بیک کی زپ بند کرتے ہوئے بولی

"اور کیسا لگ رہا پاکستان ہمارا پاکستان!۔"

"اچھا ہے ویسے زری تم نے بلیک روز کے ہوٹل کے بارے میں سنا ہے۔"

وہ ویسے ہی پوچھنا چارہ ہی تھی کیونکہ زرین بھی مری اس کے گھر کے کچھ قریب رہتی تھی تبھی تو اس کی بنی تھی

"بلیک روز ہوٹل کو کون نہیں جانتا! مجھے اس کا مالک زہر لگتا ہے، کافی ہینڈ سم ہے لیکن غرور اللہ مت پوچھو۔"

"ہیں!! غرور اور فائیک زولفیکار میں۔"

"ہاں وہ دور ایک علاقے میں رہتا ہے کیا نام اس محل نما گھر کا ہاں زولفیکار ہاوس!۔"

وہ اب نوٹس نکالتے ہوئے بولی

"اسی کے تو پاس میرا گھر ہے۔"

زرین کا پین پکڑا ہوا ہاتھ تھم گیا اور اس نے حیرت سے سر اٹھایا

"کیا؟۔"

"ہاں وہ میرا سیر ہے، لیکن مجھے ابھی تک اس میں کوئی غرور نظر نہیں آیا اتنی سویٹ پرسنالٹی ہیں ان کی، اینڈ یونو

واٹ انھوں نے ہی مجھے ایک دن گولف سکھائی تھی۔"

زرین کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی لیکن پھر با مشکل ہی مسکرائی تھی

"اچھا تم سے باتیں کرتا ہے وہ۔"

"ہاں تھوڑی بہت ہوئی تھی مگر میں اپنے یونی کی چکر میں اس سے مل نہ سکی۔"

"آہا! ملاقاتیں بھی ہوتی ہے چکر کیا ہے میڈم۔"

وہ شرارت سے بولی مگر چہرے کے تاثرات عجیب سے تھے

"نہیں ایسی بات نہیں وہ بس اچھے نیبر ہے داس اٹ۔"

وہ گھورتے ہوئے بولی وہ ہنس پڑی

"گاڈ شفق اتنے کھڑوس آدمی کو اچھے مت کہو۔"

"تم بتاؤ تمہاری ملاقات کب ہوئی ان سے جو تم انھیں کھڑوس کہہ رہی ہو۔"

اس کو عجیب لگا تھا فائیک کے بارے میں کھڑوس سُن کر۔

"بات نہیں ہوئی نا اس لیے کھڑوس کہہ رہی ہوں۔"

"اچھا تو یہ بات نہیں تم بات کرنا ان سے بہت نا اُس ہیں۔"

"اچھا لیکن مجھے نہیں ملنا چھوڑو اسے یار مجھے دوسرے لیکچر کے نوٹس دینا میں لکھ نہیں پائی تھی اتنا تیز تیز بولتے ہیں سر عقیل۔"

وہ سر ہلا کر بیگ کھولنے لگی

\*\*\*\*\*

"کافی اچھی لگ رہی ہو تم!۔"

وہ ڈرائیو کر رہا تھا تو ہما کو مشرقی روپ میں دیکھتے ہوئے بولا ہما کو اچھا نہیں لگا

"زنین سے آپ کی ملاقات آخری بار کب ہوئی تھی۔"

وہ انگلی مڑورتے ہوئے بولی

"میں نے جب آپ کا فون بند کیا تو وہ میرے گھر نیچے موجود تھامی سے باتیں کر رہا تھا، میں حیران ہو گیا پھر ہم دونوں باتیں کرنے لگے آپ کے بارے میں بات ہی نہ ہو سکی وہ ابھی کسی مشن کے لیے نکلا کیس بہت بھاری ملا ہے اور آپ کی نانو کے کیس کو بھی دیکھ رہے ہیں آپ کو تو پتا ہے۔"

ایک دم وہ ٹہر گئی

"وجدان آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔"

"ہاں ہما پوچھو!۔"

"نانو کے کیس کے بارے میں کل میں نانو کی قبر میں گئی تھی تو وہاں پہ نہیں تھی اور ایک فقیر بابا تھے وہ کہہ رہے تھے وہ کبھی دفنائی نہیں گئی۔"

"ہما وہ کبھی دفنائی ہی نہیں گئی ابھی بھی ان کا پوسٹ مارٹم کے لیے ایک ہو سپیٹل میں ان کی باڈی رکھی ہے رُنین نے آپ کو بتایا نہیں۔"

اس کا دل بیٹھ گیا تو وہ کون ہے جو اس کے گھر میں موجود ہے یہ کیا ہے اس نے پاگل ہو جانا ہے

اس نے ہمت کی رُنین کو دوست یعنی وہ فائیک کو جانتا ہوگا

"آپ فائیک زولفیکار کو جانتے ہیں۔"

اس نے ایک دم کہا

"کس کو؟۔"

وہ چونکہ

"رُنین کے چچا فائیک کے بارے میں، دیکھے اگر آپ کچھ جانتے ہیں تو پلیز مجھے سب کچھ بتادیں آپ بہت بڑی نیکی کریں گے۔"

"ہما آپ کس کی بات کر رہی ہے مجھے نہیں پتا رُنین کے چھوٹی سی فیملی تھی اس کے پیرنٹس کی ڈیبتہ ہوگئی بس وہ

اب اکیلے رہتا ہے۔"

"نہیں اس کے کزنز بھی ہیں جزلان اور پتا نہیں دوسری کا کیا نام ہے۔"

"ہاں اور وہ چلے بھی گئے آج رات۔"

"اچھا رُنین نے واقعی آپ کو کچھ نہیں بتایا۔"

"ہما کیا ہوا کوئی بات ہوئی ہے۔"

"رُنین مجھ سے بہت ساری چیزیں چھپا رہا ہے۔"



وہ اب غصے سے بولی تھی

"ارے وہ تو آپ سے کچھ نہیں چھپاتا مجھے خود حیرانگی ہے وہ کیوں خاموش ہے۔"

یہ مسٹری کب سبھی کی آخریہ سلجھنے کے بجائے الجھتی کیوں جا رہی تھی

\*\*\*\*\*

"یہ ہما گھر پہ بھی نہیں ان سے پوچھا تو وہ کھانا بنا رہی تھی مجھے کہتی نامیں ہما کو جانتی ہونہ مجھے۔"

رُنین جزلان کے سامنے بولا جزلان نے اسے کچھ ملا کر گلاس میں دیا

"یہ پیو اس سے شاید جہاں وہ ہوگی تم وہاں پہنچ جاؤ گے۔"

"میں اس پر چلا اٹھا تھا میرا دل تکلیف سے پاگل ہو رہا ہے لیکن میں کیسے اسے بتا دیتا جس شخص کو وہ باپ کہہ رہی

ہے اس نے میرے میری بابا اور میری ماما کو مار دیا اور وہ بھی اپنی محبت کو نہ حاصل ہونے کی وجہ سے مجھے یقین

ہے وہ ہما کو بھی ورغلا رہے ہیں اور یہ نانو کو بھی اس نے کیڈنیپ کیا تھا اور یہ نانو کی شکل میں کسی اور کی باڈی دیں

دی تھی اس شخص نے۔"

"تمہیں رُنین کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی یہ شاید کوئی گڑبڑ ہو جبکہ وہ اصلی جو مر گئی ہیں۔"

"نہیں وہ اصلی !!! میں آخری دفعہ اس کی باڈی کی تصدیق کر کے آیا کے یہ واقعی ان کی نہیں تھی اس دن کوریڈو

میں چلتے میرا ہاتھ بڑی زور سے چبا تھا جب ایک سٹریپر میرے پاس سے گزرا میں نے ہاتھوں کو دیکھا تو کچھ نہیں

لگا تھا لیکن چبن بڑی شدید محسوس ہوئی تھی اس کے بعد سے میری طبیعت خراب کچھ تو کیا ہے انہیں اگر انہوں

نے ہما کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی میں قتل جیسے گناہ کو کرنے میں زرا دیر نہیں لگاؤ گا۔"

اس کے لہجے میں نفرت تھی جزلان کا دل بوجھل ہو گیا وہ اس کے پاس آیا

"رُنین بڑی ! میرا دل ابھی تک کہتا ہے چاچو ایسے نہیں ہے۔"

"تو پھر ان کے پاس جاو میرے پاس کیا کر رہے ہو دفع ہو جاو۔"

وہ بگڑ گیا

"اچھا پیو اسے ان کو چھوڑو اپنی محبوب کا سوچو۔"

وہ اس کو بھلانے کے لیے کہہ رہا تھا جبکہ وہ سر جھٹک چکا تھا

\*\*\*\*\*

وہ بیٹھی میوزک سُن رہی تھی آنکھ بند کیے وہ کسی اور دُنیا میں تھی جب کسی کی گلا کھنکھارنے کی آواز آئی اس کو اپنا وہم لگا لیکن جب گلا کھنکھارنے کا لیوم کچھ زیادہ اونچا ہو گیا تو وہ چونکہ سامنے کھڑے فائینک زولفیتار کو دیکھ کر پہلے تو اس نے اپنا وہم سمجھا لیکن جب اس کی مسکراہٹ اور ہاتھ ہلانے پر جو اس کی حالت ہوئی کہ صرف وہی جانتی تھی

"آپ کیا کر رہے ہیں۔"

"بالکنی کافی اچھا ہے آپ کا کافی کھلا کھلا سا سارے کمرے کا نظارہ نظر آتا ہے۔"

وہ مزے سے بولا

"آہستہ بولے امی کو پتا چل گیا آپ کو ایسے نہیں آنا چاہئے تھا۔"

وہ اس کو دیکھ کر دروازے کو دیکھنے لگی

"ارے آپ تو ایسے ڈر گئی ہے جیسے آپ کے سامنے کوئی جن کھڑا ہو۔"

وہ بڑے آرام سے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ کسی جن سے کم نہیں ہے اٹھے امی میرا اور آپ کا دونوں کا گلا دبا دیں گی۔"

وہ ہنس پڑا

"شششش !!!"

"مس شفق میوزک کی آواز آرہی باہر آواز نہیں آئی گی اور میں ویسے ہی باتیں کرنے آیا ہوں۔"

"مگر مجھے ابھی آپ سے بات نہیں کرنی۔"

"ارے ہم سے کوئی گستاخی ہو گئی میڈم! جو آپ ہم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ کتنی خوبصورت مسکان لیے بولا تھا کہ شفق کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا

"نہیں کوئی نہیں ہوئی پر میری مجبوری سمجھے نا۔"

"میرے بھی دل کی مجبوری سمجھے ناس کو روک دیجیے پھر میں نہیں آؤگا اس ٹائم!۔"

"مطلب آپ پھر آئے گئے۔"

"اگر آپ ہمارے غریب خانے میں قدم نہیں رکھی گی تو پھر ہمیں آپ کے اس محل میں اپنے قدم جمانے ہوں گے۔"

"بہت اچھا جوک تھا میں آؤ گی فائین مگر امی مجھے ایسے نہیں آنے دیں گی۔"

دل تو بے اختیار رضامند تھا مگر امی کی نظریں سامنے آ جاتی تھی وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی

"اچھا ٹھیک ہے ویسے تھوڑی دیر تو بیٹھنے دیں مجھے۔"

"اُف!!۔"

وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی جبکہ وہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے آنکھوں میں دُنیا جہاں کی پُر شوخ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"سڈ ڈیز کیسی چل رہی ہیں؟۔"

"اچھی اب چلے جائے!۔"

"اللہ اتنے پیار سے مت کہے کیونکہ میں پھر بھی نہیں جانے لگا۔"

"افوہ"

وہ اسی کی تصویر دیکھ رہی تھی جب نظر اچانک ہمار پڑی تو انھوں نے اپنے حیرت زدہ چہرے کو فوراً سپاٹ کر لیا

"آپ اُٹھ گئی کیا کر رہی تھی؟۔"

ہما کو کچھ تو کہنا تھا اس لیے یہ کہہ اُٹھی نانوں نے اسے دیکھا

"ہاں اُٹھ گئی تھی، تم یہاں کیا کر رہی ہو؟۔"

ان کے عجیب سے سوال نے ہما کو گہرا سانس لینے پر مجبور کیا تھا وہ سمجھ سکتی تھی

"میں ادھر ہی رہتی ہوں آپ کو یاد ہو آپ نے کچھ کھایا یا میں آپ کے لیے کچھ بناؤ!!۔"

وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"شفق کا کچھ پتا چلا اور یہ تصویر تمہیں کہاں سے ملی؟۔"

وہ اشارہ کرتے ہوئے بولی ہمارے مڑ کر دیکھا پھر انہیں پوچھا

"آپ کس تصویر کی بات کر رہی ہیں۔"

وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ فائیت کی تصویر کی طرف اشارہ کر رہی ہے مگر اس نے سوال ایسے کیا تھا کہ دیوار میں موجود

باقیوں کی تصویر کا پوچھ رہی ہو

"یہ جو نیچے! جس سے تم شاہد بات بھی کر رہی تھی یہ کہاں سے آئی کیا وہ لایا!!۔"

ان کے لہجے میں انجانا سا ڈر آگیا تھا کہ ہمارا چونک پڑی

"یہ کون ہے؟ آپ مجھے ان کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں۔" ہمارے ان کے قریب آ کر ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"یہی تو ہے جس کی وجہ سے میری بیٹی مجھے چھوڑ گئی اس شخص کی وجہ سے میری بیٹی مجھ سے نفرت کرنے لگی۔"

ان کی آنکھوں میں یہ بات کہتے ہوئے اچانک نمی آگئی

"ان کا نام فائیت ہے؟۔"

ہمارا جانتی تھی مگر لہجے میں حیرت ظاہر کرتے ہوئے بولی

"ہاں پر ایک عجیب بات ہے۔"

وہ اپنی نمی صاف کرنے لگی پھر اس تصویر کو حیرت سے دیکھتے اسے بولی تھی

"یہ پینٹنگ میں نے شفق کے سامنے جلائی تھی پتا نہیں کیسے یہاں تمہارے ہاتھوں آگئی تمہیں کہاں سے ملی بیٹا

!۔"

ہمارا منہ کھل گیا اسے اتنے راز تلاش کرنے میں اتنی وقعت کرنے کی کیا تھ جب سب کچھ ان سے پتا لگ سکتا تھا

"آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ کیا ہوا تھا؟۔"

انہوں نے اس کے کہنے پر سر اٹھایا

"کیا؟۔"

"دیکھیں اگر آپ مجھے ساری حقیقتوں سے آگاہ کر دیں گئیں تو مجھے آپ کی بیٹی ڈھونڈنے میں آسانی ہوگی۔"

وہ ایک دم رُک سی گئی پھر اس کو دیکھتے ہوئے مڑپڑی ہما کو حیرانگی ہوئی وہ ان کے پیچھے آئی  
 "نہیں آپ بتائیں نالیسے کیسے آپ کی بیٹی کو ڈھونڈ سکتی ہوں جب تک مجھ۔"

"کیا جانا چاہتی ہو۔"

وہ اب چلتے ہوئے کھڑکی کے پاس آگئیں! وہ بھی ان کے پیچھے آئی تھی  
 "وہ سب کچھ ایک ایک بات، ماما کی محبت، شادی، ریحان علی آپ کی فائیت کے لیے حقارت!۔"

وہ بولنے لگی جبکہ وہ ایک دم سے خاموشی چھا گئی  
 وہ منتظر تھی کہ وہ آگئے سے کچھ کہے گی مگر وہاں تو مکمل خاموشی تھی  
 "آپ چپ کیوں ہوگی آپ کچھ بتانے والی تھی؟۔"

ہما کو ان کی اتنی چپ زیادہ ہضم نہیں ہو ہی  
 "مجھے سمجھ نہیں آرہی بلکہ مجھے کچھ یاد بھی نہیں ہے کہ تمہیں کیسے بتاؤ۔"

ان کے لہجے میں عجیب سی بے بسی ہما نے محسوس کی تھی شاید کچھ تھا جو اسے چھپایا جا رہا تھا یا تو وہ مجبوری تھی یا بے  
 بسی مگر ہما انہیں مزید بات کرنے پر پُش نہیں کر سکتی وقت لگتا اور ہر بات جانے میں وقت لگے گا کیا ہوا اتنا کافی ہے  
 کہ فائیت زولفقار کا اس کی ماما سے تعلق تھا اور نانو یہ نہیں چاہتی تھی رُنین کے چاچو ہیں اب جو کچھ وہ جان سکتی  
 ہے تو صرف رُنین سے مگر وہ کہاں غائب ہو گیا اس کا سچا اور خالص دوست کدھر غائب ہو گیا کیا وہ اس کے گھر  
 جا کر دیکھیں ہاں جب تک وجدان نہیں آجاتا وہ اس کے پاس جانا چاہیے گی وہ ضرور گھر پہ ہوگا ہاں وہ جائے گی اس  
 سے پوچھی گی اسے اپنے دل کا حال بتائی گی اور وہ شادی کے لیے راضی بھی ہو جائے گی ہاں وہ کر لی وہ تنہا زندگی ایسے  
 نہیں گزرا سکتی تھی

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"کیا ہوا نکل؟۔"

ایک دم گاڑی جھٹکے سے رُکی تھی وہ اس وقت یونی کے لیے نکلی تھی جب راستے میں اچانک کار رُک گئی تھی اور گاڑی  
 سٹارٹ نہیں ہو رہی تھی ڈرائیور نے ایک منٹ کہہ کر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا جب وہ بونٹ بند کر دو بارہ اندر آیا تو

شفق نے نوٹس سائنڈ پہ رکھ کر ان سے پوچھا

"میم پتا نہیں کیا ہوا ہے مگر گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی۔"

"اوہو میں اب یونی کیسے جاؤں گی۔"

وہ خود سے ہم کلام ہوئی تھی

"آپ ایسا کریں ایک بار ٹرائی تو کریں میرا آج پہلی پرسنٹیشن ہے میرا جانا بہت ضروری ہے۔"

"اچھا میم میں ٹرائی کرتا اگر نہیں ہو سکا تو ٹیکسی کا انتظام کرتا ہوں۔"

وہ اس کے کہنے پر کار کو تین بات سٹارٹ کر چکا تھا مگر کوئی فائدہ نہیں تھا پھر شفق نے جلدی سے اسے ڈھونڈ لانے کو

مگر اس انجان، ویران علاقے میں بہت ناممکن سی بات تھی کہ ٹیکسی مل جاتی تیزی سے فائیک زولفیکار کی

مرسیڈیز اس کے سامنے سے گزری تھی اور گاڑی ایک دم رُک گئی جیسے اس کسی کا گمان ہوا تھا وہ ریورس کرتا ایک

دم کار پیچھے لے کر گیا تو اس نے دیکھا یہ کار شفق کی تھی اور شیشے نیچے ہوئے وہ پریشان چہرے لیے اپنے کلائی میں

موجود گھڑی کو دیکھ رہی تھی

"شفق!!۔"

کسی کی بے پناہ خوبصورت آواز سُنتے ہی شفق چونکہ پھر اس نے گردن موڑ کر دیکھا نیوی بلیو سوٹ میں گلاس

آنکھوں سے اُٹھاتا اپنی گریش اور ایش آنکھوں میں دلکش چہرہ لیے فائیک اسے دیکھ رہا تھا

"آپ!۔"

وہ اس کی خوبصورتی میں جیسے کھوسی گئی تھی کوئی اتنا بھی خوبصورت ہو سکتا ہے کیا؟ پھر جب ہوش آیا تو زبان سے

بس یہی کہہ پائے تھے

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں آپ کو تو اس وقت یونی میں نہیں ہونا تھا۔"

وہ بازو دوسری سیٹ پہ رکھتا تھوڑا سا آگئے ہو کر بولا

شفق پہلے دوسری طرف دیکھنے لگی شاہد انکل کو ٹیکسی مل گئی ہو پھر مایوسی سے گردن موڑ کر ایک بار پھر اسے دیکھا

"وہ میری کار خراب ہو گئی ہے اور نوبے میری پرسنٹیشن ہے انکل گئے ہیں ٹیکسی لینے مگر مجھے لگ رہا میں لیٹ



ہوائیں چل رہی تھی وہ اپنے گرد چادر سختی سے لپیٹے ان راستوں پر چل پڑی جس پر چلنے کے لیے وہ بنی تھی اس نے فون نکال کر ایک بار پھر رُلسن کو کال ملانے کی ایک اور کوشش کی مگر اس کا فون بند جا رہا تھا اس نے ہمت نہ ہارتے ہوئے ملانے لگی اور تیزی سے قدم بڑھاتے سڑھیوں کے بجائے ڈرائیوے کی طرف بڑھی ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور فون کے لائن کے سہارے تیز ہوائوں کو پاڑ کرتی زولفقار ہاوس کے قریب آرہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہوائیں اسے یہاں آنے کی اجازت نہیں دیں رہی تھی وہ بار بار اسے یہاں سے دور کرنی کی کوشش کر رہی تھی مگر اس پر تو جیسے ضد سوار ہو گئی تھی اس نے ہر ممکن کوشش کرنی تھی کہ وہ کسی بھی حال میں اُدھر پہنچے اور واقعی وہ اپنی منزل کے قریب تیز تیز بھاری قدم اٹھاتی قریب آتی جا رہی تھی اس نے اپنی اڑتی چادر کو سختی سے تھاما "رُلسن پلینز تم گھر پہ ہونا پلینز میں مزید نہیں رہ سکتی دو دن کی دوری بہت مشکل تھی میرے لیے میں تمہیں سب بتانا چاہتی ہوں اپنے دل تمہارے سامنے کھولنے والی ہوں اس لیے پلینز تم موجود ہونا اپنی ہما کی خاطر تمہارا ہونا بے حد ضروری ہے۔"

خود سے کہتی وہ اس کے گیٹ کے قریب آچکی تھی اور اب وہ بڑھ کر اس بند گیٹ پہ بیل بجانے لگی اور اس کی منتظر تھی کہ وہ آئے گا وہ ضرور آئے گا

"کیا ہوا چہرہ پہ بارہ کیوں بجنے لگے۔"

وہ ڈرائیو کر رہا تھا جب پریشان سے شفق کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تھا وہ چونکہ پھر دھیمی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی پھر پریشانی کے باوجود دھیماسا ہنس پڑی "ایسا لگ رہا ہے کچھ غلط کر رہی ہوں۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے نوٹس پہ ناخن پھیرنے لگی وہ اسے دیکھتا رہا مگر اس کی اس بات پہ جواب نہیں دیا "تو کیسا چل رہا کالج تم لگتا ہے انجوائی نہیں کر رہی۔"



اس نے مڑ کر فائیک کو دیکھا تو حیرت سے اسے دیکھنے لگی کہ اسے کیسے پتا چلا واقعی میں وہ تو تنگ آ گئی تھی اسے لگ رہا تھا وہ لاکے لیے بنی ہی نہیں ہے بیزاری سے چھار ہی تھی شخصیت سے

"نہیں بس ٹف پڑھائی ہے تو زندگی تھوڑی بور سی ہو گئی ہے۔"

وہ انگلیاں مروڑتے ہوئے سامنے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"اویار بور کیوں گزر رہی ہے اس عمر میں بور تو نہیں گزرنی چاہیے۔"

وہ کھلکھلاتے ہوئے موڑ کاٹتے ہوئے بولا

"جب سے پاکستان آئی ہوں واقعی بہت بور ہو گئی ہوں اُدھر میرے بہت سارے فرینڈز تھے۔"

"ارے تو کالج میں نہیں بنے آپ کے۔"

"نہیں نا بہت ہی ٹپکل سوچ ہے نہ ان کامیوزک میں انٹر سٹ ہے، نہ کوئی انٹر ٹینمنٹ سے ریلیٹ بات بس وہی ٹیپکل اس کلاس کے لڑکے کا اس کے ساتھ چکر ہے

اس کے منگنی اس کی شادی اس کے بچے بھی یہ کیا ہے اگر کوئی ٹی وی سے ریلیٹ بات کرو تو اباجی نسیم دیکھنے دیتے کوئی پی ٹی وی ڈرامے پہ شروع ہو جاتا کوئی ہالی وڈ کے بارے میں کوئی ایک سنگل بات کرنا نہیں پسند کرتا سب کانوں کو ایسے ہاتھ لگاتے اوں پاگل۔"

وہ اس کی باتیں سنتے ہوئے کھل کر ہنس پڑا

"پاکستانی یونوان کی باتیں ایسی ہی ہوتی عادت پر جائے گی بعد تم خود لگی ہوئی ہوگی۔"

"توبہ ایسی فضول کی گوسپ! میں تو کبھی بھی ملوث نہ ہوں خیر آپ کا ہوٹل کیسا چل رہا ہے۔"

"بورنگ!! آج کل موسم کی تبدیلی کے باعث بالکل ٹھنڈا پڑا ہوا کام فارغ ہوں آج کل میرے تو ایسا ہی آدھے سال کام میں اتنا مصروف ہوتا ہوں کہ سر کھجانے کا ٹائم نہیں ہوتا اور پھر آدھے سال اتنا فارغ ہوتا ہوں کہ سمجھ نہیں آتا کہ کیا کروں۔"

وہ اس کے مزے سے کہنے پر کھل کر مسکرائی

"مطلب کہ آپ کا یہ فارغ مہینے چل رہے ہیں۔"

وہ اس کے کہنے پر بیچارگی سے منہ بنانے لگی پھر ہنستے ہوئے بولا  
 "ہاں اس لیے سوچا شہر گھوم آؤ دوستوں سے مل آؤ راستے میں آپ مل گئی ویسے آپ کے ٹائمنگز کیا ہیں کالج کے  
 "۔"

"صبح نو سے دوپہر کے تین بجے تک۔"

"او تو کیا آج میرے ساتھ لنچ کرو گی۔" وہ جھٹکے سے اسے دیکھنے لگی وہ اس کی اس بات پر حیرانگی بھانپ چکا تھا  
 "اگر نہیں کرنا چاہتی تو کوئی براہم نہیں میں تو ایسی کہہ رہا تھا ایسے نہ دیکھیں میں آپ کا نیبر ہوں۔"  
 "آپ بہت عجیب ہیں فائیک کبھی آپ کا بہت دوستانہ رویہ ہوتا تو کبھی آپ ایسے فارمل ہو جاتے ہیں۔۔۔"  
 وہ کہتے کہتے جیسے ٹھر گئی تھی

"میں فارمل تب ہوتا ہوں جب آپ فارمل ہوتی ہیں ویسے وہ آپ کی بلی کیسی ہے کل میں نے دیکھا وہ کچھ بیمار سی  
 لگ رہی تھی۔"

"بیمار نہیں تو وہ بس نخرہ کرتی ہے کھانے میں ویسے آپ کہاں سے دیکھ رہے تھے۔"

"یار نیبرز کو سب دکھائی دیتا ہے انھیں ساری خبر ہوتی ہے۔"

وہ شرارت سے تیزی سے آتی کار کے سامنے سے سائڈ کرنے لگا جب شفق تیزی سے اس کی طرف آ کر لگی  
 "اُف! آرام سے۔۔" اس نے خود کو سنبھالنے کی خاطر فائیک کا بازو پکڑا فائیک کو ایک دم کچھ ہوا ہوا تو شفق کو بھی  
 تھا وہ جلدی سے اس کا بازو چھوڑ کر پیچھے ہوئی

"سوری!!۔" وہ جھٹ جھڑی مٹاتے ہوئے بولی

"نہیں سوری مجھے اتنا تیزی سے نہیں موڑنا چاہیے تھا۔"

وہ نرمی سے کہتے ہوئے اسے ریلیکس کرنے لگا

"ام فائیک؟ میں اس سنڈے بلیک روز ہوٹل آنا چاہتی ہوں۔"

فائیک کے اس کے اچانک کہنے پر خوشگوار حیرت ہوئی

"ضرور کیوں نہیں میرا تو وہ ہوٹل سونا سا لگ رہا ہے آپ آئے گی تو کوئی رونق بڑھ جائے گی۔"

"بابا سے بات کی بابا نے ہر سنڈے آنے کی اجازت دیں دی ہے مگر میں گولف کھیلنے نہیں بلکہ آپ کے ہوٹل کے سٹیج میں گانا چاہتی ہوں کوئی اور نہ ہو بس اکیلے میں کیونکہ مئی اب مجھے گھر میں بھی اجازت نہیں دیتی۔"

وہ کھوئے لہجے میں کہتے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"اس سے کیا ہوگا شفق؟ بات تو تب سمجھ میں آتی اگر تم سنگر بنتی اکیلے کی تو اجازت دیں سکتی ہیں آپ کی امی۔"

"امی کو گانے ہی نہیں پسند تو سنگر بننے کی دور کی بات ہے خیر چھوڑے ہم کوئی اور بات کرتے۔"

وہ جیسے اپنے ادھر بڑے خوابوں پر اُداس نہیں ہونا چاہتی تھی اس لیے ٹاپک بدلتے ہوئے بولی فائینک بھی سمجھ گیا تھا

اس لیے دوسری ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا مگر اس معلوم تھا وہ اندر سے کافی اُداس ہو چکی ہے

oooooooooooooooooooo

وہ انتظار کرتی رہی کہ وہ آئے گا مگر وہ نہیں آیا مایوسی نے اس کو ایک بار پھر اپنے گھیرے میں لیا تھا

مگر ایک بار پھر اس نے بیل بجائی اور دل میں اسے پکارا اور وہ آگیا وہ اسے تیزی ہو انوں اور اندھیری طوفانی رات کے باوجود نظر آیا اس وقت وہ پولیس یونی فورم میں ملبوس تھا لگتا ہے ابھی آیا تھا ہمارے چہرے پہ ایک دم مسکراہٹ آگئی وہ اسے دیکھ کر اپنے اندر پھیلتی آسودگی کو بڑی شدت سے محسوس کر رہی تھی

واقعی رُنین اس کے دل کا راحت تھا رُنین چلتے ہوئے گیٹ کو اوٹ میٹنگ بٹن سے کھولنے لگا اور گیٹ آہستہ سے کھلنے لگا اور جیسے ہمارے کوراستہ ملا وہ بڑی تیزی سے اندر آئی اور رُنین کو سامنے سے آتے پا کر ایک دم پیچھے ہو گئی تاکہ ٹکرنہ لگ سکے اب وہ خوش کے بجائے اسے ناراضگی سے گھور رہی تھی

"کدھر تھے تم صبح سے شام ہو گئی میں تمہیں کال کر کے پاگل ہو گئی ایسا کون سا ضروری کام تھا جس میں تم پانچ منٹ بھی اپنی خیریت کی خبر نہیں دیں سکتے کتنی پریشان تھی میں وجدان بھی کہہ رہا تھا تم بڑی ہو اسے بتا سکتے تھے مجھے نہیں!!۔"

وہ اب غصے سے کھل کر شکوہ کر رہی تھی جبکہ رُنین بالکل خاموشی اور سرد مہری سے دیکھ رہا تھا

"بولو بھی کیا ہوا؟ خیریت تو ہے چپ لگ رہے ہو۔"

وہ جب بولتے ہوئے چپ ہوئی تو اس کی خاموشی بہت محسوس ہوئی تو بولے بغیر رہ نہ سکی

"رُنین ٹھیک تو ہو؟ کیا بات ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"

وہ اب بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنے لگی تھی جب رُنین پیچھے ہوا ہما کو جھٹکا لگا مگر پھر اسے دیکھا

"رُنین؟"

"اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو موسم دیکھا ہے تم نے۔"

وہ سرد مہری سے بولا اتنا سرد لہجہ ہما کو اندر سے ٹھنڈا کر گیا تھا یہ رُنین تو ہر گز نہیں لگ رہا تھا کیا وہ اس کی دیر سے

جواب دینا پر ناراض تو نہیں تھا

"رُنین میں تم سے ملنے آئی ہوں اتنی رات کو بھی آیا کرتی تھی کیا بات ہے۔"

وہ بے قرار ہو گئی تھی وہ ایسے کیوں کر رہا ہے

"جاو اپنے گھر بارش عنقریب ہونے لگی ہے۔"

اتنا بے رُخی والا انداز

"ٹھیک ہے تم جاو! مگر میں یہاں سے ایک انچ نہیں بلوں گی اگر تم مجھ سے ٹھیک طریقے سے بات نہیں کرو گے۔"

رُنین مڑا اس کے چہرے پہ بیزاری ہما کو اچھی نہیں لگی یہ اسے کیا ہوا تھا آخر

"آو اندر!!"

وہ کہہ کر مڑ گیا ہما مسکرائی ضرور ناراض ہے بہت زیادہ ناراض مگر وہ اس کی ناراضگی دور کر دیں گی

وہ چلتے ہوئے اس کے پیچھے آئی

رُنین دروازے کھول کر اندر داخل ہوا پھر اپنی جیب سے سگسٹ کا ڈبہ نکال کر اس کی طرف مڑا ہما اندر داخل

ہوتے ہوئے رُک گئی وہ اب سگسٹ نکال کر منہ میں ڈال رہا تھا ہما حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی رُنین نے کبھی

سگسٹ نہیں پی آج یہ اس کا دماغ تو نہیں پھیر گیا

"کیا ہوا جو کہنے آئی ہو بولو۔"

ایک دم اس کی سرد آواز پر وہ چونک کر اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اور اب سگسٹ منہ میں دبا

کر لائٹر سے جلانے لگا کہ ایک دم ہما آگئے بڑھی اس نے تیزی سے سگسٹ اس کے لبوں سے نکالا اور پھینکا

"یہ کیا کر رہے ہو کب سے یہ کام کرنے لگے۔"  
وہ تیزی سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی  
"ہا! کچھ کہنے آئی تھی تم!۔"

رُنین کی آواز نے اسے چونکا کر مجبور کر دیا اس نے دیکھا وہ اب سگریٹ کے لمبے کش لیتے ہوئے دیوار کے ساتھ  
لگے اس سے پوچھ رہا تھا اور وہ سوچ رہی تھی اس کی ہمت کیوں نہیں پڑی اسے روکنے کی ان ہی درمیان اتنی بے  
تکلفی آچکی تھی کہ وہ اسے سگریٹ پینے سے روکتی مگر کیا تھا جو اسے روک رہا تھا رُنین کی سرد نظریں، اس کا انداز یا  
اس کا رویہ؟

"کوئی پریشانی ہے؟۔"

وہ صرف اتنا کہہ پائی تھی اسے ہوا کیا تھا آخر وہ سمجھ نہیں پارہی تھی  
رُنین کی ابرو ایک دم اس کی بات پر اوپر ہوئے اور کہنے لگا

"نہیں مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے تم کیسی ہو؟ اور اتنی تیزی طوفانی بارش میں کہاں جا رہی ہو؟۔"

وہ اس کے تیار ہونے پر کہہ رہا تھا

"ہاں کسی کام سے جانا تھا تم کہاں غائب تھے۔"

"مصرف تھا!۔"

بس اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا

"ایسی بھی کیا مصروفیت تھی کہ تم نے مجھے کال چھوڑ دیا؟" نہ کرنے کا گوارا کیا۔

"میں نے ضروری نہیں سمجھا!۔"

گہرا کش لیتا ہوا وہ اب چل کر سامنے والے صوفے پہ بیٹھنے لگا اس نے ہاتھ کو بیٹھنے کا نہ کہا کچھ تو جا جو غلط ہو رہا تھا

اور وہ کیا ہو رہا تھا یہ اس وقت ہما کو معلوم نہیں تھا

"مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے رُنین؟۔"

وہ چلتے ہوئے اس کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ کر پوچھنے لگی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ سوال کرنا چاہی

تھی مگر وہ تو اسے دیکھ ہی نہیں رہا تھا

اس نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے کش لیتا گیا پھر بولا

"تمہارے سے کوئی غلطی نہیں ہوئی ہما!"

ہما پُر سکون ہو گئی اسے لگا وہ اسے تنگ کر رہا ہے

"تو پھر ایسے ایکٹ کیوں کر رہے ہو، جیسے میں نے کچھ کیا ہے تم بھی نارُ لنین ڈرا دیتے ہو اپنی ویز کل سے میری

کلاس شروع ہو رہی ہے میں شاپنگ کرنے جا رہی ہوں وجدان بزی ہے میں اسے ٹیکسٹ کر دوں کہ وہ نہ آئے کیا

تم لے چلو گے۔"

وہ اسے دیکھنے لگی جواب سگریٹ مسل کر اسے دیکھ رہا تھا

"جب وہ آ رہا ہے تو اس منع کیوں کر رہی ہو؟"

"منع؟ نہیں وہ ویسے بھی بزی تھا اگر میں اس کا انتظار کرتی اب وہ میرا نوکر تو نہیں لگا کہ وہ اپنا کام چھوڑ کر مجھے لے

کر کام کریں گا۔"

"جب وہ کہہ رہا ہے کہ وہ آ رہا ہے تو پھر ویٹ کرو میں اس وقت تھکا ہوا آیا ہوں اس لیے مجھ سے نہیں ہو پائے گا

۔"

ہما کا منہ اس کی بات سے کھل گیا وہ رُ لنین ہی تھا جو یہ کہہ رہا تھا اس کا رُ لنین؟ نہیں وہ اس کا کیسے ہو سکتا ہے

"ٹھیک ہے ریسٹ کریں آپ سوری جو آپ کو ڈسٹرب کیا

آئیندہ نہیں آو گی۔"

وہ جانے لگی جب رُ لنین نے اس کا ہاتھ پکڑ وہ رُک گئی

"او گاڈ ہما اتنی سی بات پہ کون ناراض ہوتا ہے آو بیٹھو!"

وہ اب بالکل بدلے ہوئے لہجے میں اسے کہہ رہا تھا ہما کو نجانے کیوں اس کے ہاتھوں میں نرمی نہیں محسوس ہو رہی

تھی جو رُ لنین کا خاصا تھی

"تو اتنی دیر سے تنگ کیوں کر رہے ہو تمہیں پتا ہے الریڈی میں نانو کی وجہ سے پریشان ہوں اوپر سے وہ فائینق

زوالفقار۔"

اچانک رُنین کے تاثرات تبدیل ہوئے جو نرمی تھی وہ یک دم غائب ہو گئی

"تم ان کا نام میرے سامنے مت لیا کرو۔"

وہ دھاڑتے ہوئے اٹھا ہوا ایک دم پیچھے ہوئی اس کا ہاتھ دل پر گیا تھا

"رُنین تم چلائے کیوں؟؟۔"

وہ تیزی سے بولی اسے اس کا رویہ سمجھ سے باہر لگ رہا تھا

"کیونکہ تم نے ان کا نام لیا۔"

اس نے تیزی سے کہتے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کیا

"ایم سوری میں بے اختیار ہو گیا تھا مگر جب تم ان کا نام لیتی ہوں تو میرے کنٹرول میں بات نہیں رہتی۔"

وہ اب خود کو سنبھل کر کہتا اس کے قریب آیا کہ ہمارے پیچھے ہوئی

"نہیں، مجھے آج پوچھنا نہیں چاہیے تھا مگر میں پوچھوں گی آج مجھے جانا بتاؤ رُنین کیا ہوا تھا کیوں نفرت کرتے ہو

اپنے چاچا سے ایسا کیا واقعہ ہوا تھا کہ تم ان کا نام سُنتے ہی بے اختیار ہو جاتے ہو، اوپر سے نانو کی ان کے لیے نفرت،

ماما کی ان سے محبت بہت سے سوال ہے مگر مجھے کچھ تو بتاؤ ایک بات جس سے میرے دل کو تسلی ہو جائے مجھے کچھ

سمجھ نہیں آرہی میں جب سے پاکستان آئی ہوں ایک پل بھی سکھ اور چین کا سانس نہیں لیا۔"

"تم ان کا ذکر ہی نہ کرو بات ختم میرے ساتھ تم وقت بیتاتی نہیں ہو تو مجھے غصہ آگیا ناراض بھی تھا اور پلیر ہما

میرے زخموں کو مت چھیڑو میں برداشت نہیں کر سکتا۔"

ہما کا دل موم ہوا وہ بڑھ کر آئی اور اس کے جھکے چہرے کو دیکھا

پھر اس کا ہاتھ تھاما

"میں ہونا تمہارے ساتھ مجھے بتاؤ کیونکہ رُنین میں اس مسٹری ورلڈ سے نکلنا چاہتی ہوں جس میں میں گھس گئی

مجھے اپنے اصل حقیقت جانی ہے۔"

رُنین نے سر اٹھایا نرمی کے تاثرات لیے وہ آہستگی سے بولا

"کیا جانا چاہتی ہوں۔"

"مجھے لگتا ہے میں فائیک زوالفقار کی بیٹی ہوں مگر مجھے یہ نہیں پتا کہ جائز۔۔۔۔۔"

وہ ہمت باندھتے ہوئے جتنا کہہ سکی تھی اس نے کہا آگئے اس کی ہمت نہیں بنی مگر اس سے قبل وہ آگئے کچھ کہہ پاتے  
رُنین کا زناٹے دار تھپڑ اس کے گھما گیا تھا کہ وہ زمین کے بل گری

oooooooooooooooooooooooooooooooo

فائیک اس کے کالج کے قریب گاڑی روکی اور بولا

"لو آگیا ٹائم بھی دیکھ لو پورے بیس منٹ پہلے پہنچا یا ہے۔" شفق نے ٹائم دیکھا پھر اسے اور مسکراہا

"تھینک یو سوچ میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں۔"

"ارے اُردو اور انگلش ایک ساتھ تھینک یو اونر ہے میرے لیے۔"

وہ سر کو ہولے سے خم دینے لگا

"نہیں واقعی میں آپ سے باتوں میں ایسا لگ جیسا کافی لمبا پل گزر گیا ہو مگر اب وقت دیکھتی ہوں تو اتنا وقت نہیں  
ہوا یو ہیو سمتھنگ!!۔"

وہ جیسے کہتے کہتے رُک گئی فائیک دلچسپی سے اسے دیکھا

"اچھا کیا ہے؟۔"

نظریں بھی شوق تھی اور لہجے بھی شفق اچانک سُرخ پڑ گئی اور کچھ نہیں کہہ کر اُترنے لگی اور چل پڑی فائیک کے  
چہرے پہ مسکراہٹ گہری ہو گئی وہ اس کو اندر تک جانے کا ویٹ کرنے لگا کہ ایک منٹ رُک گیا کہ سامنے والا بائیک  
میں شخص نے شفق کا راستہ روک دیا ہے

"او مر سیڈیز؟ وہ بھی نیو ماڈل تب ہی محترمہ ہم جیسوں کو اس لیے لفٹ نہیں کروا رہی تھی کہ ہمارے پاس پیسہ  
نہیں جو ان پر لٹا سکے۔"

منیر کے راستے روکنے اور تلخی سے کہنے پر شفق نے غصے سے اپنی نظریں اُٹھائی اور کچھ کہے بنا جانے لگی جب وہ پھر  
سامنے آگیا



"ہاں ظاہر ہے ہماری کیا اوکات کے آپ جیسی گولڈ ڈگر سے بات کریں لیکن اگر میں کچھ پیسے دوں تو کیا میرے ساتھ ٹائم !!!۔۔۔"

خباثت سے کہا گیا جملے نے شفق کے کانوں کو دھوا کر دیا اس سے پہلے وہ کچھ کرتی کسی کا بھاری ہاتھ اس کے چہرے پہ پڑا اور وہ سیدھا اپنی بانیک پہ جا کر گرا شفق نے دیکھا جس نے اسے تھپڑ مارا تھا وہ اور کوئی نہیں فائیت تھا اور وہ انسان کم کوئی بیسٹ لگ رہا تھا جو ایک سکینڈ میں اسے نکل لے گا

ہماسکت اپنے گال تھامے زمین کو ہی گھور رہی تھی اسے یقین نہیں آرہی تھی رُنین اس کا رُنین اس پر ہاتھ ! اس سے قبل وہ مزید کچھ سوچتی رُنین نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اٹھایا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نفرت کی چنگاریوں کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا

آئینہ تم ان کا نام نہیں لو گی سمجھی آج میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہما، اور اگر تم نے میرے پاس آنا ہے " تو تم ان کا ذکر نہیں کرو گی ورنہ اپنا انجام تم خود دیکھ لینا اکیلی عورت ہو باخوبی سمجھ جاو گی۔

الفاظ تھے کے کانوں میں انڈیلا بگھلا ہوا سیسہ

رُل۔۔۔"

آگئے سے تو جیسے الفاظ ہی دم توڑ گئے تھے کیا کہتی آج اسے اپنی محبت کا اعتراف کیا تھا اور آج ہی اس کی محبت کے ساتھ ساتھ اس کا مان ٹوٹا تھا وہ مان جو اسے رُنین سے تھا وہ اسے کے بازو کو ایک جھٹکے سے چھوڑ کر چلا گیا اور وہ گیلے اور تپے ہوئے گالوں کو چھوتی اسے بس جاتا ہوا دیکھنے لگی

oooooooooooooooooooooooo

سب لوگ فائیت کی اس حرکت پر متوجہ ہو گئے شفق اس ایک ایکشن سے خود کو سنبھال پاتی کہ فائیت نے اسے گھسیٹ کر دوسرا تھپڑ

"ایسے الفاظ نکالنے کی تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی۔"

وہ دھاڑا تھا تو ارد گرد لوگ بھی اس کی دھاڑ سے کانپ اُٹھے تھے شفق کے ہاتھ سے نوٹس گر گئے اتنا جنونی انداز وہ نرم خوش مزاج فائیک تو جیسے غائب ہو گیا تھا وہ فائیک کو دھکا دینے لگا کہ فائیک کے مکے نے اس کی بولتی بند کردی اور وہ گر گیا

"میں نے خود کو بھی ایسی نظروں سے دیکھنے کی اجازت نہیں دیں اور تمھاری اتنی جرات !!۔"

لوگ اس کے پاس آ کر روکنا چاہتے تھے مگر شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے والی بات تھی وہ مڑا تو چونکہ شفق کا چہرہ سفید ہو گیا تھا اس کا جسم کانپ رہا تھا ڈوپٹہ کندھے سے جھل کر ہاتھوں میں آ گیا تھا وہ بس کبھی اسے تو کبھی زخمی ہوئے وے اس شخص کو دیکھنے لگی فائیک تیزی سے اس کی طرف آیا اور اس کا ڈوپٹہ اُٹھا کر اچھی طرح لپیٹا "تم ٹھیک تو ہونا !!۔"

وہ نرمی سے اس سے پوچھ رہا تھا وہ اب فائیک کی آنکھوں میں دیکھنے لگی پھر اچانک اس کی نظر سامنے سے پولیس وین پر پڑی تو وہ گھبرا گئی اس نے جلدی سے فائیک کا ہاتھ تھام لیا "آپ آپ مجھے یہاں سے لے جائے میں گھر واپس جانا چاہتی ہوں۔"

فائیک نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی کیفیت سمجھ گیا اس نے جھک کر نوٹس اُٹھائے اور اسے لے کر چلنے لگا جب تک پولیس والے آتے تب تک وہ اپنی طاقت کی بدولت شفق کو لے کر غائب ہو گیا اور شفق کو اتنا ہوش نہیں تھا کہ وہ یہ سب سمجھ پاتی جبکہ لوگ اس زخمی بندے کے بعد اسے دیکھنے لگے تو وہ غائب ہو گیا تھا ایک دم اچانک کیسے؟

oooooooooooooooooooo

"تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟۔"

وہ پورے دو گھنٹے بعد ہما کو لینے آیا تو اس کو دیکھتے ہوئے جھٹکے سے رُک گیا وہ بالکل سپاٹ چہرہ لیے اس کے سامنے موجود تھی مگر اس کا گال کافی زخمی ہوا تھا چہرہ بھی خاصا سرخ تھا وجدان کو لگا اسے سخت بخار ہے اس کی بات جب ہما نے اپنی سرخ آنکھیں اُٹھائی تو وجدان چونک کر اسے دیکھنے لگا

"ہاں میں ٹھیک ہوں چلے۔"

آواز بھی خاصی بھاری تھی جیسے وہ ابھی کھل کر روئی تھی

"کوئی بات ہوئی ہاں مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی کیا بات ہے۔"

وہ نرمی سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا ہما کو اس کی بھی ہمدردی کھوکھلی لگ رہی تھی اسے تو ہر شخص کا خلوص کھوکھلا لگنے لگا تھا

"وجدان پہلے ہی دیر ہو رہی ہے میرے خیال سے چلتے ہیں۔"

وہ سرد مہری سے کہتے اپنا بیگ اٹھاتی کار کی طرف بڑھی اور وجدان مڑ کر اسے دیکھنے لگا جیسے کچھ تو ہوا ہے وہ چلتا ہوا اس کے پیچھے آیا اور اس سے پہلے ہی پہنچتے ہوئے اس کا دروازہ کھولا ہما بغیر کچھ کہے اندر گھس گئی اس نے دروازہ بند کیا اور دوسری طرف چل کر آیا اور بیٹھا اس نے دیکھا ہما شیشے کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی وہ بس آنکھیں جھکائی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو بار بار چھو رہی تھی وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا مگر بتانے والا ہی نہیں بتانا چاہتا تو بعثت سے معص بد مزگی ہی پھیلے گی مگر ہما کے گالوں پہ پڑے زخم سے کچھ مطلب تو تھا

"ہما یہ تمہارے گالوں میں کیا ہوا؟۔"

وہ پوچھے بغیر بھی نہیں رہ سکتا تھا ہما نے چونک کر اسے دیکھا

"میرے گالوں پر۔"

"ہاں ایسا لگتا ہے تم بہت زور سے گری ہو کہاں گری تھی میڈسن ہی لگالیتی۔"

ہما نے حیرت سے اپنے گالوں کو چھوا تھپڑ پڑنے کے بعد سے وہ اپنے گھر کے باہر ہی دو گھنٹے شیڈ میں بیٹھی رہی وہ اندر جا کر نانو کے سوالوں کے جواب نہیں دیں سکتی تھی اور پھر تیزی بارش کو دیکھتے دیکھتے کب وجدان آیا اسے پتا ہی نہیں چل سکا اس کے تو ہوش ہی جیسے کھو گئے تھے اور اس سب کا ذمہ دار رُنین تھا نہیں رُنین بھی نہیں صرف وہ تھی اسے آج کے دور میں محبت جیسی بیکار چیز کرنی ہی نہیں چاہیے تھی اور نہ ہی ایک نامحرم پہ اعتبار اور مان رکھتی تو آج اس کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا

"ہاں وہ میسمنٹ کی سرٹھیوں سے پھسل کر گر گئی تھی جلن ہوئی تھی لیکن پتا نہیں چلا تھا۔"

وہ آہستگی سے کہتے ہوئے اس کو وجہ بتانے لگی تاکہ وہ مزید سوال مت کریں

"دھیان سے چلا کرو یا ویسے ڈاکٹر کو دکھا دیں۔"

وہ فکر مند ہو رہا تھا ہمارے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

"کوئی ضرورت نہیں پلیز تھورا تیز چلائے گھر میں۔۔۔"

وہ بھول گئی تھی اس نے نانو کے بارے میں فل حال نہیں بتانا تھا

"گھر میں کیا؟"

وہ چونکہ

"گھر ایسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔"

اور بیکس ہمارے تم بھی نا۔۔۔" وہ موڑ کاٹتے ہوئے ایک پتلی گلی کی طرف جا رہا تھا

اور وہ اب کھڑکی کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں صرف درختوں اور اندھیروں کے سوا کچھ نہیں تھا

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"شفق!! شفق!!"

فائینک نے اسے ہولے سے جھنجھوڑا وہ جو سیٹ پہ بالکل ساکت ایک ہی زوے میں بیٹھی تھی جب کاررکنے پہ اس کی

سکت ٹوٹ نہ سکی تو فائینک کو اسے جھنجھوڑنا پڑا

"ہاں!!"

وہ مڑتے ہوئے اس کا فکر مند چہرہ دیکھنے لگی

"جسٹ ریلیکس!!"

اس نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا جو ٹھنڈے پسینے چھوڑ رہا تھا

"آپ نے اسے کیوں مارا، وہ کافی زخمی ہو گیا تھا اگر وہ مر جاتا تو۔۔۔"

فائینک کے جو نرمی کے تاثرات تھے چہرے نے اب سختی لے لی تھی

"مر جاتا میری بلا سے بلکہ میں تو اسے مار ہی دیتا مگر تمہاری وجہ سے رکننا پڑا۔"

وہ تیزی سے کہنے لگا

"کیوں آپ نے کیوں اسے مارا۔۔۔"

"تو میں اس کی بکواس سُنتا چُپ چاب، اور جو اس کی نظریں!! اس بارے مت ہی بات کرو تو شفق بہتر ہے۔"

وہ سٹیرنگ کو سختی سے تھامے ایک بار پھر غصے کو کنٹرول کرنے لگا

"یہ تو ہر کوئی دیکھتا! آپ کیا ہر کسی کو مارے گے اب کالج میں میری اتنی باتیں ہو گئیں امی کو پتا چل جائے گا۔"

وہ بہت پریشان لگ رہی تھی فائینق کو بھی اس کی کیفیت کا احساس ہوا مگر اپنی غلطی کا نہیں اس نے جو کچھ کیا تھا وہ برحق پر تھا

"مجھے گھر جانا ہے۔"

وہ اب خود کو با مشکل کمپوز کرتی فائینق کو بولی

فائینق نے کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے کار سٹارٹ کر کے سامنے والے گھر کی طرف بڑھا

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

"فائینق!!"

"کام ہے مجھے صبر کرو ویسے بھی میں اب تمہیں تب ڈراپ کروں گا جب تمہارے واپس جانے کا ٹائم ہو جائے گا۔"

"یہ کیا کہہ رہے آپ!!!"

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اب کسی کے گھر کے قریب اچکا تھا

مجھے آپ کے ساتھ آنا نہیں چاہیے تھا آپ سے بات کر رہی ہوں نہ میری بات کو جواب دیں رہے نہ سُن رہے"

"ہیں۔"

فائینق نے کار روکی اور اس کی طرف مڑا پھر تناؤ کو کم کرتے ہوئے مسکرایا

"ہم آپ کی بات سُننے گے اور جواب بھی دیں گے۔"

وہ آپ سر اٹھا کر گھورتے ہوئے اسے دیکھنے لگی

کالج کو جانے سے رہی آپ کیونکہ آپ کی حالت سے آپ نے وہی بے ہوش ہو جانا تھا اور اگر میں آپ کو ابھی"

اس وقت آپ کے امی ابو کے پاس لے کر جاتا تو آپ پر پابندی لگ جاتی جو آپ نہیں چاہتی تھی اس لیے مجھے بھی کام تھا، کام بھی نپٹا لو آپ کو جب آپ کے ڈرائیور انکل لینے آئے گے تو ان کو شک نہیں ہوگا ان کو نہیں ہوگا سمجھو آپ کے ماما بابا کو بھی نہیں ہوگا۔

وہ اس کی بات سے مطمئن ہو گئی مگر کچھ تھا جو اسے پریشان کر رہا تھا  
 "مگر آپ نے اسے کیوں مارا اگر وہ مس کو بتادیں اور مس نے امی بابا کو۔۔۔"  
 "کیا وہ لڑکا تمہارے کالج کا تھا۔"

فائیک نے تیزی سے کہا اس نے سر اثبات میں ہلایا  
 "مطلب وہ تمہیں کالج میں تنگ کرتا تھا اور کب سے کر رہا ہے۔"  
 جڑے بھیجے گئے

"ہاں پر میں اگنور کرتی تھی کیونکہ امی کو بتاؤں گی تو وہ میری۔۔۔۔"  
 "تم پاگل ہو !!!۔"

وہ اب اونچی آواز میں بولا تھا ایک دم شفق پیچھے ہوئی  
 "وہ تمہیں مسلسل چھیڑ رہا ہے اور تم خاموش ہو اگاڈ شفق۔"

اس نے زور سے سٹیرنگک پہ ہاتھ مارا  
 "آپ غصہ کیوں ہو رہے ہیں !!!۔"

"غصہ !! سر سلی غصہ مجھے تمہیں اس وقت دو لگانی چاہیے۔"

وہ اب اسے گھور رہا تھا غصہ میں اپنا پن بہت محسوس ہوا تھا  
 "آپ تو بہت ٹھنڈے مزاج کے تھے آج آپ کو کیا ہو گیا۔"

میرا دماغ خراب ہو گیا چلو اُڑو !!!۔"

"کدھر؟"

وہ اب حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"میرے دوست کے گھر۔"

وہ مصنوعی ہنستے ہوئے اسے گھورنے لگی

"آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے شاید۔"

نہیں یار آو وہ کو بے نہیں نہ ہی کوئی جن بھوت جو تمہارا چہرہ ایک دم گھبراہٹ سے پیلا پڑ گیا بس گڈ لکنگ ہیں مگر۔"

"میرے سے کم۔"

وہ اب شرارت کے موڈ میں آگیا

"نہیں آپ جائے میں گاڑی میں بیٹھوں گی۔"

"مس فہیم !!! پیٹرول بہت کم اور دوسرا جیب بھی تقریباً خالی تو آپ گاڑی میں نہیں بیٹھ سکتی۔"

"تو کون سا سٹارٹ گاڑی آپ چھوڑے گے بند کر کے چلے جائے میں کھڑکی کھول لوں گی۔"

"ہاں تاکہ ہر کوئی ایر ائیر منہ اٹھا کر اندر دیکھیں چپ کر کے چلو میرے ساتھ۔"

"میں نہیں جاسکتی نا فائیت !!!۔"

وہ منمائی فائیت کار سے اتر گیا اور وہ شکر منانے لگی اچھا ہے چلا گیا مگر اس کی غلط فہمی تھی کیونکہ وہ چلتے ہوئے اس کی گاڑی کی طرف آیا تھا وہ سمجھ گئی اس نے جلدی سے گاڑی لاک کرنے لگی مگر جیسے وہ اس کا ارادہ سمجھ چکا تھا تیزی سے دروازہ کھولا

"چلو اچھے بچوں کی طرح باہر آو۔"

"میں نہیں آؤں گی۔"

Come on Shafaq stop been childish

وہ جنبھلایا جب وہ دروازے کو کھینچنے لگی

Stop been bossy you're not my mother

وہ ہینڈل کو زور سے پکڑنے لگی

"میرا بیچارا ہینڈل ٹوٹ گیا تو کافی خرچہ ہوگا۔"

پلیز ہوٹل کے مالک تو ایسا نہ کہے۔ "وہ شیشے کے پاڑا سے گھورتے ہوئے بولی"

"ہوٹل کا مالک اس وقت فارغ ترین غریب آدمی ہے کام اس کا ٹھنڈا چل رہا ہے۔"

"تو وہ اتنے بڑا گھر میں کوئی اور فرد نہیں ہے آپ کے۔"

ہیں نا، میرے بابا ذوالفقار، شہیر بھائی، کشف، نور ما بھابی میرا بھانجا رننن !! ایک اور بھائی بھی ہیں لیکن"

"میرے ان سے بات نہیں ہوتی۔"

"واہ اتنا بڑا خاندان ہیں تو پھر تو مسئلہ نہیں جائے فائیت !!!۔"

وہ اب تیزی سے دروازے بند کرنے لگی فائیت نے بیچ میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اسے کچھ ہوا تو نہیں تھا مگر شفق کا اتنے گھبرانے اور دروازہ کھولنے پر اس نے تیزی سے کھولا اور مصنوعی طور پہ کہرایا

"اومائی گاڈ سوری !! دکھائے آپ اپنا ہاتھ۔"

"بس رہنے دیں اُف !!۔"

وہ اب کار سے اتر کر اس سے پوچھنے لگی مگر وہ ہاتھ پیچھے کر کے نروٹھے پن سے بولا

"آپ کو کیا ضرورت تھی ہاتھ بیچ میں لانے کی دکھائیں نا۔"

"چھوڑو تم دروازہ بند کرو !!۔"

وہ ہاتھ کو دباتے ہوئے بولا

"زیادہ زور کی تو نہیں لگی۔"

وہ اب معصومیت سے دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھنے لگی

فائیت کو اس کی انداز سے بڑی ہنسی تھوڑا سا تنگ کرنے میں کیا حرج تھی

"ظاہر ہے لگی زور سے تو درد کم ہونے میں وقت اور دوا لگے گی۔"

"آپ اپنا ہاتھ اپنے دوست کو ضرور دکھائیں گا۔"

"اوکے میڈم !!۔"

وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے گھر کے قریب آیا



oooooooooooooooooooo

وہ تیزی سے اٹھا اس نے دیکھا وہ صوفے پہ لیٹے لیٹے ہی سو گیا اس نے ارد گرد دیکھا جزلان کمرے میں موجود نہیں تھا  
"اُف میں کبھی نہیں سویا آج ایک دم سے کیا ہو گیا۔"

سر کو تھامتا تو سر بہت بھاری سا محسوس ہو رہا تھا  
اس کو اٹھانے والے ہما کی سسکیاں تھیں اور وہ کیسے سکون سے سو پاتا اچانک سے اٹھ پڑا  
"ہما! ہما وہ کدھر ہے وہ کیسی ہو گی کبھی نانوائف رُنیں۔"

اس نے اپنا چہرہ تھام دیکھا تو دروازہ کھلا تھا سر اٹھا کر دیکھا تو پنک سلک میکسی میں پر میس اندر آئی تھی ایک چیز نے  
رُنیں کو حیرت میں مبتلا کر دیا کہ آج اس نے میک آپ نہیں کیا تھا اور وہ سانولی کیوں لگ رہی تھی اوپر سے اس  
کے لمبے بال کی بجائے شولڈر کٹ بال تھے ایک دم رُنیں کو جھٹکا لگا پر میس ہما جیسے بننے کی کوشش کر رہی ہے۔  
"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

وہ سر مہری سے اس سے پوچھنے لگا وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی وہی مسکراہٹ جو اس نے ہمیشہ رُنیں کے لیے رکھی  
ہوتی تھی

"یہ تمہارا کمرہ نہیں ہے یہ جزلان کا ہے اور وہ میرا کزن ہے۔"

وہ بولی تو بڑے پیار سے تھی مگر الفاظ جتائے ہوئے تھے  
رُنیں نے اپنے نظریں پھیر لی

"مگر اس وقت جزلان کمرے میں موجود نہیں ہے بہتر ہے تم یہاں سے چلی جاو!!۔"

وہ تیز لہجے میں کہتا اب اٹھ گیا تھا

"یہ سمیل کس چیز کی ہے کیا بنا رہا ہے وہ۔"

وہ اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی اس نے اتنی محنت کی تھی بالکل ہما جیسا بنے تاکہ وہ رُنین کو اٹریکیٹ کریں مگر وہ تو اسے دیکھ ہی نہیں رہا تھا

"پتا نہیں !!۔"

وہ کہتے ہوئے جانے لگا جب پر میس اس کی راہ میں حائل ہوئی

"رُنین تمہیں کیا ہوا ہے تم بات کیوں نہیں کرتے مجھ سے۔"

وہ نرمی سے اس کی طرف دیکھنے لگی جواب نفرت سے اسے دیکھ رہا تھا جو اس کے اتنے قریب آگئی تھی

"میں نے کبھی تم سے بات کی جو تم گلا کر رہی ہو دور رہا کرو مجھ سے۔"

وہ تیزی سے سائڈ پہ ہو کر جانے لگا وہ پھر راہ میں حائل ہوئی

"تم اس لڑکی میں کیا نظر آتا جو تمہیں مجھ میں نہیں آتا۔"

"واٹ ریش !! یہ کیسا سوال ہے۔"

وہ پر میس پہ دھاڑا

"نہیں بتاؤ رُنین حق تو میرا پہلا بنتا ہے بچپن سے ہی مُمی نے نانا ابو سے بات کی تھی ہمارے بارے میں۔۔۔۔"

سٹاپ اٹ پر میس۔۔ آگئے سے ایک لفظ بھی نہیں بولو گی تم جو بات کرنی ہے جا کر دادا ذوالفقار سے کرو یہ میرا"

معاملہ نہیں ہے کیونکہ میں نے تم سے کوئی ایسی سٹوڈ بات نہیں کی اور تمہیں کیا لگتا ہے میں بڑوں کے فیصلے پہ

راضی ہو جاؤں گا ہر گز نہیں یہ تمہیں پہلے سے پتا ہونا چاہیے تھا کہ رُنین ذوالفقار اپنے مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں

"کرتا سمجھی۔"

"مگر رُنین !!۔"

وہ آگئے سے کچھ کہتی وہ اسے سائڈ پہ کرتا وہاں سے تیزی سے غائب ہو گیا تھا

اُف!!!! ہما میں اس کو مار ڈالوں گی جب وہ نہیں رہی گے تو رُنین کی محبت بھی ختم ہو جائے گی نہ شکل ہے نہ"

میرے جیسے دماغ پتا نہیں کیا دیوانہ کر گیا بالکل اپنے چاچا پر گیا ہے مُمی صحیح کہتی تھی میں آج ہی ان سے بات کروں

گی مگر میں مزید یہ سب برداشت نہیں کر سکتی



جبکہ وجدان اب کال اٹینڈ کر اندر آ رہا تھا  
ہما اب کافی چیزیں خرید کر دوسری مینسل سٹیشن آگئی جب اس کو لگا اسے متلی سی آرہی ہے پیٹ کو وہ تھامتی سیدھا  
کھڑی ہوئی ان دو لڑکوں کی نظر اچانک اس پڑ پڑی  
"وہ رہی۔۔۔"

اس کے اشارے پہ امان کی نظر پڑتی ہی اس کے چہرے پہ بڑی شاطر مسکراہٹ پھیلی اس اشارہ کرتا ہوا وہ آگئے بڑھے

oooooooooooooooooooooooo

وہ اپنے دوست سے گلے مل کر الگ ہوا تو فائیک کے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھ کر چونک گیا پھر اسے دیکھا اس کی  
شرارت بھری نظروں سے اس کے بھی چہرے پر مسکراہٹ پھیلی  
"او فائیک کی دوست بھی آئے ہیں اسلام وعلکیم، وعلکیم!"  
وہ اب گھوم کر شفق کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ اک دم سپٹا گئی پھر فائیک کو دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا  
"وعلکیم سلام!"

وہ آہستہ سے بولتی خاصی کنفیوزڈ لگ رہی تھی مگر اس کی نظریں اب فائیک کے ہاتھ پر تھی فائیک اس کی نظروں کو  
باخوبی سمجھ گیا تھا اور جلدی سے اپنا ہاتھ پکڑا اور درد بھری ہلکی سے مصنوعی کراہٹ نکالی جس سے اس کا دوست نعیم  
متوجہ ہوا

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں کسی نے میرے خوبصورت مصور کی طرح انگلیوں کو کچلنے کی کوشش کی تھی۔"

وہ اب شفق کی طرف شرارت سے دیکھ رہا تھا شفق کا منہ کھل گیا نعیم ہنس پڑا

"لاود کھاوزرا اپنا ہاتھ ادھر ہی کھڑے رہے گئے آئے اندر۔"

وہ فائیک کو گھورنے لگی جو اپنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گھوری کو انور کے اندر داخل ہو رہا تھا

گھر جتنا باہر سے عام سالگ رہا تھا اندر سے اتنا ہی شاندار تھا دو طرف بڑے بڑے لاش پُش لان ایک طرف ہر قسم  
کے پھولوں نے ایک لان کو رنگ بھر دیں تھے جبکہ دوسرے طرف ہرے رنگ کے پودے اور دو سیب اور جامن

کے درخت اس کی نظروں کا مرکز بنے تھے سامنے ہی بڑے سے کارپورچ جو کافی پیچھے کر کے تھا دو گاڑیاں موجود مگر مزید پانچ چھ کی جگہ موجود تھی وہ چلتے ہوئے رُک کر جھولے کے قریب بیٹھی ایک چھوٹی سی بچی کو دیکھنے لگی جس کے گولڈن بالوں نے اس کا چہرہ چھپا دیا تھا مگر اس گورے چھوٹے بازوں لان کے گھاس پہ بیٹھے بلاکس کو توڑ جوڑ رہے تھے

"چلے میڈم کس کو دیکھ رہی ہیں۔"

وہ شفق ایک دم فائیک کے آواز پر اچھل پڑی اور اپنے دل پہ ہاتھ رکھا وہ کھلکھلا پڑا وہ اب اسے گھور کر دیکھنے لگی جو اپنے دکھے ہاتھ کے بجائے دونوں ہاتھوں کو پینٹ کی جیب میں ڈالے دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا

"آپ نے مجھے ڈرا دیا ہے۔"

وہ اب اسے گھورتے ہوئے تیزی سے بولی وہ اب پاوٹ کرتے ہوئے ہنس پڑا

"کوئی نہیں بات نہیں میں تو سب کو ڈرانے میں مشہور ہوں کیا دیکھ رہی ہو وہ اندر چلا گیا اور تم رُک گئی۔"

"ہاں وہ بچی نے۔۔۔"

وہ رُک پڑی وہ بچی اب وہاں نہیں تھی

"کون بچی؟"

فائیک نے اس کی نظروں کی طرف دیکھا شفق کو لگا جب وہ فائیک سے بات کر رہی تھی تب وہ پیچھلی طرف سے چلی گئی ہو

"کچھ ننیں پیاری سے بچی بلا کس کھیل رہی تھی۔"

"اچھا!! لیکن اس گھر میں بچی؟ نعیم اور سارا کی تو بچے بھی نہیں ہے تو بچی یہاں کیسے۔"

وہ ایک دم تیزی سے دیکھنے لگی

"کیا مطلب ہے آپ کا!۔"

"ہاں اس گھر میں تو کوئی بچی نہیں ہے میں تو حیران ہوں۔"

"شاہد کوئی مہمان آئے ہو۔"

وہ نجانے کیوں عجیب محسوس کر رہی تھی

"نہیں میں اور تم آئے ہیں آندر وہ بلارہے ہیں۔"

"مگر وہ بچی؟"

"کون سی بچی دیکھ لی تم نے یہاں تو کوئی بچی نہیں آتے۔"

"ہیں فائیک میں نے ابھی دیکھی۔"

"او کبھی تم نے نعیم اور سارا کی مری ہوئی بیٹی تو نہیں دیکھ لی۔"

وہ اس کی سنجیدگی سے کہنے پر چونکی

"کیا مطلب ہے آپ کا۔"

خوف اس کے جسم سے پھیلتا اس کی آنکھوں میں آگیا

وہ روشنی بلا کس کھیل رہی تھی لان میں بیٹھی اچانک بارش شروع ہوگی سارا جو تھی وہ اسے بلارہی تھی وہ اُٹھی "تھی کہ کھلی وائر پہ اس کے نگھنے پیروں سے ٹچ ہوئے جو نعیم نے لان کے سائڈ پہ چھوڑی تھی کہ وہ واپس آ کر ٹھیک کریں گا بس پھر بجلی۔۔۔"

وہ آگئے سے کچھ کہہ نہ سکا شفق کا ہاتھ اس کے منہ پر گیا

"تو یہ مجھے۔۔۔"

"تمہیں تو پتا ہے ناروح اپنی ماں سے الگ نہیں ہو سکتی ارد گرد منڈلاتی رہتی سارا تاکہ اُداس نہ ہو۔"

Are you for real faiq

شفق کا دل جیسا گھبرا اُٹھا تھا

چلو چھوڑو گھبرا کیوں رہی ہو وہ صرف صاف دل لوگوں کو نظر آتی ہیں تم شاہد صاف دل کی ہو اس لیے نظر آ گئی "۔"

وہ کہہ کر جانے لگا جب اچانک شفق کے ہاتھ پکڑنے پر رُک گیا یہ ایک پہلا کانٹیک تھا جس نے ان کے درمیان

سپارک چھوڑا تھا فائیک تو جیسے ٹھہر سا گیا تھا مگر شفق اس وقت ڈر کے مارے اسے بولنے لگی

"آپ مزاق کر رہے نا۔"

اس کی ڈری سمس ہرنی جیسی آنکھوں نے فائیک کی ایک بیٹ مس کی تھی مزید وہ بہکتا اس نے جلدی سے ہاتھ چھوڑا  
"میں اتنا فضول مزاق کیوں کروں گا اب چلو ایسے اچھا نہیں لگے گا۔"

شفق ڈر کر اس طرف دیکھنے لگی جہاں اس نے اس بچی کو دیکھا تھا فائیک نے اسے دیکھا تو شرارت مسکان کو چھپانے کی  
خاطر وہ مڑا تھا

وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس کی پیچھے آئی تھی

ڈر اب غالب آ رہا تھا فائیک کو اس کی حرکت پر بہت ہنسی آئی تھی مگر سنیجہ کی دکھاتا وہ اندر داخل ہوا تھا دیکھا تو وہ ڈر  
سے ادھر ادھر دیکھتے اندر آئی گھر تو باہر سے بھی زیادہ شاندار تھا وڈن فلور پہ اس کی جوتی سے کرکے کی آواز نے اس  
کو تیز چلنے اور فائیک کی پشت پہ زور سے ٹکڑانے پر مجبور کر دیا

"ایزی ایزی لیڈی بھاگ کیوں رہی ہیں راستہ دیں دوں آپ کو۔"

وہ مسکراتے ہوا

"مجھے گھر جانا ہے۔"

اس عجیب سا محسوس ہو رہا تھا

چلے جائے گا یا رتم تو بہت ڈر پوک ہو لڑکیوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ "وہ سنیجہ ہونے ہی بھرپور کوشش کر رہا"  
تھا مگر شفق کا سہا چہرہ اسے ہنسنے پر مجبور کر رہا تھا

تو کیا جان بوجھ کر اپنے پیروں پہ کلاڑی مارے اور بھوت بنگلے میں داخل ہو کر بھوت کو کہے آ جاویا رگپ شپ"  
"لگاتے ہیں کافی شفا پی پیتے ہیں ایک تو مصیبت آپ کے ساتھ اندر آ گئی میں۔"

وہ اس کی بات پر کھل کر ہنس پڑا

"آو نایا سار او بیٹ کر رہی۔"

ادھر سامنے نعیم اتران دونوں کو کھڑا ہوا دیکھ کر بولا

"محترم یہ آپ اور سار کے پیر ڈانس کو بھوت بنگلا کہہ رہی ہیں۔"

وہ سپٹا گئی اور پھر اس نے نعیم کو دیکھا تو وہ پہلے حیرت سے دیکھتا رہا پھر ہنس پڑا  
"اگر یہ بھوت بنگلا تو ذوالفقار ہاوس پتا نہیں کیا ہوگا۔"

اس کی بات پر اب فائیک نے اسے گھورا

"ارے آپ سب کدھر رہے گئے۔"

پیچھے سے سارا کی آواز آئی

"ادھر ہی ہے بھابی بس یہ میری پاگل دوست تھوڑی کنفیوزڈ ہو گئی آؤ شفق!۔"

شفق کا دل کر رہا تھا اس مسکراتے ہوئے فائیک کا چہرہ نوچ لے جس نے اس کہاں پھنسا دیا تھا امی صحیح کہتی تھی  
"سٹرینجر کے ساتھ فری نہیں ہونا چاہیے ورنہ قسمت آپ کے ساتھ فری ہونے لگ جائے گی۔"

خود سے کہتی وہ فائیک کو دیکھنے لگی جو اسی ہی دیکھ رہا تھا

oooooooooooooooooooooooooooo

وہ اس کے کمرے میں آیا تو دیکھا وہ کمرے میں نہیں تھی اس وقت تو وہ لازمی کمرے میں ہوا کرتی

وہ چل کر واش روم کی طرف بڑھا تو وہ کھلا ہوا تھا اور اس کی لائٹ بھی آف تھی

"نیچے ہوگی مگر نانو تو سو گئی پھر کیا کر رہی ہوگی۔"

وہ چلتے ہوئے نیچے پہنچا تو دیکھا گھر بالکل خاموش تھا

"ہما!!۔"

وہ اب اسے نہ پا کر پکارنے لگا اور پورے تیس سکینڈ میں معلوم ہو گیا وہ گھر نہیں تھی

"کدھر گئی اس وقت یہ پاگل لڑکی میری غیر موجودگی میں رات جو کہاں چلی گئی۔"

وہ پریشانی سے باہر آیا

"اُف کہاں ہوگی کہاں ہوگی سوچو زلنین!!۔"

اس نے اپنے زہن پر زور دینے کی کوشش کی مگر ناکام ہو رہا تھا

"یار ہما کہاں چلی گئی ہو؟ کبھی قبرستان تو نہیں گئی ہاں شاہد وہی گئی ہوگی۔"



وہ سوچتے ہوئے جلدی سے قبرستان پہنچا مگر اُدھر بھی اسے مایوسی ہوئی  
 مائی گاڈ میں پاگل ہو جاؤں گا اگر وہ مجھے دس منٹ میں اپنی نظروں کے سامنے نہ آئی وہ زور سے سامنے پڑا پتھر زور سے مارنے لگا وہ پوری فورس سے جا کر درخت پہ لگا اور درخت کے پتے کانپ اُٹھے جس سے ایک پھل نیچے گرا تھا  
 رُنین کی اچانک نظر اس طرف پڑی پھر اس نے حیرت سے اوپر درخت کو دیکھا جو سب سے بڑا اور پُرانا درخت تھا  
 اس میں کیسے کوئی پھل نکل سکتا ہے چل کر وہ اس طرف آئی تو یہ پڑا انھو کا پھل تھا جس کا نام تک اسے نہیں معلوم تھا

"یہ کیا؟"

وہ اب اوپر درخت کو دیکھنے لگا جس میں اس ایک دو جن نظر آئے تھے مگر وہ سو رہے تھے  
 اس نے جھک کر اس پھل کو اُٹھایا اور ایک طرف چل کر بیٹھا اس کو پکڑتے ہوئے اسے عجیب سا احساس ہوا تھا  
 سنسنی اس کے اندر دوڑی تھی

اسے جیسے احساس ہوا وہ ہما کو قریب جا رہا ہے ہما تک وہ پہنچا رہا انجانے اسے کیا ہوا تھا اس نے اس اُٹھا کر کھانا شروع کر دیا اس کا ذائقہ بہت عجیب تھا لیکن آہستہ آہستہ مٹھا اس کے اندر پھیل رہی تھی اور اس کی آنکھیں انجانے میں بند ہو گئی

oooooooooooooooooooo

"ہو گئی شاپنگ؟؟؟"

ہما جلدی سے چل کر نیچے آئی تھی جب وجدان اوپر آنے لگا تھا اسے دیکھتے ہوئے بولا

"ہاں پیمنٹ رہتی ہے ام وجدان !!!"

"ہاں بولو؟"

"کیا تم میرے لیے پانی کی بوتل لاسکتے۔"

"ہاں کیوں نہیں کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہیں پسینہ کیوں آ رہا ہے۔"

"ہاں بس عجیب سی برنگ ہو رہی ہے پلزز۔"

"ہاں تم بیٹھو میں ابھی لایا۔"

وہ فکر مندی سے تیزی سے شاپ سے باہر نکلا اس گرمی محسوس ہو رہی تھی وہ اُٹھتے ہوئے باہر آئی تاکہ  
ہو اسے وہ کچھ بہتر محسوس کریں مگر اس قسمت خراب تھی جیسی وہ باہر آئی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی جب سامنے  
ایک کار آئی اور اتنی پھرتی سے دوسرا نکلے اور اس کو پکڑ کر کرکھینچا اس کی چیخنے

دور کسی کی دھڑکنوں کو ہلا کر رکھ چکی تھی  
وہ اپنے آپ کو چھڑوانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی مگر کسی نے اتنی زور سے اس کے سر پہ کچھ مارا تھا کہ اس کا  
تڑپتا وجود ایک دم ساکت ہو گیا تھا  
اور وہ ایک دم ان کی گرفت میں جھول گئی تھی

oooooooooooooooooooooooooooo

"تم بہت پیاری ہو، فائیک سے کیسی دوستی ہوئی۔"

سارا جب سے اس سے ملی تھی مسلسل اس کی تعریف کریں جا رہی تھی حالانکہ وہ اتنی خوبصورت نہیں تھی شاید وہ  
اس کا دل رکھنے کے لیے اخلاق کے طور پہ کہہ رہی ہو  
"نہیں وہ اچکی میرے سیر ہیں دوست نہیں۔"

وہ ادھر ادھر دیکھتے انھیں بولی کب جائے گے یہاں سے وہ اب فائیک کی طرف دیکھ رہی تھی جو نعیم سے بات کرنے  
میں مصروف تھا

"تو کیسے آنا ہوا؟"

وہ اب حیرت میں مبتلا اسے تو کبھی فائیک کو دیکھنے لگی

"وہ فائیک زبردستی لے آئے۔"

اس کی کھلی آنکھوں سے وہ رُک کر پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولنے لگی تو سارا واقعہ بتاتی چلی گئی پھر اس کی بات  
سُنتے ہوئے دلچسپی کے رنگ بھرے اور پھر آخر میں اس کی ہنسی چھوٹی

"ہاؤ کیوٹ فائیک کیا کیا چھپاتے رہے ہو تم مجھ سے دیکھا نعیم اتنا چھپا رستم نکلا۔"

وہ اب بولتے ہوئے فائیق کی توجہ دلانے لگی جو نعیم سے باتیں کرتے ہوئے چونکہ  
 "کیا ہوا بھابی!!!"

"ماما!!"

ایک دم وہی بچہ اندر داخل ہوئی شفق نے اسے دیکھا اس کا چہرہ سفید ہو گیا سارا مڑی  
 "جی جانو اٹھ گیا میرا بیٹا ملی نہیں آئی سے۔"  
 فائیق یہ وہ بچی۔ "وہ ڈر کر کہتے جلدی اٹھی"  
 "کون بچی؟"

فائیق نے حیرت بھری آواز میں کہا  
 "کیا ہوا شفق؟"

وہ بچی اب سارا کے قریب آرہی تھی شفق چیختے ہوئے تیزی سے باہر بھاگی تھی سب کو حیرانگی ہوئی لیکن ایک دم  
 فائیق کو قہقہہ چھوٹا اور وہ اٹھتے ہوئے اس کے پیچھے آیا سارا نے حیرت سے نعیم کو دیکھا وہ ہر سکون انداز میں مسکراتے  
 ہوئے بولا

"کینے کے ہمیشہ سے عادت لوگوں کو ڈرانا!!"

"پر!!"

وہ حیران تھی

وہ تیزی سے دروازہ کھولنے کی طرف بڑھی  
 "شفق باہر مت جانا وہ تمہارا راستہ روک دیں گی۔"

فائیق کے کہنے وہ ایک دم ڈر کے رُک گئی

"میں کہاں جاؤں مجھے کہاں پھنسا دیا۔"

وہ بالکل رونے والے ہو گئی فائیق ہنستے ہوئے ایک دم رُک گیا اور چلتے ہوئے پاس آیا وہ ڈر کے دوسری طرف جانے  
 لگی تھی کہ فائیق نے اسے روکا

"مجھے جانے دیں یہاں سے ورنہ میں چیخ کے سب کو بلا دوں گی۔"

وہ روتے ہوئے بولی

"ارے شفق اس میں رونے والی کون سی بات وہ کوئی بھوت وت نہیں۔"

"آپ اب یہی کہے گے میں جانتی ہوں بھوت ہوتے ہیں مجھے یہاں سے باہر نکالے امی!!۔"

اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا فائیک کو اپنا مذاق مہنگا پڑ گیا اسے پتا نہیں تھا کہ شفق اتنی ڈر پوک نکلے گی مگر اس کا کوئی قصور نہیں تھا شفق کو بچپن سے ہی ڈروانی خواب آتے تھے امی کی بھی بھرپور کوشش ہوتی کہ اسے ہر چیز جس سے وہ ڈرتی ہے دور رکھا کریں تاکہ وہ ہسٹرک نہ ہو جائے اور اب وہ فائیک کی حرکت پہ ہو گئی تھی

"نکالے مجھے میں مر جاؤں گی۔"

وہ چیخی تھی

شفق ریلکس وہ مذاق تھا روشنی زندہ ہے وہ جب تم مجھ سے بات کر رہی تھی تو ماسی اسے اٹھا کر لے گئی اندر شفق

"!!۔"

وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا باقی سب یہاں پہنچے اور شفق کے ڈرے سہمے انداز کو دیکھ کر انھیں پریشانی ہوئی

"فائیک کم آن حد ہو گئی فارغ دماغ جب ہوتا ہے نا تیرا کوئی بھی فضول کام کرتا ہے اب کس بات پہ ڈرایا ہے۔"

وہ اب چل کر فائیک کے پاس آتے ہوئے غصے سے بولا

اب شفق ایک دم چپ ہو گئی کبھی انھیں پھر کبھی فائیک کو دیکھنے لگی

"سوری میں نے تو ایک شرارت کی تھی مجھے کیا پتا تھا اتنا بڑا ریکالیشن ملے گا۔"

"فائیک یار حد ہوتی ہے پہلے وہ ٹینز تھی تم بھی نا آؤ شفق!۔"

سارا بھی گھورتے ہوئے شفق کا بازو پکڑا جبکہ شفق کو اپنی اس حرکت پر شرمندگی سے سر جھک گیا اتنی بات نہیں تھی

جتنا وہ ریکالٹ کر گئی تھی مگر ڈرایا بھی تو فائیک نے ایسا تھا

آنکھیں کھلی مگر سر پہ کچھ بھاری پن محسوس کر کے وہ دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔  
دل جیسے منہ کو آ رہا تھا اسے ہوش نہیں تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟۔ اسے اتنا یاد تھا کوی اسے اٹھا کر لے کر گیا تھا  
اور وہ ان کی مضبوط گرفت میں تڑپ رہی تھی اس کے بعد تو ہر طرف سے اندھیرا چھا گیا تھا۔ ابھی وہ ہمت کر رہی  
تھی مگر اس سے آنکھیں کھلنا ناممکن ہو رہا تھا۔  
"رُنین!۔"

لبوں سے سسکی کے ساتھ اس کا نام نکلا تھا۔ ابھی بھی وہ رُنین کو سوچ رہی تھی اس کو یاد کر رہی تھی۔  
ایسے ہی تڑپ میں اسے آدھا کھنٹا گزر گیا جب  
کسی کی قدموں کی آواز آئی اور وہ ان قدموں کی آواز اپنے بالکل قریب محسوس کر رہی تھی اور پھر کسی نے اس کے  
بال زور سے اٹھائے تھے کہ وہ درد سے چیخ پڑی کسی نے زور سے اس کے منہ پہ تھپڑ مارا  
"امی!!۔"

○○○○○○○○○○

"ایم سوری!۔"

وہ ڈائینگ ٹیبل پہ سارا کے کہنے پہ سیلڈ کا بول ٹیبل پہ رکھنے آئی تھی جب فائیک اس کے پاس آیا اور بولا  
شفق نے اسے انور کر کے آگئے جانے لگی جب فائیک اس کی راہ میں حائل ہو گیا۔  
"ایم سوری ناشفق، میں نے تو مذاق کیا تھا!۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ یہاں محترمہ اتنا ڈر جائے گی۔"  
"ہو گیا آپ کا فائیک صاحب بیٹے میرے راستے سے۔"

وہ زور دیتے ہوئے بولی

اسی وقت نعیم اندر آیا اور فائیک کو گھورا

"فائیک مت تنگ کرو اسے، ہمارے گھر پہلی بار آئی ہے اور تم ایسا سلوک کر رہے ہو۔"  
"میں نے ایسا کیا کیا ہے، میں تو بس معافی مانگ رہا ہوں یار، پھر اسے چھوڑنا بھی میں نے۔"

"میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔"

وہ رکھ کر جانے لگی تھی جب فائیک کے کہنے پر بگڑتے ہوئے بولی

"ارے گھر نہیں جاؤ گی تو کیا یہاں رہنے کا ارادہ ہے۔"

"ہم چھوڑ دیں گے اسے کالج تم اپنے کام پر جانا۔"

سارا اندر آتے فائیک کو گھوری سے نوازتے ہوئے پیار سے شفق کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"نمبر میں ہوں، دوست میں ہوں، مگر سب آپ سب بن رہے ہیں۔"

"کیوں نہ بنے اتنی پیاری جو ہے، اور نمبر ہوتے ہو گے اس کے مگر شفق تو میری اب سے دوست ہے۔"

"ایک ملاقات میں دوستی! عجیب نہیں لگے گا بھابی۔"

"دوستی پہلی ملاقات میں ہی ہو جاتی ہے فائیک!۔"

"جو بھی ہے چھوڑنا میں نے ہے ناراضی بیشک ہوتی رہی میں اسے اپنی ذمہ داری سے لایا ہوں۔"

اس کی اس بات پر سب کے سب چونک پڑے

"میرا مطلب ہے شفق کہی وہ پھر سے نہ آئے ہو اور میں یقین سے کہہ رہا ہوں کہ یہ لوگ تمہیں ان سے نہیں بچائے گے۔"

اب شفق کے تاثرات نرم پڑ گئے مگر پھر بھی وہ گھورتے ہوئے بولی

"یہ بھی سب آپ کی غلطی نہ آپ اسے مارتے اور نہ ہی مجھے یہ آج دن دیکھنا پڑتا۔"

"تو میں کیا اس کی بکواس سُن لیتا۔ وہ جو تمہارے متعلق کہہ رہا تھا چپ رہتا!! خاموش تماشائی نہیں بن سکتا میں جو میری چیز کو کہنے کی دور کی بات آنکھ اٹھا کر بھی دیکھیں میں یہ چیز برداشت نہیں کر سکتا۔"

اب اس کی بات پر سب دم بخود ہو کر اسے دیکھنے لگے

"فائیک!۔"

سارا اور نعیم ایک ساتھ بولے فائیک کو بھی ہوش آیا اور پھر سر جھٹک کر تیزی سے وہاں سے گیا جبکہ شفق تو بالکل پتھر کی ہو گئی تھی یہ کیا ہوا تھا اس نے اتنی جلدی مگر اسے کیا پتا تھا یہ اتنی جلدی نہیں تھا وہ تو اسے دو مہینے سے چاہتا

آ رہا ہے اور وہ اس کو اتنی جلدی قرار دے رہی تھی۔

"کمیرہ سیٹ کر دیا!!۔"

وہ ہم کو پکڑتے ہوئے اپنے بندوں کو بولا

"جی سر سب کچھ ریڈی ہے آپ اپنا کام جاری کریں۔"

"کوئی بھی اس ایس پی کو بہت ضعم تھا نا اپنی طاقت پر اب جب تمہاری وڈیو اس سمیت پوری شہر میں رلیز ہو گئی تو سارا غرور ٹوٹ جائے گا۔"

"چھوڑو مجھے۔"

ہما کو تھوڑا سا ہوش آیا تھا وہ اس سے اپنے بال چھڑوانے لگی تھی۔

"کیوں چھوڑو!! میرے بندے کی ٹانگیں تڑوا کر میرے بھائی کو ائی سی او پہنچا کر تم سمجھتے ہو کہ تمہیں ایسی ہی چھوڑ دیں ناٹ اچینس لویلی۔"

وہ اس کے کانوں کے قریب ہو کر دھاڑا تھا۔

"میں نے کیا کیا تمہارا، میں نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا چھوڑو مجھے۔"

وہ بالکل رونے والی ہو گئی ایک تو تکلیف دوسرا اس کے بھاری ہاتھ جس نے اس کے بالوں کو جھکڑا ہوا تھا۔  
 "تم نے کچھ نہیں کیا؟ بتاؤ اسے زرا ایک تو سب کچھ کر کے کہتی ہے ہم نے کچھ نہیں کیا تمہاری وجہ سے وہ تمہارا بوئی فرینڈ نے ہمارے پھر سے بند ہوئے کیسس کو کھلوا دیا اور ہمیں پھانسی لگوانے کی بھرپور کوشش کی مگر ہمیں اس نے بہت ہلکے لے لیا تھا۔ اب دیکھنا موت بھی مانگے گا وہ تو اسے موت نہیں ملے گی۔"

اس نے ہما کی چادر کھینچی اور وہ زور سے جا کر زمین کی بل گری۔

"رُلسین!!۔"

اس کا جب منہ زمین پہ لگا تھا تب وہ رُلسین کو پکارنے لگی پتا نہیں اسے اتنا کیوں یقین تھا وہ آجائے گا اور وہ آگیا تھا کیونکہ ان کا رشتہ تھا ہی ایسا ایک کو تکلیف ہوتی تو دوسرا کیسے سکھ میں رہتا

وہ ہما کی چادر روندنا لگے بڑھ مزید کچھ گڑبڑ کرتا کہ کسی فورس نے اسے اتنی دور کہ وہ اوپری حصہ کو جا کر زور سے نیچے گرایا گیا سب کا منہ ایک دم کھل گیا

اور انہوں نے اپنے باس کو دیکھا جن کی حالت غیر ہو گئی تھی پھر اس کے بعد انہیں خود اپنی گردنیں بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی

اور ایک طرف کیمروہ سٹینڈ سمیت اٹھا اور سیدھا ایک کہ منہ پہ جا کر لگا۔  
اور پھر پورے دس سکینڈ میں ان کے چہرے کا نقشہ اور جگہ ہی بدل گئی تھی۔  
پھر وہ اپنا کام کر کے سامنے آیا بلیک کپڑوں میں ملبوس وہ ہما کی ہی رُنین تھا جواب ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ایک  
میں سے کوٹھو کر مارتا وہ اس کی طرف آیا تو چہرے کے تاثرات بدلے  
"ہما !!!!"

وہ بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا اس کی بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر اس کا اور دماغ خراب ہو گیا اس کا دل کر رہا تھا سب کے  
وجود کو آگ میں دکھیل دے وہ ایسا ارادہ رکھتا اگر ہما کی حالت غیر نہ ہوئی ہوتی۔  
"ہما! ہما! آنکھیں کھولو ہما !!!!"

اس نے اس کا چہرہ تھپ تھپایا کیسی بے قراری تھی اس کے لہجے اور انداز میں اور وہ جب کچھ رسپونس نہیں کر رہی  
تھی تو اس کی نبض کو چیک کرنے لگا جو آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ وہ ایک دم اٹھانے لگا جب  
کسی کی شوٹ کی آواز اس کے کانوں میں گونجی وہ تیزی سے ہما کو کور کر مڑا اس نے حیرت سے دیکھا جس بندے کو  
مارا تھا ابھی اس نے اس کا نام غفور تھا اور وہ اب بامشکل چل کر آتا شوٹ کرنے لگا مگر رُنین نے پھرتی سے ہما کے  
بے جان وجود کو لے کر فوراً غائب ہوا کیونکہ وہ ان کو بعد میں دیکھ لے گا ابھی ہما کی سانیس اسے محسوس نہیں  
ہو رہی تھی اور یہی چیز رُنین کی تکلیف کا باعث تھی۔

پر کچھ ہوا تھا اس کے بعد سے سیدھا فائیت ذوالفقار کے کمرے میں مرا ہوا آشوب شقائق البحر کی بدشگنی ختم ہو گئی تھی  
، ہاں رُنین کے آنے سے اس پھول کے آشوب پن غائب ہو گیا تھا اب وہ صرف شقائق البحر قائم تھا اس میں آہستہ  
آہستہ محرومی کے رنگ غائب ہو رہے تھے اور محبت کے رنگ بڑھ رہے تھے بیشک محبت ایک مستقل اور آٹوٹ



جذبات ہے۔

اب شفق کی چھٹی کا ٹائیم ہو گیا تھا تو انھیں جانا پڑا سارا اور نعیم نے پھر اسے لے کر جانے کا زور نہیں دیا تھا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ دونوں آپس میں بات کریں جو ان کے درمیان چل رہا ہے فائیک نے تو کبھی کسی لڑکی میں دلچسپی ظاہر نہیں کی تھی وہ تو دور کی بات وہ تو بات بھی نہیں کرتا تھا غیر ضروری کسی بھی لڑکی سے ایسے میں شفق کی اس کا دوست نکلنا اور اس کے بعد اسے ان کے گھر لانا پھر ان کی پوزیشن نے ان کو ساری بات سمجھا دی تھی مگر فائیک اب بھی نعیم کے کہنے پر سب باتیں مان نہیں رہا تھا مگر اسے معلوم تھا وہ شفق سے پیار کرتا اور پیار کی یہ سٹیج کافی آگے چل پڑی ہے وہ دونوں اب ان سب سے مل کر گاڑی میں آئے تھے جب شفق نے اسے دیکھا وہ اس بات کے بعد سے کافی خاموش ہو گیا تھا شاید اپنے کہے پر شرمندہ تھا مگر ایسا لگ تو نہیں رہا تھا ساری شوخی جو فائیک کے اندر تھی وہ پل بھر میں غائب ہو گئی تھی۔ وہ بھی کچھ اسے کہہ نہیں پا رہی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے اسے کہنا تو چاہیے اس کی ہمت کیسے ہوئی سب کے سامنے یہ کہنے کی پھر رُک جاتی تو سوچتی کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا پھر اپنے اس سوچ پر غصہ آیا تھا اسی کشمکش میں تھی کہ فائیک نے گاڑی روک دی۔

وہ ایک دم جگہ کو دیکھنے لگی وہ ابھی نہیں پہنچے تھے اس نے راستے میں کیوں روک دی پھر اس نے مڑ کر فائیک کو دیکھا جو سٹیرنگ کو تھامے لب دبائے کچھ سوچ رہا تھا۔

"کیا ہوا ابھی تو ہم پہنچے نہیں۔"

کوئی جواب نہیں!

"فائیک کیا ہوا؟"

"فائیک؟"

"ایم ان لوو دیو شفق!۔"

ایک دم اس کی بات پر شفق کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی اور دل تو جیسے رُک گیا تھا۔

"مجھے کہنا نہیں چاہیے تھا مگر میں تمہارے ذہن میں یہ بات بالکل نہیں ڈالنا چاہتا تھا کہ میں تم سے فلرٹ کر رہا

ہوں اتنی جلدی اوگاڑ سمجھ نہیں آرہی کیسے بات کروں۔"  
وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھوڑا کنفیوزڈ بھی ہو گیا تھا بیچارہ ہو تو۔

"فائینق!۔"

"پلیز کچھ تو کہو میں نے اظہار کیا سمجھ نہیں آرہی کس طرح بولو سب کچھ بول لیتا ہوں مگر آج پتا نہیں کیوں الفاظ ساتھ نہیں دے رہے۔"

"فائینق دیر ہو رہی ہے ابو آگئے ہو گے پلیز۔"

وہ گھبرا کر تیزی سے بولی تھی وہ خود بھی فائینق کی بات سے کنفیوزڈ ہو گئی تھی۔

"مگر!۔۔۔۔"

"پلیز فائینق ابھی نہیں مجھے اسے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی پلیز گاڑی چلائے۔"

اس کا انداز بے لچک تھا فائینق کو مایوسی ہوئی پھر غصہ مایوسی پہ غالب آ گیا وہ پھر خاموشی سے گاڑی چلانے لگا اور شفق کو اسے کہ غصہ کا اندازہ اس کی ریش ڈرائیونگ سے ہو گیا تھا۔

چوتھا عنوان : ہیبت ناک چنبیلی

وہ صوفی پہ خاموشی سے بیٹھے، سامنے سوئے ہوئے وجود کو دیکھ رہا تھا، جو اس کی دل کی دھڑکن تھی، اس کی جینے کی وجہ تھی آج اس کو اس حالت میں دیکھ کر وہ ٹوٹ سا گیا تھا۔ اگر وہ دیر سے آتا، اگر وہ جان نہ پاتا کہ ہا کہاں ہے؟۔ تو کیا سے کیا ہو جاتا ہمارا بادل ہو جاتی، اور اس کی بربادی سے مراد رُسنین کی بربادی!۔ وہ تو پہلے سے ہی اتنا ٹوٹا ہوا تھا، اس کے بعد تو وہ ختم ہی ہو جاتا۔ وہ اسے دیکھنے لگا

چہرے کے کافی ارد گردِ رُض ہو چکے تھے، ہونٹوں کا کنارہ پھٹ گیا تھا، سر کے پیچھے حصہ پہ گہرا کٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے سب سے زیادہ اس کی حالت غیر ہوئی تھی۔ چہرہ کی پیلاہٹ اب کے کم ہوئی تھی، اور اپنے اصلی رنگ میں آئے تھے۔ مگر تھوڑی دیر میں وہ بخار سے تپنے لگی تھی۔ جزلان کی مدد سے اس کی چوٹوں پہ مرہم تو لگ چکا تھا مگر بخار کسی طرح بھی کم نہیں ہو رہا تھا یہی چیز اسے بے چین کر رہی تھی سارے طریقے آزما لیے مگر بخار میں کمی

نہیں آئی تھی

جزلان فور ایک میڈسن لے کر اندر ہوا تھا جب رُننیں اس کے آنے پہ اُٹھا

"یہ کیا ہے؟"

"کچھ جڑی بوٹیاں ہیں اسے کام کر کے دیکھتے ہیں، پھوپھو سے بات کی مگر ان کے طور طریقے ایسے تھے، مجھے تمہارا پتا

تھا اس لیے منع کر دیا۔"

"کیوں کیا کہہ رہی تھی وہ اگر اس سے اس کا بخار کم ہوتا ہے تو پھر تم عمل۔۔۔۔"

"رُننیں ہمارا انسان ہے، وہ کتوں کی ہڈیوں سے بنا شربت نہیں پی سکتی۔"

جزلان کی بات وہ رُک گیا۔

"اس سے کیا ہوگا!۔"

"درد میں کمی آسکتی ہے، پانی کی پٹی کر کے دیکھتے ہیں اس سے بخار کم ہو جائے۔"

وہ ہمارے پاس جانے لگا جب رُننیں پھرتی سے آیا اور اس کا ہاتھ پکڑا۔

"تم کیا کر رہے ہو؟"

نجانے کیوں اس کا لہجہ سخت ہو گیا

"کرنا کیا اسے پلانا ہے۔"

وہ آگئے سے کچھ کہتا رُننیں نے اس میڈسن لی اور پھر سائڈ پہ کیا۔

"رُننیں احتیاط سے پلانی ہیں، مرہم بھی تم نے لگایا تھا اتنا کیا ہو گیا ہے۔"

وہ اس کی بات پہ رُک کر مڑا وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"اسے کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا، میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا اسے ہاتھ تو کیا زرا سے دیکھیں بھی۔ کتنا پلانا ہے

۔"

اس کا لہجہ سخت مگر تھکا ہوا تھا۔

وہ اسے کچھ کہنا چاہتا مگر رُننیں کی آنکھیں! کہ ایک دم جزلان پیچھے ہوا تھا اسے گہرا جھٹکا لگا تھا۔

"رُنین !! -

رُنین جانتا تھا وہ کیا پوچھنا چاہا ہے اس لیے گہرا سانس لیتے ہوئے سر ہلایا۔

"اوگاڈ رُنین یہ کیا کیا تم نے۔"

"یہ ابھی سے نہیں ہے جب سے دیکھا ہے میں نے تب سے مہر۔۔۔"

رُنین نے اسے سمجھانا چاہا۔

"نہیں رُنین !!! تم جانتے بھی ہو تم نے کیا کیا ہے !!! اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے اور خاص کر تب جب تم نے ایسی

جگہ جانا جہاں واپسی کے انکام بہت کم ہے۔"

رُنین چونکے

"کیا مطلب؟ -"

"جب تک تم راز نہیں ڈھونڈ سکو گے تم یہاں واپس نہیں آ سکتے اور اب جب تم نے یہ اوگاڈ !!! -"

"نہیں جزلان میرے بس میں نہیں تھا۔"

"ہر چیز رُنین ذوالفقار کے بس میں تھی، ہر چیز اور تم نے اپنا بھی نہیں ہما کا بھی نقصان کیا ہے، محبت کرتے، شادی

بھی کر لیتے مگر رُنین تم نے تو وہ کیا جو فاسیق ذوالفقار نے بھی نہیں کیا تھا۔"

"کیسا نقصان؟ اور میں نے کہا نا میرے بس میں نہیں تھا۔ اب جو بھی ہے میں ہما سے ایک سکینڈ بھی دستبردار

نہیں ہو سکتا یہ اب میری ملکیت ہے۔"

اب غصے کی لہر رُنین کے اندر دوڑی تو وہ چیخ پڑا

"یہ ایک ناممکن سی بات ہے رُنین !!! ہما انسان ہے اسے سپیس کی ضرورت ہوگی اور یہ کر کے اسے یہ چیز نہیں

ملی گی، اس نے تو ابھی تک محبت کا بھی اظہار نہیں کیا اور تم نے اس پر اپنی مہر لگا دی پہلے تم کچھ وجہ سے اس سے

دور رہا کرتے مگر اب تم چوبیس گھنٹے بھی اس سے دستبردار نہیں ہوا کو گے، کسی سے بات نہیں کرنے دو گے چاہے

وہ ساٹھ سال کا بڈھا ہوا یا بارہ سال کا لڑکا تم تو کسی مرد کی مہک اس کے ارد گرد نہیں برداشت کرو گے اور ہما، ہما کو تو

اب سے اللہ ہی حافظ وہ تم سے نفرت کرنے لگ جائے گی۔"

"اس بات کو ابھی دفع کرو، اور بتاؤ کتنی گھونٹ پلانے میں اسے ایک پل بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔"  
 "تین گھونٹ۔"

وہ تاسف سے سر ہلا کر آہستگی سے بولا جبکہ رُنین مڑ کر اسے احتیاط سے اٹھایا اور اس کا منہ کھولتے ہوئے اسے پلانے لگا۔ پھر جب یہ کام کر چکا تو پھر دوبارہ آرام سے لٹا کر اسے دیکھا اور مڑ کر بولا  
 "کل مولوی صاحب کو بلا دینا میں اب واقعی اس سے ایک سکینڈ بھی دستبردار نہیں ہو سکتا۔"  
 اپنا فیصلہ سُنا کر وہ اب سائڈ پہ ہو کر بیٹھ گیا وہ چاہ کر بھی یہاں سے ہل نہیں سکتا تھا وہ اب ہمارے کسی بھی حال میں خود کو دور نہیں کر سکتا تھا بے بسی تھی مگر وہ کیا کر سکتا تھا اور جزلان خاموشی سے اسے دیکھنے لگا اب دادا زوالفقار کو پتا لگنا بہت ضروری تھا ورنہ تاریخ پھر سے دہرائی جانی تھی۔  
 وہ سوچتے ہوئے ان کے کمرے میں بڑھا تھا۔

اس کے کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ اتنی جلدی وہ سو گئی تھی وہ رات کے دو بجے سے پہلے نہیں سویا کرتی تھی۔  
 فائیک باہر ٹیرس میں کھڑا دور سے اس کے کمرے کو دیکھ رہا تھا سوچ رہا تھا وہاں جائے مگر کچھ تھا جو اسے روک رہا تھا ، شفق سے اتنی جلدی محبت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا، کیا سوچتی ہوگی چند ملاقاتوں میں وہ اپنی اوقات دکھانے لگا۔  
 مگر وہ بھی کیا کرتا بے قابو ہو گیا تھا اسے یہ نہیں بھولنا چاہیے تھا کہ وہ جن ہے اور وہ ایک انسان اس طرح دو مخلوق کا ملن ناممکن تھا مگر مشکل تو نہیں تھا اگر وہ شفق کو اور اس کی فمیلی کو نہ بتائیں، مگر یہ دھوکے والی بات ہو جائے گی پھر اگر سچ بتائے گا تو بھی وہ اسے کھودے گا اور شفق کو وہ کھونا نہیں چاہتا تھا ز  
 کیا کرے کیا نہ کرے سمجھ کچھ نہیں آ رہا تھا۔ شفق اس کے اظہار سے کتنی شکوہ ہے اگر اسے پتا چلا تو کیا ہوگا؟  
 "چاچو!!!"

وہ چونکہ دیکھا تو اوپر چھت سے الٹا لٹکا اس کا بھتیجا نیلی آنکھوں والا بندر رُنین اسے دیکھ کر بولا تھا۔  
 "کیا ہے یار، جب بھی نظر آتے ہو، بندروں والے روپ میں آتے ہو۔"  
 وہ بیزاری سے کہتا ہوا سامنے پڑے جھولے پہ بیٹھ گیا۔ اپنی پریشانی میں وہ رُنین سے بھی ٹھیک سے مسکرا کر بھی

بات نہیں کی بس سوچ میں ایک بار پھر گھوم گیا۔

"کیا ہوا بڑی؟"

اب وہ بھتیجے کے بجائے ایک سچا دوست بن کر پوچھ رہا تھا۔ رُنن کی بات پہ فائیک نے سر اٹھایا پھر نفی میں سر ہلایا

"کچھ نہیں ہوا بڑی؟"

وہ بہت ادا سی سے بولا تھا۔

"سم وان از سیڈ کیا بات ہے چاچو بتادیں۔"

وہ اب غائب ہو کر ان کے پاس پہنچ گیا تھا۔

بھیڑوں کی آوازیں ہر طرف گونج رہی تھیں۔

"اُف کتنا شور کر رہے ہیں کہی پھوپھو تو نہیں آگئی واپس۔"

رُنن کی ان کی اتنی اونچی اونچی آوازیں نکلانے پر بے اختیار تنگ آ کر بولا تھا، فائیک اس کی بات پر ہنس پڑا۔

"فنی! پھوپھو کو پتا چل گیا نا تو پھر خیر نہیں تمھاری

"میں نے تو سچ بولا ہے اور سچ سے کیا کرنا ڈرنا۔"

اس نے اپنے سیاہ کالے سکی بالوں میں ہاتھ پھیرا فائیک نے اسے بگاڑا

"چاچو!!!"

اس نے انھیں گھورا

"ایک کام کرو گے میرا۔"

کچھ سوچتے ہوئے فائیک کے دماغ میں آئیڈیا آیا۔

"کیا کرنا ہے۔"

فائیک نے کان لانے کا اشارہ کیا۔ رُنن نے نا سمجھی سے دیکھا پھر اپنے کان فائیک کے قریب لایا رُنن نے سنا تو

تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگا

"نہیں نہیں بالکل بھی نہیں۔"

"تم کرو گے یار بی جن بوئی۔"

فائیت بے اس کے انکار پہ اسے گھورا

"چاچو پاپا مجھے مار دیں گے۔"

"میں سنبھال لوں گا۔"

"نہیں آپ کی بات پہلے بھی مانی تھی الٹا آپ ساتھ دینے کے بجائے ڈانٹنے لگے۔"

فائیت کے بل گہرے ہو گئے

"اتنی بُرائی کیوں بات یاد کرتے ہو!! اس وقت چھوٹا تھا

"کیا دو ہفتے پہلے اب چھوٹے تھے۔"

"ہاں ناب میں دو ہفتہ مزید بڑا ہوتا جا رہا ہوں۔"

فائیت نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا، پھر اپنے تھیلے ناک کو دبایا۔

"اس بار مان جا یا دل کا معاملہ ہے۔"

"دل کیا اس گھر میں ہے۔"

رُنین کے شفق کے گھر کے اشارے پر وہ بے اختیار مسکرا پڑا۔

"میرے پہ نظر رکھتے ہو۔"

وہ اب اسے دیکھنے لگا۔

"ناٹ فیر بڈی!! دوست کو نہیں بتائیں گے تو دوست پھر جاسوسی کریں گا کہ آج کل دوست کس چکر میں ہے۔"

وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا بھڑیوں کی مزید آواز بڑھی۔

"آہستہ چاچو!!!"

رُنین نے کہا ایک دم شفق کے ٹیرس کا دروازہ کھولا

اور وہ نائٹ سوٹ میں باہر آئی اس کا انداز تھا کہ وہ سو رہی تھی ان کی شور سے اُٹھ پڑی اب اسے غصہ آ رہا تھا وہ اب

سامنے پڑی کوئی اینٹ اُٹھا رہی تھی فائیت تیزی سے اُٹھا

وہ جا کر اس نے اندھیرے جنگل میں پھینکا۔

"اُف!!! پہلے نیند نہیں آرہی اوپر سے ان کا شور!!!!!"

فائیت اس کی طرف پہنچا تو شفق کی غصے سے بھرپور بولتے ہوئے دیکھا تو مسکرائے بغیر نہ رہ سکا

آنکھیں کھلی تو خود کو نرم بستر پہ پایا یہ بستر جانا پہنچانا لگ رہا تھا اس کی خوشبو اور نرمی وہ پہلے ہی محسوس کر چکی تھی۔ جیسے وہ پہلے بھی بے ہوش کے بعد آئی تھی۔ اپنے سُن ہوتے دماغ سمیت اُٹھنے کی کوشش کی مگر اُٹھ نہیں پائی۔ کیونکہ دماغ کے ساتھ ساتھ جسم بھی اُٹھنے کے قابل نہیں تھا۔

انگلیاں تک مفلوج لگ رہی تھی وہ خود کو زندہ لاش تصور کر رہی تھی کہ صرف سانیس اور دل کی دھڑکنیں چل رہی تھی۔ آنکھیں کھولی تو روشنی سے اس کی آنکھیں اتنی جُبنے لگی کہ نمی آنکھوں میں بھر آئی تھی۔ جو چہرے سے پسھل کر اس کے بالوں میں جذب ہو چکی تھی۔

خشک گلے محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنے سُن جسم سے ہمت کر بولی

"پانی!!!"

آواز بھی نکلنا مشکل ہو گئی تھی۔

رُنین جو سوچ میں گم تھا اس کی ہلکی سی آواز پہ پھرتی سے اُٹھا اور اسے کو جھکتے ہوئے دیکھا

"ہا!!!"

اس نے دیکھا جو پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

"ہا، تم ٹھیک تو ہونا!!! ہا آواز تو آرہی نا"

اس کے بالکل سپاٹ چہرے اور سپاٹ نظروں سے وہی سمجھا تھا کہ اب وہ کچھ سمجھ نہیں پارہی۔

"ہا!!!"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے وہ بالکل خاموش بے تاثر نظریں رُنین کو عجیب الجھن میں مبتلا کر رہی تھی۔

جب ہما نے سمجھا وہ کہاں ہے اور کس کے کمرے میں ہے اور سامنے شخص جھکا ہوا اس نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا تو



ساری طاقت اس کے جسم میں آگئی تھی تیزی سے ہمت کرتی وہ اُٹھی رُننیں پیچھے ہوا  
 "ہما!!!"

اس نے سرد مہری سے اسے دیکھا اسے دیکھ کر اسے اپنی تذلیل یاد آئی تھی، رُننیں کی آنکھوں میں نفرت یاد آئی تھی  
 ، تھپڑ یاد آیا تھا پھر اچانک درد اس کے سر میں پھیل کر اسے کہہ رہی تھی یہ مجبور کیا اور اس کی نکلتی سسکی نے رُننیں کو  
 پاگل کر دیا۔ وہ ہما کو سر کو چھونے لگا جب ہما نے اس کے ہاتھوں کو قریب پا کر زور سے جھٹکا  
 "ہاتھ مت آل گانج ہے۔"

وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے دانت پیستے ہوئے بولی  
 "ہما!!!"

رُننیں رُک گیا اتنا سرد لہجہ  
 وہ اب اُٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب رُننیں نے ہوش میں آتے ہوئے اسے روکا  
 "لیٹی رہو ہما تمہاری طبیعت۔"  
 "بھاڑ میں گئی اُف میری طبیعت راستہ چھوڑو میرا۔"

اب وہ جتنی تکلیف سے بولی تھی رُننیں اچھی طرح جانتا تھا مگر اس کو جھاڑ جھانا انداز رُننیں سمجھ نہیں پایا تھا مگر  
 جب تھوڑا سا سوچنے کے بعد اسے سمجھ آگئی اس نے ہما کو اپنی طرف رُخ مڑا جو اسے دیکھ ہی نہیں رہی تھی  
 "چھوڑو مجھے!!!"

"کچھ نہیں ہوا تمہیں ہما تم بالکل وہی ہو جیسے تم پہلے تھی۔"  
 وہ نرمی سے بولا تھا

ہما نے ہمت کر کے پھر ہاتھ اُٹھنا چاہا مگر رُننیں کی گرفت اس کے بازو پر مضبوط تھی تو وہ کوشش سے نہیں ہٹا پائی  
 "چھوڑو مجھے رُننیں ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔"

"بات مت کرو تمہیں تکلیف ہو رہی ہے چپ کر کے لیٹو۔"  
 ہما سے لڑنے لگی رُننیں اس افتدہ کے لئے تیار نہ تھا

"ہوا کیا ہے ہما میں نے کہا نا کچھ نہیں ہوا میں وقت پر آ گیا تھا۔"

"کیوں آگئے تھے کیوں آئے تھے۔ جب اپنے نفرت کے تیر پھینک چکے تھے تو آنے کی کیا تئ تھی کیوں بچایا مجھے۔"

وہ اب چیخی تھی تکلیف تو ہوئی تھی جسم سے زیادہ دل تکلیف میں تھا۔ رُنننن نے ایک بار پھر نا سمجھی سے دیکھا

"میں !!! کیا کہہ رہی ہو نفرت کے تیر، میں نے تو تمہیں ڈانٹا نہیں اور میں نفرت کا اظہار کروں گا، کیا کہہ رہی ہو ہما۔"

"اگر فائیک ذوالفقار سے نفرت تھی، تو اس کی بیٹی کو برباد ہونے سے کیوں بچایا !!!!! اس کی عزت اچھلنے دیتے تمہارے دل کو بھی تسکین ہو جاتی۔"

رُنننن اب ہل نہیں سکا تھا۔ اس کے کان سائیں سائیں ہو رہے تھے یہ کیا کہہ رہی ہے۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے ہما تم کیا کہہ رہی ہو، تم میرے بارے میں ----"

شعلے آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں آرہے تھے۔

ہما نے اپنی سرخ درد سی بھری آنکھیں اٹھا کر دیکھا

"کیا کہہ رہی ہوں، یہ تو تمہیں مجھے مارنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا رُنننن ذوالفقار، مجھے ذلیل کر کے گھر سے نکال کر اور اب بچا کر احسان جتاتے ہو کے کہتے ہو مجھے اندازہ ہے۔"

اس کا گلا کافی بیٹھا ہوا تھا اور جھٹکے پہ جھٹکے رُنننن کو لگ رہے تھے وہ یہ کیا کہہ رہی تھی وہ کبھی اپنی محبت کو سخت نظروں سے نہیں دیکھ سکتا اور وہ تھپڑ مارنے اور ذلیل کرنے کی بات کر رہی تھی وہ ایسا کیسے کہہ سکتی۔

"تھپڑ !!! ہما تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے میری تمہارے سے دو دن ملاقات نہیں ہوئی اور تھپڑ کی بات کرتی ہو۔

وہ اب صدمے سے چیخا تھا ہما اچھلی کر توازن کھو کر گرنے لگی جب رُنننن نے اسے سنبھالا

"ایئم سوری !!!!!"

وہ ایک دم اپنی اونچی آواز پہ شرمندہ ہوا تھا پھر اسے دیکھنے لگا جو اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی گال اس کے بھیگ چکے تھے۔

"مجھے مت ہاتھ لگاؤ رُنننن !!! ایک تو سب کر کے جھوٹ بولتے ہو، کل کی رات کل تم نے میرے دائے گالوں پہ

تھپڑ مارا تھا ابھی تک میرے گال جل رہے۔"

رُنین کا دماغ چکڑا اٹھا

"تم کیسی بات کر رہی ہو، ہمارے نہیں کیا میں اپنی آپ کو کیسے تکلیف دے سکتا۔"

"شٹ آپ!! چھوڑو میرا بازو!!! ورنہ میں اپنی سانیس روک کر خود کو ختم کر دوں گی۔"

وہ اس کی بات پر ایک بار پھر ساکت ہو گیا یہ ہو کیا رہا ہے آخر!!۔ ایسا کیا ہوا اسے بہر حال وہ اس کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا گرفت ڈھیلی کی

وہ اٹھنے لگی۔ جب رُنین نے پھر پکڑا

"تم لیٹو اس وقت پلیز ہمارا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، ہم بات کریں گے جب تم سٹیبل ہو جائے گے۔"

رُنین دُکھی کے باوجود بے حد تحمل سے بولا تھا وہ اس کے اسے کے چہرے پہ پھیلے ایذا کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی اور تم یہاں جس میں تمہارا کمرہ وہاں رُکوں نہیں آپ کا بہت شکریہ میری " عزت بچانے کا مگر اس کی ضرورت نہیں تھی آپ کا تھپڑ ہی کافی تھا میری حیثیت آپ کے دل میں بتانے کے لیے

"۔

"تمہاری مجھے سمجھ بالکل بھی نہیں آرہی تم آخر کہنا کیا چاہ رہی ہو ہمارا دماغ توازن میں ہے کہ نہیں۔"

اسے نے غصے سے نہیں بلکہ حیرت سے کہا تھا ہمارا کی بات اس کے سر پہ گزر رہی تھی۔

"آپ نے کل مارا تھا مجھے!!! میں کیا پاگل ہوں جو بول رہی ہوں۔"

وہ چیخی تھی۔

میں ابھی جزلان کو بلاتا ہوں، میں اسی کے ساتھ تھا اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو میں کیمرے میں دکھا سکتا ہوں "

"۔

وہ اس کے مضبوط لہجے پہ ٹھہر گئی، مگر وہ اس سے کل ملی تھی، اس سے بات کی تھی مگر تو تھا جو عجیب تھا۔  
وہ خاموش ہو گئی اور اس کی خاموشی پر زلنین نے تیزی سے جزلان کو سگنل دیا۔ اور جزلان پورے پانچ منٹ بعد  
یہاں حاضر ہوا۔

"کیا ہوا؟"

"یہ آپ کے کزن لندن نہیں واپس چلے گئے تھے۔"

وہ اب اسے دیکھ کر زلنین سے پوچھ رہی تھی، وہ دونوں گڑبڑا گئے پھر جزلان بولا

"وہ بس آپ کو توپتا ہے ہاجی کہ میرے کانفرنس وغیرہ ہوتی ہے اس لیے۔"

ہمانے کچھ نہیں کہا، بس خشکیوں نظروں سے زلنین کو دیکھتے ہوئے جزلان سے مخاطب ہوئی۔

زلنین نے سے کل میری ملاقات ہوگی، پہلے تو اس نے میرے سے رویہ روکھا رکھا، اس کے بعد جب میں نے  
اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو سرد لہجہ نے میرا استقبال کیا، میں پریشان تھی دو دن سے یہ غائب تھا، بار بار  
پوچھی جا رہی تھی لیکن نہیں اس کے بعد جب فائیک زوالفقار کے بارے میں بات کی اس کا رویہ نے کر خستگی کا رخ  
کیا اور پھر جب میں نے اسے بتایا فائیک میرا باپ ہے تو اس نے مجھے تھپڑ مار کر گھر سے نکال دیا تھا۔ "وہ تیزی سے  
کہتے ہوئے اب خاموشی سے گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی اور ان دونوں کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ یہ کیا کہہ  
رہی تھی۔

ان کی اتنی طویل خاموشی پہ ہمانے بے اختیار سر اٹھایا تو ان کے ساکت وجود میں کوئی جنبش پا کر اس نے سر جھٹکتے  
ہوئے ہمت کر کے اٹھی تکلیف تو ہو رہی تھی مگر وہ یہاں سے کم سے کم زلنین کو اپنی نظروں سے دور کرنا چاہتی  
تھی۔ زلنین کو اس کے اٹھنے پر ایک دم ہوش آیا اور چل کر اس کی راہ میں آیا نیلی آنکھوں کی جگہ سرخ آنکھوں  
نے لیں لی تھی۔

"کہاں !! تمہیں سمجھ نہیں آتی تم یہاں سے ہل نہیں سکتی۔"

لہجہ میں نرمی کے ساتھ ہلکی سی آنچ تھی اور یہ آنچ ہما کے خود سے دور ہونے پر اور جزلان کے قریب ہونے پر تھی  
اور یہ چیز اس کے بس میں نہیں تھی۔ جزلان منہ کھلے بس حیرت سے ہما کو دیکھ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ

اس کی بات پہ کیا کہے رُننیں کی حرکت والی بات بے معنی سی لگ رہی تھی، بات تو یہ تھی کہ وہ کیسے فائیت چاچو کی بیٹی ہے، اور اگر ہے رو یہ بات ہما کو کیسے پتا چلے بہت سی الجھنوں میں ایک اور الجھن میں اضافہ ہو چکا تھا۔ کیوں؟ آپ ہوتے کون ہے مجھے روکنے والے، مسٹر زوالفقار! کیا رشتہ ہے ہمارے درمیان سوائے ہمسایوں کے؟

وہ سخت لہجے میں کہتے جانے لگی کہ رُننیں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بس اتنی سی بات ہے، تو ٹھیک ہے میں اس رشتے کو نام دوں گا جزلان مولوی صاحب کو بلواؤ!۔"

اس کی بات پہ ہما کی آنکھیں اور منہ کھلا کھلا رہا گیا یہ کیا کہہ رہا ہے۔ رُننیں نے اس کے چہرے سے نظر ہٹا کر اسے اشارہ کیا اور جزلان کو کہا

"دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا۔"

جزلان کو ہوش آیا تو جسنجھلا کر بولا

"دماغ تو کسی اور کا ٹھیک کرنا ہے مجھے۔"

"میں تم جیسے بد تمیز اور اخلاق سے گرے ہوئے انسان سے شادی ہرگز نہیں کرو گی۔"

رُننیں کو غصہ آ رہا تھا مگر اس نے ضبط کیا۔ پتا نہیں کو بھی تھا اس کے پیچھے گڑبڑ ضرور تھی۔

"ٹھیک ہے مجھ جیسے نہیں مجھ ہی سے کرو گی شادی خوش جزلان ابھی تک کھڑے ہو جاؤ!۔"

وہ اب آنکھیں نکال رہا تھا ہما اپنا ہاتھ نکال کر غصے سے اسے مارنے لگی رُننیں نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔

جزلان اگر تم ایک سکینڈ میں نہ گئے تو میں قسم سے۔۔۔"

اس کے دھمکی زدہ لہجے پر جزلان نے فیصلہ کیا اب دادا زوالفقار کا بتانا ضروری وہ تیزی سے باہر کی طرف مڑا۔

○○○○○○○○○○○○

"چھوڑو میرا ہاتھ !!!۔"

وہ چیخی رُننیں نے اس دیکھا اور اپنی پاؤں فل آنکھیں اس کی کالی ارد گرد سے بھری لال آنکھوں کو دیکھا وہ دوسری

طرف دیکھنے لگی جب رُننیں نے اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا

"رُنین چھوڑ مجھے، میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔"

اس کے ایک دم اکھڑتے ہوئے سانس پر رُنین کے تاثرات نرم ہوئے اور اس کو چھوڑ کر بستر کی طرف بٹھایا اور جلدی سے سامنے پڑاپانی کا گلاس پکڑا۔

"آہستہ سے لمبے سانس کھینچو!!!!!!۔"

اس ہدایت دیتا وہ اب پہلے والا رُنین بن گیا۔

ہما اس سے مزید لڑتی مگر بگڑتی ہوئی طبیعت کے باعث اس نے گلاس لے لیا تھا اور لبوں سے لگاتے ہوئے وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

رُنین تھکی ہوئی سانس خارج کرتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"تم ایسا کیسے سوچ سو سکتی ہو ہما کہ میں تمہیں تھپڑ ماروں گا۔"

ہما نے گلاس ہاتھ میں لاجب اس کی دُکھ بھری آواز سُن کر اس کی آنکھیں نم ہو گئی۔

سوچا تو میں نے بھی نہیں تھا۔ تھپڑ سے زیادہ تو مجھے تمہاری بیگانگی، تمہاری آنکھوں میں ابھرتی میرے لیے

"نفرت اور اس سے زیادہ تمہارے منہ سے نکلتا سنگیرٹ کا دھواں!!۔"

وہ اب رو رہی تھی، اور اسے اپنے رونے پر بہت غصہ آ رہا تھا کہ وہ کسی اور کے سامنے نہیں بلکہ رُنین کے سامنے

رو رہی تھی۔ رُنین رُک گیا پھر اسے دیکھنے لگا پھر ٹھہر گیا اس کے چہرے پہ زخم کے نشان کے علاوہ چہرے پہ ایک

عجیب سا نشان تھا کالا اپنے جذباتی پن میں اس نے یہ چیز غور کیوں نہیں کی یہ تو کسی جن کے مارنے سے ایسے

کر اس ٹائپ نشان پڑتے یہ کون ہے؟ غصہ بھی آیا تھا مگر غصہ سے زیادہ عقل سے کام لینا ضروری تھا۔

"مجھے بتاؤ گی تمہیں تھپڑ پڑا تھا تو میری آنکھوں کا رنگ اس وقت کیا تھا؟۔"

اس کی عجیب سی بات اور اس کو مارنے کے اعتراف پر ہما کا دل کٹ کے رہ گیا اسی خوشی فہمی میں تو رہ لینے دیتی دل کیا

سامنے سے کھلی کھڑکھی میں جا کر کود جائے۔

"چنگاریاں بھری ہوئی تھی، اور شعلے ایسے جس نے مجھے اپنے لپیٹ میں لے لیا تھا۔"

رُنین نے نچلے لب کو بڑی زور سے دبایا۔

"مارا کہاں تھا میں نے۔"

ایسے تو اس نے جواب نہیں دینا تھا اسی طرح پوچھ لے وہ ہمارا کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا یا شاید اس کا دماغ گھوم اٹھا اور وہ تیزی سے اٹھ کر بھاگنے لگی جب رُنننن ایک بار پھر اس کا بازو پکڑ کر دیوار سے لگایا اور اپنے جذبات پہ قابو نہ رکھ سکا اور دھاڑ اٹھا کہ ہمارے دل منہ کو آگیا۔

میں نے کہا نا تم یہاں سے کبھی نہیں جاو گی، تم میری ہو صرف میری اور اب سے تمہارا یہی گھر ہے اگر تم یہاں سے ہلو گی تو اس کا انجام بہت بُرا ہو گا خاموشی سے بیٹھو، میں اب بھی کہوں گا اور ہمیشہ سے کہوں گا میں مر جاؤں گا لیکن تمہیں ہلکی سے تکلیف نہیں آنے دوں گا اور تم کتنی آسانی سے میرے دل کو کچل لو گے کہہ رہی ہو میں نے "تمہیں مارا اگر یہ سچ ہے تو۔۔۔"

وہ اسے چھوڑ کر تیزی سے مڑا اس نے گن نکالی ہمارے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا رُنننن اس کی طرف آیا اور اس کو پکڑائی

ختم کر دو مجھے اور یہ عام بلٹس نہیں ہے یہ زہر میں ڈوبی خاص مجرم کے لیے استعمال کیے جاتی ہیں اگر زخم سے بچ "بھی گیا تو زہر میرے جسم میں پھیل کر یہ بھی اُمید چھوڑ دے گی۔ ہمارا چہرہ سفید ہو گیا۔

"بدلہ لو مارا ہے تمہیں، یا یہ کام میں کروں۔"

وہ اپنے کپٹی پہ لے کر جانے لگا ہمارے تیزی سے اس سے گن لی

○○○○○○○○○○○○○○○○

شفق وہاں کھڑی غصے سے اس بھرے جنگل کو گھور رہی تھی جب گھر کے نیچے سے فون کی آواز آنے وہ اچھل پڑی اس وقت کس کا فون اور یہی سوچتے ہوئے اس وقت فون کرنے والے کا نام یاد کرنے میں ایک سکینڈ نہیں لگا تھا۔ اور اگر امی ابونے فون اٹھا لیا تو کتنی بے عزتی کم وہ تو گھر سے نکال دے گے جلدی سے بھاگتے ہوئے اس نے سڑھیوں تک پہنچی جب فون کی آواز رُک گئی تھی اس کا دل بیٹھ گیا کبھی کس نے اٹھا تو نہیں لیا مگر کسی کی بھی ہلیو کی آواز نہ سُن کر وہ بُر سکون ہوتے ہوئے نیچے آئی اور دیکھا تو امی بابا کمرے کی لائٹ بھی بند تھی گھر اسانس لیتے



ہوے وہ فون کی طرف آئی اور اسے کو اٹھا کر سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔  
 کمرے میں جیسی پہنچی فائیک زوالفقار کو دیکھ کر اس کی چیخ نکلنے لگی تھی جب فائیک نے تیزی سے اس کے منہ پہ ہاتھ  
 رکھ کر اسے چیخنے سے روکا۔  
 فون بھی ہاتھ سے گرنے لگا تھا اسے بھی فائیک نے دوسرے ہاتھ سے اٹھایا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

رُنین سے گن چھینتے ہوئے، وہ چیخی  
 "تم پاگل ہو گئے ہو، یہ کیا کرنے جا رہے تھے۔"  
 گرم سیال آنکھوں سے بہتا گالوں کو بگھو گیا تھا۔  
 رُنین کی بھی آنکھیں سرخ ہو گئی، مگر اسے نے کہا کچھ نہیں تھا۔  
 میں کچھ کہہ رہی ہوں رُنین، اتنی عجیب حرکتوں کی آخر وجہ کیا ہے؟ بتاؤ مجھے!! کبھی اتنے پیار سے بات کرتے  
 ہو، کبھی بیگانگی کا روپ لیتے ہو، کبھی پروپوز کرتے ہو، کبھی تھپڑ مار کر گھر سے نکال دیتے اور اب اب نکاح پہ زور  
 "میں اس شخص سے کیسے شادی کر سکتی ہوں جو اتنا الجھا ہوا ہے۔"  
 "میں نے۔۔۔۔۔"

"رُنین کہنے لگا جب ہمارے اس کی بات کاٹی!۔  
 نہیں رُنین! مجھے کہنے دو، اور اگر تم واقعی میرے سے شادی کرنا چاہتے ہو، تو ہاں میں کروں گی بالکل کروں گی،"  
 اگر تم مجھے اس ساری الجھنوں سے نکال دوں مجھے سارے راز بتا دوں کیا ہوا تھا اکیس سال پہلے، یہ سب واقعات، جو  
 میرے ساتھ ہو رہے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے، کون ہے یہ فائیک زوالفقار، کون ہے یہ شفق، میری نانو کیسے  
 مری، اور ایک دم سے زندہ بھی ہو گئی۔ مجھے معلوم ہے رُنین تم بہت سے سچ معلوم ہے مگر تم مجھ سے چھپا رہے  
 "ہو۔ پلیز رُنین بتا دو مجھے۔"

وہ گن کو پھینک کر چہرہ چھپاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کے روپڑی اور رُنین کو اس کے آنسو برداشت نہیں ہوئے۔  
 فائیک زوالفقار! تمہارے بابا نہیں ہے شفق! بیشک میں ان سے نفرت کرتا ہوں، لیکن یہ بات سچ ہے تم ان کی"



" بیٹی نہیں ہو، ہاں وہ تمہاری ماں سے محبت ضرور کرتے تھے۔

اس نے ایک دم سر اٹھایا، رُننیں بستر پہ بیٹھا خود کو کمپوز کر رہا تھا پھر بات جاری کرنے لگا جب اپنے آنسو کو صاف کرتی تھا اس کے پاس آئی۔

تو مجھے ان میں اپنا عکس دکھائی کیوں دیتا، تو وہ نانو جو کہہ رہی ہے شفق اپنے بیٹی کو لے کر اپنے اصلی باپ کی طرف چلی گئی، رُننیں جھوٹ مت بولو

کیونکہ مجھے بھی یہی لگتا، پاپا نے مجھے کبھی اپنی بیٹی مانا ہی نہیں، مجھے میرا حق بھی نہیں دیا، پڑھائی میں نے اپنے بل بوتے پر کی، باقی کے سارے اخراجات ماما اور نانو اٹھاتی رہی میرے، بابا کا تو حق بنتا تھا بیشک ماما سے ڈرائیورس ہو گئی تھی لیکن میں تو ان کی اولاد تھی نا لیکن نہیں!! اپنی ماں کی بیٹی اپنی ماں کی بیٹی کہتے رہے اور تمہیں یاد ہے "ماما کے نام پہ پاگل خانہ کھولا ہے انھوں نے، وہ ماما کو پاگل کہتے تھے ذہنی مریضہ کوئی تو بات ہے۔ رُننیں نے الجھن امیز نظروں سے دیکھا۔

اس سب کا جواب اگر تمہارے پاس نہیں ہے، تو یہ جواب پاپا دے گے کیونکہ بہت سے راز سب کے دلوں میں "ہے اور مجھے ان کے دلوں سے یہ راز نکالنا ہے ورنہ میں۔" ورنہ تم کیا ہما۔

رُننیں نے اس کے لہجے کی مضبوطی نے ٹہرا کے رکھ دیا۔

ہمانے اپنا چہرہ صاف کیا اور اسے دیکھا۔

ورنہ اسی راز کو چھوڑ کر میں، کسی بھی ملک میں جا کے اپنی نئی زندگی کا آغاز کروں گی۔ میں ان الجھنوں میں مزید "الجھوں اس سے بہتر ہے اس سب کو چھوڑ کر جو زندگی کا نظام چل رہا ہے اس پہ چل پڑوں۔

اور اگر تمہیں یہ سب پتا چل جائے۔ اگر تم بہت سے رازوں کو سہ نہ سکی اور پھر سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی اول تو "ایسا ہونا نہیں ہے مگر پھر بھی پوچھ رہا ہوں۔" اس کی بات پر ہمانے گہرا سانس لیا "وقت سے پہلے میں کچھ نہیں کہہ سکتی رُننیں، تم مجھے گھر لے جاؤ، نانو اکیلی ہو گی۔" اب رُننیں کے تاثرات ناچا بتیے ہوئے بھی عجیب سے ہو گئے۔

"سوری! میں تمہیں نہیں لے کر جاسکتا۔"

سخت لہجے میں وہ ہما کو بے پناہ عجیب لگا تھا۔

"آج میری کلاس کا پہلا دن بھی مس کروادیا تم نے۔"

وہ بات بدلتے ہوئے بولی، کچھ تھا جو رُنین اس سے چھپا رہا ہے ورنہ وہ ایسا کبھی نہیں تھا۔

ہما تم جب تک مجھ سے نکاح نہیں کرو گی، میں تمہیں یہاں سے نہیں جانے دوں گا، دیکھو اس میں تمہاری بھلائی ہے۔"

"تم جیسی دوہری شخصیت کے ساتھ رہنے میں میری بھلائی ہے واو۔"

وہ طنز یا ہنسی

صرف نکاح کرنے میں کیا جاتا ہے تمہارا، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ رخصتی تمہاری بھرپور رضامندی سے " کروای جائے گی۔"

مگر مجھے تم سے کرنی ہی نہیں تو نکاح کر کے تمہیں کیا ملے گا، مجھ تم سے زیادہ اچھا شخص مل سکتا ہے جو مجھے خوش رکھے جو مجھے دکھ۔۔۔۔۔

رُنین تیزی سے اٹھا اور دھاڑتے ہوئے ہما کو ایک دم پیچھے ہو جانے پر مجبور کیا۔

مجھ سے اچھا!! مجھ سے اچھا تمہارے لیے، اچھے کی بات نہیں ہے ہما!! محبت کرتا ہوں میں تم سے اور میں " تمہیں اپنا مان چکا ہوں، موہر لگا دی ہے میں نے تم پر، اور ایک بات بتا دوں اس دُنیا میں تم سے کوی اتنی محبت، اتنا خیال، اتنی دیوانگی نہیں رکھ سکتا جتنا رُنین زوالِ فقر رکھ سکتا ہے، میرے جذبوں کی گالی تم کسی ابرے غیرے کو مجھ سے اچھا قرار دے کر نہیں دے سکتی اور اگر اس کی جگہ کسی اور نے بات کی ہوتی تو آج وہ زندہ سلامت نہیں ہوتا "، خاموشی سے سائن کر لینا پھر تم اپنے گھر جاسکتی ہو ورنہ بھوک جاؤ ہمارا بھان!! تم یہاں سے ایک قدم بھی ہلی۔ وہ ایک نئے روپ میں اس کے ہوش اُڑاتے ہوئے کسی ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہو گیا تھا۔ اور ہما ہل ہی نہیں سکی تھی ساکت وجود لیا وہ حیرت سے رُنین کو جاتا ہوا دیکھنے لگی اور جب اسے ہوش آیا تو اس کے پیچھے بھاگی کہ رُنین نے دروازہ باہر سے بند کر کے اسے لاکڈ کر دیا تھا۔

"نہیں رُننیں!! تم ایسا نہیں کر سکتے! رُننیں دروازہ کھولو!!! رُننیں پلیز، رُننیں!!!"

وہ زور سے دروازہ کو پیٹتے ہوئے اسے چیخ کر بلارہی تھی۔

"رُننیں!!! کھول دوں نا۔"

وہ اب ہینڈل کو پکڑ کر زور سے کھینچ رہی تھی وہ کسی بھی حال میں یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔

اس نے جلدی سے فائیک کا ہاتھ ہٹایا

"آپ! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں! اور آپ اندر آئے کیسے؟"

وہ دبی ہوئی آواز میں چلائی تھی وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے پیچھے ہوا۔

"جیسے پہلے آیا تھا! ویسے ہی آیا ہوں۔"

"پتا ہے آپ کو کتنی غیر اخلاقی حرکت ہے! یہ لندن نہیں! یہ پاکستان ہے۔"

وہ اس کے تیزی سے بولنے پر دلکشی سے ہنس پڑا اور وہ اس کی ہنسنے پر ڈر گئی۔

"شش! امی کی نیند کچی ہے وہ جاگ جائے گی۔"

وہ انگلی منہ میں رکھ کر اسے تنبیہ کرنے لگی۔

"لیکن اتنی مسلسل فون بیل سے تو نہیں لگتا کہ ان کی نیند کچی ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے شرارت سے بولا۔

"آپ لگتا ہے آج کل بہت زیادہ ہی فارغ، کوی نو کری یہ کیوں نہیں کر لیتے۔"

وہ جھجھکا کر کہتے ہوئے اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے بولی۔

ہاے اب اتنا بھی ٹھنڈا بنس نہیں چل رہا ویسے بھی میرے پاس کسی چیز کی کمی تھوڑی ہے ابھی آپ نے میرا گھر"

اندر سے نہیں دیکھا یہ باہر کے ملک کے جتنے محل ہیں وہ سب بھول جائے گی۔ بگینگم پیلس بھی میرے گھر کے آگے

"کچھ نہیں ہے۔"

اس کے اتنے بونگیاں پر وہ اپنی روکتی ہوئی ہنسی کو نہیں روک پایا تھی۔ اس کی ہنسی کی جھنکار پر وہ بولتے ہوئے رُک سا

گیا۔ ایک عجیب سی دُھن بن جاتی تھی۔ جب ہنستے ہوئے وہ ہچکی لیا کرتی، شفق کو زیادہ محسوس نہیں ہوا کرتا تھا مگر فائیتق نے اسے اپنے اندر تک محسوس کیا تھا۔

"مانا کہ آپ رچ ہیں۔ بٹ اتنا بھی تو نہ چھوڑے۔"

وہ اپنے ہنسی کو روکتے ہوئے بولی۔

نہیں نہیں سر یسلی میں نے پکڑا ہوا ہے میں چھوڑتا ہر گز نہیں ہوں، جو چیز میری ہو جاتی ہے میں اسے اپنے "ساتھ باندھ دیتا ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔"

مذاق میں بات کرتے کرتے اچانک سنجیدگی اور وارفتگی نے کب موڑ لیا تھا اسے نہیں پتا چلا تھا۔ شفق کے چہرے پہ یک دم سنجیدگی آگئی۔

فائیتق! آپ جو کچھ۔۔۔۔۔"

میں تم پر کوی زبردستی نہیں کر رہا شفق، میں جانتا اس ٹو پیچ ایریلی، مگر میں تم پر یہ ظاہر ہر گز نہیں کرنا چاہتا کہ "تمہیں صرف ٹائم پاس سمجھ رہا ہوں، نو نیور میرے جذبات بالکل خالص اور سچے ہیں اور میں کسی اور کی طرح انہیں ہر گز نہیں چھپانا چاہتا، دوسرا میں سمجھ سکتا ہوں ابھی تم مجھے اتنا اچھی طرح نہیں جانتی، نہ ہی تمہاری فیملی اور فیملی ایسے تو اپرو نہیں کرے گی جب تک تم خود دل سے راضی نہ ہو جاؤ میں تمہیں کسی چیز بھی فورس نہیں کروں گا انتظار کرنے پہ آیا تو ساری زندگی کروں گا!۔ ویسے بھی ناٹ آبیڈ آئیڈیا، بڑھاپے میں شادی کا الگ مزا ہے "اس وقت تو محبت کی شدت بھی زیادہ ہوگی۔"

سنجیدگی سے بات کرتے کرتے وہ اچانک شرارتی ہو گیا۔ وہ عجیب تھا دو سیکنڈ میں اپنے رنگ بدلتا لیکن شفق کو اس کا یہ رنگ بُرا ہر گز نہیں لگتا تھا لہذا وہ اس کی اس بات پہ ہنس پڑی۔

"کافی فلمی نہیں ہے آپ۔"

"یہ مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں نے زندگی میں ہوم لون کے علاوہ کوی مووی نہیں دیکھی۔"

وہ اب صوفے پہ بیٹھ چکا تھا جبکہ شفق کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"واقعی میں! ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔"

"کیوں نہیں ہو سکتا؟۔"

وہ ہنس پڑا

"آپ کے مزاج سے ایسے لگ رہا تھا آپ تو بہت فلمیں اور گانے وغیرہ سُنتے ہو ننگے۔"

"نہیں گانے بھی نہیں سُنتا!۔"

"اُف آپ تو بہت ہی عجیب ہے پھر۔"

وہ اس کے میوزک میں بھی نہ انٹرسٹ دیکھ کر مایوس ہوئی تھی۔

"مگر مجھے آپ کی آواز سُنے کا شوق ہے۔"

وہ اس کے کہنے پر چھینپ گئی۔

"اب پلیز جاے یہاں سے اس سے پہلے امی آجائے! کل میں پرامس آپ کے ہوٹل میں آؤں گی اگر کھلا ہوا تو۔"

وہ اسے تنگ کرنا چاہتا تھا مگر اس کی لال تھکی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر اُٹھ گیا۔

ضرور اسے آپ اپنا ہوٹل ہی سمجھے! تو کب تک آئے گی"

"جب امی اجازت دے گی۔"

"اوکے! جی چلتا ہوں۔"

"ویسے آپ آتے کیسے ہیں یہاں تو اتنے بھیڑیے ہیں۔"

وہ بھی اُٹھتے ہوئے بولی تھی۔

آپ کے گھر کے نیچے چھوٹی سے سڑھیاں ہیں وہاں سے تھوڑی جپ مارتا ہوں اس کے لیف سائڈ پہ چھوٹا سا وے"

"جو میرے گھر کی طرف جاتا ہے۔"

"واقعی میں !!!۔"

"جی واقعی میں گڈ نائٹ!۔"

وہ اس کو نظروں میں قید کیے چل پڑا اور وہ اسے ہوا کی جھونکے کے طرح جاتا ہوا اور غائب ہوتے ہوئے دیکھنے لگی پھر

آہستہ سے بولی تھی۔

"گڈ نائٹ !۔"

oooooooooooooooooooo

"ہاں بولو جزلان !۔"

دادا زوالفقار نے اپنے بندوں کو بھیج کر اس سے بولے جو ان سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

"ام دادا وہ وہ۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیسے بتائے انھیں یا تو وہ اسے مسل کے رکھ دے گے نہ بتانے پر اور اگر بتائے گا تو زلنین نے اس کے ٹکڑے کرنے دینے ہے۔

"دادا ابو وہ زلنین ہے نا۔۔۔"

وہ بولتے بولتے ایک بار پھر رُک جاتا۔ دادا زوالفقار نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"تم کب سے تمہید باندھنے لگے جازی جو کہنا ہے سیدھے طریقے سے کہو اب کیا کیا ہے میرے پوتے نے۔"

ان کے کہنے پر اس نے اپنی خشک لبوں پہ زبان پھیری

"محبت ہوگی ہے اسے۔"

وہ تیزی سے بولتے ہوئے آنکھیں بند کر چکا تھا اسے لگا اس کہنے کے ساتھ ہی زلنین نے اسے اٹھا کر دور پھٹکنا تھا مگر کچھ نہ ہونے پر اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تو دادا زوالفقار اسے خاموشی سے دیکھے جارہے تھے۔

"انسان ہے !۔"

ان کی گھمبیر آواز پورے کمرے میں گونجی۔ اب تو وہ پھنس گیا اسے کیا ضرورت تھی بتانے کی۔

"بولو جزلان کیا وہ جو کوی بھی ہے انسان ہے۔"

"انسان ہی ہو شاید معلوم نہیں۔"

"تم جانتے ہو اور تم شاید یہی بتانے آئے ہو۔"

وہ اضطرابی انداز میں ہنسا۔

وہ۔۔۔"

ایک دم دروازہ کھلا اور زلنین اندر داخل ہوا۔ وہ اس وقت کالی شلوار قمیض میں ملبوس بالکل تیار تھا واہ مطلب موصوف سچ میں نکاح کرنے لگے ہیں۔

"اسلام و علیکم دادا زوالفقار !"

"وعلیکم سلام۔ بر خودار آپ کو میری یاد آگئی۔"

دادا زوالفقار اپنے خوبرو پوتے کو دیکھ کر نہال ہو گئے

جو بھی تھا انھیں وہ فائیک جتنا ہی عزیز تھا۔

"یاد تو ان کو کیا جاتا ہے دادا جنھیں ہم بھول جاتے ہیں، تو میں آپ کو بھولا تھوڑی ہوں۔"

وہ جزلان کو ایک نظر دیکھتے ہوئے ان کے پاس آیا۔

"اچھی بات ہے پیٹا! ورنہ کوی مجھ بوڑھے کو پوچھتا ہی نہیں ہے، سب اپنے مطلب کے لیے آتے۔"

جزلان اچھل پڑا۔ زلنین نے غور نہیں کیا وہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"میں کوی بھی کام آپ سے پوچھے بغیر نہیں کرنا چاہتا بس آپ سے ایک اجازت چاہیے۔"

وہ دھیمے آواز میں ہمیشہ وہی تعبدار والا زلنین لگ رہا تھا۔ جزلان کو کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی۔

"ہاں بولو! بیٹے۔"

"میں نکاح کرنا چاہتا ہوں دادا زوالفقار! اور وہ لڑکی انسان ہے۔"

اس کی بات پہ جیسے کمرے سکوت چھا گیا تھا جزلان تو شکڈ سے ہل ہی نہیں پایا تھا۔

میں فائیک زوالفقار جیسی غلطی نہیں کروں گا دادا! میں آپ کو بتا کر یہ سب کر رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں مجھے "

"آپ دعا دیں، آپ کی دعاؤں سے ہی کوی بھی بلا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔"

زوالفقار صاحب بے تاثر چہرہ لیے اسے سُن رہے تھے انھیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہے کہنے کو رہ کیا گیا تھا۔

زلنین !۔ "وہ کچھ کہنا چاہتا تھا زلنین نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔"

ساری زندگی دُکھ میں گزار دی دادا یہ بیس سال میں سکون کو ترسا ہوں دادا، میرے دل کا راحت ہما ہے، میں اس "

کے بغیر نہیں رہ سکتا دادا اور میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں خود نہیں ماروں گا اپنے آپ کو اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے

"گی اس کی دوری ہی میرے وجود کو ختم کر دے گی فائیک زوالفقار والی تو نوبت ہی نہیں آئے گی۔  
اس کے سنجیدگی میں دکھ تھا اور یہ دُکھ ان ماضی میں لے گیا تھا۔ مگر زلنین نے انھیں ماضی کی یادوں سے نکال دیا

ابھی ہونے والا ہے، مگر ابھی اسے معلوم نہیں ہے میں کیا ہوں، وقت آنے پر اس کا اعتماد لے کر اس کو بتادوں۔"  
"گی۔"

زلنین! یہ۔۔۔"  
"جانتا ہوں بہت غلط ہے، مگر میں اسے کھوں نہیں سکتا دادا زوالفقار، اس کے بعد اسے سب سچ بتادوں گا۔"  
"تو تم شادی کر رہے ہے کون تمہیں ملا کہاں سے۔"  
اب زلنین خاموش ہو گیا، جزلان نے اسے دیکھا اب وہ منتظر تھا وہ کیا بولے گا۔  
میری دوست ہے یہی پاس ہی رہتی ہے اچھی لڑکی اپنی نانی کے ساتھ آئی تھی۔ نانی کی ڈیٹھ ہو گی اکیلی ہوتی ہے۔"

"کون کس کی بیٹی۔"

اب وہ کسی ڈر کے باعث تیزی سے بولی۔

یہاں پہلی بار آئے ہیں، یہ ساتھ والے وہ آپ کے پُرانے نیبر نہیں تھے ان میں سی کسی ریحان صاحب نے"  
"انھیں کرا یہ پہ رکھا ہے۔"

اس نے پہلی بار ان سے جھوٹ بولا تھا۔ اور اسے تکلیف ہو رہی تھی مگر مجبوری تھی۔ اب ان کے چہرے پہ آسودگی  
پھیلی اگر ایسا ہوتا جو وہ سوچ رہے تھے تو قیامت آجانی تھی۔

ٹھیک ہے زلنین میں تمہاری خوشیوں میں رکاوٹ نہیں بنوں گا، ایک میرے بچے خوشیوں سے محروم رہے،"  
میں نہیں چاہتا میرے پوتے، کے ساتھ ایسا ہو جاؤ زلنین میں نے تمہیں اجازت دی اور فکر مت کرو اگر وہ لڑکی  
"یہاں آتی رہے گی اسے کسی دوسری مخلوق کی بھنک نہیں پڑنے دے گے۔"

وہ کچھ سوچتے ہوئے اسے بولے زلنین خوشی سے نہال ہو گیا اور ان کے گالوں پہ پیار کیا جیسے وہ بچپن میں کیا کرتا تھا



You're the best thing happen to me grand pa

وہ اس کے کندھے پہ دھپ لگانے لگے۔

"اس لڑکی کو کہو جس کی وجہ سے برسوں بعد میرے پوتے کا چہرہ کھل اٹھا۔"

اور جزلان تو بس حیرت سے منہ کھولے زلنین کے کام ایک دم سیدھے ہو جائے پر حیران تھا، زلنین نے مڑ کر اسے جتنا نظروں سے دیکھا وہ اس کی نظروں سے خائف ہو کر نظریں چراچکا تھا۔

oooooooooooooooooooooooo

"ارے تم کیسے میری یاد آ گئی۔"

زرین کو دیکھ کر شفق خوشگوار حیرت لیے اسے سے گلے ملی۔

بس یار تم نے تو میرے غریب خانے میں آنے کی زحمت نہیں کرنی تو میں نے سوچا میں آ جاؤں باقی سب کہا ہے۔"

وہ اندر اس کے ساتھ چلتے ہوئے آئی۔

ماما اور بابا تو کسی کی ڈیتھ میں گئے ہیں، اور میں ابھی نوٹس کمپلیٹ کر کے کافی بنانے لگی اب تم آ گئے تو چلو کوی۔"

خالی ہولی کافی دوگی اچھا سا کچھ کھلاؤ بھی قسم سے امی نے جب ٹینڈے گوشت بنائے تو دل خراب ہو گیا وہاں سے "اس سڑے کھڑوس نیبر کے پاس گئی تو کچھ کھانے کو نہیں دیا اب تم تھی تو سوچا کیوں نا تمہارے گھر ہی آ کر بھوکوں کی طرح کھانے کا پوچھوں۔"

شفق ہنس پڑی

"پاگل! جب دل کریں آ جایا کرو! اور کھڑوس کس کی بات کر رہی ہوں۔"

کس کی بات کروں گی فائیک زوالفقار! میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ لے کر جاتی ہوں مگر خود پوچھنے پر آتی تو ایسے بے "خیر دفع کرو اس کا ذکر کرتے ہی میرا خون کھول اٹھتا ہے۔"

شفق کو پہلی بار فائیک کے لیے ایسے الفاظ کچھ اچھے نہیں لگے تھے۔

"تم ان کے بارے میں ایسا کیوں کہہ رہی ہو!۔"

اس کے تیز لہجے پہ زمین رُک گئی۔

"کیونکہ وہ ہے ہی ایسا تو اس کو ایسا ہی کہو گی۔"

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔ شفق کو نجانے کیوں اس پر غصہ آیا۔

"ایسا کیا کہا ہے تمہیں انھوں نے جو تم زہر لگتے ہیں۔"

عورتوں کو تو وہ اپنی پاؤں کی جوتی سمجھتا ہے شفق تم اس کے گڈ لکس اور سائل پہ مت جاؤ! بہت ہی بد اخلاق انسان " ہے۔

"سٹاپ اٹ ! -"

شفق پر اختیار نہ رہا تو وہ چیخ پڑی زمین رُک پڑی

تم غلط ہو، تمہارے ان کے ساتھ کوئی اختلاف ہوگے مگر وہ عورتوں کی جوتی کی نوک! واٹ ریش میں بھولی"

ضرور ہوگی لیکن ایک لڑکی ہوں اور لڑکی مرد پر اٹھتی نگاہ کو پہچان لیتی ہے میں نے ان نگاہوں میں سوائے حیا اور تحفظ کے اور کچھ نہیں ہے سوائس بیڑ کہ ہم ان کو ڈسکس نہ کریں، تم میری دوست آئیم سوری بٹ وہ میرے لیے قابل احترام ہے اور میں ان کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سکتی تھی۔

اسے ایک دم کیا ہوا تھا وہ کہہ کر کچن کی طرف چلی گئی جبکہ زرین ساکت ہو گئی اور اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی یہ کیا کہہ کر گئی تھی تو کیا فائیک اور اس کے درمیان کوئی تعلق ہیں؟۔

یہ بات آگ کی طرح اس کے جسم میں پھیلی تھی

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"میں یہ جوڑا ہر گز نہیں پہنوں گی، کہہ دو اپنے صاحب سے۔"

وہ گہرے سُرخ جوڑے کو دیکھ کر چلائی کر نیچے زمین پہ پھینکا، وہ بیوٹشن تو اچھل پڑی۔

"دروازہ کھول کے دو مجھے میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔"

وہ اس کو شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

"نیم سرنے۔۔"

بھاڑ میں گیا تمہارا سر صحیح کہہ رہے تھے سارے یہ ایک جلاد ہی پولیس آفسر تھا میں اس کے دھوکے میں آ گئی۔  
- اتنا ڈھونگی انسان اگر وہ پہلا والا زلنین ہوتا تو مجھ سے اپنے کیے کی معافی مانگتا لٹا وہ سرے سے انکار کر رہا ہے اور

"اب یہ۔۔۔ میں امریکا جانا چاہتی ہوں واپس دروازہ کھولو !!!۔"

دروازہ کھلا اور وہ ایک دم پیچھے ہوئی، دیکھا تو زلنین کھڑا ہوا تھا وہ اسے کہنے کے بجائے جانے لگی جب زلنین نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ اور پھر بیوٹیشن کو دیکھا تو اسے اشارہ کیا وہ سر ہلا کر چلی گئی۔ جبکہ وہ اس کا ہاتھ اپنے بازو سے نکلنے کے لیے کوشش کرنے لگی۔

"جانے دو مجھے ورنہ زلنین تمہارے ٹکڑے کر دوں گی۔"

زلنین مسکرا اٹھا جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات پہ مسکرا اٹھتا ہے۔

کر دینا یا را بھی تو یہ میں باکس لایا ہوں اس میں ہزار بیلیٹس ہیں جتنا دل کرے انھیں توڑنے لگ جاؤ! مگر وقت " بہت کم ہے تو تھوڑے سے توڑ کر تیار ہو جانا! ٹھیک ہے لیٹ نہیں کرتے اور ساتھ کچھ کھالینا میں کھانا منگواتا ہوں " صبح سے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

"بھاڑ میں گئی میری طبیعت زلنین اگر تم نے زبردستی ایسا کیا تو میں بھوک ہڑتال کر کے مر جاؤں گی۔"  
وہ اس کے پیلے تھکے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا جس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ اعصاب تو زلنین کے بھی تن گئے تھے۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی!۔"

وہ بالکل نرمی اور تحمل سے بولتے ہوئے اس کا بازو چھوڑ چکا تھا۔

"مجھے چیلنج مت کرو زوالفقار! ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔"

زلنین کے چہرے پہ ایک دم مسکراہٹ آ گئی وہ ایک دم پیچھے ہوتے ہوئے دروازہ کے ساتھ ٹیم لگا چکا تھا۔

ہاں کیا تمہیں ہما! چیلنج میں نے جو کر سکتی ہو کرو"

محفوظ مسکراہٹ اور شرارتی نظروں نے اس کو آگ لگادی تھی ہمانے جسے میں سے پلیٹ نکالی اور اس کی طرف نشانہ کیا۔

اور زور سے اس طرف پھینکی

زننیں وہی کھڑا ہمارا مگر پلیٹ اس سے پہنچنے سے پہلے ہی نیچے گر چکی تھی۔  
ہمانے اسے دیکھا جو چڑانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔  
اس نے ایک اور اٹھائی تو اب زننیں کو لگنے کے بجائے ساتھ والے دیوار کو جا کر لگی اور کانچ کے ٹکڑے زمین پہ بکھر چکے تھے۔

زننیں نے اسے دیکھا جو اب پلیٹ اٹھانے کے بجائے ان ٹکڑے کو دیکھ رہی تھی، اس کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ زننیں کو ایک لمحے میں ساری بات سمجھ آ گئی پھرتی سے اس کے پاس آیا اس سے قبل وہ کانچ کا ٹکڑا اٹھا کر اپنا کام تمام کر لیتی۔

"چھوڑ مجھے۔۔۔"

"ایک بار میری طرف دیکھو ہمارا ایک بار اس کے بعد جو دل کرے وہ کرنا۔۔۔"

"میں کیوں دیکھوں، جہاں نفرت اور کرب کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

اس کی سُرُخ آنکھوں سے نمکین پانی نکلنے لگا، زننیں نے اسے دیکھا اور گہرا سانس لے کر اس کا ہاتھ پکڑا جسے اس نے زور سے جھٹکا تھا۔

"مجھے جانے دوز زننیں، تمہارے ہاتھ جوڑتی اگر تم وہی میرے پُرا نے اچھے والے دوست ہو تو جانے دو مجھے نہیں کرنی تم سے شادی۔۔۔ پلیز زننیں اگر کر بھی لو گے تو تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ خوشیوں کے لیے ترسو گے جو تمہیں کسی اچھی لڑکی سے مل سکتی ہے۔"

زننیں مسکرایا اور ہنس پڑا اس کی ہنسی ہما کو ناگوار گزری تھی۔

"میری خوشی سے صرف تم سے ہے۔ میں تمہیں جانے نہیں دیں سکتا ہما! تمہارے لیے بھی بہتر ہے تم سمجھ جاو کہ میں تم سے کسی بھی حال میں دستبردار نہیں ہو سکتا اور تم اکیلی دُنیا کو کیسے فیس کرو گی ناو کا بھی مسئلہ ہے، سر پہ تمہارے ماں باپ کا سایہ نہیں ہے کہنا تو بہت آسان ہوتا ہے کہ میں رہ لوں گی میں اپنے آپ کو سنبھال لوں گی لیکن نہیں جب جب کوئی مصیبت آئی ہے تم مجھ پہ انحصار رہی ہو، تم مانو یا نہ مانو ہر مشکل میں تمہیں میری ضرورت محسوس ہوئی ہے تو کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ ہمارے درمیان یہ اجنبی اور جھجک کی دیوار مٹ جائے۔" اس نے زننیں کو ایک نظر دیکھا اور پھر دھیمی اور سفاٹ آواز میں بولی۔

"مجھے جانے دیں زننیں!۔"

اس کی ایک ہی رٹ سے وہ چڑ گیا تھا۔ جی بھی غصے سے بولا۔

"ٹھیک ہے مت تیار ہو، مولوی صاحب آئے گے خاموشی سے ہاں کہہ کر تم گھر چلی جانا اور ہما میں انکار ہر گز نہیں سُنوں گا میں جتنا اچھا ہوں تو یہ بھی یاد رکھو مجھے بُرے بنے میں دیر نہیں لگی اور تم نے یہ والا روپ دیکھا بھی نہیں ہے۔"

"دیکھ چکی ہوں میں تمہارے سارے رنگ، اب کیا رہتا ہے تم تو گرگٹ سے بھی بدتر ہو۔" وہ طنز کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔

وہ ایک نظر اسے دیکھ کر چل پڑا ہما سے جاتا ہوا دیکھنے لگی تو اس کے پیچھے آئی اور ایک بار پھر چہرے پہ بے بسی کے سائے لیے وہ اس سے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔

"پلیز زننیں پلیز جانے دو نا!۔"

زننیں آن سنی کرتا ہوا جانے لگا۔

"میں نہیں سائن کروں گی۔"

"ٹھیک ہے پھر تو محفوظ میرے کمرے میں سارے زندگی رہو گی مجھ اس سے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" وہ سرد لہجے میں ہما کو اجنبی لگا تھا۔

"زننیں تم ایک حادثے کو سر پہ سوار کر رہے ہو، مجھے کچھ نہیں ہوگا، میں امریکا۔  
 "بس کہہ دیا میں نے اب تم یہاں سے تب ہی جاو گی جب نکاح پہ سائن نہیں کر لو گی۔"  
 بس بات ختم!۔

"ہمانے ارد گرد دیکھا باہر سے نکلنے کا بھی کوئی راستہ نہیں تھا، اس نے جانے دینا نہیں ہے اور کسی کو معلوم بھی نہیں  
 ہوگا میں اس محل نمہ گھر میں قید۔۔۔۔۔ نہیں ہما بہت کر لی بیوقوفی اس زننیں کا دوسرا چہرہ سب کو دکھائے رکھوں  
 گی مگر یہاں سے نکلنا ہوگا۔  
 "ٹھیک ہے میں تیار ہوں مگر شرط کے مطابق میں اپنے گھر جاؤں گی اور تم اس نکاح کے بارے میں کسی کو نہیں  
 بتاؤ گے۔"

زننیں ایک دم اس کے مان جانے پہ تیزی سے مڑا۔  
 "آڑیو سرلیس!۔"

زننیں نے تائید چاہیے تھی کہ وہ سچ میں مان گئی۔  
 "ہاں!۔"

"مگر سب کو۔۔۔۔۔"

"مجھے ابھی وقت چاہیے زننیں! تمہیں اکسیپٹ کرنے میں۔۔۔۔۔"

کچھ تو بات ہے ورنہ وہ اتنی آسانی سے نہ مانتی خیر میرے لیے اتنا کافی ہے۔

"ٹھیک ہے تیار ہو جاؤ آدھے گھنٹے میں وہ تمہارے پاس آ جائے گے۔"

دروازہ بند ہوا تو وہ چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"امی آپ نے مجھے اکیلی چھوڑ دیا، میں کہاں جاؤں یہ آزمائش کب ختم ہوگی۔"

آج بہت دنوں بعد سے اسے ایک بار پھر امی کی یاد آرہی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

"کیا ہوا اتنی ٹیز کیوں لگ رہی ہو؟۔"

وہ گولف سٹک کو تھامے غور سے بال کو دیکھ رہی تھی جب فائیک کی آواز پہ چونکی اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ گرے سوٹ میں ملبوس کوٹ کو کندھے پہ لٹکائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ کب آئے؟"

"ابھی چائینہ والی پارٹی سے میٹنگ تھی، پتا چلا میڈم ہمارے غریب خانے آئی ہیں۔"

"ہاں آپ کا پوچھا تھا تو آپ لوگ ٹیرس پہ میٹنگ کر رہے تھے۔"

"انکل نہیں آئے؟"

"آئے ہوئے ہیں دوستوں کے ساتھ جیس کھیلنے گئے ہیں۔"

"ہممم شفق کوئی ہوی ہے؟"

"نہیں تو!۔"

"خاموش کیوں لگ رہی ہو؟ کچھ کہنا ہے۔"

"آپ میری دوست زرین کو جانتے ہیں؟"

وہ ایک دم اس سے پوچھے پہ فائیک سپرائزڈ ہو گیا۔

"وہ ساتھ والے میجر عدیل کی بیٹی زرین عدیل!۔"

"آپ ملے ہیں اس سے۔"

"ہاں دوبار ملا تھا، کیوں کیا ہوا؟" اس کی بات پر وہ الجھ پڑی۔

"وہ۔۔۔۔۔"

"بڈی! بڈی بات سُنئے۔۔۔"

کسی کی آواز پر وہ دونوں بے اختیار مڑے دیکھا تو زلنین بھاگتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا شفق نے حیرت سے اس خوبصورت بچے کو سکول یونی فورم میں بھاگتے ہوئے فائیک کی طرف دیکھتے پا کر اسے دیکھا، وہ دور سے اسے بڈی بلا رہا تھا مگر شفق کے چھوٹے سے دماغ نے زور ڈالے بغیر اسے ڈیڈی سُنا اس کے دل کو کچھ ہوا کچھ کیا ہوا چین سے ٹوٹ گیا تھا یہ بات سوچ کر کہ فائیک نے اسے دھوکہ دیا۔

"میرا بوئی!۔"

فائیت نے اسے کے تیزی سے بڑھ کر اٹھالیا۔

"اتنا خوش بڑی!۔" فائیت نے اس سے پوچھا۔

"فرسٹ آیا ہوں خوش کیوں نہ ہو۔"

"کوی نئی بات بتایا کرو یا روز میں سُن چکا ہوں کہ میرا زلنین بوئی فرسٹ آتا یا کسی اور کو موقعہ بھی دے دیا

کرو!۔"

"دینے کی کوشش کرتا ہوں مگر کیا کرے، ارے یہ کیوں چلی گئی ابھی تو ادھر تھی۔۔۔"

اس کے فوراً کہنے پر فائیت نے بے اختیار گردن موڑی۔

"شفق ارے یہ کدھر گئی شفق!۔"

مڑا تو دیکھا وہ بھاگ کے جا رہی تھی۔

"شفق!۔"

شفق نے اس کی پکار سنی مگر وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی تیزی سے رسیپشن ایڑیا کی طرف گئی۔

"تم ٹھہرو میں دیکھ کر آؤں پتا نہیں کیا ہوا ہے شفق!۔"

وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا، زلنین انھیں جاتا ہوا دیکھنے لگا پھر کندھے اچکا کر گولف سٹک اٹھا چکا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

سائن کر کے وہ منتظر تھی کہ اب اسے جانے دیا جائے مگر یہاں تو کوی امکان ہی نہیں لگ رہا تھا۔

"اب ہو گیا ہے نکاح تو مجھے جانے دیں۔"

وہ ایک اس عورت کو دیکھتے ہوئے بولی جس نے اسے تیار کیا تھا۔ سُرُخ جوڑے میں خود بھی اس کا چہرہ سُرخ ہو رہا

تھا۔

"میڈم سر کہتے ہیں وہ آجائیں تب وہ خود آپ کو چھوڑ کر آئیں گے۔"

"اور کب تک آئیں گے آپ کے سر میں اس قید خانے سے کب نکلوں گی۔"



"یہ قید خانہ نہیں ہے ہمایہ تمہارا اپنا گھر ہے۔"

اس کی آواز سے وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی جو کالی شلوار قمیض میں ملبوس فریش سا مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا وہ ایک دم پیچھے ہوئی۔ مڑ کر اس نے بیوٹیشن کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر چل پڑی۔ وہ جانے لگی تب زلنین نے روک دیا۔

"تم سوچ نہیں سکتی تم نے مجھے دنیا کا سب سے خوش قسمت ترین انسان بنایا ہے۔"

اور مجھے بد قسمت۔

وہ جل کر سوچنے لگی۔

"میں جانتا ہوں تم اس وقت بہت تکلیف ہو رہی مگر جب تمہیں سچ معلوم ہوگا تو تمہاری ساری غلط فہمی دور ہو جائے گی۔"

"پورا کیا مجھے اس وقت تم آدھا سچ بتاؤ تو مجھے ساری بات سمجھ آ جائے گی مگر تم اُن مجھے اب کچھ نہیں سنا تمہاری خواہش تھی کہ نکاح ہو جائے اور میں نے یہ پوری کر دی اب تمہاری باری ہے۔"

وہ نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے جانے لگی جب زلنین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے؟ ابھی تو لیزر آشور تمہیں جی بھر کے نہیں دیکھا میری یہ نگاہیں تھکے گی نہیں مگر کیا کریں مجبوری ہے آپ کی شرط بھی پوری کرنی ہے۔"

ہمانے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا زلنین کے دل دُکھ کی گہرائیوں سے بڑھ گیا وہ کیوں ایسا کر رہی ہے آخر ایسا کیا ہوا جو اس کی نظروں میں اجنبیت کی دیوار حائل ہو گئی وہ ایسی تو نہ تھی مگر جو وہ کہہ تھی ضروری کسی جن کی شرارت تھی اور وہ اس کو ڈھونڈ کے رہے گا۔

زلنین نے سوچ سے نکل کر اسے دیکھا جو منتظر کے سخت مراحل میں کھڑی تھی۔

جیب سے اس نے کچھ نکالا تھا اور بند مٹھی اس کے سامنے کی ہمانے ایک نظر اسے پھر اس کی مٹھی کو دیکھا۔ جب وہ آگئے سے کچھ نہ بولی تو وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔

"اس میں سوچو بھلا کیا ہے؟"

"زنین میرے خیال اب تم مجھے جانے دو تو بہتر ہوگا۔"

وہ سینے پہ ہاتھ باندھے یہاں سے جانے کی جلدی پڑی ہوئی تھی جبکہ زنین کوئی اس کی کوئی بات بری نہیں لگ رہی تھی، اتنے اچھے دل کی لڑکی کو برا تو لگا ہوگا ناکہ اسے تھپڑ مارا گیا جبکہ وہ اسے کتنی اچھی طریقے سے ٹریٹ کیا کرتا تھا۔

اس نے مٹھی کو کھلاتو دو سفید فاختہ والے دو بریلیٹ تھی جس کی گولڈ پلیٹ چین نے ہما کو مسمرائز کر دیا تھا۔ اس کے چھوٹے سے ہاتھ کو اپنے مضبوط سفیدی مائل ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس نے اس کی کلائی میں پہنانے سے پہلے پوچھا تھا؟۔

"اجازت ہے؟۔"

اور یہی اجازت کا لفظ ہما کو آگ لگا گیا تھا۔ نمی بھی بے اختیار آئی تھی جسے زنین نے دوسرے ہاتھ سے صاف کرنا چاہا تھا کہ اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"نفرت کرتی ہو تم سے نفرت زنین جو تم نے کیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

اس کے کانپتے ہوئے وجود کو پیلے چہرے کو دیکھ کر زنین کو لگا اس کی طبیعت بگڑ رہی ہے تو وہ تڑپ اٹھا۔

"ہما!۔"

"تم نے مجھ سے میرا دوست چھین لیا، وہ دوست جس کی نگاہ میں میرے لیے احترام تھا، نرمی تھیں کیوں کیا تم نے زنین ایسا اس دُنیا میں ایک ہی ہمدرد تھا وہ کیوں چھین لیا۔"

وہ خود پہ اختیار نہ رکھ سکی اور اس کے سینے پہ مکا مارنے لگی زنین نے اسے بے اختیار اپنے ساتھ لگا لیا اور وہ مزید رونے لگی۔

"وہ مجھے مارتا بھی نہیں تھا جبکہ تم۔۔۔۔۔ تم آخر کیا ہو زنین!۔۔۔۔۔"

روتے ہوئے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا جبکہ زنین اسے ہولے ہولے تھپک رہا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○

"شفق رُ کو! شفق۔۔"

وہ بھاگتے ہوئے آیا وہ سیدھا بابا کے پاس جا رہی تھی کہ فائیک نے تیزی سے اس کا بازو پکڑا کہ وہ کرنٹ کھا کر اپنے بازو کو جھٹکے سے چھوڑا۔

"ڈونٹ ٹچ می!۔"

شفق نے آنسو بھری آنکھوں سے اسے کہا۔ فائیک کو جھٹکا لگا۔

"شفق!۔"

"آپ اتنے دھوکے باز نکلے گے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا آپ کا بیٹا بھی ہے اور آپ ایک شادی شدہ ہو کر مجھے پرپوز کر رہے تھے ہاؤ چیپ آف یو۔۔۔۔"

اس کی بات سننے سے فائیک کا سر گھوم اٹھا یہ کیا کہہ رہی ہے؟

"تم پاگل ہو میری تو کوی رشتہ آج تک نہیں آیا اور تم شادی کی بات کرتی ہو!۔"

"صرف شادی آپ تو ایک بچے کے باپ بھی ہے اور وہ بھی چھ سات سال کی عمر کا بیٹا۔۔۔"

"آؤ میرے خدا لڑکی وہ میرا بھتیجا ہے فور یور کائمنڈ انفارمیشن!۔"

اسے اس کے غصے پہ ہنسی اور غصہ بھی آ رہا تھا عجیب پاگل لڑکی سے محبت ہوئی تھی اسے۔

"تو وہ آپ کو ڈیڈی کہہ رہا تھا مجھے بیوقوف مت بنائیں۔"

وہ اپنے آنسو تیزی سے صاف کرنے لگی۔

"دماغ کے ساتھ ساتھ آپ محترمہ کے کان بھی خراب ہیں، اس نے مجھے بڑی بلایا تھا یقین نہیں آتا تو خود چل کر پوچھ لیں اور آپ کو خود معلوم ہے کہ بچے سچے ہوتے ہیں اور کوی بچہ کسی بھی حال میں کسی کو بھی اپنا باپ نہیں بولے گا۔"

اس کی بات سننے سے اس کو اپنے حرکت پہ شرمندگی اور تیش بیک وقت آیا تھا وہ بھی کیا سوچے گا وہ اس پہ ٹرسٹ نہیں کرتی۔

"آئیئم۔۔۔"

"پلیز سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے مگر مجھے دکھ ہوا کہ آپ کو مجھ پر ٹرسٹ ہونا چاہیے کیا میری محبت آپ کو

دل لگی لگتی ہیں۔"

"نہیں وہ۔۔۔ آئیتم رسیلی سوری فائیک آپ۔۔"

فائیک ہنس پڑا۔

"مجھے ڈر تھا ابھی آپ کو مزید تنگ کیا تو پھر رو کر نہ بھاگ جائیں مذاق کر رہا ہوں کوی بات نہیں ہو جاتا ہے اُلٹا مجھے خوشی کہ یہ یک طرفہ والا معاملہ نہیں ہے تو کب بھیجوں اپنی فیملی کو۔۔۔"

وہ شرارت سے اسے دیکھنے لگا کہ شفق اس سے قبل کچھ کہتی بابا کی آواز پر اس کے چھکے چھوٹ گئے تھے فائیک کو دیکھا جواب اس کے بجائے اس کی پیچھے دیکھتے ہوئے کھل کر مسکرایا تھا اور اس کی مسکراہٹ پر شفق کو حیرت اور اس حیرت کو مٹانے کی خاطر اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو بابا کسی کے ساتھ ہنستے ہوئے بات کر رہے تھے اور ان کے ساتھ کھڑے ہوئے شخص جو بہت ہینڈسم تھے اگر ان کو جوان کر دیا جائے تو فائیک کی طرح لگیں تو کیا یہ فائیک کے ابو ہیں جوان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

"یہ میرے ڈیڈ ہیں ذوالفقار علی۔"

فائیک کی بات آواز پر وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ اتنی گہری مسکراہٹ تھی جو اس کی سٹبل پہ ابھرتا ہوا ڈمپل کو دیکھ کر شفق اس کی خوشی کا اندازہ نہیں کر سکتی اس میں اتنا خوش ہونے والی کون سی بات تھی؟ بات ہی کر رہے ہیں؟

"مجھے لگتا ہے تمہارے ڈیڈ اور میرے ڈیڈ بہت گہرے دوست ہیں اب تو مجھ غریب کا کام آسان ہو جائے گا۔"

اس کے اکسائٹ انداز کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی۔

وہ اس کھڑکی سے دور جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ روتے ہوئے اس نے جانے کی سخت قسم کی ضد لگائی ہوئی تھی اور وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکتا مگر ایک منٹ ہی ہوا تھا اس دور ہوئے وے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے سانسیں رُک سی رہی

تھی، اندر کچھ پھڑپھڑا رہا تھا۔

"یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا زلنین !۔"

کسی کی آواز پر وہ چونکتے ہوئے مڑا۔

اس نے دیکھا جزلان کھڑا ہوا اسے دکھ اور افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ چند لمے اسے دیکھتا رہا پھر چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوا

"میں اس وقت جس پوزیشن میں ہوں، سچ پوچھو تو جیسے صحیح اور غلط کا فرق بھول چکا ہوں۔ جس طرح کامیابی نے رویہ اپنایا ہے یہ میری شخصیت کا خاصا نہیں ہے۔ تم کیا افسوس کرو گے جزلان مجھے خود پر افسوس ہو رہا میں جو زبردستی کے رشتے کو ماننا نہیں تھا۔ آج خود ایک معصوم سی لڑکی کو دھمکا کر زبردستی کے بندھن میں باندھ دیا۔ خیر مشکل وقت ہے کٹ جائے گا، وہ شیشہ بن گیا۔"

وہ کھوئے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے بات کو ایک دم سے بدلتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔ جزلان تھکے ہوئے انداز میں صوفے پہ بیٹھتا ہوا نفی میں سر ہلانے لگا۔

"ابھی گویا ہے کچھ وقت لگے گا، شاید موسم آج کل موسلا دھار ہے اسی کی وجہ سے وقت لگ رہا ہے۔"

"خیر نکاح ہو چکا ہے پر جب تک مجھے ہر چیز کا پتا نہیں لگ جاتا میری اور تمہاری یہی کوشش ہونی ہے کہ میں ہما کو پتا نہ لگے کہ میں کون ہو؟۔"

"کیا مطلب؟۔"

"مطلب اگر اسے یقین آگیا کہ میں جن ہوں تو وہ ضرور کسی سٹوڈنٹ پیروغیرہ کے چکروں میں پڑ جائے گی یا مجھ سے جان چھڑانے کے لیے اپنی جان دے دیں گی، یا امریکا واپس چلی جائے گی اور بہت سی انجام اور ہر ایک انجام ایک دوسرے سے زیادہ خطرناک ہے۔"

"تو کیا ساری زندگی اسے بیوقوف بناتے رہو گے، بہت سی چیزیں ہیں زلنین جو تم جن ہو کر اسے نہیں دے سکتے جو ایک انسانی مخلوق دے سکتا ہے اور ہما کو اس کی کمی وقت کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ محسوس ہوگی سمجھدار آدمی تم ہم سب کو زندگی کے اصل رنگ بتایا کرتے تھے آج ایسا وقت آگیا ہے کہ میں تم سے چھوٹا ہو کر بتا رہا ہوں کہ زندگی

کے نشیب و فراض کیا ہیں۔

ٹھیک ہے میں مانتا ہوں کہ تم نے اس کو اپنے قبضے میں لے آئے ہو اور ناچاہتے ہوے بھی تم نے اس پر اپنی ملکیت کا سٹیپ لگا دیا ہے مگر اس کے

### Consequences

بھی ہیں اور تم ٹھیک کہہ رہے ہو اگر اسے پتا چلے گا کہ تم ایک الگ مخلوق ہو اوّل تو اس زمانے کی لڑکی اس بات کو مذاق سمجھے گی یہ کیا بتا کر رہا بھلا زلنین اور جن! دوسرا اگر اسے یقین ہو جاتا ہے تو وہ ضرور ایسی حرکتیں کریں گی۔ پر جب وہ تمہیں دل و جان سے اپنا شوہر قبول کر کے ساری زندگی میں سے وہ ایک لمحہ آئے گا جب اسے اولاد چاہیے ہوگی اور بیچاری

جب ڈاکٹر کے پاس جائے گی تو ڈاکٹر اسے پاگل تصور کریں گی کہ آپ کی تو ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور آپ بچوں کا کیوں پوچھ رہی ہیں پھر اس کے تم انجام دیکھنا یہ انجام اور تمہاری پیشین گوئی میں کوی فرق نہیں ہوگا اور مجھے اس لیے معلوم ہے کیونکہ میں سائنسٹ کے ساتھ، میں نے تایا ابو کے بھی ایسی بے شمار لکھی ہوئی کتابیں پڑھی ہیں جس میں یہی سب کچھ لکھا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کر رہا۔"

اس کی بات سنتے ہوئے زلنین کو ایک دم سے کوی بات یاد آئی تھی۔ یہ بات یہ آواز وہ کیسے بھول سکتا تھا۔  
"بھائی کوی طریقہ تو ہو گا نا!۔"

"کیا انسان بنے گا!"

"تم پاگل ہو فائیک یہ خاصی ناممکن سی بات ہے۔"

"اور یتھنگ از پوسیبیل بھیا! کچھ ایسا تو ہو گا جس سے انسان بن جاؤں!۔"

"بیٹا جی یہ انسان کی فقرے کی طرح نہیں ہے کہ ماں باپ کہے انسان بن جاو حالانکہ وہ انسان ہی ہوتے ہیں مگر اپنے رویوں سے انسان نہیں ہوتے۔"

فائیک ایک لمحے دیکھتا رہا۔

"بھائی مجھے شفق سے بہت زیادہ محبت ہے اور میں چاہتا ہوں اپنی زندگی اس کے ساتھ اس کی طرح کا ایک انسان

ہو کر گزاروں مجھے یہ لائف سٹائل ملی ہے مجھے یہ بالکل نہیں پسند مجھے ہمیشہ انسان کی زیست نے کھینچا ہے اور میں نے ممکن بھی بنایا اسی زیست کا حصہ بنے میں اور آخر کار کامیاب بھی رہا مگر مجھے مزید ان کی زندگی کا حصہ بنا ہے۔"

بھیا چند لمے اس کے کھوے ہوئے انداز کو دیکھتے رہے پھر پُرسوچ نظریں ارد گرد گاڑے اپنے بک سیکشن کی طرف گئے اور ادھر سے کوی کتاب ڈھونڈی ایک کو کھول کر اس کی صفحے پلٹتے جب کچھ نہ مل پاتا تو بند کر کے دوسرا کھولنے لگ جاتے اس طرح دیکھنے کے بعد آخری کتاب ان کی مطلب کی نکلی تھی اور اس کو پڑھتے ہوئے فائیک سے کچھ بولیں تھے۔

"کچھ تھا کیا کہا تھا پاپا نے مجھے یاد کیوں نہیں آ رہا!۔"

زننیں نے اپنے سر پہ زور ڈالا مگر آگئے اسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔ اس نے اپنا سر تھاما جزلان نے اسے دیکھا تو تیزی سے اُٹھ کر اس کے پاس آیا۔

"زننیں زننیں کیا ہوا تمہیں۔"

"پاپا نے کچھ کہا تھا چاچو سے۔۔۔۔"

وہ ذہن میں زور ڈالتے ہوئے آگئے بڑھ رہا تھا پھر جب کچھ یاد نہ آیا تو غصے سے سر کو جھٹکا۔

"تمہیں ہوا کیا ہے پتا نہیں کون سے دوڑے پڑنے لگے ہے تمہیں!۔"

جزلان کو اب چڑھور ہی تھی۔ زننیں صوفی پہ بیٹھا اس کی نظر اچانک ٹی وی کے ساتھ ہی بڑے سے شیشے میں موجود نقلی کالا گلاب دیکھنے لگا پھر اس نے اچانک بادل کا گر جنا سنا!

"ترکی۔۔۔۔ موسم۔۔۔۔ بلیک روز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بلیک روز!!! ہاں یہ وہی گلاب جس سے سب کچھ بدل سکتا سب کچھ!۔۔۔۔۔"

ایک دم زننیں اُٹھ کر پُرجوش انداز میں بولا تھا۔

"بلیک روز!۔" جزلان کا منہ حیرت سے کھلا

"ہاں یہ وہی گلاب جس سے میں انسان بن سکتا ہوں، میں کیا تم سب اگر تم لوگ چاہو یہ سچ بابا کے منہ سے یہ یہ

میں نے سنا تھا۔"

"تم نے تایا ابو کے منہ سے کب سنا تھا یہ کون سا وقت تھا۔"

جزلان اب تیزی سے پوچھ رہا تھا۔

"وقت مجھے یاد نہیں آ رہا مگر میں چھوٹا ہی تھا بابا کے ڈیٹھ سے قبل کچھ دنوں کی ہی بات ہے شاہد۔"

"اور یہ بات وہ کس کو کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔"

وہ اس شخص کا نام نہیں لینا چاہتا تھا مگر جزلان کو بتانا ضروری تھا۔

"فائیک زوالفقار!۔"

"او! تو یہ بات ہے۔"

"تم پھر سے دھڑارہے ہو زلنین مت اتنا سوچو فل حال جیسا چل رہا ہے چلنے دو جب تک وہ شیشہ سوکھ نہیں جاتا ہم

نے کوشش کرنی ہے کہ بہت سی چیزیں ہیں ان کے بارے میں پتا لگائیں۔"

"کیسے۔۔۔۔۔" زلنین نے سر اٹھایا۔

"چلو میرے ساتھ ایک سیکنڈ!۔"

○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ دروازے تک پہنچی غصے میں اسے اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ اب تک اس لال بوڑے میں ملبوس ہے گو کہ وہ بہت سادہ ساشفون کی کلیوں والی فرائک اور تنگ پجامہ تھا اور ڈوپٹے جو اس نے سر پہ کیا تھا ستاروں کا کام ہوا ہوا تھا، جو لیری کے نام پہ اس نے صرف ہیرے کے کافی خوبصورت اور بڑے ٹاپس پہنے ہوئے تھے جو دور سے اپنی چمک ظاہر کر رہے تھے اور میک آپ کے نام پہ صرف ہلکی لال رنگ کی لپ سٹک ابھی اسے اندازہ نہیں ہوا تھا جب اس نے دروازہ چابی سے کھولا جو اسے زلنین نے دی تھی کہ نیبر ہونے کے ناطے اس کے پاس بھی ایک تھی اور یہ نانو کی فوٹگی والے دنوں میں ہمانے اسے کسی حادثے کے تحت دی تھی۔ چابی سے دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر آئی تو کچن سے آوازیں آرہی تھیں وہ ان آوازوں کو پہچان سکتی تھی اور اس کو جھٹکا لگا وجدان! وہ یہاں کیا کر رہا ہے

۔۔۔۔۔"



انہوں نے بھی شاہد دروازہ کھلنے کی آوازیں سن لیتی ابھی وہ یہاں سے مڑتی یا کبھی چھپ جاتی مگر وجدان کی آواز نے اس کے قدم روکنے پہ مجبور کر دیا۔

"ہا!۔"

اس نے دیکھا وہ کھڑا ہوا تھا ساتھ میں نانو بھی تھی وہ بھی حیرت سے ہما کو اور اسے کے حلیہ کو دیکھنے لگی وجدان جو یہ سب دیکھ رہا تھا اس کے لیے پہلے ہی اتنے جھٹکے لگے تھے کہ ہما کو صحیح سلامت اور لال جوڑے میں دیکھ کر جھٹکا لگا تھا۔ "ہما تم کہاں تھی یہ سب کیا ہے تمہاری طبیعت خراب تھی تم نے پانی کا کہا تھا اور جب میں اندر آیا تو تم غائب یہ سب کیا تھا۔۔۔ اوپر سے مجھے لگا طبیعت کے پاس شاہد تم گھر ٹیکسی کر کے چلی گئی تھی یہ کوی طریقہ تھا میں پوری دن بے چین رہا تمہارے گھر آیا تو یہاں ایک اور جھٹکا یہ کیا مجھے لگا میں وہی کھڑے کھڑے بے ہوش ہو جاؤں گا اوپر سے یہ تو تمہیں نوا سی تسلیم ہی نہیں کر رہی یہ کون ہے یہ کیا ہو رہا ہے مجھے بتاؤ!۔" وجدان کی ایسی حالت تھی کہ وہ عنقریب پاگل

ہونے والا تھا اگر اس کو سب کچھ نہ بتایا گیا۔

"تم فائینق اور میری بیٹی کے بارے میں پتا لگانے کی۔"

"اور اب یہ کیا کہہ رہی ہے، میں زلنین کو بھی ٹرائی کر رہا تھا صبح سے پولیس کو بولا تمہاری گمشدگی کا پتا کریں کہاں تھی اور یہ سب کیا ہے کچھ بولو۔"

وہ اس کے مزید اس سے قبل آتا کہ بیل کی آواز پہ ہمارک گئی اس نے مڑ کر دیکھا تو کوی بیل دوسری بار اور خاصی سے زور سے بجا رہا تھا اس کا انداز بتا رہا تھا اگر دروازہ نہ کھولا گیا تو وہ اندر آ جائے گا۔

ہما جانے لگی کہ وجدان نے اسے روکا "رُ کو میں دیکھ کر آتا ہوں۔"

اس کے سائڈ سے گزرتا ہوا وہ دروازہ کھولنے لگا تو زلنین زوالفقار کو تیزی سے اندر آیا ہما اسے دیکھتے ہوئے اچھل پڑی یہ کیوں آگیا یہاں!۔

جبکہ وہاں بورڈ سیٹ کرتے ہوئے جزلان نے جیسے ہی مار کر اٹھا کر زلنین کی ساتھ ڈسکشن کرنی چاہیے تھی تو اسے غائب پا کر سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا کہ یہ اس آدمی کا کیا بنے گا۔

"زنین تم تو یار کہاں تھا گھر بھی تیرا بند تھا اور تو دیکھ رہا ہے نانو زندہ یا اس سے پہلے میں پاگل ہو جاؤں کوئی مجھے بتائیں یہ سب کیا ہے۔"

ہمانے سر ہلاتے ہوئے زنین کو اشارہ کیا کہ وہ وعدہ نبھائیں گا وہ کچھ نہیں بولے گا زنین کو غصے آیا تھا اس پر وہ وجدان کے قریب کیوں ہوئی تھی حالانکہ وجدان اس سے صرف بات کر رہا تھا مگر زنین کا آج کل دماغ کہاں توازن پہ تھا۔

"اسلام و علیکم نانو کیسی ہیں آپ۔" زنین کچھ بھی بولنے کے بجائے کنفیوزڈ سی نانو کو دیکھتے ہوئے خوش اخلاقی سے بولا۔

"و علیکم سلام یہ وہی تمہارا پولیس دوست ہے نا!"

نانو نے اب ہما کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔ زنین کی نظریں ایک دم ہما پر گئی تھیں۔ ہمانے اس کی تیز نظروں کو خود پہ پا کر کمپوز کرتے ہوئے سر ہلایا۔

"اس سے کچھ پتا چلا؟"

"ہما تم ان کو لیے کرتاؤ میں وجدان کو بتاتا ہوں۔"

ہما کو کہتے ہوئے اس نے جانے کا اشارہ کیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا وجدان کی نظریں اس پر پڑیں۔ ہما اس کی نیلی آنکھوں میں موجود تنبیہ سے نجانے کیوں خائف ہوئی تھی وہ اس کی حکم نہیں ماننا چاہتی تھی یہی کھڑی رہ کر وجدان سے بات کرتی مگر زنین کی حالت سے لگ رہا تھا کہ اگر وہ مزید ٹھہری تو گڑبڑ ہوگی ظاہر ہے پہلے والا تو وہ زنین نہیں رہا۔

"آپ چلے میں آپ کو آپ ڈیس دیتی ہوں۔"

وہ نانو کا ہاتھ تھام کر بولی، نانو نے چونک کر اسے دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں کچھ تھا جو ہما کو عجیب لگا۔

"ہما میں نے کہا نا جاو!"

زنین کا صبر بہت تھوڑا تھا اس لیے ضبط لیے کھڑا منتظر تھا وہ وجدان کی نظروں سے او جھل ہوئے یہ سلف کنٹرول ہی تھا جو اسے روک رہا تھا۔

"تم بہت پیاری لگ رہی ہو، تم تو بالکل شفق لگ رہی ہو وہ بھی ایسی ایک لال جوڑے میں ملبوس یہی کہہ کر آئی تھی اس نے شادی کر لی ہے اور میں اس کے سچ کو مذاق سمجھ کر گھورتے ہوئے ڈپٹنے لگی "بچیاں ماؤں کے ساتھ ایسی بات نہیں کرتی۔"

وہ ایک دم کبھی اور کھوچکی تھی۔

ہم کے ساتھ وہ دونوں بھی ان کی بات پہ رُک گئے تھے۔

"کیا انھوں نے آپ کو بتایا تھا کہ کس سی کی ہے۔"

"نہیں پتا تو ہمیں بعد میں چلا تھا اس وقت میری سخت زبان پہ وہ اچانک خاموش ہو گئی تھی۔ اس کا چہرہ معصومیت اور حیا کے رنگ کے بجائے اداسی اور ڈرنے لے لیا تھا شاید وہ صحیح موقع نہیں تھا۔"

اس بات پہ تو جیسے زلنین اور ہما کو بھی چُپ لگ گئی تھی۔

"شہاد میں اسے سمجھ جاتی، اس کی خوشیوں کی پروا کر لیتی تو یہ نوبت نہ آتی، اللہ میری بچی تم بہت پیاری ہو بہت معصوم تمہارے زندگی میں کبھی دُکھ نہ آئے تمہاری زلیست میں اتنی خوشیاں آئے اور تمہیں ایک اچھا اور محبت کرنے والا ہمسفر ملے۔"

ان کی اس دعا پہ ہما کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

"نانو!!!"

وہ ان کے گلے لگ کر اپنے آنسو پہ قابو نہ پاسکی تھی اور پھوٹ پھوٹ کے رو پڑی۔

"ارے تم تو میری بیٹی جتنی ہو اور تم مجھے نانو کیوں بلارہی ہو لیکن مجھے تمہاری اس بات سے اپنی ہما میری پیاری سی چھوٹی سی نواسی ہما بہت یاد آ رہی ہے پلیز میری بیٹی اور نواسی کو ڈھونڈ لے آؤ۔"

وہ رونے لگی تو وجدان نے اس منظر کو عجیب نظروں سے دیکھ کر زلنین کو دیکھا جو صرف ہما کو ہی دیکھ رہا تھا اور اس کی نظروں میں حق تھا جو اس کا ہما پر تھا۔

"زلنین یہ پاگل ہے یا میں پاگل ہوں مجھے بتا دو ورنہ میں ابھی مینٹل ہاسپٹل جا رہا ہوں۔"

زلنین اس کی بات پر کھل کر ہنس پڑا۔ اتنی اموشنل صورت حال میں یہ خیال بٹانے والی بات تھی۔

"تم میرے ساتھ میرے گھر چلو سب بتاتا ہوں۔"

وہ کہتے ہوئے مڑ گیا پھر اپنے ہوش سنبھلتے ہوئے ذہن میں فوراً یاد آیا جزلان کے ساتھ اس نے بات کرنی تھی۔

"آؤ ڈیم جزلان نے تو میرا قتل کر دینا یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔"

خود سے ہمکلام ہوا وجدان کو یہ بھی پاگل لگ رہا تھا۔

"وہ ایسا کیوں کر ناچاہتے تھے۔"

"آئی ڈونٹ نو! شاہد ان کے بندوں کو اکسیپوز کیا تھا اور ان کو اکسیپوز کرنے سے مراد اسے اکسیپوز کرنا تھا پر عجیب بات ہے اس کو میں نے اتنا مارا مگر وہ ایک انجانی طاقت سے اٹھ پڑا مگر اس وقت ہما کی حالت غیر تھی تو مجھے اس کی زیادہ فکر تھی۔"

اس نے نکاح کی بات چھوڑ کر ساری بات بتادی کیونکہ ہما سے وعدہ کیا تھا اور وہ اس کا کیا ہوا وعدہ کسی بھی حال میں توڑ نہیں سکتا تھا بیشک یہ بات اس کے لیے ناگوار تھی مگر مجبوری بھی کوی نام کی چیز تھی۔

"پتا کرتا ہوں یہ گھٹیا حرکت کر کے وہ کیا ثابت کرنا چاہتا ہے خدا نخواستہ ہما کو کچھ اگر تم نہ آتے تو میں خود کو کبھی معاف نہ کرتا زلنین میری غیر ذمہ داری کی وجہ سے یہ سب ہوا۔"

"جو کچھ ہوتا ہے اچھا کے لیے ہوتا ہے۔"

جزلان نے دانت پیستے ہوئے زلنین کی دل کی بات کہہ دی۔ وجدان نے اس کی بات پہ اسے گھورا، زلنین کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"اور یہ نانو کا کیا چکر ہے؟ وہ لاش ٹھیک ہو کر ہمارے پاس آگئی یا ہما کی نانو کی کوی قسم کی روح ہے۔"

زلنین ہنس پڑا وجدان کو اس کی دماغی حالت پہ شعبہ ہوا۔

"لاش ابھی بھی موجود ہے اور نانو بھی ہمارے سامنے ہیں یقین نہیں آتا تو میرے ساتھ چلو ہاسپتال مگر سمجھ نہیں

آرہی یہ سب چکر کیا ہے کیونکہ وہ جو باتیں کر رہی ہیں اس سے تو یہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ اصلی والی ہیں اور زندہ ہے اور وہ جو ہاسپٹل میں موجود وہ ایک جال تھا جو مجھ پہ اور ہما پہ پھینکا گیا تھا۔"

"مطلب؟۔"

زلننہ نے چٹکی بجا کر بورڈ اس کمرے میں لایا اور اُٹھ کر مار کر سے اس نے کچھ لکھا وہ دونوں اسے دیکھ رہے تھے۔  
"کافی مسٹری ہے لیکن اگر مسٹری کو سلجھایا جائے تو سمجھو ساری مسٹری سلجھ جانی ہے۔"

"بات کرتے ہیں ہما کی، شروع میں ہما کو شرارتی جن نے اسے تنگ کیا تھا جس سے اس کی طبیعت خراب ہوئی مگر میں نے اس کو سیدھا کر دیا تھا تو ایسی کوئی نوبت نہیں آئی۔"

"دوسرا نانو کی نفرت! میرے اور میرے گھر کے لیے ان کا ماننا ہے کہ میں نے چھ بندوں کا قتل کیا ہے اور ان کی بھرپور کوشش مجھے ہما سے دور کرنا تھی۔ یہ بات ہمانے مجھے بتائی تو میں حیران رہ گیا ہاں میں جلاد ٹائپ ضرور لیکن میں نے آج تک کسی کی جان نہیں لی وہ بھی چھ بندوں کی۔"

"نانو کی ڈیوٹی!! مجھے ایک دن بعد خبر ہوئی اور اس لاش کی ابتر حالت اور انو سٹیگیشن ابھی تک جاری ہے۔"

"ہم کے ساتھ ہوئے وے لا تعداد حادثات!۔"

"اس کی عجیب باتیں!۔"

"عجیب باتیں؟۔"

جزلان نے پوچھا۔

"اس کا کہنا تھا وہ وجدان کے ساتھ آڈیشن کرنے گئی تھی اور بھیجنے والا میں تھا کیونکہ میرے پاس وقت نہیں تھا جبکہ میری ملاقات تم دونوں سے ہوئی نہیں تھی۔"

"ایک منٹ زلننہ!۔"

وجدان نے اسے روکا۔

"تم نے واقعی مجھے کال کی تھی اور تم نے خود مجھے کہا تھا کہ ہمارے ساتھ جاؤ، حالانکہ اس دن تم فارغ تھے کوی ڈیوٹی نہیں تھی مگر تم نے ہمارے ڈیوٹی کا کہہ کر میرے ساتھ بھیج دیا، میں نے بھی آگئے سے کچھ نہیں کہا شاید تمہارا

پر سنل میٹر ہوگا۔"

زنلین نے خاموشی سے اس کی بات سُنی اور سر ہلا کر

اس نے مزید کچھ لکھا۔

"رات کے دس بجے وہ آئی میں نے اس سے پوچھا تو وہ بھی اکڑ سے پیش آئی تھی پھر میری طبیعت خراب ہو گئی۔"

"اور یہ سارا مسئلہ تمہاری طبیعت سے شروع ہوا زنلین کیونکہ کسی نے تم پر جادو کیا تھا تمہیں قابو کرنے کی کوشش کی تھی مگر یہ بات عجیب ہے کسی کو کیا معلوم تمہاری طاقت! جب تک کسی کو تمہاری طاقت یا کمزوری کا اندازہ نہیں ہوگا وہ تمہیں قابو نہیں کر سکتا۔"

جزلان کی بات پہ اس نے لب دبایا۔

"لیکن کسی کو کیا پتا ہوگا میری طاقت اور کمزوری صرف اور صرف ہمارے! ہمارا تو کوئی دوست نہیں ہے، میرے

وجدان کے علاوہ اس کی کسی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔"

"ہو سکتا ہے ہوئی ہو!۔"

"میری امی سے ہوئی تھی مگر امی کو کیا پتا اور امی سے اس کا کیا لینا دینا۔"

"پر میس تو نہیں کر رہی کچھ۔"

"پر میس اگر جادو کرتی تو مجھے کیا دادا دادا الفقار کو خبر یو جانی تھی۔"

جزلان کی بات پہ اس نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"کبھی یہ فائیک تو نہیں کر رہا!۔"

جزلان نے اپنا سر پیٹ لینا چاہا۔

"آوامی گاڈز زنلین بخش دوان کو یار۔"

"کیسے بخش دیں کیا پتا انہوں نے سارا کچھ کیا جب ایک انسان اپنے بھائی بھابی سمیت باقی چار لوگوں کو مار سکتا ہے تو

یہ کیوں نہیں کر سکتا۔"

"زنلین پلیز!۔"

"تمہارے باپ کو بھی مارا تھا جزلان! اس شخص نے ایک انسان کی محبت کی خاطر اپنوں کا خاتمہ کر دیا اور تم لوگوں کو ابھی بھی اس سے ہمدردی ہے تف ہو تم پر!"

جزلان ایک دم چپ کر گیا پھر ایک دم دھاڑا!

"تم جو کہتے رہو مگر میں اب بھی کہوں گا کہ چاچو نے نہیں کیا خود سے زیادہ بھروسہ ہے سمجھے!"

تیزی سے کہتے ہوئے مڑ گیا جبکہ وجدان زلنین کو دیکھنے لگا جو مار کر کو مٹھی میں لے کر اسے غصے سے توڑ چکا تھا اس کی آنکھیں آگ رنگ ہو چکی تھیں۔

"زلنین بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو کوی بھی بات کسی کے لیے تکلیف کا باعث بن سکتی ہے۔"

"تو تمہیں کیا لگتا ہے جس سے میں اتنی محبت کرتا تھا اس سے نفرت کرنا کیا آسان کام ہے۔"

تھکے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے وہ وجدان کو قابل رحم لگا تھا۔

"اللہ بہتر کرے گا زلنین تم بس اچھا اچھا سوچو اور اس وقت ہمارا زندگی کا سوچنا بہت ضروری ہے یہ ساری باتیں یہی بتا رہی ہیں کہ کوی اس سے یا تم سے شدید نفرت کرتا ہے اور میرے زہن میں یہ کام کسی انسان کا لگ رہا کیوں جتنا خطرناک انسان ہے شاید یہ تم جن لوگ بھی نہیں ہو۔"

اس کی بات پر زلنین نے پُرسوچ انداز میں نوٹس کو دیکھا اور کچھ سوچ کر اٹھ پڑا۔

○○○○○○○

"تو نہیں پتا چلا ان کے بارے؟"

وہ اس کی بات سن کر کچھ مایوس ہوئی تھی۔

"نانو! میرا مطلب ہے آنٹی مجھے جب تک پتا نہیں چلے گا کہ شفق اور فائیت کے درمیان کیا ہوا تھا تو میں کیسے پتا

کر سکتی ہوں ان کے بارے میں۔"

اس نے بڑی مہارت سے ایسا سوال کیا تھا جس سے ساری حقیقت پتا چل جائے۔

"ہوٹل کا مالک تھا! شکل و صورت تو کسی شہزادے سے کم نہ تھی بولنے سے ڈسینٹ آدمی معلوم ہوتا تھا نیبر بھی

تھا ہمارا!۔"

"تو پھر۔۔۔۔"

"شفق اسے پسند کرنے لگی۔"

"ابھی آپ نے ایک بات کی تھی۔"

"کون سی بات؟"

"وہ یہ کہ وہ ہوٹل کے مالک تھے کون سا ہوٹل تھا ان کا؟"

"جب ہم لوگ مری آئے تھے، تو اس کا نیا ہوٹل کھلا تھا گولف کورس تھا۔"

"کیا نام ہے اس ہوٹل کا؟"

"بلیک روز!۔"

وہ کسی روبروٹ کی طرح جواب دیے جا رہی تھیں۔

"یہ کہاں پر ہے؟"

"پتا نہیں میرے شوہر کو پتا تھا وہ شفق کو لیے کر جاتیں تھے اب تو وہ اس دُنیا میں نہیں رہے۔"

"نانا کی ڈیٹھ کیسے ہوئی تھی؟"

وہ کچھ سوچتے ہوئے بول رہی تھی آج پتا نہیں اس کا دماغ کیسے کیسے چل رہا تھا۔

"کون؟ ہمارے نانا وہ تو شفق کی شادی کے ایک مہینے بعد اس دُنیا سے چل بسے۔" وہ آرام سے مگر اُداسی سے کہہ رہی

تھی ہمارے نانا کی اُداسی کا اندازہ تھا اس وقت تو زخم زیادہ گہرا تھا۔

"ابھی آپ جب میرے سے ملی تھی تو آپ کہاں سے بھاگ کر آئی تھی۔"

"تم کتنا پوچھتی ہو میرے سر میں درد ہونے لگا ہے پلیز میں تمہیں اپنا سب کچھ دیں دوں گی مگر پلیز شفق کو کسی

بھی طرح واپس لے آؤ۔"

ہمارے گہرا سانس لیا کچھ تو تھا جو وہ اس سے چھپا رہی تھی تاکہ بدنامی نہ ہو لیکن ماما نے ایسا کیا کیا تھا جس سے وہ

چھپاتی۔۔۔۔

"آپ بیٹھے۔ میں آپ کے لیے چائے بناتی ہوں۔"



"یہ تمہارے گردن اور چہرے پہ کیا ہوا کبھی گری تھی۔"

ان کی اس بات نے اس کے قدم روک دے تھے نظریں بے اختیار آئینے میں گئی تھی بیشک نکاح کی سُرخ اور دلکشی نے اس کے چہرے کو نکھار دیا تھا مگر زخم کے نشان اب بھی موجود تھے اور ان زخم کو دیکھ کر اسے وہ بھیانک حادثہ یاد آتا تھا اگر زلینین نہ آتا تو اس۔۔۔

آگئے اس سے سوچا نہ گیا۔

"بتاؤ تو سہی ہوا کیا تھا۔"

وہ فکر مند تھی اور ان کا فکر مند ہونا ہما کو بہت اچھا لگا تھا۔

"بس کبھی گئی تھی تو راستے میں چلتے ہوئے گر گئی۔"

اسے یہی بہانہ سوچا کیا کہتی اب۔

"ہو دھیان سے چلا کر ویسے بھی آج پیاری لگ رہی ہو لوگوں کی نظریں لگ گئی ہوگی ویسے کسی کی شادی تھی کیا

؟ ویسے لڑکیوں شادی سے پہلے اتنا تیار نہیں ہونا چاہیے۔"

ان کے پُرانے والے انداز دیکھ کر اسے پُرانی والی نانو لگی۔

"پارٹی تھی، میں ویسے اتنا تیار نہیں ہوتی دوستوں نے زبردستی کی۔"

جھوٹ بولنا کتنا مشکل تھا کیا بتاتی انھیں اب۔۔۔

"جاو چیئنج کراؤ میں نے آج دال چاول بنائیں ہیں شفق کو بہت پسند تھے پر وہ اب میرے ہاتھ کا بنا کچھ نہیں کھاتی

اور اب تو لگتا ہے کبھی نہیں کھائے گی۔"

جتنی نانو کو اس کی کمی محسوس ہو رہی تھی اس سے کبھی زیادہ ہما کو ان کی کمی کو احساس ہو گا یہ درد ایک بار پھر نانو کو

سہنا تھا۔ اس نے تو صبر کر لیا تھا پر اب ان کا بھی دکھ دیکھ کر اسے تکلیف ہو رہی تھی۔

خاموشی سے وہ کچن میں داخل ہوئی اور فریج کھولا کچھ تلاش کر رہی تھی کہ دروازے پہ دستک نے اسے چونکانے پہ

مجبور کر دیا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو نیلی آنکھیں دروازے کے چھوٹے سے شیشے میں نظر آئی تھیں۔ ایک دم ان آنکھوں

کو دیکھ کر اس کو غصہ آگیا۔ پتا نہیں اب یہ اور کون سے کارنامے انجام دے گا اب تو وہ حق رکھتا تھا۔

اس نے زلنین کی دستک کو نظر انداز کیا نانوکے سامنے اسے وہ اندر نہیں آنے دیے سکتی تھی۔ عزت کا معاملہ تھا وہ اس وقت ان کی نواسی نہیں ایک اجنبی لڑکی تھی اور ایسی لڑکی جس نے ان کی بیٹی اور نواسی کو ڈھونڈ کر لانا تھا۔

"شوہر کو نظر انداز کرنا سخت گناہ ہوتا تمہیں پتا ہے۔"

اس کی آواز پہ وہ کو فریج پہ جھکے ہوئے تھی اس کی آواز پر اچھل پڑی اس کا سر فریج پہ جا کر لگا تھا اُف!!

اس نے اپنا سر تھاما۔

"کیا کرتی ہو لڑکی دکھاؤ مجھے زیادہ تو نہیں لگی۔"

وہ ایک دم پریشان ہو گیا اس نے ہما کا ہاتھ ہٹا کر دیکھا۔ ہمانے دوسری طرف دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر فریج کے دوسرے سائڈ پہ لے کر گئی۔

"تم کیسے آئے اندر!۔"

وہ غصے سے اس کو پوچھنے لگی۔

"درد تو نہیں ہو رہا۔"

وہ اس کے پیشانی کو دیکھ رہا تھا جو لگنے سے سُرخ ہو گیا تھا۔

"بھاڑ میں گیا درد، پہلے بتاؤ۔"

"بیوی سے ملنے کا دل کر رہا تھا تم نے تو بات نہیں کی بس روتی رہی تھی اب سوچا دل ہلکی ہو گیا ہو سوچا۔۔۔"

ہمانے انگلی اٹھا کر اس کی بات کو کاٹا۔

"دُنیا کے نظروں میں کیوں مجھے مشکوک کرنا چاہتے ہو تم!۔"

زلنین نے سینے پہ ہاتھ باندھ کر اس کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے لمبے بالوں کو پیچھے کیا ہما اس کے چھونے پہ بے اختیار پیچھے ہوئی تھی۔

"فیصلہ تمہارا تھا، بتانے میں تو اب بھی بتا سکتا ہوں کہ تم میری بیوی ہو مگر تمہارے فیصلے کا احترام کرتا ہوں۔"

اس کی بات پر ہما کو بے انتہا غصہ آیا

"فیصلہ! اگر اتنا ہی احترام کرتے میرا تو میرے سے شادی نہ کرتے مجھے آرام سے جانے دیتے نہیں تم پولیس والوں

کی فطرت میں ظالم، جابر اور ذلالت ہوتی ہے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔"

اس نے اس کی بات سُنی تو کچھ نہیں کہا بس مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا۔

"جتنا دل کرے سُنا دیا کرو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا نہ ہی مجھے تم سے نفرت ہوگی بلکہ ہر گزرتے دن کے ساتھ میری شدت میں اضافہ ہوتا جائے گا، اس لیے ایسے الفاظ مجھے متنفر کرنے کے لیے بیکار ہیں۔"

"نکل جاو یہاں سے۔۔۔ مجھے اس وقت تنہائی چاہیے۔"

"بھول ہے تمہاری جو تمہیں اکیلا چھوڑوں گا اب تو موت ہی صرف جدا کرے گی۔"

"تو دعا کرو زلنین زوال فقار کہ میں مر جاؤں۔"

زلنین کا مسکراتا ہوا چہرہ سنجیدہ ہو گیا پھر اس کے چہرے پہ ایک زخمی مسکراہٹ آ گئی۔

"کتنی چالاک ہو تم! بلا آخر پتا چل گیا تمہیں کہ کون سی بات مجھے مار سکتی ہے۔ ایک بار تو ٹرسٹ۔۔۔"

ہما کو اس لہجے میں درد محسوس ہوا تھا اور اس کی شدت نے اس کا دل پگھلانے پر مجبور کر رہا تھا تو وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

"زلنین اگر مجھے کوئی آکر کہتا کہ تم نے میرے یہ خلاف کام کیا ہے تو میں نہ مانتی، دُنیا تمہارے بارے میں غلط رائے رکھتی رہی، ناؤ کی رائے بھی کچھ ایسی تھی چاہتی تو میں ان کی بات پر یقین کر کے تم سے نہ ملتی مگر تمہارے اندر کی اچھائی، تمہارے صاف دل۔۔۔"

کہتے ہوئے اس کا ہاتھ بے اختیار زلنین کی دل کی طرف گیا تھا۔ زلنین نے اسے دیکھا جس کی آنکھیں نمی کے باعث چمکنے لگی تھیں۔

"صاف دل نے۔۔۔"

پتا نہیں کچھ روک رہا تھا وہ اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار نہیں کرنا چاہتی تھی کم سے کم اس تھپڑ کے بعد ہر گز نہیں۔

"مگر میں وہ کیسے بھول جاؤں زلنین! میرا پتا ہے کیا خواب تھا کہ میرا شریک حیات جیسا بھی ہو چاہے ہر چیز کی کمی ہو اس میں مگر عورت کی عزت اور احترام اس کی اولین ترجیع ہو محبت نہ کریں، محبت دے بھی نابل اس ایک نگاہ

احترام کی، ان بول عزت کی تمہارا مقام میرے دل میں بہت اونچا تھا دُنیا میں تم پہلے مرد تھے جو میرے لیے بہت اہم تھے بہت خاص میرا باپ تو کچھ نہیں تھا کیونکہ وہ میری بے عزتی کرتا تھا مجھے مارتا تھا اور دُنیا کے کسی بھی مرد نے مجھے وہ عزت نہیں دی جس کی میں حقدار تھی صرف تم نے کچھ نہ ہو کر بھی تم میرے سب کچھ تھے مگر اس دن اس دن سب کچھ بدل گیا تم بھی عام نکلے زلنین تم بھی کر مرد کی طرح نکلے۔۔۔۔۔"

زلنین کا دل جیسے رُک گیا تھا پھر ضبط کرتے ہوئے اس کا ہاتھ جو ابھی تک اس کے دل پہ موجود تھا پکڑا۔ ہمانے اپنے ہاتھ کھینچ لیے۔ اس نے آگے بڑھ کر اسے دیکھا اور اس کے زخمی پیشانی کو دیکھا پھر اس کے باقی زخموں پہ نظر رکھی اس کا ایک ایک زخم اس کے دل پہ لگ رہا تھا۔

"کل صبح تیار ہو جانا تمہاری کلاس کا دوسرا دن ہے، میں تمہیں چھوڑوں گا اور کچھ کھایا۔"

بات بدل کر وہ جھک کر اس کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

"ہما! جواب دوں مجھے کچھ کھایا؟۔"

اس نے نرمی سے پوچھا ہما کا دل بھرا گیا، اس کا دل کیا وہ تھپڑ بھلا کر اسے معاف کر دے اپنے شوہر کو دل و جان سے قبول کر کے اس کے ساتھ لگ جائے اس کے سینے میں منہ دے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روے۔

"زلنین مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

"اچھا! چلا جاؤں گا مجھے پتا ہے تم نے کچھ نہیں کھایا گھر میں اگر کچھ نہیں پکا تو میں کچھ لے آؤ۔"

وہ اب سیدھا ہو گیا تھا اور اس کا

ڈوپٹہ ٹھیک کر رہا تھا۔ جب سے نکاح ہوا تھا تب بھی زلنین نے اسے غلط طریقے سے چھوا نہیں تھا اس کے ہر انداز میں عزت، نرمی اور احترام تھا۔ تو وہ کیا تھا وہ باب کیوں نہیں مٹ جاتا جس سے زلنین کے لیے اس کا دل صاف ہو جائے۔

"اسے کبھی نہ اُتارنا۔"

ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں لیتا اس کے بریسلٹ کو چھونے لگا۔

"جاؤ زلنین اس سے پہلے نانو آ جائے۔"

ہما مزید پگھلاتی اس نے سختی سے ہاتھ کھینچ کر سرد لہجے میں کہا۔  
 "تمھاری طبیعت بھی نہیں ٹھیک، کچھ کھا بھی نہیں رہی ہو دوسرا تناغصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتی۔"  
 "تو تم نہیں جاؤ گے۔"

"جب تک تم میری بات نہیں مان لیتی تو میں یہاں سے ہلوں گا نہیں۔"  
 وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے کھالوں گی، میڈسن بھی لے لوں گی تم جاؤ۔" جن  
 "نہیں میں خود دیکھوں گا، میڈسن ایسی کوئی کھالو گی دوسرا یا مجھ غریب سے کچھ پوچھ لیا کرو۔"  
 "جاؤ نکاح کی بریانی بنائی تھی وہی کھالو میں فون کر کہ بتا دوں گی۔"  
 وہ ہنس پڑا۔

"توبہ ایسا جلائیک ہو انداز تو آپ تب بناتی اگر میرا کسی اور سے نکاح ہوا ہوتا۔"  
 "کسی اور سے ہوتا تو بہتر تھا۔" وہ اب غصے سے اسے مٹھیاں بھینچ رہی تھی۔ "میں بنا ہی ہمارے لیے تھا تو کسی اور کا  
 کیسے ہوتا۔" زلنین کا لہجہ محبت سے لبریز تھا۔  
 "بچے! کیا نام تھا ٹیبل لگا دیا یا میں آؤں۔"  
 ان کی آواز پہ ہما کو ہوش آیا۔

"جج جی۔۔۔ میں لگا رہی ہوں آپ بیٹھے میں آئی۔"  
 "تمھاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے میں آتی ہوں۔"  
 "تم جاؤ!۔"

ہما اس کا بازو پکڑ کر بھیجنے لگی مگر وہ کھڑا رہا۔  
 "میں وعدہ کرتی ہوں تمھاری بات پہ عمل کروں گی۔"  
 زلنین نے چھوٹا سا پیکٹ جیب سے نکالا۔

"یہ لودوائی کھا لینا میں رات کو آؤں گا مجھے کچھ نہیں سنا کھانا، پینا دوائی اور دودھ۔۔۔۔۔"

"او کے او کے۔۔۔۔"

زننیں ایک نظر اسے دیکھتا رہا پھر اس کے گالوں پہ پیار کرتا دوسری طرف چل پڑا جبکہ وہ اس کی حرکت پر ساکت ہو گئی تھی جاتے ہوئے اس نے بات کی تھی۔

Thank you so much my better Half Moon Cay Bahamas

"بیٹی کیا ہوا ایسے کھڑی کیوں ہو گی اور یہ یہ کیا ہے؟"

نانو کی آواز میں وہ ہوش میں آئی تھی اس نے ارد گرد دیکھا وہ غائب ہو گیا تھا اور نانو اس کے کندھے کو تھپ تھپاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"یہ یہ کچھ نہیں۔۔۔۔ اب بیٹھے میں جلدی سے لاتی ہوں۔"

"کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے ابھی تک تو ایسا لگ نہیں رہا کچھ کیا ہے۔"

"وہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کروں۔۔۔"

وہ کنفیوزڈ سے لگ رہی تھی اور چہرہ تو ایسا سرخ ہوا تھا کہ کوی حد نہیں۔

"تمہاری طبیعت واقعی ٹھیک نہیں لگ رہی تم بیٹھو میں کچھ کرتی ہوں۔"

وہ اس کے کہنے پر مائیکروویو کی طرف بڑھی۔

ہمانے انھیں دیکھا پھر اپنے ہاتھوں میں موجود پیکٹ کو گہرا سانس لے کر وہ مڑی۔

○○○○○○○○○○○○

"بابا آپ ذولفقار انکل کو کیسے جانتے ہیں۔"

شفق ان کے پاس آئی تھی انھیں پانی دینے تو وہ بے اختیار صبح پوچھ بیٹھی تھی بابا نے اس کی بات پر بے اختیار سر

اُٹھایا پھر گلاس کاسپ لیتے ہوئے بولیں۔

"بچپن کا دوست ہے میرا، کرکٹ کھیلتا تھا ہمارے ساتھ یہ جو تم ساتھ والا ہنی ولا دیکھ رہی جہاں پہ دیوار بنا دی ہے ادھر ایک بڑا سا میدان ہوتا تھا، شام کے اوقات پر ہم سب کھیلا کرتے تھے، یہ گھر بھی جھونپڑی نما تھا اس کے ساتھ ہی یہ محل جیسے ذوالفقار ہاوس تب تک تھا۔"

"بابا یہ انگریزوں کے زمانے سے ہے کیا؟"

"ہاں گھر تو کافی پرانی ہے اب تو لگ بھگ پچاس سال ہو چکے ہیں اسے۔"

"واو میں نے دور سے ہی دیکھا اس گھر کو بہت خوبصورت ہے مگر مئی کی وجہ سے میں وہاں جا کر نہیں دیکھ سکتی۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی بابا ہنس پڑے

"ارے میری جان ضرور دیکھ لینا! ذوالفقار نے ہم سب کو ڈنر پہ انوائٹ کیا ہے!۔"

وہ یہ سنتے ہوئے جیسے خوشی سے پاگل ہو گئی تھی۔

"کیا سچ بابا!۔"

وہ جیسے معصوم بچوں کی طرح ان سے کنفرم کر رہی تھی۔

"ہاں!۔"

"ہم لوگ کب جائے گے۔"

وہ ان کے گھٹنے میں ہاتھ کر بولی۔ بابا نے گلاس سائڈ ٹیبل پہ رکھا اور اس کے چہرے پہ عجیب سی چمک دیکھ کر چونک پڑے پھر سر جھٹکتے ہوئے بولیں۔

"ان شاء اللہ کل جائے گیں کل تم یونی سے جلدی آ جانا ویسے کیسا چل رہا ہے لاسکول۔"

وہ پھر ان اپنی پڑھائی کی تفصیل بتانے لگی مگر اس کا دل بار بار کہہ رہا تھا کہ فائیک کو جا کر ابھی خبر کرے۔

ایک دم کسی دھڑم سے گرنے کی آواز آئی تھی۔ وہ دونوں باپ بیٹی چونکے تھے اور کسی انہونی کے ڈر سے فوراً اٹھ

جب کمرے سے باہر تو شفق نے امی کو آواز دی۔ دونوں امی کو آواز دیتے ہوئے بے اختیار کچن پہنچے تو شفق کے منہ

سے چیخ نکلی اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے امی کے بے ہوش وجود کو دیکھا جن کے سر سے نکلتے ہوئے خون نے اس کی دل کی دھڑکن مدھم کر دی تھی اسے لگا خود بھی بے ہوش ہو جائے گی مگر اس نے ہمت کی اور بابا کے ساتھ مل کر انھیں اٹھانے میں مدد کی۔

"بابا یہ کیسے ہوا؟ امی امی آنکھیں کھولیں۔"

روتے ہوئے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے نبض چیک جو بہت مدھم چل رہی تھی۔

"فرش لگتا ہے گیلا تھا اسی چکر میں گر گئی ایک کام کرو مدد کرو میری اسے اٹھانے میں۔۔۔"

بابا نے امی کو اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے گھبراہٹ ہوئی شفق سے کہا۔

"ابو امی کو ہاسپیٹل۔۔۔"

"زیادہ نہیں لگی دوسرا گاڑی بھی غفور لے کر گیا ہے۔"

"فائق!۔"

اچانک ابو کی بات سے اس کی لبوں سے نکلا تھا۔

ابو نے نہیں سنا تھا کیونکہ وہ امی کو اٹھا رہے تھے۔ وہ تیزی سے اٹھی اور ٹیلی فون سیٹ کے پاس آئی کانپتے ہوئے

ہاتھوں سے اس نے فائق کا نمبر ملا یا کچھ دیر میں فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو! شفق۔۔۔"

"فائق!!۔"

اس کی روتی ہوئی آواز پہ فائق بیٹھتے ہوئے ایک دم ٹھٹھک گیا۔

"شفق کیا ہوا تم رورہی ہو۔۔۔"

"فائق پلیز آپ آجائے وہ امی امی۔۔۔"

"شفق میں آ رہا ہوں مگر امی کو کیا ہوا ہے۔"

"وہ گر گئی ہیں ابو سے اٹھانا مشکل ہو رہا ہے آپ پلیز۔۔۔"

"اچھا میں آ رہا ہوں، ہمت کرو رو نہیں تمہارے ابو گھبرا جائے گے۔"



وہ اسے تسلی دیتا فون بند کر چکا تھا۔

oooooooooooooooooooo

"آپ سے ایک بات پوچھ سکتی ہوں۔"

پر میس داداز ولفقار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

"یہ آج حیرت کا دن نہیں آج کل ہر ایک بچہ مجھ سے ضروری بات کرنے آ رہا ہے پہلے جزلان، زلنین اور اب تم

۔"

ان کے لیے سب کا اس طرح کا رویہ حیران کن تھا۔

"کیا وہ کس لیے آئے تھے؟" دادا اک دم خاموش ہو گئے کیونکہ زلنین نے انھیں منع کیا تھا کہ یہ بات کسی کو پتہ نہ چلے۔

"کچھ نہیں تم جو اپنی بات کہنے آئی تھی وہ بتاؤ!۔"

"نانا ابو وہ مئی نے آپ سے بات کی تھی میرے اور زلنین کے متعلق۔۔۔"

وہ اس کی ادھوری بات کو اچھی طرح سمجھ گیس مگر انھوں نے جھوٹ بولا۔

"نہیں کشف نے مجھے ایسی کوئی بات نہیں کی۔"

ان کی اس بات پر پر میس کا منہ کھل گیا۔

"مگر انھوں نے تو کہا تھا کہ آپ سے ان کی تفصیل سے بات ہوئی ہے وہ تو کہہ رہی ہیں آپ کوئی اعتراض

نہیں ہے اور۔۔۔"

"یہ تو کشف سے پوچھ کر پتا چلے گا آخر یہ آج کل ہیں کہاں دو ہفتے سے غائب ہے معاملہ کیا ہے بیٹا کہی یہ تمہارے بابا

سے۔۔۔"

"بابا یہاں نہیں ہے نانا۔"

وہ بُرے دل سے بولی۔

"کیا ہوا میری بیٹی کیا تمہاری امی تمہیں وقت نہیں دیتی۔"

"میں آپ سے جو بات کر رہی ہوں، آپ وہ بتا ہی نہیں رہے۔"

"دیکھو تم نے خود زلنین کو دیکھا کوی اور طبیعت کی مزاج کا بندہ ہے تم بھی کوی اور میرے نہیں خیال۔۔۔۔"

وہ ان کی بات کاٹ کر تیزی سے بولی۔

"اس کا مزاج انسانوں سے ملتا ہے تو کیا اس کی شادی کسی انسان سے ہوگی۔"

"کیا بات ہے پر میس کوی بات ہوئی ہے۔"

اس کی جھلملاتی آنکھیں اور تیز لہجے پر وہ چونک پڑے تھے۔

"کیا بات ہے چندا!۔"

"کچھ نہیں۔۔۔"

"دیکھو بچے میں خود کو سب سے دور نہیں کر سکتا میں پہلے ہی بہت سے رشتوں کا ہجر آپ چکا ہوں مگر اب مزید نہیں میری جان ہے تم سب میں، مجھے تم سب کی خوشی عزیز ہے دلوں جان سے۔"

"تو میری خوشی زلنین ہے آپ کو میری بات ماننی ہوگی نانا۔"

وہ اب سسکی لیتے ہوئے بولی پتا نہیں وہ ان دنوں خود کو بے حد بے بس محسوس کر رہی تھی پتا نہیں کوی سرا نہیں مل رہا تھا جس سے وہ اپنی خواہش پوری کرتی زلنین بات کرنا دور اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا اور یہ چیز اس کی برداشت سے باہر تھی وہ مزید نہیں سہ سکتی اسے کچھ کرنا تھا اگر نانا اور امی نے اس کا ساتھ نہیں دینا تھا۔ وہ کچھ نہیں کہہ پائے تھے بس خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

"مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا تم سے بعد میں بات کروں گا۔"

صاف لفظوں میں اسے ٹر خا رہے تھے وہ سمجھ گئی کہ بناوہ فوراً غائب ہوگی تھی۔

اور اپنے کمرے میں آئی۔

انہوں نے اپنی تھکی ہوئی نگاہیں فائق اور اپنے باقی بیٹوں کے چہرے پہ مرکوز کی اور رانگ چیر جھولتی ہوئے رُک گئی تھی۔

"یا اللہ یہ پھر سے نہ دھرایا جائے۔"

دل سے اک ہوک اٹھی تھی۔

oooooooooooo

کمرے میں آکر اس نے شاور لینے کا ارادہ کیا کیونکہ اس کا جسم بہت ڈکھ رہا تھا وہ جانتی تھی ایسے سوے گی تب بھی اسے چین کی نیند نہیں آئے گی۔

الماری کھول کر اس نے اپنا کوی لباس دیکھا تو اپنے مطلب کا نہ ملے تو بے ساختہ جھک کر ایک باسکٹ سے تہہ کیس ہوئے دھلے کپڑوں میں اس نے اپنی سادہ شلوار قمیض نکالی جس کی سفید شلوار اور پرنٹڈ قمیض جو وہ گھر پہ استعمال کیا کرتی تھی۔

اس کو اٹھا کر جیسے ہی مڑی سامنے کھڑا ایک ہولیہ کو دیکھ کر چیخنے لگی کہ زلنین نے اس کے لبوں پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ "اللہ کی بندی مت چلنا اور تم چیخی تو ایسی ہو جیسے میں بھوت ہوں کہا تھا نا میں رات کو آؤں گا اور یہ کیا کر رہی ہو۔" ہاتھ ہٹا کر اب وہ بولے جا رہا تھا سا تھ ہی ہمانے زور سے اس کے بازو پہ مارا۔

"چوروں کی طرح میرے کمرے میں کیوں آئے ہو تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے اپنے گھر میں چین نہیں ہے۔" وہ غصے سے دھیمی آواز میں دھاڑی۔

"حوصلہ حوصلہ شیرنی! سُنو تو سہی۔"

"مجھے کچھ نہیں سُننا زلنین اگر اس طرح چلتا رہے گا تو مجھے ابھی۔۔۔"

"آگے سے کوئی فضول لفظ نہیں نکالنا جتنا میرے خدا کو وہ لفظ ناپسند اتنی ہی مجھے اس لفظ سے نفرت ہے۔"

ہما کے تیزی سے کہنے پر اس نے اونچی اور تحکم بھری آواز میں اس کی زبان بند کی اور الماری کی ارد گرد کرتے ہوئے الماری پہ دو ہاتھ رکھ کر اس کا راستہ روک چکا تھا۔

"میری شرافت کا تم ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ ہما تمہارے وعدے کے مطابق جزا لان کے علاوہ کسی کو کچھ نہیں بتایا چاہتا تو وجدان کو بتا سکتا تھا آخر کو وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے مگر نہیں کیونکہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اس لیے اب اس بارے میں ہم بات نہیں کرے گے جو میں نے دوادی وہ کھائی۔"

وہ سرد لہجے میں کہتے کہتے ایک دم اپنے پُرانے دھن میں آگیا۔ ہمانے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"میری ایک اور خواہش پوری کرو گے اگر اتنے ہی عہد باز ہو۔"

وہ اس کے یہ کہنے پر دلکش انداز میں مسکرایا۔

میں ہی کروں تمہارا بھی حق بنتا ہے یا آخر کو تمہارا مجازی خدا ہوں۔ "VOWS" سارے

"اس وقت اپنی شکل گم کر لو میرے سر میں پہلے سے ہی اتنا درد ہے۔"

اس نے ہمارے گرد بازو حائل کیے اور اپنے ساتھ لگا کر اسے دیکھا ہمارے انداز پہ بھوکلا گی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو مجھے۔"

اس کی مزاحمت کی پروا کیے بنا جھکتے ہوئے اس کے سر پہ پیار کی مہر چھوڑ چکا تھا ہمارے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ رکھا کر دھکا دینا چاہتا مگر رک گئی۔

"آپ سر درد ٹھیک ہوا! کہا بھی تھا میں نے میری دی ہوئی دوائی کھانا مگر سنتی ہو کوی میری بات پتا نہیں آگے

جا کر کیا ہو گا تیار رکھو لڑکی میری شدتوں کی تاب لانا بے حد مشکل ہو جائے گا۔"

اس کو چھوڑ کر وہ اتنی نرم اور دھیمی آواز میں بولا تھا کہ ہمارا مشکل ہی سُن پای تھی۔ ہمارے تیزی ہوتے دل کی ڈھڑکنوں کو اپنے کانوں تک محسوس کر رہی تھی، گال تو جیسے تپ اٹھی تھے اور چہرہ وہ اپنا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی مگر اتنا ضرور کہہ سکتی تھی کہ اس کا چہرہ سُرخ اس کے کپڑوں جیسا رنگ ہو گیا ہوگا۔

"تمہارے کپڑوں سے تمہارا رنگ میچ کرنے لگا تم اس وقت ایسی پری پیکر لگ رہی ہو دل کرتا ہے تمہیں کسی ڈبے

میں بند کر دوں اور اس ڈبے میں صرف میری چاہت کے حصار میں رہو ہمیشہ کے لیے مگر تمہاری یہ شرط۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑو ادھر لڑکی تمہارا بندوبست کروں بہت تنگ کرتی ہو۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا وہ بیزاری سے اس کے ساتھ چلنے لگی کیونکہ اسے پتا ہے لڑنے سے وہ نہیں جائے گا وہ اپنا

کام کر کے جیسے ہی مطمئن ہو گا تب ہی اس کے قدم اپنے گھر میں رہے گا یا شاہد نہیں۔

"زیادہ مت سوچو!۔"

وہ اس کی سوچ پڑھ چکا تھا۔

"تم بہت بُرے ہوز لنین۔"

آنکھوں میں بے تحاشانہ کبھی زندگی میں نہیں آئی تھی جتنی زلنین کی آمد سے اس کی زندگی میں آئی تھی۔  
وہ اسے بٹھا کر پانی کا جگ اٹھانے کر گلاس میں انڈیلنے لگا۔

"پکٹ کہاں ہے؟"

"پتا نہیں۔"

وہ چڑ کر بولی زلنین کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

"کل کالج مت جاو طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

"تمہاری وجہ سے میں اندر نہیں بیٹھ سکتی شوہر ہو مالک نہیں میرے۔"

وہ غصے سے اس کی محبت سے بھری آنکھوں کو دیکھنے لگی۔

زلنین مسکراتا رہا اس نے کچھ نہیں کہا بس مڑ کر کمرے سے نکل گیا اور وہ اس کی پشت کو دیکھ کر اس نے جلدی سے اپنا منہ چھپایا اور پھوٹ کر رو پڑی۔

"ارے دو منٹ نہیں ہوئے جاتے ہوئے یہاں تو شامے غریباں بن گیا کیا ہوا کیوں اتنا رو رہی ہو۔"

وہ اندر ایک بار پھر آیا اس کو روتے ہوئے دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

"امی کہاں چلی گئی آپ نہ آپ کو کچھ ہوتا نہ ہم پاکستان اور نہ ہی میں اس مصیبت سے دوچار ہوتی۔"

وہ ہسٹک انداز میں چلائی۔

زلنین تیزی سے اس کے پاس آیا اور اسے کندھوں سے تھاما۔

"کام ڈاؤن ہما۔۔۔۔"

"تم میری زندگی سے چلے جاؤ زلنین۔۔۔۔"

اسے پتا نہیں کیا ہوا تھا ایسا کون سا دوڑا پڑا تھا اسے وہ اسے دھکا دینے لگی زلنین نے اس میں اک عجیب سی طاقت محسوس کی تھی اس نے کنٹرول کیا۔

بلا آخر جب وہ کنٹرول میں نہ آئی تو اسے دھاڑنا پڑا اور اس دھاڑ سے پیچھے شفق کی موجودہ تصویر زور سے گری تھی۔

○○○○○○○○○○

پر میس ایسی سڑکوں پہ چلتے اپنے جلتے ہوئے دل اور دماغ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔  
کہ کچھ احساس نے اسے روکا تھا مگر وہ اپنا سر جھٹک کر پھر چل پڑی تھی مگر ایک بار پھر اس کی قدموں کا حائل ہوا تھا

اس نے مڑ کر ادھر ادھر دیکھا اور اپنے اڑتے ہوئے کالے بالوں کو پیچھے کیا پھر سر جھٹک کر وہ گھر دیکھنے لگی جہاں ہما تھی۔

وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی اس کا اندر تک جانا چاہتی تھی اس میں آخر ایسا کیا جسے زلنین نے اپنی طرف بُری طرح کھینچا تھا۔ وہ اس کو دیکھنے کے لیے آگئے بڑھی تھی کہ کسی فورس نے بُری طرح اس کے قدموں کو جکھر کر کھینچا تھا۔  
پر میس کو لگا کسی نے یہ زنجیر اس کے پیروں میں باندھ دی ہے۔ وہ بھرپور مزاحمت کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کے پاؤں کے ساتھ ساتھ اس کے اوپری حصے کو بھی اپنے شکنجے میں لے لیا تھا یہ آخر تھا کیا جو اس کو بُری طرح اپنی قبضے میں لے رہا تھا۔ اس نے چیخنے کی چلانے کی کوشش کی تھی مگر اس دُندھ بھری اندھیری رات میں اس کو وجود ایک دم غائب ہو گیا تھا۔

ہاسپیٹل کے لابی میں وہ سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔

اس وقت رات کا پہر تھا تو لابی میں اکاؤنٹ افراد تھے۔

بابا ذولفقار انکل کے ساتھ باہر ہاسپیٹل کے لان میں موجود تھے اور ان کو تسلی دے رہے تھے۔ ڈاکٹر ز کا کہنا ہے ان کی حالت تفتیش ناک ہے امی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ تکلیف کے باعث وہ منہ سے کچھ بول نہ سکی تھی اور ہمت کر کے کچن سے باہر جانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ زمین بوس ہو چکی تھی جس سے ان کا سر پھٹ کر مزید حالت تفتیش ناک بنا چکا تھا۔

ڈاکٹر ز نا اُمید نظر آرہے تھے اور شفقت اور بابا کے اندر گہرا سناٹا چھا گیا۔ اپنی عزیز ہستی کو خود سے دور ہونے کا سوچ

کر ہی ان کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ وہ کسی بھی حال میں انہیں خود سے جدا ہونے کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سک رہی تھی۔ خاموش لابی میں اس کی سسکی باخوبی سنائی دے رہی تھی۔ ایک دم کسی کا بھاری ہاتھ اسے اپنے کندھے پہ محسوس ہوا چونکتے ہوئے سر اٹھا کر دیکھا تو فائق کو دیکھ کر اسے مزید رونا آگیا۔

فائق پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے جیسے شفق کے آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے۔  
"فائیک امی!۔۔۔۔"

"وہ ٹھیک ہو جائے گی ڈاکٹر زبیر امید ہیں پلیرز تو نا۔"

اس نے شفق کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے تسلی دی۔

"بیشک وہ ڈانٹتی ہیں، ٹوکتی ہیں، ہر اس چیز سے منع کرتی ہے جو میری خواہش ہوتی ہے مجھے وہ کبھی کبھار بہت بُری لگتی ہیں کہ میں ان کی اکلوتی اولاد ہو کر بھی اس پیار اور توجہ سے محروم ہوں جو اکلوتے بچوں کا ملا کرتی ہے مگر اب امی کو اس طرح دیکھ کر مجھے احساس ہوا میں ان سے کتنا پیار کرتی ہوں۔ میری سانسیں جیسے اکھڑنے لگی ہیں یہ سوچ کر کہ ان کو کچھ ہونہ جائے فائیک اگر وہ نہ رہی تو میں کیا کروں گی۔ میں تو ان کی ڈانٹ اور روک ٹوک کی اتنی عادی ہوں کہ ایک دن اگر وہ مجھے نہ سمجھائے تو مجھے جھنجھلاہٹ سے ہوتی ہے۔ وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا؟۔"

کھوے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے وہ ایک بار پھر روتے ہوئے فائیک سے بولی۔

فائق نے اسے کو ہاتھوں کو زور سے دبایا انداز تسلی دینے والا تھا مگر منہ سے کچھ نہ بولا کیونکہ یہ صورت حال اس کے لئے نئی تھی ایسے میں اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے۔

اس نے فائیک کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے پھر جھک زمین کو گھورنے لگی تھی۔

فائق جو اس کے لیے پانی کی بوتل لایا تھا اسے اٹھا کر اسے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

"یہ لو تمہارے رونے سے پتا چل رہا تھا۔ تم نے اپنا گلا خشک کر دیا تھوڑی ہمت کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری می کر ٹیکل کنڈیشن میں ہیں مگر تمہیں سٹرونگ بنا ہے اپنے لئے بھی اور اپنے کے لئے بھی۔"

وہ خاموشی سے سر جھکائے آنسو بہاتی رہی اور وہ مزید بات جاری کرتے ہوئے بولا۔

"بابا بتا رہے ہیں وہ بہت پریشان ہیں تم ان کو چل کر تسلی تو دوں بیشک ایک اچھے دوست سے زیادہ درد بانٹنے سے بہتر کوئی نہیں ہوتا مگر میرا خیال ہے کہ ایک بیٹی سے زیادہ تسلی اور کوئی نہیں دے سکتا۔"

وہ خاموش ہو گیا۔

"انھیں کیا تسلی دوں مجھے خود تسلی کی ضرورت ہے۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی۔ فائیک نے اس کے سر پہ ہاتھ کے کر تسلی دی۔

"میں ہونا! چلو یہ پانی پیو، مجھ سے بات کرو خود کو بیٹریل کرو گی۔"

شفق نے مڑ کر اسے دیکھا اور اُمید سے اسے بولی۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

اس نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اپنی سُسُری آنکھوں سے اسے دیکھا اور مضبوط لہجے میں کہا۔

شفق کے اندر اسے چار لفظوں سے اس کے اندر آسودگی سے پھیل گئی تھی وہ کیا تھا جس کے گرد وہ محفوظ کرتی؟ جس کہ ہر لفظ میں سچائی کے سوا کچھ نہیں تھا اور جو اتنا شناسا لگتا جیسے وہ اسے برسوں پرانے سے جانتی ہو جیسے وہ کسی طرح اس سے جڑی ہو مگر وہ پردہ ابھی اچاک نہیں ہوا تھا۔

خاموشی سے وہ دونوں بیٹھے اپنی اپنی سوچ میں گم تھیں۔

○○○○○○○

اس سلا کر وہ اب صوفے پہ بیٹھا تھا۔

پُر سوچ نظریں ہما کی طرف تھی جواب ہر چیز سے بے نیاز گہری نیند سو رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ آخر کون ہے؟ کون ہے جو اس طرح ہما کو تڑپا رہا ہے آخر کیا چاہتا ہے۔

اس کا کیا جواز ہے اس کے پیچھے جو کوئی بھی ہے بہت گہری دشمنی نکال رہا ہے وہ سوچ میں گم تھا اچانک ٹیرس سے آتی تیز متوجہ کر دینے والی ہوانے اسے چونکانے پہ مجبور کیا نظریں اچانک ٹیرس سے جاتے جاتے ہوئے سیدھا زمین پہ پڑی شفق کی ٹوٹی ہوئی تصویر پہ پڑی یہ اس کی جوانی کے ٹائم کی تصویر تھی۔ اس نے واٹ ٹاپ کے نیچے بروان سکرٹ پہنی ہوئی ہاتھوں میں اس کی پرشین ملی تھی۔



پیشانی اس کی بڑی سے بروان ہیٹ کے باعث چھپی ہوئی تھی مگر وہ ان کی ہما جیسی کالی آنکھیں باخوبی دیکھ سکتا تھا۔  
ٹوٹے ہوئے شیشے کی کرچی ہونے کے باوجود ہر نقش بالکل واضح ہو رہے تھے۔ زلنین کو لگا جیسے وہ تصویر اسی سے  
مخاطب ہے۔ اسے کچھ کہنا چاہتی ہیں مگر کیا؟۔

زلنین اٹھا چل کر وہ اس تصویر کے پاس آیا اور اس جھکے کر اٹھایا۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے سارے سوالوں کے جواب آپ کے پاس ہیں، سارے راز جو مجھ سمیت ہما کو نہیں معلوم  
وہ آپ کے اندر دفن ہیں۔ یہ کیا ہو رہا آپ کی کیے ہوئی سزا آپ کی بیٹی کیوں جھیل رہی ہے وہ تو بہت معصوم ہے  
اس نے تو کسی کا بھی بُرا نہیں چاہا۔ مجھے اسے تکلیف میں دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ آپ جانتی نہیں آپ سے بھی زیادہ  
تکلیف۔ آپ بھی ان کی طرح بزدل نکلی آپ سارے خود غرض تھے سب کو اپنی پڑی ہوئی تھی مجھے لگتا تھا آپ کم  
سے کم ان سے مختلف ہو گئی مگر آپ کی وجہ صرف آپ کی وجہ سے میرے چاچو یہ سب قدم اٹھانے پہ مجبور ہوئے  
اور میں اپنے سب رشتے سے محروم ہو گیا مگر اب نہیں آپ کی وجہ سے میں اب کسی بھی قیمت میں ہما کو نہیں کھو  
سکتا۔"

بولتے ہوئے نمی ٹوٹ کر شفق کے تصویر پہ گری تھی۔

ایک روشنی اک دم سے اس کے چہرے پہ پڑی تو وہ بے اختیار پیچھے ہٹا۔  
اس نے چہرے پہ ہاتھ رکھ دیکھنا چاہا مگر یہ خاصی تیز روشنی تھی۔ اس نے سنبھل کر اٹھ کے دیکھنا چاہا تو اسے سفید  
لباس میں کوی نظر آئی اور وہ کوی اور نہیں شفق تھی ہما کی امی شفق!۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

زلنین حیرت سے انھیں دیکھ رہا تھا وہ اس وقت پورے سفید فرائ میں ملبوس تھی جبکہ چہرے کے گرد سفید ڈوپٹے  
کے ہالے میں اسی سفیدی کا حصہ لگ رہی تھی۔ ان کا چہرہ ایسا دمک رہا تھا کہ زلنین کو ان کی طرف دیکھنا بھی مشکل  
ہو گیا۔ انھوں نے اسے پھر اپنی بیٹی کو دیکھا جو بستر پہ دراز آنکھیں بند کیے کسی اور جہاں میں چلی گئی تھی۔  
وہ چل کر اس کی طرف آئی زلنین کو نجانے کیوں ان کے روپ میں ایک خطرہ معلوم ہوا وہ آگئے بڑھنے لگا جب ان  
کی نرم آواز پر رُک گیا۔

"جانتی ہوں تم اسے میرے سے زیادہ چاہتے ہو مگر ایک ماں ہوں اور ماں کبھی بھی اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔"

اور زلنین جہاں تھا وہی رُک گیا۔

وہ چل کر اس کے پاس آئی اور اس کے سرہانے بیٹھ گئی اور اسے دیکھنے لگی جبکہ زلنین ان کی حرکت کو دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا ایک جن ہو کر وہ اس معجزے پہ یقین نہیں رکھ سکتا تھا۔ ایسے کیسے ہو سکتا تھا پھر اس نے سوچا نانو بھی تو مری تھی تو پھر کیا یہ زندہ ہے۔۔۔

سامنے بیٹھی شفق نے اس کی محویت توڑی۔

"جانے والے کبھی واپس نہیں آتے زلنین اور میں اس دُنیا سے چلی گئی ہوں۔ امی ابھی بھی اس دُنیا میں موجود ہیں اس لیے وہ تم سب کے آس پاس ہیں۔"

زلنین کو جھٹکا لگا انھوں نے کیسے اس کی سوچ پڑھ لی۔ وہ ہمارے نگاہیں رکھتے ہوئے مزید بولی۔

"میں صرف ایک سوچ ہوں! یا کہہ سکتے ہیں ایک خواب جو صرف اپنے پیاروں کے پاس اسی کے ذریعے آ سکتی ہوں مجھے حیرت سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ان پیاروں میں تم بھی شامل ہو عجیب بات ہے نا جبکہ تم تو مجھ سے نفرت کرتے ہو مگر میری ذات کے حصے ہمارے اتنی شدید محبت کہ اس کو ہلکی سی بھی خراش آ جائے تو تمہارا دل تکلیف سے بل بلا اٹھتا ہے شروع میں مجھے لگا تم فائیک کی طرح ہو مگر میں غلط تھی۔۔۔"

ایک دم خاموشی چھا گئی اور زلنین ساکت کھڑا انھیں یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔

"میں غلط تھی تمہاری محبت فائیک جیسے نہیں فائیک میں بزدلی کے ساتھ ساتھ ایمان کی کمزوری بھی تھی اور جس شخص کا ایمان کمزور ہو تو وہ سچی محبت کبھی اس کے مقدر میں لکھی نہیں جاتی اور فائیک کے ساتھ یہی ہوا اس نے محبت کا روگ لگا لیا مگر اللہ سے لو نہیں لگائی اللہ آزمائش ڈالتا ہی ان بندوں میں جن کو وہ چاہتا اور وہ فائیک کو چاہتے تھے مگر فائیک نے کیا کیا دُنیا کے ساتھ ساتھ اپنے خدا سے بھی منہ موڑ لیا مگر تم زلنین تم ہمیشہ ایسی رہنا مجھے بہت فخر ہے کہ تمہارے ساتھ اتنا ظلم ہوا تم اتنے تنہا ہو گے۔ فائیک کی طرح تم نے ہر شخص سے منہ موڑ لیا مگر تم نے تم نے اللہ کو کبھی نہیں چھوڑا اور دیکھو اللہ نے تمہیں میری بیٹی سوئپ دی۔"

وہ ایک بار پھر رُکی اور زلنین کو لگا وہ اب سانس نہیں لے سکے گا۔

"یہ تمہارا امتحان ہے زلنین اس میں تم نے کبھی نہیں ہارنا بلکہ اگلے کو ہارنا ہے بہت سے ایسے موقع آئے گے جس میں نا اُمیدی تمہارے دل میں ضرور آئے گی مگر زلنین تم فائیت نہیں ہو تم اپنے مضبوط ایمان سے اس جنگ میں فتاح پاؤ گے۔ بس اللہ پہ بھروسہ رکھنا وہ ان شاء اللہ سب ٹھیک کر دے گا جلد بازی نے ثابت قدمی سے کام لینا میری بیٹی کو ہر شر سے بچا کر رکھنا۔ میری روح پُرسکون رہے گی۔"

اور وہ ایک دم غائب ہو گئی۔

"آآ شفق، آنٹی۔"

ایک دم اس کی آنکھیں کھلی اس نے خود کو ایک صوفے پہ نیم دراز پایا باہر ٹیرس سے تازہ دھوپ آرہی تھی جواب اس کے پاؤں پہ پڑ رہی تھی۔ اس نے اپنی مندی ہوئی آنکھوں سے ارد گرد دیکھا تو ہما بستر پہ ابھی بھی موجود تھی اس نے مڑ کر ارد گرد دیکھا وہ نہیں تھی وہ کیا تھی وہ کیسے آئی ابھی تو رات تھی اک دم سے صبح اس نے دیکھا تصویر ابھی بھی زمین پہ موجود تھی اور مسکراتی ہوئی نگاہیں زلنین کی طرف جارہی تھی اور ان آنکھوں میں زلنین کو ایک اُمید نظر آئی وہی اُمید جو انھیں زلنین سی تھیں۔

زلنین اٹھ کر تصویر کو اٹھانے لگا پہ دل میں کچھ عہد کرتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گیا۔

○○○○○○○○○○

جزلان کچن میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنا ناشتہ مکمل کیا اور پھر وہی بیٹھ گیا۔

وہ کچھ صفحے پلٹ رہا تھا کہ اچانک رُک گیا اس نے

جو خبر پڑھی اس کے تو اچھے خاصے حواس اڑ گئے یہ کیا کیا کمینے نے۔ ہاں وہ اسے یہی کہہ سکتا تھا وہ اسی لفظ کے مستحق تھا

-

وہ پڑھ رہا تھا جب اس نے پھوپھا کشف کی آواز سنی اس نے سر اٹھایا پھوپھو کشف اس کے انداز سے چونک پڑی۔

"کیا ہوا جازی یہ رنگ چونے کی طرح سفید کیوں ہو گیا تمہارا۔"

"وہ وہ۔۔۔۔۔"

وہ بکلا یا۔

"وہ وہ کیا لگا رکھی ہے بتاؤ اور یہ باقی سب کہاں ہے پر میس مجھے کبھی نظر نہیں آ رہی۔"

نہیں پھوپھو کو بتانا نہیں ہے ابھی اسے ڈلش زلنین کے بچے سے میں خود نیپٹوگا۔

"کچھ نہیں پھوپھو وہ کچھ میرے اپنے مسئلے آپ بتائیں آپ کب آئی۔"

پھوپھو اسے مشکوک نظروں سے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر بولیں۔

"ہاں وہ کام میرا مکمل ہو گیا تھا اب تم سب کو میں نے خبر سُنانی تھی لیکن یہ سب سُنانے سے پہلے میں چاہتی ہوں

کہ پر میس اور زلنیں کی شادی ہو جائے آج اسی سلسلے میں یہاں آئی کہ بابا سے بات کر لوں۔"

اس کی بات پہ جزلان کا سر مزید گھوم گیا۔

”کیا؟“

اس کے چلا کر کہنے پر کشف جو ایک بوتل سے ڈرنک گلاس میں ڈال رہی تھی ناگواری کے تاثرات ان کے چہرے پہ

آءِ

کھڑکھی کھلی ہوئی تھی جس سے ان کے کالے لمبے بال لہرا رہے تھے جسے وہ ٹھیک کرتی اشارے سے کھڑکھی بند

کرنے لگی اور چل کر اس کے پاس آئی۔

"کیا بات ہے! دیکھو زلمین کے لئے وہ وقتی کشش ہوگی

جو ایک نہ ایک دم ختم ہو جائے گی نہیں ختم ہوگی تو میں ختم کر دوں گی اس لئے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

ہے تمہیں! میں نے شادی کا فیصلہ کیا ہے دوسرے لاہور کے ایک پوش علاقے کا وہ سردار ہے میرے یہ عاشق ہو گیا

\_\_\_\_\_

آگئے سے وہ کچھ بولنے جا رہی تھی کہ جزلان کا تہقہ پورے زوال الفقار ہاوس کو ہلا کر رکھ چکا تھا۔

"بابا بابا ہا ہا ہا! اس عمر میں شادی پھوپھو۔۔۔"

اُف ہنستے ہوئے جیسے آگ اس کی آنکھوں سے ٹپک رہی تھی اتنی سٹریں فل سچیوشین میں یہ بات اس کے لیے

بات امیوزنگ تھی۔ وہ ہنس ہنس کر دوہرا ہورہا تھا اور پھوپھو کشف کا غصے سے بُرا حال دھاڑ کر اسے چپ کروایا تو وہ

ایک دم خاموش ہو گیا مگر چہرے اور آنکھوں میں ابھی بھی شرارت چھپی ہوئی تھی۔  
 "تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں بڑھی ہوئی ہوں۔"

اس نے ان کے تیش سے کہنے پر تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں نہیں پھوپھو آپ تو ابھی بیس سال کی ہیں صرف مجھ سے ایک سال بڑی! زلنین آپ سے بڑا ہے ابھی تو آپ کی شادی کی عمر ہے مگر وہ کیا ہے نا پھوپھو اب سب سے تو بلوالیں گی مگر وہ سامنے آئینہ تو مجھے آپ کے ہلکے ہلکے سفید بال اور پیشانی پہ جھڑیاں۔

اس سے آگے وہ کچھ کہنا پھوپھو کشف نے گلاس اٹھا کر اس پہ وار کیا اور وہ تیزی سے وہاں سے غائب ہو گیا۔  
 گلاس سیدھا دیوار پہ جا کر لگا۔

"بد تمیز! الو کا پٹھا۔"

وہ بڑبڑائی۔

جزلان سیدھا زلنین کے کمرے میں آیا جو بند تھا وہ چاہ کر بھی اندر نہیں گھس سکتا تھا یہ کیا ہر طرف سے راستہ کیوں بند کروادیا۔ وہ اب غصے سے اس کا دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔  
 "زلنین اگر تم نے نہ کھولا دروازہ تو سب کو تمہاری۔۔۔"

زلنین نے تیزی سے دروازہ کھولا اسے کے چہرے پہ غصے اور جھنجھلاہٹ کی لہر تھی وہ اس وقت یونی فورم میں ملبوس خوبصورت لگ رہا تھا جزلان نے اسے کا گیر بان پکڑتے ہوئے ایک مکا اس کے منہ پہ مارا زلنین پیچھے کو جا کر گرا۔

"کیا بکواس ہے !!!۔"

وہ دھاڑا۔

"نہیں تو تم مجھے بتاؤ کہ کیا بکواس جس شخص نے خود وہ چیز بند کی اور سب کو کہا کہ کوئی بھی اس جگہ کے قریب نہ جائے گا اور یہ محترم اشتہار لگائے بیٹھے کہ بلیک روز از اوپنگ سون! وی میڈا مپلوئیز تو کس سے پوچھے بغیر فائیک چاچا کی پراپرٹی پر کلیم کر سکتا ہے! جس شخص سے نفرت کرتے تھے آج اس کی جائیداد

کو اپنا بنارہے ہو دماغ گھٹنے میں چلا گیا ہے تیرا کیا۔"  
 زلنین اس سے پہلے رد عمل کرتا اس کی بات پہ ایک منٹ کے لیے رُک گیا۔  
 "اس معاملے میں تم مت پڑو جزلان یہ تمہارے لئے بہتر  
 ہے۔"

"نہیں تو اپنی ساری مصیبتیں میرے سر مت لئے کر آؤ کرو بہت کر لی تم نے اپنی من مانی مگر میں یہ سب ہونے  
 نہیں دوں گا پہلے مصیبت کم ہیں جو تم اور لارہے ہو اس ہما کی بچی نے تمہیں سچ مچ عقل سے پیدل کر دیا پولیس  
 والے ہو تو پولیس والے رہو۔ اس کام سے تم اللہ کا واسطہ ہے دور رہو ورنہ میں نے تمہیں مار دینے میں زرا بھی  
 دیر نہیں کرنی۔"

جزلان کی بات پر زلنین نے اس کو پکڑا اور سیدھا اٹھا کر کے دیوار پہ جا کر مارا۔ جزلان نے کھرا کر پیٹ کو پکڑا اور سر  
 اٹھا کر خونخوار نظروں سے دیکھا اور سیدھا اٹھ کر اسے مارا وہ دونوں اب پاگلوں کی طرح لڑنے لگیں کمرے کا تو جیسے  
 حشر ہو چکا تھا

سب کو اپنی ضد پوری کرنے کی پڑی تھی۔

"آج تو تمہیں میں جان سے مار دوں گا لیس پی۔"

"تو تو کون سا زندہ رہے گا آئین سٹائن کے پتر۔"

بستر تو دور جا کر پہنچا۔

لیمپ ٹوٹ کر گر چکا تھا اور شیشہ اس سے پہلے ٹوٹا کہ کسی کی نسوانی آواز پہ وہ دونوں رُکے۔ زلنین اور جزلان کو  
 جھٹکا لگا وہ ہما گرے شلوار قمیض میں ملبوس پرس تھا مے بالکل تیار کھڑی حیرت سے ان دونوں  
 کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے ان دونوں کو پھر اس کمرے کو دیکھا تکیہ پھٹنے کے باعث ہوا میں اڑ رہی تھی۔  
 "ہما تم کیسے۔"

زلنین کو اس کی اندر آنے پہ حیرت ہوئی جبکہ ہما کے چہرے پہ خفگی آگئی جزلان نے جھک کر اس کے کان میں کہا۔  
 "مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تیری بیوی اب جوتی اٹھا کر تجھے مارے گی۔"

زننن نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تم نے خود مسیح کیا تھا گھر آجانا ضروری فائل دینی ہے پھر ساتھ چلیے گے اور تم باہر نہیں آئے تو اور یہ سب کیا ہے یہ تم لوگوں نے کیا کمرے کا حشر کیا ہے۔"

"یہ آپ لوگوں نے کیا کمرے کا حشر کیا ہے؟"

اس کے الفاظ میں اپنایت بھری خفگی تھی مگر لہجہ! الفاظ لہجے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔  
زننن نے اسے غور سے دیکھا ہمارے بھائی کے چہرے میں چھپا ایک اضطراب تھا، ایک زبردستی تھی جیسے وہ یہ سب کرنے پہ مجبور تھی لیکن وہ ایسا کیوں کر رہی تھی کل تک جو لڑکی اس سے نفرت کا اظہار کر رہی تھی آج اتنا نارمل۔ وہ جزلان کو چھوڑ کر آگئے بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑا۔

اس نے ہمارے ہاتھ پر خود کو ہولے سے اچھلتے ہوئے دیکھا پھر اس نے بروقت خود کو سنبھال لیا اور مضبوط لہجے میں بولی۔

"چلے!۔"

زننن ایک لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے جزلان کو سگنل دیا جزلان سمجھ گیا اور چل پڑا اور ان کے سائڈ پہ گزرا۔  
زننن نے اب تک اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

"زننن آپ ہاتھ چھوڑ سکتے۔"

اب اس آپ کا لفظ ہضم نہیں ہوا تھا۔

"آپ!۔"

اس نے ہولے سے دہرا کر کفرم کرنا چاہا کہ آیا اس نے یہی کہا ہے۔

"یہ عزت، یہ نارمل روایہ کبھی یہ میری محبت کہ بدولت تو نہیں کس میں اتنی طاقت تھی کہ تمہاری آنکھیں دماغ



بلا آخر کھول اٹھیں۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے۔"

وہ اس کے مسرت بھرے لہجے پر چبا کر بولی، زلنین نے چیک کرنے کے لئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے اپنے ساتھ لگایا اب تو ہما کو واضح طور پہ جھٹکا لگا تھا زلنین اس کے کانوں کے قریب جھک کر بولا۔

"مگر یہ دھکڑ نہیں یہ آنکھیں میرا ہی کیوں نام لئے رہی ہیں۔"

حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا مگر وہ اسے ٹیسٹ کر رہا تھا آخر پتا تو چلا یہ ہما ہی ہے یا اس کے پیچھے بہر و پیا۔

"تمہیں غلط فہمی ہے۔"

اس کی قربت میں ہما کے توپینے چھوٹ گئے تھے۔ وہ جلد از جلد اس کی گرفت میں نکلنا چاہتی تھی۔ زلنین نے گرفت مزید مضبوط کی۔

"اتنی حسین غلط فہمی کی وجہ تو آپ ہی بتائیں گی سسر زلنین ذولفقار۔"

لہجہ میں بھرپور شرارت تھی۔

ہما نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور آنکھوں کی تپش سے بلا آخر پتا چل گیا کہ وہ ہما ہے۔ اس نے گرفت ڈھیلی کر کے اسے چھوڑ دیا اور پھر اس کے کپڑوں کا جائزہ لینے لگا۔ دیکھنے کے انداز سے ہما کو پتا چلا کہ وہ اس کا تنقیدی جائزہ لئے رہا ہے جیسے اس کو اس کے حلیے سے اعتراض تھا مگر وہ تاثر سمجھ نہیں پارہی تھی آیا یہی بات ہے کہ کچھ اور۔۔۔

"ہما تم نے کیا کل رات کو اپنے امی کو خواب میں دیکھا تھا اس کی بات پہ ہما ایک دم سے ساکت ہو گئی۔"

○○○○○○○○○○○○

وہ سوئے وی تھی جب اسے اپنے بالوں پہ نرم، مہربان لمس محسوس ہوا پہلے تو اس کو اپنا وہم لگا مگر جب جانا پہچانی انگلیاں جب پیار سے اس کے بال سسلانے لگی تو ایک دم اس کی آنکھیں کھلی اور ایک دم سے وہ اٹھی۔

"امی!۔"

اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا

پھر اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ لیٹنے لگی، جب کسی کی آواز پر ایک دم اچھل پڑی۔



بستر سے اُتر کر اس نے سپلرز پہنے اسے لگا جیسے امی یہی کہی ہے۔

"امی !۔"

وہ اب انھیں بے قراری سے پکارنے لگی تھی۔

"کدھر ہیں آپ۔"

وہ اب دروازہ کھول کر باہر آگئی تھی۔ آواز ایک بار ہی آئی تھی لیکن ہما کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر طرف امی کی ہی آوازیں ہیں، امی اس کے آس پاس ہی ہے۔

وہ اس وقت حواسوں میں نہیں تھی پھر وہ ایک دم رُک گئی سیڑھیوں کے قریب اسے ہیولہ نظر آیا جو ایک ہی جگہ کھڑا شاہد اس کے منتظر تھا۔ ہما دیوار کے روشنی سے اس کا ہاتھوں میں موجود خنجر تھا۔ اس کا ہیولہ نظر آ رہا تھا مگر دوسری طرف کوئی بھی نہیں تھا۔

تھوڑی دیر وہ خوف کے مارے کھڑی پھر اپنا ہمیشہ کی طرح وہم گردانتے ہوئے وہ کلمہ پڑھ کر آہستہ قدم اٹھانے لگی، ہیولہ اب بھی موجود تھا۔

اس نے سوچا کہ کچھ اس کے ہاتھ میں ہوتا جس سے وہ اس پر ایک کرتی مگر کچھ بھی نہیں تھا۔ بے بسی کے مارے اس کے چہرے پہ ٹھنڈی پسینے آگئے تھے۔

بلا آخر پہنچ گئی تو وہاں ہیولہ یہ دم غائب ہو گیا تھا اور وہاں کوئی نہیں تھا دیکھا وہم تھا۔ پھر وہ مڑنے لگی جب اسے کسی کی رونے کی آواز آئی

پھر اس نے سامنے بیسنٹ کے دروازے کو کھلے دیکھا یہ ہمیشہ کھلا کیوں پایا جاتا اور وہ بھی رات کے اس پہر۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ بائیں جانب آتی روتی ہوئی آواز کا تعاقب کرے یا سامنے کھلے دروازے کی طرف بڑھے۔ سوچنے کی ضرورت نہیں تھی دروازہ اتنی زور سے بند ہوا جیسے کسی نے تیش کے مارے زور سے دروازہ توڑنے کی کوشش کی تھی۔

"یا اللہ !۔"

وہ تیزی سے رونے کی آواز کا تعاقب کرنے لگی آواز آس پاس کے ڈرائینگ روم سے آرہی تھی اس نے اندر آ کر دیکھا

کوئی سفید لباس میں کسی شخص کے گھٹنے میں سر دیے رو رہی تھی۔  
 "ابو! ابو پلیز یہ ظلم نہ کرے ابو۔"

نسوانی آواز جب ہمارے کانوں کو ٹکرائی تو خاصا جانی پہچانی تھی اسے کیوں لگ رہا تھا جیسے یہ آواز اس سے ملتی جلتی  
 سامنے شخص کا سر جھکا ہوا تھا ورنہ وہ انہیں پہچان لیتی۔  
 آگے بڑھ کر وہ ان کے قریب پہنچی تاکہ ان کی آواز ان کا اندھیرے میں چھپا منہ دیکھ سکے مگر ناکام رہی بلا آخر وہ تھک  
 کر چیخ پڑی۔

"آپ لوگ کون ہے کیا چاہتے ہیں کیوں میری زندگی اجیرن کر دی ہے پلیز یہ ختم کرے عذاب۔"  
 مگر ہمارے کانوں میں اس کی آواز نہ سنائی دی۔  
 "کون ہیں آپ۔"

ایک دم اس عورت کا سر اٹھا پھر پھر ہمارے چہرے کی جگہ حلق میں اٹک گئی، سانسیں ختم سے گئی اس عورت کو منہ مڑا تھا مگر  
 جسم وہی تھا۔ اس عورت کو چہرہ اتنا خوفناک تھا کہ ہمارے زور سے آنکھیں میچ لی تھیں اس کے باوجود وہ چہرہ اس کی  
 آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔

ایک طرف گوشت لٹکا ہوا تھا جبکہ دوسری طرف سفید آنکھ تھی جس کے کون سے خون ٹپک رہا تھا دائیں جانب کے  
 چہرے پہ خراش اور کٹس لگے ہوئے تھے اور کالے بال نے چہرے کو مزید خوفناک بنا دیا۔  
 ہمارے دوبارہ آنکھیں کھول کر بھاگنے چاہا تھا کہ وہ عورت اس پر جھپٹ پڑی تھی اور اپنے نوکیلے ناخنوں سے اس کے  
 گردن کو دو بوج کر دیوار کے ساتھ لگا دیا اور اپنا خوفناک چہرہ ہمارے قریب کیا۔  
 "اک مر گئی تھی دوسری کو ضرور آنا تھا کیوں آئی ہو تم یہاں۔"

اس کی جڑیلوں جیسے چیخ ہمارے کانوں میں بگھلا ہوا سیسہ ثابت ہوئی۔

اس کے سیاہ لکڑی جیسے ہاتھوں کو ہمارے ہٹانا چاہا مگر گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی ہمارے کانوں میں اگلا سانس  
 نہیں لے پائی گی۔ اس نے دل میں آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی اور پھر اس پر پھونک مارنے لگی اس کلام میں  
 اتنی طاقت تھی کہ وہ سیدھا دور جا کر کھڑکھی پہ جا کر لگی ہمارے اپنے گردن کو پکڑ کر لمبے لمبے سانس لئے اور کچن کی

طرف بڑھی۔

اس نے دیکھا کہ کسی فورس نے اس بھی پیچھے مین ڈور پہ جا کر پھینکا اس کا سر زور سے جا کر دروازے پہ لگا اور وہ منہ کے بل نیچے گری کہرا کر اس نے اللہ کو پکارا۔

سر اٹھا کر دیکھا تو ایک بھاری بوٹ اس کی طرف آرہے تھے اس نے سر تھام کر مزید اوپر دیکھنا چاہا۔

"فائق اور شفق کی ایک اکلوتی نیشانی تھت۔۔۔"

کوئی کہتے ہوے بھاری گھمبیر آواز میں ہنسا تھا۔

”کَلِّک کون ہو تم؟۔“

ہمانے آٹک کر ہر اک لفظ کو ادا کیا۔

"یہ جاننا ضروری نہیں ہے، یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی ہو کیوں آئی ہو کیا اپنے ماں باپ کا بدلا لینے۔"

بوٹ نظر آرہے تھے مگر چہرے اور جسم کبھی بھی نہیں تھا۔

"کون باپ؟۔"

ہمانے اتنا کہا تھا اور زوردار تھپڑ اس کے چہرے پہ پڑا تھا۔ وہ چیخ پڑی پھر اپنے جلتے گال کو جیسے تھاما تو ساکت رہ گئی یہ باتھ تو بالکل زلنین جیسے لگ رہے تھے اس نے بھی ایسے انداز میں مارا تھا کیا یہ زلنین۔

"زننیں! زننیں کیا یہ تم ہو دیکھو زننیں میرے ساتھ یہ کھیل مت کھیلو میں بڑی سادی سے لڑکی سادی سے زندگی گزارنا چاہتی۔۔۔۔۔۔"

ایک دم سے اس کی بھرائی آواز پر قہقہہ گونج اٹھا۔

"ایکٹنگ کتنی بیکار کرتی ہو، خیر اگر تمہیں نہیں پتا تو کوئی نہیں ہم بتا دیتے ہیں ویسے بھی تمہاری ماں ایسی۔۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی تم جو کوئی بھی ہوا اگر تم نے میری ماں کے بارے میں کچھ بھی کہا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا



اب کی بار ہما دھاڑ اُٹھی۔ وہاں خاموشی چھا گئی تھی۔

"اچھا تو اتنی شریف زادی تو ایک قاتل کے ساتھ اس نے کیوں ماں باپ کی مخالفت لے کر بھاگ کے شادی کی۔"

اب ہما کو سناٹے میں جانے کی باری تھی۔

"اس کے بعد اس کے ساتھ پانچ دن گزار کر ماں باپ کے پاس آئی تو ماں باپ نے رُخ پھیر لیا۔"

"اور پھر تمہاری نانی کسی پلان کے تحت کسی کالا جادو کے چکر میں پڑ گئی اس نے شفق کو فائیک سے الگ کیا اور بلا آخر وہ ایک مہینے کے اندر کامیاب ہو گئی۔"

"تمہاری ماں روتی رہی پُنتی رہی مگر ماں باپ بے رحم ہو گئیں انہوں نے تمہاری ماں کا نکاح کسی امیر زادے ریحان سے کر دیا جو امریکہ میں تھا سوچ سکتی ہو تمہاری نیک زادی نانو اللہ کرتی پھرتی اس نے نکاح کے اوپر نکاح پڑھایا اس نے کتنا بڑا گناہ کیا اوپر سے تمہاری پریگنیٹ ہو گئی اس نے کہا یہ بچہ فائیک کا ہے مگر کوئی سنتا نہیں تمہارا سوتیلہ باپ مارتا تھا پاگل سمجھتا تھا اور تمہاری نانی چپ چاپ تماشہ دیکھتی رہی۔۔۔۔۔۔ کتنی معصوم ہو دھوکے میں رکھا تم جیسی بچاری کو تنہا۔۔۔۔۔۔"

ہما کو لگا جیسے وہ ختم ہو جائے گی یہ کیا کہا ہے انہوں نے کیا ممانے ایسا کیا، ماما ایسا کر سکتی ہیں اور نانو۔۔۔ ممانے تو چلو ماں باپ کو دکھ دینے کا گناہ ان سے سرزد ہوا تھا مگر نانو۔۔۔

"آپ کون ہو، یہ سب کیسے جانتے ہو۔"

مگر وہاں اب خاموشی چھا چکی تھی ہمانے اُٹھ کر اس سمیت جانا چاہا جب سامنے پڑی کسی کی لاش دیکھ کر وہ چیخی تو اس کی آنکھ کھل پڑی اس نے اُٹھ کر دیکھا وہ بستر پر تھی۔

oooooooooooooooo

اُٹھی تو دیکھا صبح کی ہلکی ہلکی کرن کمرے میں پڑ رہی تھی۔ اپنے پینے سے شرابو چہرے کو صاف کرتی کبیل ہٹایا، سخت گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے سر تھام کر اپنے خواب کو سوچا یہ سب کیا تھا

کیا کوئی بندہ اسے بتانے آیا تھا جو سچ وہ ڈھونڈنا چاہی تھی تو کیا اس کا جواب اسے دے دیا گیا تھا۔

اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہی تھی کسی کا کندھا اسے محسوس ہوا تو وہ تیزی سے اُٹھ کر چیخنے لگی تھی کہ امی کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئی

"امی۔"

امی سفید جوڑے میں کوئی پری لگ رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے ہما کو ممتا بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ہما انہیں دیکھنے کے بعد ایک لمحہ نہیں لگایا تھا امی کے ساتھ لپٹنے میں پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"امی آپ کہاں چلی گئی ہیں، آپ نے اپنی بیٹی کو کس بے حس اور ظالم دُنیا میں پھینک دیا ہے۔ میں بالکل اکیلی ہو گئی ہوں کوئی میرا نہیں کوئی اپنا نہیں ہے میرا۔۔۔ ایک آپ تھیں، آپ جنہوں نے مجھ سے سچی محبت کیس ورنہ یہاں تو ہر کوئی مجھ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ امی مجھے اپنے ساتھ لے جائے میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ آپ کی بیٹی برباد ہو جائے گی ختم ہو جائے گی امی۔۔۔۔"

اس کا بس نے چل رہا تھا ماں کی مہربان گود میں خود کو چھپالے جبکہ شفق نے اس کے گرد بازوؤں پھیلا کر اس کے سر پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔

"بس میری جان، مت رو میری اتنی بریو ہمارو رہی ہے تو مجھے تکلیف ہو رہی ہے پلیز اپنی ماما کو تکلیف نہ دو ایک تم ہی تو ہے جو مجھ سے اتنا پیار کرتی ہو میری چھوٹی سی تکلیف پہ تڑپ جاتی تھی ورنہ اس پاگل عورت سے کون محبت کرتا ہے۔"

ہما نے اپنا گیلیا چہرہ اٹھا کر ماں کو دیکھا جہاں نور کے سوا کچھ نہیں پھوٹ رہا تھا اس نے عقیدت سے ماں کے ہاتھ چوم لئے اور آہستہ سے بولی۔

"امی۔۔۔"

"شش میری جان مجھے بولنے دو تم کہتی ہو تمہارا کوئی نہیں ہے ایسا کیوں کہتی ہو سب سے بڑی ذات وہ رب ہے جس نے تمہیں بنایا وہ پوری جہاں کا مالک وہ جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اپنے بندے کے تو اپنے آپ کو کیوں اکیلی سمجھتی ہو، دوسرا تمہارا شوہر، تم سے بے انتہا محبت کرنے والا پیارا شخص

تم اس سے کیوں اتنی بد تمیزی سے پیش آتی جس انسان نے تم سہارا دے کر زمانے کی سرد گرم سے بچایا اس سے یہ برتاؤ! ہما سوچو اگر وہ نہ آتا تو تم میری بچی تم برباد ہو جاتی سوچو نہ ہما اس وقت تمہارے بابا آئیں تھے، اس وقت تمہارے نانا آئیں تھیں، کیا اس وقت کوئی بھی ایسا شخص آیا تھا جسے تم زلنین سے زیادہ مخلص سمجھتی ہو نہیں

میری جان صرف اور صرف زلنین آیا تھا تمہارا زلنین  
 تمہاری آدھی سے زیادہ پریشانیاں تب حل ہونگی جب تم زلنین سے صلاح کرو گی اور ہر کسی بھی بھروسہ کرنا ٹھیک  
 نہیں ہے میری بچی یہ دُنیا بڑی ظالم ہے۔"  
 ہمانے ان کی بات پہ خاموشی سے دیکھا دیکھا پھر  
 اس کے لب پہ تو کانپ اُٹھے۔

"امی میں کون سا یہ سب خوشی سے کر رہی ہوں، میں اس شخص کو بے انتہا چاہتی ہوں اور اس کے بغیر زندگی میری  
 سانسیں روک دیتی ہے۔ عجیب بات ہے نامی مگر امی جب انسان کا اس شخص پہ مان فوت جائے جو اسے اس پر تھا تو  
 دراصل وہ ٹوٹ جاتا تو امی آپ کی بیٹی ٹوٹ گئی ہے اور وہ شخص مجھے سمجھ نہیں آرہی اسے کیا ہوا کبھی سختی سے پیش  
 آتا، کبھی سراپا محبت ہوتا، کبھی ایسی بیگانگی برتا ہے، تو کبھی میری پانچ منٹ کی غیر موجودگی میں پاگل ہو جاتا ہے اور  
 یہ می تب سے ہو جب سی وہ بیمار ہوا ہے۔ امی میں نے دوہری شخصیت کے شخص سے تو محبت نہیں کی تھی۔ میں  
 نے وہ صاف، مہربان دل جس میں خلوص اور سچائی کے علاوہ میں نے کچھ نہیں پایا تھا۔ امی اگر یہ سب نہ ہوتا تو  
 میں یہ بات کہتی کہ اس جیسا شخص کوئی نہیں مگر وہ تو اک عام مرد نکلا اور اس کے عام نکلنے پر میرا دل روتا ہے۔"  
 امی نے اس کی بات پر اس کے چہرے پہ پیار کیا پھر گویا ہوئی۔

"ہما زندگی میں ہمیشہ تصویر کے دورخ ہوتے ہیں۔ آپ کو لگتا ہے یہ سب سے اچھا انسان ہے درحقیقت وہ بُرائی کا  
 بادشاہ ہوتا ہے تو کبھی آپ کسی انسان کی ایک غلطی کو دیکھ کر بُرا جان لیتے ہو پر اس میں ساری اچھائیاں بھری ہوتی  
 ہے مگر وہ ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔ اب زلنین کی بات تم نے کہا نا وہ اندر سے ویسا ہی تھا جیسے وہ باہر تھا تو وہ اب بھی  
 ویسا ہے

مگر تمہارے ساتھ ساتھ اس کی بھی مشکل کی گھڑی چل رہی ہے اور ہما ہم سب سے زیادہ تم اسے اچھی طرح  
 سمجھتی تو دوسرا کہتی ہو تمہیں اس سے محبت ہے۔ محبت تو کوئی عیب نہیں دیکھتی مگر تم۔۔۔۔۔  
 ہما کی آنکھیں یک ٹک انہیں ہی دیکھتی جا رہی تھیں۔

ان کی باتوں میں کتنا سکون تھا بلکہ جادو تھا اور وہ ان کی باتوں کے سحر میں جکھڑی جا رہی تھی۔

"اب جس طرح چل رہا ہے چلنے دو۔ کبھی کبھار جو چیز آپ کے بس میں نہیں ہوتی تو اسے اللہ پہ چھوڑ دینا چاہیے۔ تم بھی ایسے کرو اور اس رشتے کو ایکسپٹ کرو جانتی شروع میں مشکل ہوگا مگر خاموشی اور تعبداری کو فل حال اپنی طاقت جانو یہ سب تمہاری نفرت کو طاقت بنا رہے ہیں۔ میرا چندا جن لوگوں سے میں ہاری ہوں۔ تم نے نہیں ہارنا کیونکہ تم ہمارا لنین ہو شفق فہیم نہیں۔

اس کے بعد امی کبھی غائب ہو گیا۔

"امی! امی!۔"

ہما ان کو پاگلوں کی طرح پکارنے لگی پھر جب اس کی آنکھیں کھلی تو وہ بستر پہ تھا۔ پچھلے خواب کی طرح کمرے میں روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے لگا وہ پھر خواب دیکھ رہی ہے مگر جب احساس ہوا وہ اب واقعی جاگ چکی ہے تو بستر سے اٹھی۔ اس نے دیکھا اس کو ٹیبل پہ پڑا فون چمک رہا تھا اس نے اٹھا کر دیکھا زلنین کو مسیج تھا۔ وہ اسے اپنے گھر بلارہا تھا۔

پہلے سوچا کہ وہ نہ جائے مگر اب وہ لیٹ ہو جائے گی دوسرا امی کی بات زہن میں گونج رہی تھی۔ اب اسے بار سچ مچ اللہ پہ چھوڑ کر وہ اٹھ کر تیار ہونے لگی۔

oooooooooooooooo

"تو تمہیں کیسے پتا۔۔۔"

ہما اس کے درست اندازے پر بونچھکا گئی۔

زلنین نے اپنے لب دبائے۔ کیا کرے اسے کیا بتادیے۔ نہیں!

"تمہارے اسے رویے سے مجھے لگا، اصل میں میری امی بھی میرے خواب میں آکر نصیحت کرتی تھیں اور میں ان کی باتیں سن کر جب خواب سے اٹھتا تو ان کی باتوں پہ عمل کرتا۔ ایسا تمہارا لگا مجھے شاید خیر اگر کچھ چیزوں آپ سے نہیں ہوتی تو اسے کوشش نہیں کرنا چاہیے میری موجودگی میں ان ایڑی فیل کرتی ہو تو۔۔۔

"نہیں! ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں آپ کو قبول کر لیا ہے بس یہ سب اوکوڑ لگ رہا ہے۔۔۔

زلنین نے اس کی بات کاٹ کر اس کے گال تھپ تھپائے پھر نرم لہجے میں بولا۔



"جانتا ہوں مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے سو بہتر ہے ہم سب کچھ شروع سے سٹارٹ کرے نکاح بیشک ہو گیا ہے مگر ہم ایک دوسرے کے ویسے ہی پرانے دوست بنا ہے، ایک دوسرے میں انڈر سٹینڈ کٹ پیدا کرنی ہے کہ چاہیے کوئی بھی برابر ہم آئیں ہمارے میں کوئی ٹرسٹ ایشونہ ہو آج سے ہم ہسبینڈ اینڈ وائف کے بجائے صرف پرانے دوست جیسے ہم ہوا کرتے تھے شاید چیزیں بہتر ہونا شروع ہو جائے۔"

ہم اس کو خوبصورت چہرہ دیکھتی جہاں وہی اس کا دوست زلنین آگیا تھا شاید چیزیں ٹھیک ہو جائے گی امی نے صحیح کہا تھا چیزیں بہتر ہو جاتی ہیں اگر اسے اللہ پہ چھوڑ دیا جائے۔ اس نے سر آہستگی سے سر ہلایا زلنین کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔ اس نے ہاتھ آگئے کیا۔

"ہائی میں ہوں زلنین زولفقار، ایسی پی جسے آپ چھچھوڑا بھی کہتی ہیں۔"

اس کے ویسے ہی لہجے پہ ہما کی چہرے پہ بھی تبسم پھیل گیا۔ اس نے ہاتھ آگئے کر کے اس سے ملایا۔

"ہما!۔"

"پورا نام پلیز۔۔۔۔۔"

وہ شرارت سے گویا ہوا۔ اب ہما ٹھہر گئی۔

"تمہارا سوتیلہ باپ ریحان!۔"

"تم فائین کی بیٹی ہوں۔"

"تمہاری ماں بھاگ گئی تھی۔"

"تمہاری نانوں نے ظلم کیا تھا۔"

ایک دم ساری آوازیں اس کانوں میں آنے لگی تھی۔

ایک دم اس نے سر جھٹک کر کہا۔

"ہما شفق۔"

ہاں وہ ماما کی بیٹی تھی اسے فل حال دوسرے نام کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

زلنین نے اسے رُک کر دیکھا پھر مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑا۔



"تو مس ہما شفق کلاس کے لئے دیر ہو رہی ہے چلے۔"

ہمانے سر ہلایا زلنین ہنس پڑا۔ ہمانے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں نا سمجھی کا تاثر تھا۔

"مجھے یہ سب او کو رڈ لگ رہا ہے۔"

وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے باہر آیا تو بولا ہم کچھ کہنے لگی تھی جب پھوپھو کشف کے سامنے آنے پر زلنین کا چہرہ سفید ہو گیا۔

"او تو یہ ہے تمہاری دوست۔"

وہ اس کا سر تاپا جائزہ لیتے ہوئے زلنین کو دیکھتے ہوئے زہریلی مسکراہٹ سے بولی۔

ہمانے انھیں اور پھر زلنین کو دیکھا۔

"زلنین یہ۔۔۔"

"میں اس کی پھوپھو اور ہونے والی ساس کیوں زلنین تم نے اپنی دوست کو بتایا نہیں۔"

اس کی بات پر زلنین کا دل کیا اپنی پھوپھو کو شوٹ کر دے۔

ہمانے زلنین کو دیکھا اور پھر پھوپھو کو، ایک دم سے اس کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ آ گئی، لفظ ساس اسے کبھی اتنا بُرا نہیں لگا تھا جتنا پھوپھو کشف کے منہ سے سُن کر ہما کو لگ رہا تھا۔

زلنین نے ان خنخوار نظروں سے دیکھا پھر جبر کرتے ہوئے اس نے اک نظر ہما کو دیکھا جو بالکل سٹل کھڑی تھی اور کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"ہما یہ ہے میری پھوپھو۔۔۔"

"اور آپ کی ہونے والی ساس بھی۔"

ہمانے چہرہ موڑ کر بے حد عام سے لہجہ میں کہا۔

"اوتھیں زلنین نے بتایا تھا کہ اس کی منگنی پچپن میں میری بیٹی سے ہوئی تھی اگر نہیں بتایا تو زلنین کتنی بُری بات ہے۔"

"ہاں زلنین کتنی بُری بات ہے۔"

ہم کے تائیدی انداز پہ زلنین چکرا ہی اٹھا یہ کس مصیبت میں پھنس گیا۔ جزلان!!!! ہیلپ۔  
 "سب کو چونٹی کی طرح مسل دینے والا زلنین، آج بے بس سا پھوپھی اور بیوی کے درمیان پھنسا ہوا تھا۔  
 "ہم پھوپھو ہمیں دیر ہو رہی ہے، ہمیں ضروری کام سے جانا ہے۔"

"نہیں نہیں اتنی بھی جلدی نہیں، آپ نے اپنی بیٹی کے بارے میں نہیں بتایا جس سے عنقریب شادی ہونے والی ہے۔"

ہم کے کہنے پر زلنین کا دل کیا یہاں سے کبھی بھاگ جائے پھر دل میں سوچا جب کچھ ایسا ہے نہیں تو وہ کیوں گھبرا رہا ہے۔ گھبرا اس لئے رہا ہے کہ وہ سب کو بتا نہیں سکتا ہمارا اس کی بیوی ہے اور دوسرا ہمارا کو یہ نہیں بتا سکتا پھوپھو اس کی ایک نمبر کی ڈائن ہے اگر اس کے سامنے وہ پھوپھو کو کچھ کہے گا تو اس کا بچ خراب ہوگا۔  
 "ہاں میں دکھاتی ہوں بہت خوبصورت ہے ادھر ہی کبھی ہو زلنین پر میس کہاں ہے۔"  
 اب ہمارا کو لگا کہ وہی بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔ پر میس زلنین کی منگیت پر میس۔۔۔  
 "اُف اس عورت کی تو میں۔"

زلنین آگئے بڑھ کر کچھ کرنے لگا جب کسی کی سیٹی کی آواز پہ رُک گیا مڑ کر دیکھا دور گول سیڑھیوں پہ بیٹھا مزے سے گلاس سے سپ لیتا جزلان مزے اس سین کو انجوائی کر رہا تھا۔  
 زلنین نے اسے اتنی تیز نظروں سے دیکھا جبکہ وہ کھل کر مسکراتے ہوئے اسے چڑانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔  
 "مجھے اس مصیبت سے نکالو۔" وہ اسے دل میں کہتے ہوئے غضب ناک لہجے میں بولا  
 "تو کس الونے کہا تھا اس کو یہاں بلائے۔"

"مجھے کیا پتا تھا یہ عورت اس پورشن میں آئیں گیں یہ گئی ہوئی نہیں تھی اس بڑھے کے ساتھ۔"  
 "آج آئیں ہیں۔"

"خدا کے لئے جزاں۔۔ ورنہ میرا ہاتھ ہوگا اور اس عورت کی گردن۔"

"تجھے تو کوئی رشتے کا لحاظ ہی نہیں رہا زلنین شرم سے مرجانا چاہیے تجھے۔"

"اس سے پہلے میری بیوی کو پتا چل جائے میں ایک جن ہوں تو جلدی آ اور اگر ہمارے سے دور گئی سب سے پہلے تجھے اللہ کو پیارا کروں گا۔"

"پہلے اس مصیبت سے نکلو تب کچھ کرنا۔"

"اچھا ابھی نکلتا ہوں۔"

وہ پھوپھو کی طرف دیکھنے لگا جو ہمارے میس اور زلنین کی جھوٹی سٹوری بڑھا چڑھا کر سنار ہی تھی بظاہر تو ہمارے آرام سے سن رہی تھی مگر زلنین جانتا تھا کہ وہ کتنے ضبط سے سن رہی ہے۔ وہ اس لئے کر رہی تاکہ زلنین کو بتا سکے کہ وہ اس کے لئے کوئی فیلنگز نہیں رکھتی۔

"ام پھوپھو۔۔"

"پر میس کی، ہاں بولو زلنین۔"

زلنین نے ایک نظر انھیں دیکھا اور اس کی نظروں میں اس وقت اتنی طاقت تھی کہ پتا نہیں کیا ہوا پھوپھو نے اس کی نیلی آنکھوں کو دیکھتی ہی محسوس ہوگی اچانک وہ گرنے لگی۔

"او پھوپھو آپ ٹھیک تو ہیں۔"

اس نے انھیں پکڑتے ہوئے نرمی سے کہا۔ جزاں کھڑا ہو گیا یہ کمینہ اپنے محبوب کے لئے کسی حد تک جاسکتا۔ ہمارے بھی تیزی سے آگے بڑھی ان کو تھامتے ہوئے کہ زلنین نے اسے ٹوکا۔

"ہمارے انھیں ہاتھ نہ لگاؤ۔۔۔۔۔"

وہ اچانک ہی چیخ پڑا ہمارا ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی۔ اس کی آواز ضرورت سے زیادہ بھاری اور اونچی تھی۔

پھر اس نے پھوپھو کو اپنے زیر کر کے ان کے منہ سے عجیب آوازیں نکالی۔

"زلنین انھیں کیا ہوا ہے۔"

ہمارے ان کی بے حد عجیب آوازوں سے خوف آ رہا تھا۔

"کچھ نہیں تم باہر جاؤ۔۔ میں تمہیں سب بتاؤں گا۔"

وہ مڑ کر اسے تسلی دینے لگا پھر اس نے ایک اور کام کیا جان بوجھ کر تاکہ ہما کا دل نرم پڑے اُف اس محبت کے لئے بھی کیا کرنا پڑتا ہے۔ پھوپھو کے لمبے ناخنوں سے اس نے اپنے چہرے پہ وار کروایا۔ ہما چیخ پڑی۔  
 "یہ شخص پاگل ہو گیا ہے۔" اور زلنین بھپری ہوئی پھوپھو کو سنبھالنے لگا جواب چیخ رہی تھی۔  
 "میری بچی میری بچی۔"

ہما ان کو دیکھنے کے بجائے زلنین کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پہ بڑا ساناخن کا نشان آ گیا تھا۔  
 یہ ان کو کیا ہوا تب تک جزلان کو آنا پڑا کہ یہ سر پھرا جن مزید کس حد تک چلا جائے۔  
 "ہما میں کیا کہہ رہا ہوں۔"

پھر ایک اور ایک زلنین صاحب نے اپنے اوپر کروایا۔  
 جزلان نے اسے پھوپھو سے الگ کیا جواب اس کی اثر سے نکل کر ایک بولتے بولتے جزلان کی بازوؤں میں جھول گئی۔  
 زلنین نے اپنے آپ کو سنبھالا ہما تیزی سے اس کے پاس آئی اور پریشانی سے اس کا بازو پکڑ کر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا۔  
 "یہ کیا ہوا تھا انھیں اچانک سے، آپ ٹھیک تو ہونا۔"

زلنین ہلکے سا سر اٹھا کر جزلان کو چڑانے والی مسکراہٹ سے دیکھا کہ اب سنبھال میں تو چلا۔  
 "کوئی نہیں بس دورہ پڑتا ہے ان کو چلو۔" وہ آرام سے کہتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا اور اس کو ساتھ لے کر آگئے  
 بڑھنے لگا کہ ہما نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"نہیں پہلے اپنا زخم پہ کچھ لگا دو کیا بہت زور درد ہو رہا ہے۔"  
 اس کی فکر پہ زلنین نے مڑ کر اس دیکھا وہ اس کے بجائے اس کے گال پہ نشان دیکھ رہی تھی اور اسے چھونا چاہتی تھی  
 مگر کچھ روک رہا تھا کیا روک رہا تھا زلنین باخوبی جانتا تھا۔  
 "ہاں درد ہو رہا ہے کسی کی بے رخی بہت تکلیف دیتی ہے۔"  
 وہ ہما کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ ہما نے اسے دیکھا پھر ایک دم گڑبڑا گئی۔  
 "چلو ہما پہلے ہی اتنی دیر ہو رہی ہے آؤ۔"

وہ بولتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑنے لگا کہ ہمارے ایک دم پیچھے کر لیا۔

"میں کچھ کر لوں گا ویسے بھی نشان پڑا ہے خون نہیں نکل رہا۔"

وہ اس کا نظروں کا مفہوم سمجھ کر اسے تسلی دینے لگا۔

وہ چل پڑا تو وہ بھی اس کے پیچھے جانے لگا جبکہ اس نے مڑ کر دیکھا ضرور تھا یہ کیا وہ دونوں کہاں غائب ہو گئے شاہد وہ

ساتھ والے کمرے میں لے گیا تھا۔ عجیب ہی ہیں سارے خود سے کہتے ہوئے وہ زلنین کی پیچھے گئی۔ وہ زلنین کی

گاڑی کے قریب آئے جب نے زلنین کو دروازے کھولنے سے پہلے روکا۔

"زلنین یہ سب کیا تھا۔"

زلنین جاہنڈل پہ دھرا ہاتھ رک گیا نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"آپ نے مجھے اپنی پھوپھو کے بارے میں نہیں بتایا، پہلے آپ کہتے تھے کہ میں اکیلار ہتا ہوں ٹھیک دیکھنے میں بھی

ایسا لگ رہا تھا۔ اس کے بعد مجھے پتا چلا کہ فائیک ڈالفاکار آپ کے چچا تھے ٹھیک ہے یہ بھی مانتی ہوں کہ آپ کے

ساتھ ان کے ٹرمز کچھ اچھے نہیں تھے۔ اس کے بعد آپ کے دو کزن جزلان اور پرمیس لندن سے آئے یہ آہستہ

آہستہ آپ کا خاندان کیوں ظاہر ہو رہا ہے ابھی تو اتنے رشتے بعد میں پتا چلے آپ کا تو پورا جوائن فیملی سسٹم ہے۔"

"تو تمہیں جوائن فیملی سسٹم سے اعتراض ہے۔"

وہ اس کی طرف آ کر گاڑی کے فرنٹ پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔ ہمارے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"میں نے یہ نہیں کہا آپ کہتے ہیں آپ پر ٹرسٹ کروں کیسے کروں آپ ہر طرح سے مشکوک ہیں اور سب سے

زیادہ غصہ مجھے اپنے آپ پر آ رہا ہے کہ میں نے آپ سے شادی کی۔"

وہ خاموشی سے اسے سنتا رہا اس کی خاموشی نے ہمارے کو چڑا دیا۔

"بولتے کچھ کیوں نہیں ہے آپ۔۔۔ زلنین میں آپ کے قریب آنا چاہتی ہوں مگر یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ بالکل

برداشت سے باہر ہے اور ایک اور چیز آپ منگنی شدہ ہیں؟ آپ نے مجھے تو دھوکہ دیا ہی دیا پر ساتھ میں اس لڑکی

پر میس سے بھی جس سے آپ نے۔۔۔۔۔"

"ایک منٹ ایک منٹ پہلی بات ہے کہ میں خاموش اس لئے تھا کہ تمہیں آرام سے بولنے دوں، تمہارا غبار نکلے

جب ساری بات کلیر ہو جائے تو پھر بولوں ویسے بھی جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو میں صفائی کیوں دوں، ہا میں تم پر ہر چیز سے بھی زیادہ ٹرسٹ کرتا ہوں تم نہیں کرتی اس میں میں کیا کر سکتا ہوں تکلیف ہوتی ہے پر میں تمہارے دل میں گھس کر اعتماد پیدا کرنے سے تو رہا۔ رہی بات پھوپھو کی ایسی کوئی بات نہیں پھوپھو نہ ٹیلی ٹھیک نہیں ہے ان کو اکثر دورے پڑتے ہیں وہ بہت عجیب باتیں کرتی ہیں یہ تو کچھ بھی نہیں کل جزلان کو اپنے بیٹی بول رہی تھیں اور میں ہمیشہ کی طرح ان کی ہر بیٹی کا داماد اور جب ان کی باتوں پر کوئی آگئے سے خاموش اور غیر دلچسپی ظاہر کرتا ہے تو ان کی حالت بگڑ جاتی ہیں۔ پر میں انہیں اپنے ساتھ لائی تھی تاکہ ماحول کی تبدیلی ہو سکے مگر کچھ اثر نہیں ہوا اور میں نے تمہیں ان سے اس لئے نہیں ملوایا تاکہ تمہیں ان سے نقصان نہ پہنچ سکے۔ بس یا کچھ اور بھی رہتا ہے۔"

وہ اپنی بات کہہ کر اس کے جواب کا منتظر تھا مگر وہ اسے دیکھتی رہی پھر اس کے آنکھوں میں پیشیمانی آگئی۔ پہلے اس پر اٹیک ہوا اوپر سے وہ اپنی پریشانی اور درد ظاہر بھی نہیں کر رہا۔ وہ اسے سوری کرنا چاہتی تھی مگر کر نہیں پا رہی تھی زلنین سمجھ گیا وہ اسے سوری کہلوانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اس کی کوئی غلطی ہی نہیں اور اگر غلطی ہوتی بھی تب بھی وہ نہیں چاہتا کیونکہ اس نے اس لڑکی سے تمام تر خوبیوں اور خامیوں سمیت قبول کیا ہے اور یہی محبت کا تقاضا ہے۔

"آو دیر ہو رہی ہے ویسے اس گرے ڈریس میں اچھی لگ رہی ہو۔"

ماحول کا تناؤ کم کرنے کے لئے اس نے اس کی تعریف کی۔ ہمارے اسے دیکھا وہ اب اٹھ کر کار میں بیٹھ چکا تھا۔ وہ اس کی پشت کو دیکھنے لگی پھر ایک اور بات اس کے دل میں آئی مگر سر جھٹک کر وہ سیٹ پہ بیٹھ گئی لیکن دل بار بار کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے پوچھ لیں کیونکہ جو پر میں کی زلنین کے لئے نظروں میں دلچسپی تھی وہ ہمارے چھپی نہیں رہ سکتی تھی۔

"زلنین کیا آپ کا پر میں سے کوئی رشتہ۔۔۔"

"ہا میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور پھوپھو کا تمہیں۔۔۔"

اس کی بات ہمارے کانٹے۔

"وہ سب میں جانتی ہوں مگر کسی طرح کی ان لو منٹ تھی۔"

اندیشہ اچانک لبوں پر آگیا زلنین کے لبوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی وہ اب گھر سے نکل چکے تھے۔  
 ہمانے اس کی چہرے پہ گہری مسکراہٹ دیکھی تو اسے انجانے میں آگ لگ گئی۔  
 "آپ مسکرا کیوں رہے ہیں!۔" اس کے کہنے پر زلنین کھل کر ہنسنے لگا۔  
 ہمانے بیگ اٹھا کر زور سے اس کے کندھے پہ مارا۔ آنکھیں انجانے میں مرطوب ہو گئیں۔  
 "آگ برابر جگہ لگی ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا جبکہ وہ اپنے آنکھیں صاف کرتی شیشے کی طرف دیکھنے لگی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"تمھاری ماما کی طبیعت ٹھیک ہے اب؟۔"

زرینہ اس سے ملنے ہاسپٹل آئی تھی۔ بابا کو شفق نے رات کو یہاں رہنے کے باعث صبح گھر بھیج دیا تھا کہ وہ آرام کر لیں وہ شروع سے بضد تھے کہ شفق چلی جائے لیکن شفق گھر نہیں جانا چاہتی تھی۔ اس کے اصرار پر انکل نے انھیں منوا کر بلا آخر اپنے ساتھ لے گئے۔

فائیک البتہ اس کے ساتھ تھا۔ ابھی تھوڑے دیر پہلے اس کے لئے کچھ کھانے کے لئے لینے گیا تھا کہ پانچ منٹ بعد ہی زرین کی آمد ہو گئی اور اسے مل کر دلاسہ دینے لگی شفق جو اس دن کی بعد سے اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔  
 ایک دوست کا کندھا پا کر ساری چیزیں بھلا کر اس کے ساتھ بیٹھی رو رہی تھی اور زرین نے اس کو تسلی دینے کے بعد اسے تھوڑا حوصلہ ہوا۔ تو وہ شفق کی امی کے بارے میں پوچھنے لگی۔

"اوپریشن تو ہو گیا ہے مگر ان کی حالت ابھی بھی کریٹیکل ہے بس دعا کرو امی کو کچھ نہ ہو۔"

"ان شاء اللہ شفق وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی تم ٹینشن نہ لو۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

"ویسے تمھیں کیسے پتا چلا؟۔"

شفق کو اچانک خیال آیا صرف ان کو اور فائیک کی فیملی کے علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا اور زرینہ کے ٹریمنر اپنے نیبرز کے ساتھ کچھ اچھے نہیں تھے۔



"وہ یونی گئی تھی مس نے اطلاع کی تھی آج اتنی اہم پروجیکٹ تھا اور شفق نہیں آئی پھر انہوں نے تمہارے گھر پر کال کروائی تو تمہارے بابا نے فون اٹھایا کہتے ہیں کہ وہ ابھی ہاسپٹل سے آئے ہیں اور تمہاری مدر کو ہارٹ اٹیک آیا ہے میں چونکہ تمہارے گھر کے قریب رہتی ہوں تو انہوں نے مجھے بتادیا کہ میں خبر لے لو۔"

"بہت شکریہ تمہارے آنے کا، آئیم سوری میں تم سے لڑپڑی۔" وہ بہت مشکور نظروں سے زرین کو دیکھتے ہوئے بولی۔ زرین نے ہولے سے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھپ تھپا دیا۔

"کوئی بات نہیں یار ہو جاتا ہے۔"

"شفق تمہاری کافی۔"

فائینک کی آواز پہ وہ دونوں سر اٹھا کر مڑے اور زرینہ کا حیرت سے منہ کھل گیا فائینک یہاں پر۔ فائینک کے ہاتھ میں کافی کے دو کپ تھے۔ زرینہ کے تاثرات یک دم عجیب ہو گئے جبکہ فائینک بالکل نارمل انداز میں ان دونوں کو دیکھتا ہوا شفق کو کپ دے کر جانے لگا جب شفق نے رد کا۔

"زری ایک سیکنڈ! فائینک آپ میرے ساتھ آئے۔"

وہ اٹھ کر فائینک کا ہاتھ پکڑ کر سائڈ پہ لے کر گئی اور زرین ان دونوں کے سائڈ پہ جاتا ہوا دیکھنے لگی۔ اس نے اپنی مٹھی زور سے بیگ پر بھینچ لی تھی۔ لب کو اس نے زور سے دبا دیا تھا۔

فائینک جو کسی لڑکی سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ آج اس عام سی شکل و صورت والی کو ہاتھ پکڑنے کے اجازت بھی دے دی اور اس کے ساتھ ہاسپٹل میں بھی رہا اور اب اس کے خیال سے اس کے لئے کافی بھی لے آیا۔ ہاں وہ اس لڑکی سے محبت کرتا ہے اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ لیا تھا۔ اس کی تھکی ہوئی آنکھوں میں شفق ہی شفق تھی۔

کچھ بھی سوچے بغیر وہ یہاں سے اٹھ گئی اور شفق جو فائینک کو جانے کا کہنے لگی تھی اور زری کے متعلق بھی پوچھنا تھا ایک دم زرینہ کو بھاگتا ہوا دیکھ کر اسے جھٹکا لگا۔

"زری!۔"

"اسے کیا ہوا؟۔"



فائيق نے بھی حيرت کا اظہار کیا۔

oooooooooooooooooooo

"ہیر یو گو۔"

وہ بلا آخر پہنچ گئے راستے میں ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ ہما سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے منائے گا مگر ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ وہ بالکل خاموش تھا اور ہما کو اس کی خاموشی بے حد بُری لگ رہی تھی۔ وہ خود سے بار بار الجھ رہی تھی پہلے چاہتی وہ اسے تنگ نہ کرے اور جب وہ اسے کچھ نہیں کہہ رہا تو پھر چاہتی ہے کہ وہ اس سے بات کرے۔

زنین بار بار اس کی بدلی کیفیت پر غور کر رہا تھا۔ اس نے اس وقت الجھی ہوئی ہما کو ڈسٹرب کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ جب وہ پہنچ گئے تب وہ بولا۔

ہما غصے سے بیگ اٹھا کر جانے لگی جب زنین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تم بہت عجیب ہو ہما۔"

"تو اس عجیب لڑکی سے شادی کرنے کو کس نے کہا تھا کرتے نا اس سمجھدار خوبصورت گورے چٹے رنگ کی پرمیس سے۔"

وہ جل کر بولی، زنین کو ہنسی آنے لگی۔

"تمہیں پتا ہے ہما، میں نے تمہاری علاوہ کسی کو نظر اٹھا کر نہیں تھا یہ تو تم بتا رہی ہو اس کا رنگ چٹا اور مجھے اب پتا

چلا۔"

"پلیز! یہ چیز لا سزمت بولے۔۔۔"

"میں کب بول رہا ہوں جو سچ ہے وہ بتا رہا ہوں۔"

"میرے سے سمیل آپ نے ہمدردی کی تحت کی تھی ورنہ مجھ میں کیا تھا۔"

وہ کوشش کر رہی تھی کہ اس کی آنکھوں میں آنسو نہ آئے۔ وہ نہیں برداشت کر سکتی بیشک وہ اسے اب بھی بُرا لگتا

تھا۔ لیکن دل کو ٹھیس اٹھتی تھی اگر زنین کے ساتھ کسی اور لڑکی کا ذکر ہوا کرتا تھا۔

زنہین نے ہاتھ اپنی ٹھوڑی پہ رکھی۔

"یہ تو دل میں جھانک کر پوچھو ہمارے تم میں کیا ہے۔ ریلیکس رہو اور جاو کلاس کے لئے لیٹ ہو رہی ہو اور اپنا خیال رکھنا اور میری ہدایت پہ عمل کرنا۔

اس کے ہاتھ کو اٹھا کر اسے نرمی سے چومتا وہ چھوڑ چکا تھا۔

ہمارے صفائی نہ دینے پر تنیش آ رہا تھا۔ وہ کچھ کہہ کیوں نہیں رہا کل تک جو پاگلوں کی طرح بار بار ہر چیز کی وضاحت دے رہا تھا۔ آج بالکل پُپ اور زنہین اسے کیا بتاتا یہ سب وہ اس کی ماں کے کہنے پر کر رہا ہے اس نے ہر چیز اللہ پہ چھوڑ دی ہے۔ وہ جو کچھ کرے گا۔ بہتر ہی کرے گا۔

○○○○○○○○○○○○○○

پر میس سر جھکائے کھڑی تھی۔ وہ کُرسی پہ جھولتی اپنی تسبی کے دانوں کو کچھ چھوتے پڑھ رہی تھی۔

اس کی آنکھیں بے حد لال تھیں جبکہ سیاہ بال کو اونچے جوڑے کی شکل میں لپیٹا ہوا تھا۔ پیچھے سے ایک لڑکی آئی اور اس کے پیچھے سے جوڑے کو کھولا

اس کے لمبے بال کھل کر زمین میں آجکے تھے۔

اس لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر برش اٹھایا اور اس کے سیاہ لمبے بالوں پہ کنگھی کرنے لگی پھر اس کو دیکھ کر گویا ہوئی تو کالجیہ نفرت اور حقارت سے بھرپور تھا۔

"اگر رہائی چاہتی ہو تو ہمارا کام کرنا ہوگا تمہیں۔"

پر میس کے پیروں میں زنجیر باندھی گئی تھی۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا وہ سامنے بے بسی کا مجسمہ بنی ان کے حکم کی منتظر تھی۔

"کسی بھی طرح تمہیں اس کا کو بون میرا دلانا ہوگا۔ اب یہ تم پر ہے کہ تم کیسے لاتی ہو۔"

وہ اس عورت کی کنگھی کر رہی تھی ساتھ میں پر میس کو دیکھ کر ایک ایک لفظ کو آستنگی سے ادا کر رہی تھی۔ اس پاس کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھی وہاں تیزی ہوائیں اور سور کی آوازیں آرہی تھیں۔ اس کی آوازوں سے چیر پہ بیٹھی عورت کے دل میں عجیب سا سکون پھیلتا جا رہا تھا مگر آنکھوں کی تپش اب بھی برقرار تھی جیسے یہ آواز وہ ان

جانوروں کی نہیں بلکہ کسی اور کے حلق سے سُنا چاہتی تھی اور یہ آواز کسی ذلیع ہوئے دے تڑپنے ہوئے جانور کی طرح ہو۔

"اور ہاں کوشش کرنا اس کے ناخن کا ایک ٹکڑا بھی لے آنا اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس جنزادے کی غیر موجودگی میں ہوا گرا یا ہوا تو سزا کے لئے تیار رہنا۔"

"جی۔"

پرمیس کی مری مری سے آواز نکلی۔

"شاباش! یہ سب تمیں مئی سے پہلے ہو جانا چاہیے یعنی کے دو ہفتے ہے تمہارے پاس یہ کام کرو پھر تو ہماری رہا ہیں آسان ہو جائے گی۔"

اس کی لڑکی کی بات پر چیر پہ بیٹھی عورت کے لال آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئی تھی اور اس چمک میں ایک انتظار تھا وہ دعا کر رہی تھی کہ کب وہ پل آئے اور کب وہ ہماز ولفقار کا آخری پل انجوائی کرے

اس نے ایک انجیکشن پھوپھو کی گردن کے قریب لگایا اور لگانے کے بعد اس نے پھوپھو کو بلکہ سا جنجھوڑا

"پھوپھو۔۔۔ پھوپھو۔"

اس کے کہنے پر پھوپھو نے اپنے آنکھیں بامشکل کھولی پھر اسے دیکھ کر دوبارہ بند کر دی کیونکہ ان سے کھولنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

"زننیں کے بچے یہ کیا کر دیا۔"

وہ ایک اور لگا کر ان کے اُٹھنے کا انتظار کر رہا تھا مگر پھوپھو کی آنکھیں کھلتی پھر بند ہو جاتی۔

جزلان نے سوچا تھوڑا سا ٹائیم دیتے ہیں تب تک وہ شیشے نما کمرے میں دیکھ کر آئے وہ مڑنے لگا تو اسے چار سو چالیس کا جھٹکا لگا۔ وہ کچھ دیر اس کھڑی ہوئی شخصیت کو دیکھتا رہا جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس کے لب

ہلے۔ تو آخر انھیں اٹھارہ سال بعد آنے کا خیال آ ہی گیا۔

"بابا۔"

یشب ذولفقار سفید کوٹ اور پیٹ میں آنکھوں سے چشمہ اُتار کر اپنے بارعب سنجیدہ شخصیت سے اپنے بیٹے کو سرتاپا دیکھنے لگے جو کافی بڑا ہو گا تھا۔

"تم جزلان ہی ہونا۔"

فائیت کی طرح ان کی بھی آواز گونج دار تھی پورے گھر کے دروں دیوار ہل جاتی تھی ان کے آواز سے۔ جزلان نے جھٹکے سے انھیں دیکھا وہ اسے پہچان بھی نہیں پائے ہاں وہ کیسے پہنچاتے وہ تو چلے گئے تھے جب وہ ایک سال کا تھا۔ جزلان کو اس معاملے میں فرق نہیں پڑتا تھا۔ ان کو دیکھ کر نہ خوشی ہوئی، نہ دکھ نہ غصے عجیب بات تھی وہ کوئی احساس محسوس ہی نہیں کر رہا تھا ان کو دیکھ کر۔ جزلان نے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ اس کے سر ہلانے پر بولے۔

"کافی بڑے ہو گئے، اچھا ہے باقی سب کہاں ہے اور یہ کشف کو کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا۔"

کہتے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہوئے اور بستر پہ درواز کا شف کو دیکھا جو آنکھیں موندیں، ہوش و خور سے بیگانہ تھی۔ جزلان ان کو اوپر سے نیچے تک دیکھا جا رہا تھا پھر تنخی سی مسکراتے ہوئے اس نے ہما کی بات کو سوچا۔

"اب ہر کوئی آہستہ آہستہ آتا جا رہا ہے، ابھی میرے بابا آئے پھر ماما آئیں گیں پھر۔"

وہ اپنے سے سوچ میں تھا کہ یشب ذولفقار نے اس کو سوچ کی دنیا سے نکالا۔

"کہاں گم ہو بتاؤ مجھے کیا ہوا کشف کو۔"

"کلک کچھ نہیں وہ بس ان کی کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی، بس آرام کر رہی ہے۔"

"تو یہ اتنے بھاری ٹیکے کیوں پکڑے ہیں، کیا کر رہے تھے۔"

ان کی سخت آواز پہ باز پرس کرنے پر جزلان نے ایک نظر دیکھا اور ہلکے سا سر ہلاتے ہوئے ہمت کرتے ہوئے بولا۔

"اس ٹیکے سے ان کو تکلیف نہیں ہوتی۔"

سپاٹ لہجہ۔

"ہو مگر اسے ہوا کیا تھا۔"

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔"

یہ بات اس نے دل میں کہی تھی اور بے زاری سے جواب دیا

"بس دورے پڑتے ہیں انھیں۔"

"دورے؟"

وہ زچ والے انداز میں مٹھیاں دباتا گہرا سانس لے کر تھل سے بولا۔

"آپ کب آئے؟ دادا سے ملے آپ۔"

اس کے بات بدلنے پریش نے اسے ایک نظر دیکھا اور گویا ہوئے۔

"ہاں بابا کے کمرے میں گیا تو ملازم سے پتا چلا وہ گئے ہوئے ہیں پھر فائیک کا پتا کرنا چاہا تو وہ بھی سنا ہے کہ وہ یہاں

آہی نہیں رہا کسی کو اس کے بارے میں کچھ نہیں پتا جب بچوں کا پوچھا تو اس نے بتایا زلنین صاحب تو ڈیوٹی پر گئے

ہیں، پر میس بھی نہیں ہے مگر تم اور کشف موجود ہو۔ اس لیے ادھر آیا۔"

"اچھا!۔"

جزلان ان کی بات پہ صرف اتنا کہہ سکا۔

"آپ چلے دادا کچھ دیر میں آتے ہونگے یا تب تک آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کر لیں۔"

"گھر کا نقشہ تبدیل ہونے کی وجہ سے مجھے نہیں معلوم کہ میرا کمرہ کون سا ہے۔"

"اُف! ایک جن ہو کر بھی اتنا بھولا پن۔"

دل میں کہتے ہوئے وہ بلا آخر بولا۔

"چلیے میں آپ کو آپ کے کمرے کی طرف لے جاتا ہوں۔"

"ہو، تم کیا کر رہے ہو آج کل۔"

"سائنٹسٹ ہوں۔" مختصر سا جواب۔

"بڑے بھیا کی طرح۔"

ان کا لہجہ بے حد عجیب تھا جزلان نے توجہ نہ دی۔

"اچھا ہے مگر ان کی طرح اور سمارٹ مت بنا۔" وہ اب سڑھیوں کی طرف چڑھ رہے تھے تب یشب نے کہا۔  
 جزلان نے انھیں مڑ کر دیکھا اور الجھن امیز نظروں اپنے اوپر پا کر یشب عجیب انداز سے مسکرائے۔  
 "دیکھو اچھی بات ہے بنو ضرور بنو مگر اگر ایک چھوٹا سے مشورہ دوں تو عمل کرو گے۔"  
 وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔ ان کی بھی آنکھیں فائیک سے ملتی مگر ان کا رنگ گہرا سانولا تھا جو ان کے  
 سارے نقوش کو مانند کر جاتا تھا۔

"جی کہے۔" سپاٹ لہجہ۔

"دیکھو تم میرے بیٹے ہو گلہ بھی ہوگا تمہیں کہ اتنے سالوں بعد آیا ہوں اور اپنے بیٹے کو نصیحت بھی دینے کا فرض  
 سمجھتا ہوں جبکہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا اس کے لئے جو ایک باپ کرتا ہے۔ میرے بغیر تم ٹھیک بھی لگ رہے  
 ہو خیر کہاں تھا میں ہاں اپنے پروفیشن کو اپنے پروفیشن تک ہی رکھنا اسے پرسنل لائف نہیں آنی چاہیے ورنہ نقصان  
 اٹھاو گے۔"

وہ اس کا کندھا تھپ تھپا کر چل پڑے جبکہ جزلان عجیب سی الجھن لئے انھیں جاتا ہوا دیکھنے لگا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ کسی  
 نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا وہ اچھلا مڑ کر دیکھا تو پرمیس کھڑی ہوئی تھی۔  
 "تم!۔"

پرمیس مسکرا پڑی۔

"جن پہ ڈرتے ہیں یہ مجھے اب پتا چلا۔"

"تم جیسی سفید بھوتنی ہو تو انسانوں کو کیا جنوں کو بھی ڈر لگے خیر کہاں تھی۔۔۔"

جزلان کے تیزی سے کہنے پر وہ ہنسی۔

"کیوں پیار ہو گیا ہے مجھ سے۔"

"استغفر اللہ!۔"

جزلان نے کہتے ساتھ بقائدہ کانوں کو ہاتھ لگائے۔

"میرے پہ اتنا بُرا وقت نہیں آیا کہ میں اپنے سے بڑی وہ بھی چڑیل نامہ جن سے محبت کروں۔"

"خیر مجھے بتاؤ گے زلنین کہاں ہے۔"

"کہاں ہو گا وہ جوڑوں کا غلام۔"

جزلان کی زبان پھسلی پھر اس نے ارد گرد ڈرتے ہوئے دیکھا کہ کبھی یہ غالب نہ ہو جائے پھر پرمیس کی نظریں پاتے خود پہ قابو پایا۔ پرمیس نے الجھن سے اسے دیکھا۔

"جوڑوں کا غلام؟"

"بیرا غرق کرے تیرا جزلان۔"

"آج تمہیں پتا ہے کون آیا ہے؟"

اس نے بات بدلتے ہوئے پرمیس سے کہا۔

"کون؟"

"یشب زولفقار۔"

"کون یشب۔۔۔ او ماموں شبی وہ کب آئے۔"

اس نے حیرت سے پوچھا۔

"پھوپھو کو ٹیکے لگا رہا تھا مڑا تو کھڑے ہوئے تھے۔"

اس نے اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہتے ہیں۔"

اس نے اپنے بازو پہ پہنے بریسلٹ کو چھیڑتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگتے ہوئے کہا۔

"کہتے ہیں پرمیس کو دو لگاؤ جس نے زلنین کا جینا حرام کیا ہے۔"

پرمیس کی آنکھیں لال ہو گئیں۔

"جزلان میں اب اسے کچھ نہیں کہتی۔"

"اچھا تو اب اس کا پوچھ کیوں رہی ہو۔"

"تم زلنین کے چچے کیوں ہو؟"

"او ہیلو میں کسی کا چچہ نہیں ہوں، بھائی ہے میرا۔"

"اتنے بھائی ہوتے نا تو اس ہمانامی لڑکے سے ہر ممکن دور رکھنے کی کوشش کرتے۔"

جزلان نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا؟"

"کچھ نہیں میں چلتی ہوں می کہاں ہیں۔"

"نہیں مجھے بتاؤ تم نے کیا کہا۔"

وہ جزلان ہی کیا جو کسی کو پیچھا چھوڑے۔

پرمیس نے ارد گرد دیکھا کہ کبھی زلنین نہ آجائے پھر رازداری سے اس کے کانوں اپنی طرف لانے کو کہا۔

"ایک شرط میں بتاؤں گی اگر تم زلنین کو نہیں بتاؤ گے۔"

"بات کیا ہے۔"

جزلان نے آہستہ سے کہا۔

"ہم کالا جادو کرتی ہے۔"

"واٹ!!!" جزلان کو جھٹکا لگا۔

"آہستہ۔۔۔"

پرمیس نے اسے تنبیہ نظروں سے دیکھا پھر بات جاری رکھتے ہوئے بولی۔

"سُننے میں آیا وہ ہر خوبصورت جن کو قابو کرتی ہے پھر انھیں اپنا دیوانہ بنا کر اپنے مطلب کا کام نکلاتی ہے پھر جب

مطلب پورا ہو جاتا ہے تو وہ انھیں چھوڑ دیتی ہیں اور جن جو اس کے اس قدر دیوانے ہو جاتے ہیں حتاکہ اس پر اپنے

موہر لگا دیتے ہیں پاگل ہو جاتے ہیں اس پاگل پن کے نتیجے میں اپنے ارد گرد سب کو مار دیتے ہیں۔ اپنے لیے وہ

روگ پالیتے ہیں یا خود کو بھی ختم کر ڈالتے ہیں۔"

اس کی بات پر جزلان کو پسینہ چھوٹ گیا۔

"قتل۔"



"موہر۔"

"دیوانگی۔"

"روگ۔"

پر میس بولی جا رہی تھی اور جزلان کا سر چکڑا رہا تھا  
فائیک اور زلنین کے واقعات سامنے گزر رہے تھے۔ زلنین جو کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا  
اچانک سے ایک عام سی شکل و صورت والی لڑکی پہ عاشق وہ بھی عام سے عشق نہیں پاگلوں والا جنون اور دیوانگی  
سے بھرپور عشق۔ مر مٹانے والا عشق۔  
عبادت والا عشق۔

"اس فائیک نے اپنی محبت کے لئے میرے ماں باپ کو مار دیا  
"نانی بھی اسی کی وجہ سے مری جب انھوں نے اس کی حرکتیں جانی، امریکہ سے بھی باپ نے نکال دیا۔"  
پر میس کی آواز پہ اسے ہوش آیا۔ چونے کی طرح سفید چہرہ لئے وہ اسے دیکھ رہا تھا پھر اس کے لب واہ ہوئے۔  
"تمہیں کس نے بتایا۔"  
"قسم سے مجھے بھی حیرت ہوئی تھی اتنی بھولی صورت والی ایسے حرکتیں، اس کو چھوڑو شفق بھی ایسا کرتی تھی دیکھ  
لو نانا فائیک چاچو کی حالت نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے۔"  
"میں پوچھ رہا ہوں کس نے بتایا۔"

"یہاں کہ ایک بہت نیک بابا ہیں انھوں نے بتایا ان کے ساتھ یہاں کے آس پاس رہنے والوں نے بھی۔"  
عام سے لہجہ میں اس نے کہا۔

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے۔  
جزلان کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔ ہمارا واقعی میں وہ معصوم سی لڑکی ایسا کر سکتی ہے۔  
دل نے کہا نہیں۔

دماغ نے کہا سب معصوم چہرے دھوکہ دیتے ہیں۔

دل نے کہا۔

"پر میس حسد کے تحت یہ سب کر رہی ہے۔"

دماغ نے کہا۔

"جو انجام وہ بتا رہی ہے اس کا ثبوت تم خود اپنے نظروں سے دیکھ چکے ہو۔"

"جیزی کسی کو مت بتانا، میں خود زلنین کو ثبوت دوں گی لیکن میں چاہتی ہوں تم زلنین پہ نظر رکھو اگر تم اسے بے حد چاہتے ہو میں بھی چاہتی ہوں اس لئے یہ سب کر رہی ہو میں اسے گہرے کنویں میں جانتے بوجھتے گرتا ہوا نہیں دیکھا سکتی اور مجھے پتا ہے تم بھی نہیں دیکھ سکتے۔"

جزلان اسے ایک لمحے کے لیا دیکھا پھر کچھ کہے بنا وہاں سے چلا گیا۔  
پر میس نے اسے مڑ کر دیکھا اور خاموشی سے سڑھیاں چڑھنے لگی۔

oooooooooooooooooooo

وہ یونی کے اندر داخل ہوئی اور اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈنے لگی۔ وہ سٹن فورڈ کی پڑھنے والی اس وقت ایک عام سے یونی کو دیکھ کر کنفیوزڈ ہو گئی تھی جو اپنی طرف سے بہت بڑا تھا۔  
سارے سڈوٹنس اپنے خوش گپوں میں لگے ہوئے تھے۔

کچھ اسے ایک نظر دیکھ رہے تھے، کچھ اس کو بھرپور نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ہمارا اس وقت زلنین کا ساتھ محسوس ہوا پھر اپنے سوچ پہ اسے غصہ آیا۔

خود ڈھونڈنے کی کوشش میں اسے اپنی کلاس کہی نہ ملی اوپر سے اس نے کسی سے پوچھنے کی زحمت نہ کی۔  
اس کی کنفیوزڈ سراپا کسی کی نظروں میں آگیا۔

وہ چلتے ہوئے اس کی طرف آیا وہ ارد گرد فائل تھامے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب کسی کے گلا کٹھارنے پہ اچھل پڑی مڑ کر دیکھا تو ایک چھ فٹ کا خوش شکل لڑکا بلیو جینز اور ہری شرٹ میں اس کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا  
"ہائی یو آئیورائٹ۔"

"جج جی۔"

وہ ہکلاتی آواز میں بولی پھر خود کو کمپوز کیا۔

"او آئی سی۔۔۔ آپ کو اپنا ڈیپارٹمنٹ نہیں مل رہا۔"

وہ شائستہ لہجے میں کہتا خاصا ڈسینٹ لگ رہا تھا۔

ہمانے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کا ڈیپارٹمنٹ کون سا ہے؟۔ اور جب ہمانے بتایا تو مسکرا پڑا۔

"اونائس! مگر آپ لیٹ آئی ہیں اس وقت تو کلاس شروع بھی ہو گئی ہے۔"

"کیا کلاس شروع۔"

"لیس پندرہ منٹ ہو گئے ہیں اور سر دقاص بہت سٹرک ہیں آپ دوسرا لیکچر لیں لیجیے گا ورنہ پہلے دن کی بے عزتی

شاید آپ برداشت نہ کر پائے۔"

"میں جان بوجھ کر تو لیٹ نہیں ہوئی مجھے ٹائیم کا بھی نہیں پتا تھا۔"

"کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے بائی داوے میں عون رضا، بنزلس ڈیپارٹمنٹ سے ہوں اور آپ۔"

کہتے ساتھ اس نے کھل کر مسکراتے ہوئے اسے اپنے چمکتے ہوئے دانت دکھائے۔

ہما کے تھوڑی گھبراہٹ اس کے دوستانہ لہجے سے کم ہو گئی تھی۔

"ہما۔"

"آپ ہمیں جوائن کر سکتے ہیں کلاس فیلو نہیں تو کیا ہوا یونی فیلو تو ہیں اور ویسے بھی آدھی کلاسیں آپ کے ساتھ اٹینڈ

کروں گا یونوفرسٹ سمسٹر۔"

"دوسرا لیکچر میرا۔"

"اس میں تو ابھی گھنٹہ ہے اس ٹائیم ہمارا بھی ہو گا آپ کے ساتھ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو آپ ہمارے گروپ کے

ساتھ وہ سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔"

اس نے اشارہ کیا۔ وہاں چار لڑکے اور تین لڑکیاں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"اگر کوئی اعتراض ہے تو اس اوکے آپ۔۔۔"

"اوکے۔"

ہم کچھ سوچتے ہوئے مان گئی۔ عون مسکرایا اور اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا ہمارے سوچا اب یہاں چار سال پڑھنا ہے تو سب سے کیسے ہچکچانا۔ ویسے بھی فیلوز ہی ہیں۔ خود کو مطمئن کرتی وہ ان کے ساتھ چل پڑی۔

"دادا"

دادا ذوالفقار نے مڑ کر جزلان کو دیکھا۔ وہ اپنے سٹک کے ذریعے اوپر اپنے کمرے میں جانے والے تھے کہ جزلان نے انھیں روک دیا۔

"ہاں بولو جازی۔"

"دادا وہ آئیں ہیں۔" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بابا کی آمد کے بارے کیسے بتائے دادا کیسار د عمل دکھائیں گئے۔

"کون آئیں ہیں۔"

دادا نے چونک کر اسے پوچھا۔

"آپ کا بیٹا۔"

دادا ذوالفقار کا چہرے پہ بے یقینی تھی پھر ان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

"فائین آیا ہے۔"

انھوں نے مسرت امیز لہجے میں کہا، جزلان نے زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں دادا۔"

"تو پھر کون؟"

"بابا۔"

دادا پہلے نا سمجھی سے دیکھتے رہے پھر بھی سمجھ نہ پائے۔

"کون بابا؟"

"میرے بابا۔" اس کی بات پر دادا نے اسے ایسے دیکھا جیسی اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہوا تھا۔  
"طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمھاری۔"

"کیوں مجھے کیا ہوا۔" وہ حیرت سے بولا۔ وہ سر جھٹک کر جانے لگے۔  
"ہیں!! دادا کو میری بات سیرس نہیں لگی دادا جی۔۔ ابو سچ مچ آگئے ہیں اوپر کمرے میں ہیں۔"  
اب دادا تیزی سے مڑے تو گرج کر بولے تو جزلان اچھل گئے۔

"سٹھایا گئے ہو کیا جیزی، جاو جا کر آرام کرو۔"

"یقین نہیں آتا آپ کو تو جا کر دیکھ لیں نا۔"

"جیزی کبھی پی ہوئی تو نہیں ہے۔"

دادا کی بات پر اس نے کانوں کو باقاعدہ ہاتھ لگائے۔

"لاحول ولا! کیسی باتیں کر رہے ہیں دادا۔"

"یشب کیسے آسکتا ہے۔"

"کیوں نہیں آسکتے وہ۔۔۔۔۔"

جزلان حیرت سے بولا۔

"پھر تو سب مرے ہوئے آجائیں میری بیوی کیوں نہیں آئی۔" دادا نے تیزی سے کہا۔

"مرے ہوئے مگر ڈیڈ مرے کب۔۔۔"

"جزلان تمھیں واقعی آرام کی ضرورت ہے۔"

دادا کہہ کر چل پڑے جبکہ وہ ان کو حیرت سے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔

"یہ دادا کو کیا ہوا ہے؟ عجیب باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ خیر مجھے کیا خود ہی دیکھ کر انھیں یقین آجائے گا۔"

وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"توبہ میں اتنا کیوں سوچ رہا ہوں۔"

کہتے ساتھ ہی وہ کمرے کا دروازہ کھولا اور دیکھا تو وہی چکڑا گیا۔ آئینہ کدھر ہے۔

"آئینہ کدھر ہے؟؟؟"

یہ ہر طرف دیکھنے لگا مگر آئینہ کبھی بھی نہیں پایا گیا۔ اس نے اپنا سر پکڑ لیا چہرہ تو سارا رنگ ہی نچوڑ گیا۔

"زنین تو میرا قتل کر دے گا۔ یا اللہ کہاں گیا وہ آئینہ۔"

خود سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے پھر سے ڈھونڈنا شروع کر دیا مگر اسے کو ملنا ہی نہیں تھا کیونکہ چرانے والا اپنا کام کر کے چلا گیا تھا۔

oooooooooooooooooooo

"آپ نے سکینڈری سڈٹیز کہاں سے کی ہیں۔"

عون اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگا۔ ہمانے اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا اور اس کی بات پر بولی۔

"پٹس برگ سے اپنا ہائی سکول مکمل کیا ہے۔"

"یہ کہاں ہیں؟"

"پٹس برگ کیلیفورنیا میں۔" وہ ان کے گروپ کے قریب آرہے تھے ان میں سے ایک لڑکی نے عون کو ہما کے ساتھ دیکھا تو اس کے چہرے پہ دلچسپی ابھری اس کے بعد اس نے کچھ کہا تو اس کے ساری ساتھی اس طرف دیکھنے لگا۔

"واو تو آپ کیلیفورنیا سے یہاں آہی ہیں مگر وہاں تو اتنی اچھی یونیورسٹی چھوڑ کر پاکستان آنا۔"

ہمانے سب کو دیکھتے پا کر اسے دیکھا تو ہولے سے مسکرائی اعتماد تھوڑا سا بحال ہو رہا تھا۔

"اصل میں ایک سال میں نے سٹینفورڈ میں پڑھا تھا بٹ میری مدد کی ڈیٹھ ہو گئی اور مجھ سے کچھ ہو نہیں پایا

۔" اس نے آہستگی سے مختصر سی بات کی۔ اس نے نرمی سے کہا۔

"اوسو سوری ٹو ہیر چلے اچھا ہے یہاں آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی آئیے میں آپ کو اپنے گروپ سے ملاتا

ہوں۔" وہ کہتے ساتھ ان کے سامنے آئے سلام کرنے کے بعد عون نے انٹر وڈئوس کروایا لڑکیوں میں ایک کا نام

فریجہ اور ایک کانداتھا۔ جبکہ ایک علی، ساجد، سمیر اور پھر عون یہ سب یونیورسٹی فیلو کے ساتھ ایک دوسرے کو

پہلے سے جانتے تھے۔ ندا عون کی کزن تھی، سمیر اور ساجد اس کے کالج کے ٹائم کے فرینڈ تھے۔ علی ندا دونوں کزن

تھے اور عون کے ماموں زاد تھے۔ اس طرح سارے کے پورے انٹر وڈیکشن جان کر عون نے ہما کو ان کی کلاس فیلو

کی بطور تعارف کروایا۔ ہمانے ہلکی سی مسکراہٹ سے اپنا تعارف کروایا۔  
 "مگر آپ تو سائیکولوجی پڑھ رہی ہیں۔ ہماری کلاس فیلو۔"  
 "سائیکولوجی کی جو کلاس ہوگی گدھواس میں یہ ہمارے ساتھ ہی ہونگی۔"  
 عون نے ان کی کنفیوژن دور کی۔ علی اور سمیر کے دو باقاعدہ دانت نکل آئے۔ ندانے ان کے دانت نکلنے پر بولی۔  
 "آج کے دن کیا کچھ زیادہ برش کیا ہے تم دونوں نے۔" دونوں نے ندا کو دیکھا۔  
 "نہیں تو؟" ان کے ایک دم کہنے پر ہما سمیت سب کو ہنس آگئی ان کو اپنی بات کا اندازہ بات میں ہوا تو اس لئے ندا کو بقائدہ گھورا۔

"ان لوگوں نے تو زندگی میں کبھی برش کی شکل نہیں دیکھی کرتے ہیں یہ برش۔"  
 سجاد نے لقمہ دیا۔ ہما کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آگئی اتنی پریشانی کے بعد وہ پہلی بار مسکرائی تھی اور دور کھڑے شخص نے بڑی شدت سے اس کی مسکراہٹ کی سچائی کو محسوس کیا۔  
 "یہ میں کیا کر رہا ہوں۔"

اس کے دل سے آواز نکلی وہ بہت دیر سے ضبط کیے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔ ہما کے سامنے کھڑے شخص کو بھی اس کا دل کر رہا تھا۔ کھینچ کر پھینک دے اور وہ یہ کرنے لگا تھا مگر ہما کے مسکراتے چہرے نے اسے روک دیا تھا۔ وہ اتنے دنوں بعد کھل کر مسکرائی آہی تھی اور زلنین اس کی مسکراہٹ کے لئے اپنا جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار تھا اور اب تک تو اس لڑکے نے کچھ غلط نہیں کیا تھا اور وہ کر بھی نہیں سکتا تھا۔ ضبط کرنا کتنا مشکل کام ہوتا ہے یہ زلنین کو اب معلوم ہو رہا تھا۔ علی نے سجاد کی گردن دبوچی۔  
 "ان کو چھوڑو او بیٹھو ہما۔"

ندا کے کہنے پر ہما بیٹھنے لگی جب عون اپنا گراپین جھک کر اٹھانے لگا اس طرح ان دونوں کے کندھے مس ہے بس پھر زلنین جو اتنی دیر سے صبر کیے کھڑا تھا۔ اسے آگ لگ گئی۔ سیدھا ایک فورس کے تحت زور سے عون کو گرایا۔  
 سب کا منہ کھل گیا۔ انھیں لگا وہ بے ہوش ہو کر گرا ہے۔  
 ہمانے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ سارے دوست اس کی طرف لپکے۔

"عون !!!"۔ "ند اس کی طرف لپکی باقی بھی ہمارے قریب کھڑے ہو کر اس کی طرف آئے کیونکہ وہ ہمارے عین سامنے گرا تھا۔ وہ بھی ایک دم زور سے دور جا کر گرے۔ سب یونی مین موجود آس پاس سٹوڈنٹ نے حیرت سے انہیں دیکھا تو ان کی طرف بڑھے۔

"یہ کیا ہوا؟"

"کبھی کوئی چیز تو نہیں کاٹی۔"

"کوئی جوس تو نہیں پیا کینٹین سے۔"

"اٹھاؤ انہیں۔"

کبھی کبھی لوگ آپس میں بات کرتے ہوئے انہیں اٹھا رہے تھے۔ ہما تیزی سے اٹھی اور حیران اور فری نظروں سے ان کے بے ہوش وجود کو دیکھنے لگی مگر باقیوں کو پھر جھڑکنے اور پانی پھینکنے سے ہوش آ گیا۔ عون نہیں اٹھ رہا تھا۔

"ہما۔"

ایک سرد لہر ہمارے اندر دوڑی ڈرتے ہوئے اس نے مڑ کر دیکھا تو حیرت سے اس کا منہ کھل گیا۔ پولیس یونی فورم میں آتا تیزی سے زلنیں زوالفقار ہی تھا۔ اس کی چال میں مضبوطی تھی جبکہ چہرے پہ سختی نمودار تھی۔ ایسا تو تب ہوتا ہے جب اسے غصہ آیا ہو مگر وہ غصے میں کیوں ہیں اور وہ اندر کیسے داخل ہوا اور کس مقصد کے لئے آیا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں جنون اور ملکیت کے علاوہ کچھ نہیں پایا تھا۔ وہ تیزی سے اس کی طرف آیا اور اس دیکھا ہما ایک دم پیچھے ہوئی تھی اور تیزی سے بولی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔"

"ہما میں۔۔۔۔۔" وہ کچھ کہنے لگا تھا مگر شور سے ہما دوسری طرف متوجہ ہوئی۔

اس کے اس طرح کرنے پر زلنیں ساکت ہو گیا۔ ہما نے اسے دیکھ کر اُدھر دیکھا عون کو ہوش آ گیا تھا اب سب اس کی طرف بیٹھے ایک جوس دے کر بکس سے ہوا دے رہا تھا۔ ہما زلنیں سے ہٹ کر اس کی طرف بڑھی زلنیں نے حیرت سے اسے جاتا ہوا دیکھا۔ کچھ ٹوٹا تھا اس کے اندر سے۔ وہ ڈر گئی تھی اسے دیکھ کر۔ اس کے چہرے کے تاثرات جیسے وہ پڑھ چکی تھی۔ وہ کیوں آیا تھا اس کے لئے مگر وہ نہیں چاہتا کوئی ہوا بھی اسے چھو تو کسی مرد کا لمس وہ کیسے



برداشت کر پاتا مگر ہما کا یہ انداز اسے پریشان کر گیا۔ ہما ان کی طرف آ کر خیریت سے پوچھا عون نے دیکھا تو سب کو مسکرا کر مطمئن کروایا کہ گرمی کے موسم ہے ہو جاتا ہے۔ ہما نے باقیوں کو پوچھا تو ان کو بھی خود پتا نہیں چلا کہ آخر ہوا کیا ہے مگر وہ اب نارمل گھاس پہ بیٹھے جو س کے ہلکے سپ لیتے ہوئے اچانک علی بولا۔

"اوے کبی اس کینٹین والے نے نشہ تو نہیں ملا دیا تھا سمو سوں میں۔"

"سمو سے لڑکیوں نے بھی کھائے تھے ان کو کیوں نہیں اثر ہوئے۔"

سمیر تیزی سے بولا۔

"ان موتیوں کو ویسے بھی نشہ اثر نہیں ہونا تھا سارا چربی میں جذب ہو گیا ہوگا۔"

ولی کے کہنے پر ندانے اس کے سر پہ چھیٹ لگائی۔

"ارے یہ کون ہیں۔"

ندانے مڑتے ہوئے ہما کی طرف دیکھا تو وہاں کوئی کھڑا تھا۔ ہما کو شور میں بھول گیا زلنین آیا تھا اس سے بات

کر رہی تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھنے کر اٹھنے لگی مگر زلنین نے فون نیچے رکھ کر مڑ گیا۔

"زلنین۔۔۔" ہما کو یاد آیا اپنا فون بھول گئی تھی اور زلنین اس لئے آیا تھا۔ وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ وہ یہاں چیکنگ

کے لئے آیا تھا۔ وہ کب سے زلنین سے اتنی بدگمان ہو گئی تھی۔ وہ اٹھ کر اس کی طرف پہنچی۔

"زلنین۔"

زلنین مڑا اور اسے دیکھا۔ ہما نے رُک کر اسے دیکھا۔

"اگر فون رہ گیا تھا تو آپ کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔"

وہ بہت شرمندگی سے بولی تھی مگر زلنین ظاہر کیے بنا نرمی سے بولا۔

"سارا دن پریشانی رہتی، وہاں اُدھر کیا ہوا تھا۔"

"وہ پتا نہیں ان سب کو چکر آ گئے۔"

"ہو۔۔۔ اپنا خیال رکھنا باہر گرمی ہے، میں آؤں گا۔"

بظاہر تو وہ بڑی نرمی سے بول رہا تھا مگر اندر سے توڑ پھوڑ مچی اس کی شخصیت ہما کو تکلیف دے رہی تھی اس کا جنون

اور پوزیسونس اس کو دُکھ دے رہا ہے اور اس کی پریشانی زلنین کے لئے کسی درد سے کم نہیں تھی۔  
 "تھینک یوز زلنین۔۔۔۔۔" ہما بس اتنا کہہ پائی تھی۔ کیونکہ اپنی اس حرکت پہ اسے پیشمانی تھی۔  
 زلنین مسکرا کر چلا گیا۔  
 وہ مڑ کر آئی۔

"وہ کون تھا؟"

سب کے سامنے آکر اس نے اپنا بیگ میں فون رکھا تب فریحہ نے پوچھا۔ ہما چونکی۔  
 "کس کی بات کر رہی ہو۔"  
 سجاد نے پوچھا۔

"وہ ایک پولیس والا ہینڈ سم سا کوئی لڑکا آیا تھا، ہما اس کے پیچھے گئی تھی کون ہے ہما۔"

ہما کو اس کا ہینڈ سم منہ سے سُنا نا جانے کیوں عجیب لگا۔

"ہاں کون ہے اتنا پیارا بندہ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔"

ندانے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ سجاد نے ندا کو گھورا۔ ہما کنفیوژڈ ہو گئی۔ عون نے اس کو دیکھا تو بولا۔

"بھائی ہوگا! میں نے دیکھا وہ تمہارا موبائل دینے آیا تھا۔"

ہما کا منہ سفید ہو گیا۔ بھائی۔۔۔

"ہیں! ہما یہ تمہارا بھائی ہے یا اپنے بھائی سے ملواتی۔"

"کیوں اس کے بھائی سے ٹافیاں لینی تھی تم نے۔"

سجاد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ندانے اسے گھورا۔ ہما نے تھوک نکال کر با مشکل بولی۔

"نہیں وہ میرا بھائی نہیں ہے۔۔۔۔"

"تو پھر۔۔۔۔۔"

دونوں لڑکیوں کو کچھ خاص ہی دلچسپی تھی۔

"بات سُنا!۔"

وہ مڑے ایک خوبصورت سے وائٹ ٹاپ اور گرین پیٹ والی لڑکی ان کی طرف آتے ہوئے بولی۔

"ہاں بولو آفت میرا مطلب ہے عفت۔"

علی نے اپنے وہی بتیسی اس کو بھی پیش کرتے ہوئے کہا۔ عفت نے اسے گھورا پھر ہما کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"وہ ایس پی زلنین تھا؟"

اس کے کہنے پر ہما نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"جی" ہما نے نا سمجھی سے ہولے سے ہنستے ہوئے بولی۔

"اللہ کیا واقعی وہ زلنین تھا۔ آپ کا کیا لگتا ہے۔"

"وہ اس کاماموں لگتا ہے یا یہ پولیس والا ہے کون جو آیا سب پر چھا کر چلے گیا ایک ہماری نظروں میں نہیں آیا۔"

سمیر نے چنگویم منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ہما کو تو پسینے چھوٹ گئے پھر ایک دم پیشمانی کی جگہ غصے نے لے لی کیا

ضرورت تھی زلنین کو آنے کی۔ اور اتنا کیوں تعریف کر رہی ہیں۔ جیسے انسان ہوتا ہے ویسے ہی آنکھ ناک کان

سب کچھ ہے یہ تو ایسے ایکٹ کر رہی ہیں جیسے کوئی آسمان سے اُتری ہوئی شہ آگئی ہو۔

ویسے اس بات سے کوئی انکار تو نہیں تھا۔ زلنین کی خوبصورتی میں واقعی خود اسے پہلی نظر میں دیکھتے ہوئے پھل

گئی تھی اس میں ان لڑکیوں کا کیا قصور۔

"وہ میرا دوست ہے۔"

"او آپ کا دوست ہے۔ کیا پلیز آپ مجھ ملو اسکتی ہیں میں نے زندگی میں آج تک اتنا ہیمنڈ سم پولیس آفیسر نہیں دیکھا

اور اتنا شارپ مائنڈ۔ اخبار میں اس کے کامیاب ترین کیسیس کے بارے میں پڑھا تھا۔"

وہ مزید بولتی کہ عون اُٹھ گیا۔

"چلو یہ کلاس مس کروانی ہے، آئیں مس ہما لڑکیوں کی چکر میں اپنے دوسری کلاس مس نہ کر دو اچھے گا۔"

اس نے کہا اور ہما نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے اُٹھی۔

لڑکی کا منہ بن گیا جبکہ علی کی ہنسی چھوٹ گئی ہما نے مڑ کر دوسری طرف دیکھا تھا جہاں زلنین وہاں سے گیا تھا

oooooooooooooooooooo

"غضب ہو گیا زلنین۔"

وہ جیسے ہی آفس میں آیا تھا۔ اس کے پیچھے آتا وجدان تیزی سے بولازلنین نے اپنے کی چین ٹیبل پہ رکھی اور حیرت سے سر اٹھا کر دیکھا۔

"کیا ہوا۔" اس کے پریشان لہجے پہ وہ الرٹ ہوا۔

"میں ہو سہیٹل گیا تھا، نا نو کی ڈیڈ باڈی کی انوسٹیکیشن کے لئے۔"

"ہاں تو۔"

"باڈی غائب۔"

"واٹ۔"

"ہاں اور سب بالکل لا عملی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کسی کو کچھ نہیں پتا وہ تو خود حیران ہیں کہ باڈی کہاں غائب ہو سکتی۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔"

زلنین تیزی سے بولتے ہوئے مٹھیاں بھینچنے لگا۔

"پتا نہیں۔"

"سی سی ٹی وی کیمرے میں چیک کیا۔"

وہ کچھ سوچ کر بولا۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے، کیمرے پھٹ چکے تھے۔ مجھے بہت بڑی گڑبڑ لگتی ہے۔"

"یہ تمہیں اب لگ رہا ہے۔"

زلنین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اس شخص کا مجھے مقصد نہیں سمجھ آ رہا آخر وہ چاہتا کیا ہے۔"

"زلنین۔"

اس نے مڑ کر دیکھا جزلان کھڑا ہوا تھا۔

"تم یہاں۔" زلنین نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یار وہ

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا پھوپھو کو تو کچھ نہیں ہوانا۔"

زلنین کو اچانک پھوپھو کی فکر ہو گئی۔

"نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔"

"ابے بول نا یہ وہ وہ کا کیا سسپنس لگایا ہوا ہے۔"

وجدان تنک کر بولا۔

"زلنین یار وہ آئینہ غائب ہو گیا ہے۔"

جزلان نے کہتے ساتھ اپنے بچاؤ کے لئے آلا لایا تھا کہ زلنین سُنتے ہوئے اٹیک نہ کر دے۔ جبکہ زلنین کو سمجھ نہیں آئی اس بات سے اپنا سر دیوار پہ مارے یا جزلان کا۔

وہ تینوں اس وقت وہی ہاسپیٹل میں پہنچے تھے۔ جہاں نانو کی ڈیڈ باڈی غائب ہو گئی تھی۔ زلنین نے آئینہ غائب ہونے کا سُنتے ہوئے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا۔ کیا فائدہ جو چیز غائب ہو گئی ہے اس پر غصہ نکالنے کے بجائے جو چیز اختیار میں ہے اس کا استعمال کرنا بے حد ضروری۔ یہ جو کوئی بھی ہے اس کا شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی مقصد تھا۔ پاگل کرنا، ناصرف پاگل بلکہ ان کو دماغی حالت خراب کر کے ان کو خاتمہ کرنا۔ تو اس سے پہلے وہ دونوں مزید پاگل ہو جائے یہ گیم اب گیم کھیلنے والے کے ساتھ کھیلنی ہے۔ وہ اب اس روم میں کھڑے جگہ جگہ کا جائزہ لے رہے تھے کہ کبھی سے انھیں ثبوت مل جائے۔ جزلان نے جگہ جگہ اپنے کیمیکل سپرے کرنا شروع کر دیا اور وجدان ٹارچ کی روشنی سے ہینڈل چیک کر رہا تھا۔ زلنین البتہ اوپری حصہ میں لگے ایک ٹوٹے ہوئے کیمرے کو دیکھ رہا تھا۔ ٹوٹنے کی وجہ انسانی سوچ میں تو نا سمجھی اور نا ممکن سی بات تھی مگر زلنین دوسری مخلوق تھا اور اسے

معلوم تھا کہ یہ کام دوسری مخلوق نے ہی کیا ہے۔

"یار مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ یہ الو کا پٹھا کون ہے جو نہ صرف تم لوگ بلکہ ہمیں بھی ساتھ گنچکر بنا رہا ہے۔۔۔ جہاں تک میری سوچ جاتی زلنین تم غصے کے تیز چالیں سے زائد لوگوں کو پیٹا ہوگا مگر وہ تم سے کیوں پنکے لیں گے اور اگر لیگا تو اس طرح کا بدلہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔"

کچھ نہ پا کر جزلان جنھنھلا کر بولا۔

"تم تو چپ ہی رہو، یہ نہ تمہارا ہی سب کیا دھرا ہو اور لوگ پیچھے زلنین اور ہمارے پڑ گئے ہو۔" وجدان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"بشر جی۔۔۔ مانا کے آپ اشرف المخلوقات ہیں۔۔۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے پہ الزام لگانا شروع کر جائے۔ او میں تو بھول گیا الزام تو اب تک انسانوں ہی نے لگائے ہیں ہم جن تو بیچارے اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔"

"او پلیز جن بابے کام سے کام رکھنے والی بات تو آپ نہ ہی کریں۔ ہر معاملے تو تم گھسے ہوتے ہو۔ چاہے وہ انسان کا معاملہ ہو یا جن کا۔ اور یہ جو جن گھس جاتے ہیں، لوگوں کو ڈراتے ہیں۔ کالا جادو میں بھرپور ساتھ دیتے اتنا تو ہم انسان اپنا لیڈروں کا ساتھ نہیں دیتے جتنے تم جن لوگ کالے جادو میں شریک ہوئے ہوتے ہو۔ اوپر سے عاشق بھی تم لوگ ہی ہوتے ہو اور ایسے عاشق ہوتے ہو کہ مرنے کے بعد بھی اس بیچارے یا بیچاری کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔"

وجدان تو پھٹ ہی پڑا۔ زلنین نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا جزلان کو تو اپنے اور جن کے خلاف بات سنتے ہی آگ لگ گئی۔

"میں گھستا ہوں۔۔۔ یہ جو اوپر کھڑا نظر آ رہا ہے نا گدھا یہ میرے پاس آتا ہے بلکہ یہ کیا میرے سارے خاندانی بے وقوف گدھے آتے ہیں مجھے سے مدد مانگنے اور میں ہمدردی کے ناتے ان کی مدد کر دیتا ہوں لیکن مجھے یہ پھنسا کر بھاگ جاتے ہیں۔۔۔ اور پھر بھی میں ان کی مدد کرتا ہوں۔ رہی بات ہم جن کی مداخلت او بھئی ہمارے پاس کون سی طاقت تم انسان لوگ ہمیں قابو میں کر کے غلاموں کی طرح کام کرواتے ہو چاہے کسی سے عشق ہو، یا کالا جادو



زننیں نے اسے دیکھا۔۔ وجدان کی بتیسی نکلی ہوئی تھی۔

"اپنی اس بتیسی کو اندر کر لے ایک چپیٹ مارنے ہے سارے کے سارے دانت شہید ہو جائے گئے۔" وہ آگے سے کچھ کہنے لگا کہ زننیں کا فون بج اٹھا اس نے دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا۔ یہ تو ہما کی گھر کی کال تھی۔ ہما تو یونی میں ہے اور نانو گھر میں موجود ان کا اس سے کیا لینا دینا۔۔۔۔۔ کون ہو سکتا ہے۔ اس نے جلدی سے فون اٹھایا۔

"ہیلو۔"

"زننیں۔"

اس آواز کو سنتے ہوئے زننیں رُک گیا۔ یہ آواز اس آواز کو سنتے ہوئے اس تنیش آ جاتا تھا۔ اس شخص کی آواز سے اسے کتنی نفرت تھی۔ اس آواز سے کیا اس شخص سے بھی۔ پہلے تو وہ ساکت تھا اس کے بعد وہ تنیش کے مارے فون تیزی سے بند کر کے اسے توڑنے لگا تھا کہ فائیک نے روک دیا۔

"زننیں فون بند کرنے سے پہلے میری بات دھیان سے سنا پلیز۔۔۔۔۔ یہ بات ہما سے ریلیٹ ہے۔۔۔۔۔" زننیں نے ان دونوں کو دیکھا وہ بھی زننیں کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے اور اسے اشارے سے پوچھ رہے تھے کہ کس کو فون تھا۔

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی۔"

سرد لہجے میں کہتے ہوئے وہ فون بند کرنے لگا کہ فائیک کے التجا امیز بے بس آواز آئی۔

"دیکھو زننیں۔۔۔۔۔ اگر تم ہما کو چاہتے ہو تو اس کی خاطر سُن لو۔۔۔"

"پہلے بات ہما کا نام بھی آپ اپنے منہ سے نہ لیں۔۔۔ دوسرا میں اسے چاہوں یا نہ چاہوں اس سے آپ کا کوئی لینا دینا نہیں ہے تیسرا آپ اس کے گھر میں کیا کر رہے اور اس کے گھر کے فون سے مجھے کیوں کال کر رہے ہیں اس کے پیچھے کیا مقصد ہے آپ کا۔"

اس کی کاٹ دار آواز پر جزلان کو جھٹکا لگا۔

"فائیک چاچو۔"

"کینسرن ہے زننیں۔۔۔۔۔ بہت بڑا کینسرن کیونکہ تم ہما کے باپ سے بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ اور میں اس وقت



اس لئے یہاں ہوں کیونکہ مجھے ہما کی نانی نے یہاں بلایا ہے۔"

زننیں لڑکھڑایا جزلان اور وجدان نے اسے بروقت پکڑا۔

"کیا زننیں بڑی سب ٹھیک ہے نا۔"

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں بکواس کر رہے ہیں۔ دیکھیے یہ سب کر کے آپ میری نظروں میں اچھے نہیں بن سکتے۔

اور ہمارے باپ شرم آئی چاہیے آپ ہمارے ساتھ ساتھ اس کے ماں پر بھی بڑا دھبہ لگا رہے ہیں۔ اتنے گھٹیا ہونگے

آپ فائیک زولفقار میں نے سوچا نہیں تھا۔"

زننیں کی آواز پھٹنے کے برابر ہو گئی۔ آنکھیں تو جیسے لال انگارہ ہو کر باہر سے شعلے لپک رہی تھیں۔ دوسری طرف

خاموشی چھا گئی پھر ان کی گھمبیر آواز آئی۔

"شفق سے میرا نکاح ہوا تھا زننیں اور اسی طرح ہوا تھا جس طرح تم دونوں کا ہوا ہے۔ ہمارا بیٹی ہے میری۔"

"ایسا ہو نہیں سکتا۔۔۔ میں مان ہی نہیں سکتا چلو نکاح ہو گیا لیکن بیٹی ایک جن اور انسان کا ایک ساتھ بچہ نہیں

ہو سکتا۔۔۔"

"تو میں نے کون سا کہا کہ ہو سکتا ہے۔ زننیں میں انسان ہوں یہ بات ہمارے گھر میں سب کو معلوم ہے سوائے

تمہیں اور کشف کے۔"

اب تو زننیں کو لگا وہ ہل نہیں سکے گا۔ جزلان کو آواز آ گئی تھی۔ اونو چاچو نے کیوں بتا دیا۔

"زننیں ہوا کیا ہے۔"

وجدان کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ جزلان نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"جانتا ہوں تم شکد ہو۔۔۔ ہونا بھی چاہئے مگر میں نے تمہارا والا کام نہیں کیا تھا زننیں میں شفق کے ساتھ

زیادتی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں مکمل ایمان دار کے ساتھ اس کی زندگی میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ ہاں میں نے غلط کیا

۔۔۔ اسے یہ نہ بتا کر کہ میں پہلے جن تھا۔ اور اس بات پر وہ ساری زندگی مجھے سے نفرت کرتی رہی اور میرے لئے

نفرت دل میں رکھے وہ اس دُنیا سے چلی گئی۔"

کہتے ساتھ وہ خاموش ہوئے۔ زننیں ان کو سُن رہا تھا۔ وہ مانتا یا نہ مانتا لیکن ان کے آواز، الفاظ میں سچائی کی ایسی

شدت تھی کہ وہ دل سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ چاچو کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔

"میری زندگی کا پہلا اور آخری جھوٹ نے مجھے تباہ کر دیا زلنین۔"

ان کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔

"تم بھی سوچ رہے ہو میں اور انسان کیسے؟ عجیب بات ہے نا۔"

"جس آئینے میں تم جانے والے تھے اس آئینے میں بھی گیا تھا۔ بھیا نے بھی مجھے وہی آئینہ بنا کر دیا تھا لیکن سچ کو تلاش کرنے نہیں بلکہ اپنے اصل کو تلاش کرنے۔۔۔ وہاں بھیا نے بتایا کہ اس کے ساتھ مجھے ترکی سے لایا ہوا ایک پھول لانا ہے بلیک روز اور اس کو اپنے اس مشکل سفر میں اپنے ساتھ رکھنے میں اس سفر کے دوران ہر مشکل لیول کو کراس کروں گا اور مجھے ایک پھول ملتا جائے گا انعام کے طور پر۔ زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا اتنا بتاؤں گا اس مشن میں اللہ کے کرم سے کامیاب ہو گیا آخر میں مجھے ایک بلیک روز سے دوسرے بلیک روز کا ملین کروانا تھا۔ اور وہ میں نے کروا دیا تھا پھر جب میں واپسی میں جانے لگا تھا تو مجھے خود میں کچھ چیخ محسوس نہیں ہوا بعد ایک عجیب سے مخلوق میرے قریب آئی اس نے مجھے پرائیک کیا تھا جو میری موت کو باعث بنا۔ ہاں زلنین میں مر گیا تھا اور مجھے زمین میں دفن کر دیا تھا پھر اسی مٹی سے میں بنا ایک عورت نے مجھے جنم دیا۔ یہ سب اسی دُنیا میں ہوا سوچو باہر کے دُنیا میں سب ایک ہفتہ گزرا تھا۔ اور اندر پورے ستائیس سال گزر گئے تھے اور پھر میں باہر آ گیا تھا۔ میری کہانی میں کوئی لاجک نہیں ہے میں جانتا ہوں مگر یہی سچ ہے اور میرے ساتھ

جو کچھ ہوا تمہیں میں نے بتا دیا۔ سب کو لگا میں جن ہوں کسی نے شفق کی بات پر یقین نہیں کیا۔۔۔ اسے مجھ سے چھین لیا اور میرے سے بنا طلاق لئے اس کا کسی اور سے نکاح کر دیا جبکہ وہ میرے بیٹی کی ماں بنے والی تھی۔۔۔ اب بتاؤ زیادتی میں نے کی یا میرے ساتھ ہوئی۔۔۔ چلو میرے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو گیا مگر میں نہیں چاہتا زلنین یہ سب کچھ تمہارے اور میری بیٹی کے ساتھ ہو جتنے تم میرے بیٹی کے پوزیسو ہو اس سے کہی گنا زیادہ میں اپنی بیٹی کے لئے ہو میں اب لحاظ نہیں کروں گا اس میں چاہیے تمہاری بھی جان کیوں نہ چلی جائے لیکن میں ایسا بھی نہیں چاہوں گا کیونکہ تم تو میرے بڑی ہو، میں تم سی بھی بہت پیار کرتا ہوں۔ زلنین میں جانتا تم میری بات پر اب بھی یقین نہیں کرو گئے جتنا میں نے کہا وہ سب بیکار ہو گا تمہاری نظروں لیکن میری بیٹی کے خاطر تم آ جاؤ یہ لوہما کی

نانو سے بات کر لو تمہیں سب سمجھ آ جائے گا۔

"ایک سیکنڈ۔۔۔۔"

زننیں نے انہیں نانو کو فون دینے سے پہلے روکا۔

"ہاں بولو۔۔۔۔"

"یہ سب کون کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ آخر اس کا ہمایا میرے سے کیا تعلق ہے۔"

"شک مجھے اسی پہ تھا مگر اب تو یقین ہو گیا ہے۔ ایک بابا تھا صدیق نام تھا۔ شفق کو آنٹی اسی کے پاس لے کر گئی تھی۔ شفق نے ان سے بد تمیزی کی یہاں تک کہ ان کو مارا بھی اور جعلی کہا تھا۔ بس آگئے تم سمجھ گئے ہو گئے نہ صرف انہوں نے بلکہ دولوگوں نے بھی مل کر شفق اور مجھ پر جادو کیا۔"

"کون؟"

اب زننیں نارمل ہو گیا تھا۔ وہ سب کچھ بھول گیا تھا اسے بس فکر تھی ہما کی اور ہما کے لئے وہ کسی کا بھی سات خون معاف کرنے کے لئے تیار تھا۔

"زرین۔۔ شفق کی دوست اور جو دوسرے کا نہیں پتا مجھے جو ان دونوں میں سے خطرناک ہے تم آؤ مل کر بات کرتے ہیں ہما کہاں ہے۔"

"یونیورسٹی ہے کیا میں اسے لاؤں۔"

"نہیں ابھی اسے کچھ نہیں پتا چلنا چاہیے اگر اسے پتا لگ گیا وہی سے کاؤنٹ ڈاؤن اس کی موت کا شروع ہو جائے گا اور میں یہ ہرگز نہیں چاہتا۔"

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔"

زننیں نے کہتے ساتھ فون بند کیا تو جزلان کو دیکھا اس کی نظریں پا کر وہ گھبرا گیا۔ پھر وہ مصنوعی ہنستے ہوئے وجدان اور اسے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"اسلام و عکیم۔۔۔ خدا حافظ۔"

"جزلان کے بچے۔"

وہ اس کی طرف لپکنے لگا کہ جزلان ایک چٹکی میں غائب

فائیت نے فون بند کر دیا اور انھیں دیکھا جو نظریں جھکائے اپنے تسبی کو دیکھ رہی تھیں۔ باہر بادل گرجنے کی آواز آرہی تھی عنقریب بارش ہونے والی تھی۔ ہوا کے تیز جھونکے کھلی کھڑکی سے لاؤنج میں آرہے تھے۔

"مجھے معاف کر دو فائیت۔"

ان کی مدھم آواز کمرے میں گونجی۔ فائیت نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا ان کے مدھم لہجے میں اس نے نمی محسوس کی تھی۔ اس کے آپس میں پیوست ہوئی وی انگلیاں کو دیکھتے ہوئے اس نے ہولے سے سر نفی میں ہلایا۔

"میں معاف کرنے والا ہوتا کون ہوں، گناہگار تو میں آپ اور شفق کے ساتھ ساتھ اپنی بیٹی کا بھی ہوں۔"

"ایسے مت کہو فائیت۔ سارا قصور میرا تھا۔ شفق سے زیادہ ظلم میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے اور پھر یہاں آنے کے باوجود تم سے اور اس کے خاندان سے اسے دور رکھا۔" ان کی آنکھوں میں اشک روادوا ہونے لگا۔

"چھوڑے پُرانی باتوں کو، آپ نے جو کیا تھا ہمارے تحفظ کے لئے کیا تھا۔ مجھے آپ سے کوئی گلہ یا شکوہ نہیں ہے۔"

اس نے یہ کہہ کر گویا بات ہی ختم کر دی۔ نانو خاموشی سے اسے دیکھنے لگی پھر کہنے لگی۔

"اب کیا کرو گئے۔"

"زننیں کو ہمارے کو یہ بات اعتماد میں لا کر بتانی ہوگی کہ وہ اصل میں کیا ہے۔ باقی ساری باتیں تو بات میں آتی ہیں۔ دوسرا اس کے آنے پر میں آپ سب کو بتاؤں گا۔"

"ابھی بتانے میں کیا حرج ہے۔"

"آپ جانتی ہیں اس گھر میں ایک جن نہیں بلکہ اکیس جن موجود ہیں۔"

اس نے انھیں باور کرایا تھا۔

"زرین آخر میری بچی کی جان کیوں نہیں چھوڑ دیتی۔ ایک تو مر گئی لیکن دوسری نے اس کا کیا باگڑا ہے۔ اللہ اس پر قہر نازل کرے اگر میری ہمارے کو کچھ ہوا۔"

وہ جذباتی ہو رہی تھی۔ اور جذبات میں مزید اسے بُرا بھلا بول رہی تھی فائیت البتہ خاموش تھا۔ اور ان کی ملاقات کا

سوچ رہا تھا مگر اس سے پہلے مزید سوچتا باہر بیل کی آواز آئی وہ آہستگی سے گہرا سانس لیتا ہوا اٹھا کہ ضرور زلنیں ہوگا مگر اس کی غلط فہمی تھی وہ اپنے انسان بنے پر بھی پچھتا رہا تھا اس حادثے کے بعد۔

دروازہ کھول کر آنے والے کو دیکھتا لیکن ایک زوردار ڈنڈا اس کے سر پہ عین لمسے لگا تو وہ چکرا کر زور سے پیچھے گرا اس سے پہلے سنبھلتا دوسرے وار نے اس کی حالت مزید غیر کردی کہ وہ آواز کیا کھرا بھی نہیں سکا۔

نانو کو کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی لیکن انھیں لگا بھتیجے، چاچا کے درمیان کوئی گفتگو ہو رہی ہوگی اس لئے بیٹھی رہے۔

دوسری طرف پر میس کپکپاتے ہاتھوں سے خون سے لت پت زمین بوس ہوئے وہ اپنے چاچو کو دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پہ ملال رقم تھا۔ آنکھیں بھی نم تھیں مگر وہ مجبور اور بے بس تھی۔ اس پر زنجیریں تھیں جس سے اسے باندھ کر رکھا تھا۔

"آئیتم سوری ماموں۔"

اس نے کہتے ساتھ اپنے آنکھوں کے اشارے سے انھیں کھینچا۔ اور باہر لے آئی اپنی چھ منٹ کے کاروائی سے اس نے ان کا بندوبست کیا۔ اور پھر فائق کے روپ میں بدل کر اندر آئی۔ نانو نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"کون تھا دروازے پر۔"

وہ خاموشی سے چلتا ہوا صوفے پہ بیٹھا۔

"زلنیں نہیں آیا ابھی تک۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا مگر کچھ کہا نہیں۔

"کوئی بات ہوئی ہے۔"

انھیں اس کی خاموشی اور عجیب رویہ پہ حیرانی ہوئی تھی۔

فائیت نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا پھر شک نہ پڑنے پر گلا کنگھارتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں میرا دوسرا بھتیجا آیا تھا۔ کچھ بات کرنی تھی زلنیں بس آتا ہوگا۔"

مختصر سے بات کہہ کر وہ اب زمین کو گھور رہا تھا۔

"مجھے یہ سب ڈرامہ کرنا بالکل نہیں اچھا لگ رہا فائیت پہلے اپنی بچی کو جھوٹی موت کا درد دیا اس کے بعد اسے اکیلا تنہا

چھوڑ کر بے آسرا کر دیا۔ وہ تو خواب میں بھی ڈر جاتی تھی اور اپنی ماں یا میرے ساتھ لپٹ جاتی تھی اب وہ کس سے لپٹا کرتی ہوگی۔ اس پر اتنی مصیبتیں آئی اور میں اس کے لئے کچھ نہ کر سکی بس یادداشت جانے کا بہنا کر کے یہاں بیٹھی رہی۔"

پر میس حیرت سے یہ سب سُنتے جا رہی تھی۔ وہ نم لہجے میں اپنے دُکھ کو بار بار دہرا رہی تھی لیکن انھیں نہیں پتا تھا کہ مقابل کے لئے یہ بات نئی تھی۔

oooooooooooooooo

اس کی آنکھیں غصے سے لال انگارہ ہوئی تھی مگر اس میں وہ والی بات نہیں تھیں جو طاہرہ بیگم نے اس کو شفق سے الگ کرتے ہوئے محسوس کی تھی۔ فائیت نے اپنے غصے کو قابو کیا پھر سٹرنگ پہ گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے انھیں دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔ آپ پاکستان کیوں آئی ہیں جانتی بھی یہ جگہ آپ کے لئے کسی خطرے سے کم نہیں ہے۔"

نانو نے فائیت کو دیکھا پھر نظریں جھکا لیں۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں آپ سے۔" اس نے دانت پیستے ہوئے انھیں کہا۔

"میں نے ہمارے کہا تھا کہ ہم امریکہ میں کبھی رہ لے گئے مگر اس نے میری ایکٹ نہ سُنی، میں نے کہا دوسرا ملک بھی ہے پر وہ کہتی تھی اس کی ماما کی جہاں زندگی گزری ہے وہ وہاں رہنا چاہتی ہے۔"

"آپ سوچ بھی سکتی ہیں اگر یہاں کسی کو معلوم ہو گیا کہ شفق کے بیٹی پاکستان آئی ہے تو پھر کیا ہوگا اس کے ساتھ۔"

وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی پھر ان کے لب واہوے۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔"

"وہی جو آپ سمجھنا نہیں چاہتی۔"

"فائیت ہمارے ساتھ کیا ہوگا بتاؤ مجھے۔"

"پہلے مجھے آپ بتائیں کیا آپ کو اب بھی لگتا ہے کہ میں جن ہوں۔"

اس کے ایک دم سے سوال دغنے پر نانو ایک دم خاموش ہو گئی۔

"بتائیں کیا آپ کو لگتا ہے میں اب بھی جنزادہ ہوں؟"

وہ ایک بار پھر دہرا کر ان سے پوچھ رہا تھا۔ نانو اسے دیکھتی رہی پھر انھوں نے نفی میں سر ہلایا۔ فائیت نے حیرت

سے دیکھا وہ اب بھی توقع کر رہا تھا کہ ان کا جواب انکار میں ہوگا۔ بے اختیار اس نے گاڑی روک دی تھی۔

"مجھے اسی دن سے معلوم ہو گیا تھا فائیت جب شفق کے شادی ہم نے ریحان سے کروائی تھی۔ اس دن اس کی

طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی اتنی کے مجھے لگا وہ مرنے لگی ہے۔ میں نے ہمارے نانا کو بھی نہیں بتایا تھا اس کی

حالت کا کیونکہ وہ ریحان کے ساتھ نیچے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ اگر ریحان کو پتا چل جاتا کہ شفق پہ کوئی جن حاوی

یا کسی اور قسم کے اثرات ہیں تو اس نے اس دن ہی بھاگ جانا تھا اور پھر ہماری بیٹی کی الگ بدنامی !!! میں اسی بابا

کے پاس جانا چاہتی تھی جن کے پاس میں شفق کو لے کر گئی تھی مگر ان کا کوئی آتا پتا نہیں تھا مجبور آئیں نے میری

دوست کی بیٹی کو بلایا جو ڈاکٹر تھی اور اس کے آنے سے پہلے میں نے کسی بہانے سے ریحان اور ہمارے نانا کو بھیج دیا

کہ ریحان کو گھما بھی لیں اور شام کے کھانے کے لئے کچھ چیزیں لے آئے۔ ڈاکٹر آئی اور اس نے مجھے جو بات بتائی

اس نے میرے پیروں تلے زمین نکال دی۔ شفق اُمید سے تھی پہلے تو میں حیران ہوئی اتنی جلدی اس کے بعد جب

مجھے معلوم ہوا اس کے حمل کو ایک ماہ ہو گیا ہے تو بس ایسا لگا سا جسم ہی مفلوج ہو گیا تو شفق جو کہہ رہی تھی وہ سچ

تھا لیکن میں اس بات کو ماننا نہیں چاہتی تھی۔

"بیٹا ضرور تمہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی، ایسی حالت تو حمل کے مرحلے میں تو نہیں ہوتی۔"

"آنٹی ایک بات کہوں بہت سی چیزیں شفق کے ساتھ ہو رہی ہیں دھیان سے سُنئے گا۔ پہلی اس کا ایک مہینہ ہوا مگر

میرے حساب سے یہ ایک مہینہ بھی نہیں لگ رہا۔ اس سے بھی کچھ زیادہ ہی ہے۔ دوسرا یہ کچھ کھا بھی نہیں رہی

۔"

"ہاں پانچ دن سے سوائے پانی کے اس نے اپنے اندر کچھ بھی نہیں ڈالا

"آپ اتنی اریسپونسیل کیسے ہو سکتی ہیں۔ ابھی تو شفق کی چلنے کی کیا اُٹھنے کی بھی ہمت نہیں ہے۔ مجھے ڈر ہے یہ بے



بی آگئے مزید کیری نہیں کر سکے گی۔ "ڈاکٹر کی پریشان بات پر نانو چونک اُٹھی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔"

"اب یہ مکمل چیک آپ سے کچھ کہہ سکو گی لیکن شفق کے حالت عام پریگنیٹ عورتوں سے خاصی مختلف ہے۔ پہلا

ایسا کیس دیکھا میں نے۔"

ادھر سے میں جان گئی یہ بچہ تمہارا ہی ہے لیکن مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ آیا تم انسان ہو یا جن ہو۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہے جس کا میں کفارہ بھی نہیں ادا کر سکتی۔ شفق کے زندگی اور اس بچے سے جان چڑھانے کے لئے میں نے ہا کا ضائع کروانے کا بھی سوچ لیا۔

ان کی آخر میں آواز بھرا گئیں تھیں پھر انہوں نے فائیک کو دیکھا جو خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا لیکن جو توڑ پھوڑ اس کے اندر ہو رہی تھی وہ اچھی طرح جانتا تھا۔

"ڈاکٹر نے جیسے ہی میری بات سنی وہ بدک اُٹھی۔ اس نے میری عمر کا لحاظ کے بغیر مجھے سُنانے لگ گئی۔ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔ ظاہر ہے قتل تھا اور قتل کا گناہ مجھ جیسی خاتون سے زیادہ بہتر کون نہیں جان سکتا تھا پھر بھی اس دُنیا اس معاشرے کی خاطر میں نے سارے حقائق سے آنکھیں پھیرتے ہوئے کہہ دیا تھا۔ میں مریکوں نہیں گئی تھی یہ سب کہنے سے پہلے اور اس میں ہما کی قاتل نہیں شفق کی قاتل کہلاتی ویسے کہلوانا کیا ہے میں ہی شفق کی قاتل اس کی ساری خوشیاں چھین کر میں نے اسے بیس سال پہلے ہی مار دیا تھا۔"

فائیک اب بھی خاموشی سے انہیں سُن رہا تھا۔

"تم کچھ کہو گئے نہیں۔۔۔"

وہ مزید آگئے بہت کچھ کہنا یا بتانا چاہتی تھی لیکن فائیک کی خاموشی ان کے لئے خوف کا باعث بنی۔

جبکہ وہ ان کے چُپ ہونے پر پھر سے کار سٹارٹ کر چکا تھا۔

اس کے آنکھیں وقت کی چلتی، بڑھتی سوئی کے ساتھ۔ احمر ہوتی جا رہی تھی۔ ان میں نمی کا عنصر بھی نمایا تھا۔ نانو

نے بھی مزید بات کرنے کی سکت نہیں کی۔

"ہما اس وقت کہاں ہے۔"



اس نے بہت دھیرے سے کہا تھا۔  
 "گھر پر اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔"  
 انھوں نے رُک رُک کر آہستگی سے بتایا۔  
 "مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اب کچھ وقت کے لئے ہمارے ہاں کو نہیں دیکھیے گئی اور نہ ہی ملے گی۔"  
 اس کی بات پر انھیں جھٹکا لگا۔  
 "یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔"  
 "اب کچھ عرصے کے لئے میری حراست میں رہے گی اور ہمارے ساتھ پورے مری کے علاقے میں یہ مشہور کیا جائے گا آپ مر گئی ہیں۔"  
 اس نے موڑ کاٹتے ہوئے اپنے سنہرے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔  
 "تم مجھے مارنا چاہتے ہو۔"  
 وہ بے یقینی سے بولیں۔  
 "میں نے یہ کب کہا آپ بالکل محفوظ رہے گی۔ اس کی بالکل فکر نہ کریں۔ بس ہمارے کچھ دنوں کے لیے آپ کا دور رہنا لازم ہے۔"  
 "ایسا کیوں اب تو سب ٹھیک ہے۔"  
 "بظاہر تو سب ٹھیک ہی لگے گا آپ کو۔۔۔۔۔ مگر میں اس بار ہر گز نہیں چاہتا کہ جو چیز میرے ساتھ ہو وہ میری بیٹی کے ساتھ ہو۔۔۔۔۔ کیونکہ شفق سے زیادہ ہمارا کو عبرت ناک سزا ملے گی۔"  
 "ایسا کیوں ہمارے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔ وہ تو اتنی معصوم سی ہے۔"  
 "معصوم تو شفق بھی تھی اس نے بھی تو کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا۔"  
 فائیت کی دُکھ بھرے لہجے پر وہ خاموش ہو گئی۔  
 "میری بات مان جائے بھروسہ رکھے میں بس اس چھپے ہوئے شکاری کو منظر عام پہ لا کر اس کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اس بدلے کی آگ میں بیس سال سے جل رہا ہوں۔ آپ میرے یا شفق کی خاطر نہیں اپنے نواسی کی

خاطر مان جائے۔۔۔ میں اس پیچھے سے وار کرنے والی ڈائن کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ جس نے میری شفق میری شفق کے ساتھ ساتھ میری بیٹی کو بھی اپنے باپ سے محروم کیا۔"

ان کی بات پر طاہرہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

یہ کیا ہو گیا ان سے۔۔۔

"بکو اس اپنی بندر کھو۔"

ریحان نے ایک زوردار تھپڑ تیرہ سالہ ہما کو مارا۔

"یہ جو تم نے توڑا ہے ہمارے صاف کرو۔"

اس کے زخمی پیروں کی بھی پروا کیے بغیر وہ حکم صادر کر رہے تھے۔

"جب تک یہ وانی سے معافی نہیں مانگی گی اسے کھانا نہیں ملے گا شفق۔۔۔ اور اگر تم نے ایسا کیا تو تم اس کا انجام اچھی طرح جانتی ہو۔"

"ماما آئی نے مجھے دھکا دیا تھا۔"

اس کے زخمی چہرے کی بھی پروا کیے بغیر ریحان نے اسے تھپڑ جھاڑ دیا تھا۔

"وانی یہ الزام لگاتی ہو، اپنی ماں کو بچانے کے لئے۔"

سارے واقعات ان کی نظروں کے سامنے آرہے تھے۔ جو بہت تکلیف دے تھے شفق سے زیادہ واقعی میں ہمارے ہر چیز سے محروم رہی تھی۔ ہر قسم کی سزا اس نے جھیلی اور کبھی اُف تک نہیں گیا اور اس تکلیفوں کو جھیلنے ہوئے وہ کب بڑی ہوئی انھیں پتا ہی نہیں چلا۔ فائیت ان کی دلی کیفیت بھانپ گیا تھا لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ ہمارے ساتھ کیا کیا ہوا ہے اگر اسے پتا چلتا تو ایک سیکنڈ نہ لگاتا امریکہ پہنچنے میں اور ریحان کو قبر میں اتارنے میں۔۔۔

"جب کسی کا کوئی نہیں ہوتا، اس کا صرف اللہ ہوتا ہے۔ اور میری بیٹی کا سہرا صرف اس کا رب ہے ساری چیزیں اس کے حوالے کر دے

زنین کی کبھی ہوئی بات آج فائیت کے لبوں سے نکلی تھی۔ آج وہ زندہ ہی اللہ کے سہارے کی بدولت تھا۔ ورنہ شفق کے دوری کی بعد اس کے اندر باہر سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔

"ک ب تت ک کے لئے۔"

ان کی زبان لکنت ہو گئی تھیں۔ فیصلہ بھی بے حد بھاری تھا۔ الفاظ تو جیسے گم ہو گئے تھے۔

"یہ آپ کو وقت آنے پر بتاؤں گا۔"

"اور میری موت کا کیسے یقین آیا گا۔۔۔۔۔ میرا مطلب۔۔"

"میں بیشک انسان ہوں لیکن میرا پورا خاندان جنات ہیں۔ تو اس کی فکر نہ کرے مجھے خوشی ہوئی کہ زندگی میں ایک احسان تو کیا کاش آپ یہ احسان یہ مہربانی مجھ پر پہلے ہی کر دیتی۔"

ویسے کیسا لگا ہمارا چھوٹا سا یونی۔"

اب ساروں کے واپسی کا وقت ہو گیا تھا۔ سب اپنے گھروں کی راہ لے رہے تھے کیونکہ سب کے پاس اپنے ٹرانسپورٹ سسٹم تھا۔ عون نے ہمارے دریافت کیا کہ وہ اب تک کیوں نہیں گئی۔ ہمارے کہا اسے لینے آئے گا تھوڑی ہی دیر میں۔ وہ اس کے خاطر رُک گیا اور باتوں کے آغاز میں بولا۔ ہمارا مسکرائی پھر بولی۔

"یہ چھوٹا ہے ابھی بھی آدھا رہتا ہے جو میں نے نہیں دیکھا۔"

"دیکھ لے گی ابھی تو چار سال پڑے ہیں، اور گھر میں آپ کے ساتھ کون ہوتا ہے۔"

وہ اپنے کلائی کی گھڑی ٹھیک کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"میری نانو اور میں ہوتے ہیں صرف گھر میں۔"

"اور آپ کے پاپا؟۔"

اس بات پہ ہمارا ک گئی، پہلا سوال ہی یہی بنتا تھا۔ اور یہ ہی باعث شرمندگی تھی اس کے لئے اس کی شناخت آخر کیا ہے۔ بیٹی کی تو شناخت اس کے باپ، شوہر سے ہوتی ہے اور وہ دونوں چیز کسی کو نہیں بتا سکتی تھی۔

"میرے ڈیڈ نہیں ہے۔"

"او آئیتم سوری مجھے۔۔۔۔۔"

عون نے ہمارے سپاٹ لہجے پہ جلدی معذرت کی۔ ہمارے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں کوئی بات نہیں آپ کے گھر میں کون ہوتا ہے۔"

وہ بیچ کے ٹیبل پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بے ساختہ بولی۔

"میں، میری مئی اور میرا چھوٹا بھائی جلیل، ڈیڈ آرمی میں تھے جب سات سال کا تھا تو ان کی اوپریشن کے دوران ہی شہادت پالی۔ خیر شروع میں تو دکھ ہوتا تھا لیکن آئیتم پروڈ آف ہم۔۔۔ میں آپ کا درد سمجھ سکتا ہوں

ماں باپ ہونا کتنا ضروری ہے اور ان سے محروم لوگ ہی بہتر جان سکتے ہیں۔"

"صحیح کہا آپ نے۔"

ہمارا اسی سے بولی۔

"یہ کون لینے آنے والا آپ کو، لگتا ہے آپ کو بھول ہی گیا ہے۔"

اس کی بات پہ ہمارے پہلو بدلا۔ زلنیں اسے بھولے گا۔ ناممکن۔

"آجائے گئے، آپ کو رکنے کی ضرورت نہیں ہے میں ویسے بھی نوٹس پڑھ لوں گی۔"

"افوہ پہلے دن ساتھ ہی پڑھائے کی ٹینشن اور ویسے بھی دوست ہیں۔ دوستوں کے لئے کچھ بھی انتظار تو بڑی عام

سے چیز ہے۔"

ہمارا کو ایک دم سے کچھ یاد آیا تھا۔

"اب تو ہم دوست ہے نامس ہمارا۔"

"میں چھچھوڑا ایس پی بلیو جینز ہوں مس ہمارا۔"

"یار میں تو پولیس والا ہوں، پہلا۔ پولیس والا جو مجرم سے بھاگ رہا ہے۔"

"لنڈی سو کیوٹ۔۔۔ چلے مس ہمارا کیا یاد کریں گی آپ کا زلنیں زوالفقار آپ کو وہاں بھی لے کر جائے گا۔"

"پلیٹ توڑ کر اپنی فرسٹیشن نکالو۔"

"ہمارے ہونا تمہارے ساتھ۔"

"آہ میرا دوست کہاں چلے گئے تم۔"

ہمانے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے کھولی پھر اس کی باتیں سُننے لگی۔ عون واقعی فرینڈ لی تھا۔ اچھے تمیز دار لیکن وہ زلنین نہیں تھا جو سکون جو تحفظ جو دوستانہ احساس اسے زلنین سے ملتا تھا وہ کسی اور میں نہیں ملتا تھا۔ اب تو وہ زلنین بھی بدل گیا ہے۔

اس کے فون نے انھیں چونکانے پر مجبور کیا۔

"لگتا آپ کو لینے والا آگیا ہے تو مس ہما کل ملتے ہیں۔"

وہ مسکرا کر اٹھا۔ ہمانے ایک دم سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

مس ہما؟ زلنین کہتا تھا۔ اس کی لہجے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں اور روئے میں بھی اس کے لئے نرمی تھی مگر اب جنون اور پاگل پن کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

وہ اٹھ کر فون نمبر دیکھنے لگی زلنین کا ہی تھا۔ جواب اس کی سوچ میں گم ہونے کے باعث بند ہو چکا تھا وہ دوبارہ کال ملانے کے بجائے گیٹ کی طرف بڑھی تھی وہاں پہنچ کر اس نے ارد گرد دیکھا تو حیرت سے اس کا منہ کھل گیا تھا۔ زلنین کے بجائے جزلان آیا تھا۔ وہ اس وقت ریڈی ٹی شرٹ اور بلیو جینز میں ملبوس اپنے بڑھتے بالوں میں ہاتھ مارتا ہوا آگئے آیا۔

"اسلام و علیکم۔۔۔" ہمانے اسے سرتاپا دیکھنے کے بعد بولنے والی تھی کہ جزلان نے اس کے بولنے سے پہلے ہی بول دیا۔

"وہ زلنین کو کام پڑ گیا تھا۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا آپ کو لانے کے لئے۔"

پہلے تو ہر چیز میں جتا رہا تھا میں آؤں گا یہ ہو گا یہ کرنا وہ کرنا آپ کام پر مجھے لانے کی بھی توفیق نہیں تھی۔

اس نے سر جھٹکا اور خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"ویسے آپ کی یونی میں پہلا دن کیسا رہا۔"

کن وہ سیٹ میں بیٹھ گئے تب کار سٹارٹ کرتے ہوئے ہما کو بولا جو بیلٹ باندھ رہی تھی۔ ہمانے جزلان کو دیکھیے

بغیر "اچھا۔" کہا۔

"ڈٹس نائس میں جانتا ہوں امریکہ کی پڑھائی سے مختلف ہوگا لیکن فکر نہ کرے ہماری انسٹیٹیوٹ بھی کمال کی ہیں۔"

ہمانے سر کو تھوڑا سا ہلایا تھا۔

"آپ غصہ تو نہیں ہیں۔"

اس کی بات پر ہمانے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا، اس کی نظریں روڈ کی طرف تھی البتہ وہ کن آنکھیوں سے ہمارے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بھلا کیوں غصہ آئے گا۔"

"وہ زلنین۔۔۔۔۔"

"دیکھیں جزلان صاحب۔۔۔ یہ بات آپ کو بھی معلوم ہے کہ زلنین نے میرے سے زبردستی نکاح کیا ہے میں نے نہیں کیا جو میں اس کے نہ آنے پر ناراض یا غصہ ہوں اگر آپ کا بھائی نے کہا پوچھنے کے لئے تو برائے مہربانی بتادیں انھیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ خوش فہمی رکھیے۔

بے انتہا سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ اب کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ جزلان تو بالکل خاموش ہی ہو گیا۔ یہ کچھ زیادہ ہی بدگمان ہے زلنین سے اب آگئے کیا ہوگا۔ وہ بس سوچتا رہ گیا۔ اگر میں ہمارا کوئی بھی بتا دوں کہ اس کے بابا کون ہیں اور وہ اس وقت تمہارے گھر میں موجود ہیں۔ نہیں زلنین سے بھی پٹے، چاچو نے بھی حشر کر دینا ہے۔ رہنے دو یہ جانے ان کے کام۔

سوچوں سے نکل کر وہ اب گھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جبکہ ہمارا اتنی تھکی ہوئی تھی اس نے سیٹ پر سر ٹکا کر اپنی آنکھیں موند لی تھیں۔

※※※※※※※※※※※※※※※※

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چاچو۔"

جزلان کھانا کھا رہا تھا تو فائیک اس کے پاس آیا تھا اور ایسی چند ادھر ادھر کی بات کرنے کے بات اس نے جو بات کہی تھی جس سے جزلان کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

"آہستہ کسی کو کچھ بتا نہیں چلنا چاہیے اور زلنین کو تو بالکل بھی نہیں۔"  
 "اب ان کی شکل کی باڈی۔"

"تم نے ایک مجسمہ بنانا، ویسے بھی انسان کا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے یا ایک منٹ میں بھیا کی ایک کتاب لاتا ہوں اس میں ایسا کوئی چیز ہے بے شک تم کسی مرے ہوئے انسان کی باڈی لے لو اس کو تھوڑا نانو والا تاثر تو اس کو زخمی کر دو۔"

"چاچو بہت بھونڈا پلان ہے اپ کہہ رہے ہیں وہ گھر میں موجود ہو اوپر سے ان کا جسم ہما کو ایسا دکھایا جائے کہ ان کی موت طبعی تھی لیکن جب پولیس آئے تو وہ خود بخود ہی زخمی ہو جائے واہ اس سے بہتر ہے رہنے دے۔"  
 "جزلان جو میں نے کہا ہے اسے دھیان سے سُنو میں نہیں چاہتا ہما کو کسی قسم کا ٹروما ہو، وہ اگر انھیں ایسی حالت میں دیکھا تو اس کے زہن پر اثر کریں گا۔"

وہ کاؤنٹر پہ ہاتھ سے کچھ پیٹرن بناتے ہوئے بولا۔ جزلان نے پُرسوچ نظروں سے انھیں دیکھا۔  
 "لیکن آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں اس کے پیچھے کوئی وجہ۔" اس نے اپنے ٹھوڑی کو کھجاتے ہوئے کہا۔  
 "وجہ بتانا میں ضروری نہیں سمجھتا۔"

"دیکھیے چاچو آپ رُسکی کام کر رہے ہیں، نہ صرف آپ پھنسے گئے میں بھی اٹا لٹکوں وہ بھی زلنین کے ہاتھوں۔"  
 "زلنین اتنا کچھ نہیں کہے گا۔"

"آپ کو کیوں لگتا ہے کہ وہ کچھ کیوں نہیں کہے گا۔ اس نے ایک آنسو ہما کا دیکھنا ساری دُنیا کو آگ لگا دینی ہے اس نے۔"

ایک دم اس کی پھسلتی ہوئی زبان سے یہ بات نکل گئی۔ فائیک ایک دم ٹھہر گیا اور حیرت سے اسے دیکھا۔ جزلان نے اپنے آپ کو کوسا۔

"کیا کہا تم نے۔"  
 "کچھ نہیں میں زرا آیا۔"  
 "جزلان! رُک جاو۔"

فائیت کی دھاڑ میں انسان بنے کے باوجود بھی کمی نہیں تھی اور آنکھیں بھی ویسے لال ہو جاتی کبھی کھبار تو جزلان کو لگتا وہ بدلے نہیں وہ وہی ہیں۔

وہ نروس سا ہو کر دوبارہ سٹول پہ بیٹھ گیا۔

"اب سیدھے سیدھے مجھے ساری بات بتاؤ۔"

"ام کیا بتاؤں۔"

"جو کہہ رہا ہوں اس کو جواب دو۔"

"وہ زلنین۔۔۔ میرا مطلب ہمارا بہت اچھا دوست ہے۔"

اس نے ڈرتے ہوئے کہہ کر چاچو کو دیکھا جو بڑی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"اچھا! یہ کب ہوا۔"

"دو دو ہفتے پہلے۔"

"کیسے ملاقات ہوئی۔"

"مجھے کیا پتا چاچو۔" وہ جھنجھلایا

"میں سارے پتے شتے کھول دوں گا سیدھے سیدھے بتاؤ۔"

"اب نیبر ہیں ملاقات تو ہو جاتی ہیں ایسی کوئی چلتے پھرتے ہوگی۔"

"زلنین پہلے سے ہمارا کو جانتا تھا۔"

"نہیں یہی اس نے آتے ہوئے دیکھا انھیں۔"

"وہ کیا جانتا ہے۔"

"کیا۔"

"کہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا کشف اندر داخل ہوئی تھی۔

"اوہ برادر صاحب آپ۔۔۔ خیریت ہے۔" وہ اپنے لال لپ سٹک سمیت کالے گاؤں میں بھی اس عمر میں قیامت





اس نے بیل کے بجائے سیدھا اندر داخل ہوا۔

"چاچو۔۔۔۔۔ ام نانو۔۔۔۔۔ کوئی ہے۔"

اس نے اونچی آواز سے انھیں ایک وقت میں پکارا لیکن کوئی جواب نہیں زلنین کو اپنے ایک قدم من من کے محسوس ہو رہے تھے۔

وہ ایک دم چونک کر چلتا ہوا ڈرائیونگ روم آیا تو جو اس کے سامنے منظر تھا وہ اس حقیقی معنوں میں اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔

نانو زمین پر منہ کے بل گری ہوئی تھی۔ فائیک اس کے فائیک چاچو نے ان کی گردن پر پاؤں رکھ کر ان کے بال کھینچ کر حقارت سے انھیں دیکھ رہے تھے اور وہ کچھ دوسری زبان میں کہہ رہے تھے۔ ان کی آگ رنگ آنکھیں زلنین کی سمیت بھری۔ تو ان کے چہرے پہ بڑی مکار مسکراہٹ آئی۔

"ولکیم زلنین ولکیم بڈی۔۔۔۔۔"

ان کی چیر پھارتی ہوئی آواز پورے سماعتوں میں گونج رہی تھی۔ نانو نے سسک کر اپنا زخمی چہرہ اٹھایا۔

"یہ یہ سب تم۔۔۔۔۔"

زلنین نے ایک دم نیچے پھر سر اٹھا کر دھاڑتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا۔ اس کے چاچو نے اس کے چاچو نے پھر اس کا اعتماد توڑا جواب صحیح سے جڑا بھی نہیں تھا۔

"کیوں بھیجتے صاحب میں نے سوچا سا تو اں قتل آپ کے سامنے کروں وہ بھی اس عورت۔ (دباو بڑھا) نانو کی چیخ نکلی۔ جس نے میری شفق کو مجھے سے چھینا میری شفق کو اپنے عبرت ناک موت تک پہنچایا۔ میں اس زندہ گاڑ دوں گا۔"

اس سے آگے وہ کچھ کرتے زلنین نے پھرتی سے انھیں فورس کے تحت دھکا دیا اور دور دیوار پہ جا کر ٹکرایا۔ اب زلنین کی شکل بھی بدل گئی تھی۔ آج اس زندگی میں کبھی اتنا غصہ نہیں آیا تھا جتنا آج آیا تھا آج زندگی کبھی اتنی نفرت نہیں ہوئی تھی اس شخص سے۔ آج اس نے فیصلہ کر لیا تھا اس گندی نالی کے کیڑے والی مخلوق کا خاتمہ کر دیں گا۔ اس نے ایک مکان کے چہرے پہ مارا۔

وہ پیچھے کو جا کر لگے۔

"تمہیں آج میں ختم کر دوں گا۔"

وہ پاگلوں کی طرح انہیں مارنے لگا۔ فائیت نے اس کا جبر ا پکڑا اور دور جا کر اس پھینکا وہ کمرے سے باہر اگر ٹیبل پہ جا کر گرا۔

"ختم تو میں تمہیں کروں گا۔"

ان کی شکل بھی خوف ناک ہو گئی۔ آنکھیں نکل کر باہر آ گئی تھیں۔ آواز عجیب خوفناک ہو گئی تھی۔ پیچھے کی دیوار ٹوٹنے کے باعث تیز بارش کا پانی اندر آنے لگا تھا۔ ان کی گردن الٹی ہو گئی تھی بالوں نے ان کے ابھرتے خوفناک چہرے کو چھپا دیا لیکن اس کے باوجود بھی ان کی سفید اور کالی آنکھیں بالوں کے باہر تک آرہی تھیں ان کے۔ ناخن اتنے لمبے ہو گئے تھے کہ وہ دیکھنے میں ناخن کوئی الاہی معلوم ہو رہا تھا۔ بادل کی گرجنے میں مزید تیزی آ گئی تھی جس سے در و دیوار ہلنے لگی تھی۔

وہ آگئے بڑھے اور زلنیں کے چہرے پر زور سے وار کیا۔ زلنیں چیخ پڑا۔

"میری معاملے میں جو آئے گا اس چیر کے رکھ دوں گا۔"

ایک اور وار۔ زلنیں کی گردن سے شعلے بڑھنے لگے تھے۔ نانو نے ہمت کر کے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ان کی گردن پہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی پتھر رکھ دیا ہے۔ تکلیف سے ان کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ اور چہرہ تکلیف کی باعث زرد پڑ گیا تھا۔ ان کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ اچانک ایک دم سے۔۔۔۔۔ فائیت کو ہوا کیا ہے وہ تو بالکل ٹھیک تھا اور وہ تو انسان تھا تو یہ کیا تھا۔ اس سے قبل تیسرا وار وہ زلنیں پہ کرتے۔ زلنیں نے ان کی ٹانگیں پکڑ کر زور سے گھما کر لاونچ کی طرف پھینکا اور وہ سیدھا ٹی وی پہ جا کر گرا اور زلنیں اس سے اونچا دھاڑا کہ اس کی دھاڑ کی بدولت ساری تصویر اور پینٹنگز ٹوٹ کر گر گئی۔

"میری بیوی اور اس کے گھر والوں کے معاملے میں گھسے گا تو میں بھی اس کا ریشہ ریشہ الگ کر دوں گا یو بلڈی

۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے اس کی طرف آیا اور ایک مکا اس کے منہ پہ مارا۔

اس کی ایک مکے میں اتنی طاقت تھی کہ پر میس کا سر شدت سے گھوم اٹھا تھا مگر اس جادو میں زیادہ طاقت تھی جو

اس پر حاوی تھی۔ اس نے زلنیں کی پیٹ پہ اپنے ناخن گھسائے۔ زلنیں چیخ کر پیچھے ہوا۔  
 "ریشہ تو میں تمہارا لگ کروں گی زلنیں۔" وہی کان پھاڑ دینے والی آواز۔۔۔۔  
 زلنیں نے اس کی کروں گی پہ غور نہیں کیا تھا اس نے سامنے پڑاواز دیکھا اور آنکھوں کے اشارے سے اپنے پاس لا کر  
 سیدھا فانیق کے سر پہ مارا۔  
 فانیق کہ ایک بار پھر قدم ڈمگائے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

اپنے علاقے میں داخل ہوتے انھیں موسلا دھار بارش اور تیزی اندھی طوفان کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سمیت دو پہر کے  
 باوجود اتنا اندھیرا چھا گیا تھا اور پراسرار ماحول بنا رہا تھا۔ ہما کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔  
 جزلان نے اس کا اضطراب محسوس کر لیا تھا۔ تو اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔  
 "ایسا موسم ہر سال آتا ہے۔ آپ پریشان نہ ہوئے۔"  
 "لیکن اتنا خراب موسم۔۔۔۔ اسلام آباد میں تو بالکل ٹھیک تھا۔"  
 "بس یہ علاقہ ایسا ہے کہ پتا ہی نہیں چلتا کب دھوپ آئی کب بادل، کب برسات اور کب بہار۔۔۔۔۔"  
 وہ موڑ کاٹ رہا کر بولا۔ پر بت کے اس پاڑ دیکھتے جہاں ان کا گھر موجود تھا وہاں تو بہت زیادہ ہی اندھیرا تھا۔ خوف نے  
 ہما کو اندر تک جھنجھوڑ دیا تھا۔ پتا نہیں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا جیسے بہت کچھ ہو گیا تھا اور وہ اس سے لاعلم تھی۔  
 زلنیں وہ تو ٹھیک ہو گا اور نانوا انھوں نے ناشتہ تو کر لیا تھا اور کہا تھا تھوڑی واک کر کے گھر ہی آ جاؤں گی۔ وہ تو ٹھیک  
 ہو گی نا۔ انھوں نے دوائی اور کھانا تو لیا ہو گا یا اللہ میرے اندیشے غلط ثابت کرنا میں دوبارہ نانوا کو کھونا نہیں چاہتی  
 ۔ اس نے دل سے دعا کی۔

"جزلان بھائی آپ گاڑی احتیاط سے چلائے گا۔"

اس نے مڑ کر جزلان کو کہا نو وریز۔ ایک دم سے طوفان کے باعث بجلی کی کڑک پڑی جو سیدھا جا کر پائن کے درخت  
 کو ٹکرائی شاد اس کی جڑیں مضبوط نہیں تھی اس لئے فوراً تیز ہوا اور بجلی کی جھلکوں کے زد میں وہ آخری کونے میں  
 تقریباً لٹکا ہوا ٹوٹ کر گاڑی پہ گرنے لگا۔ ہما کی چیخ نکل گئی جزلان پہ بھولا گیا۔ اس سے سمجھ نہیں آئی کہ کیا کرے

اس سے قبل وہ اس پائن کے درخت کو اپنے گاڑی کے اوپر گرنے سے روکتا۔  
ہما کی دل نے کہا اس درخت کو دیکھو اور اللہ پہ بھروسہ رکھو یہ تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ پتا نہیں کون سا احساس  
تھا جو اس کے اندر گزرا تھا اور اس نے دیکھا پھر اس نے جزلان کی سٹیرنگ کو دیکھا اس نے تیزی سے سٹیرنگ کو پکڑا  
اور جزلان کے بازو کو روکا۔

"بریک مت دبائے گا سپیڈ بڑھائے ہم گزر جائے گئے۔"  
جزلان نے جھٹکے سے دیکھا ہما کی گرفت بڑی عجیب تھی ایسی تو ہماری۔۔۔ نہیں کیا سوچ رہا ہے۔  
اور اس نے بریک کو دبائے بغیر سپیڈ بڑھائی اور وہ تیزی سے گزر گئے اور وہ درخت نیچے جا گرا ہما ایک دم ہوش میں  
آئی اس نے حیرت سے ڈرتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔  
"تھینک گاڈ ہم بچ گئے، ورنہ سیدھا اللہ کو پیار اہو جانا تھا ابھی تو میں نے نماز بھی نہیں پڑھنی شروع کی ٹھیک یو ہما  
تمہاری عقل سے بچ گئے۔"  
وہ تشکر سے اسے دیکھتے ہوئے بولا ہما نے نا سمجھی دے اسے دیکھا پھر ارد گرد کا جائزہ لیا بارش اور موسم اب بھی ویسا تھا  
۔ ابھی پائن کا درخت گرا تھا اور درخت کہاں گیا۔ یا اللہ یا اللہ مجھے ہوش ہو جو اس میں رکھنا۔ اس نے سر جھٹکتے  
ہوئے زلنیں کو فون کرنے کا ارادہ کیا۔

"آپ!۔"  
وہ صوفے پہ تقریباً نیم دراز بیٹھی ہوئی ناخنوں کو چھیڑ رہی تھی۔ جب دروازہ ناک کرنے اور فائینک کے اندر داخل  
ہونے پر وہ حیرت سے بولتے ہوئے اٹھی۔  
فائینک نے بیڈ پہ طاہرہ بیگم کو سوتے ہوئے دیکھا۔  
"اسلام و علیکم! آنٹی کو دیکھنے آیا تھا۔۔۔ پر یہ تو سو رہی ہیں۔"

"آپ کہے تو جگادوں ویسے بھی انھوں نے کہا تھا کوئی ملنے آئیں تو جگادینا۔"

اس نے نرمی سے کہا۔ فائیتق نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں، رہنے دو ایسے اٹھانا ٹھیک نہیں ہے۔ تم بتاؤ کیسی ہو۔"

"میں ٹھیک۔۔ آپ اتنے دن سے کیوں نہیں آئے تھے۔"

وہ چل کر صوفے پہ بیٹھا اور چابی کو انگلی سے گھماتے ہوئے اسے بتانے لگا۔

"کسی کام سے ترکی گیا ہوا تھا۔"

"آپ ترکی گئے ہوئے تھے مگر کب؟ آپ نے بتایا نہیں۔"

"بس دو دن کے لئے کوئی کام تھا ہوٹل سے متعلق۔۔ آپ بتائیں انکل کہاں ہیں، آنٹی کب ڈسچارج ہو رہی ہیں۔"

شفق چلتے ہوئے سامنے والی کرسی پہ بیٹھی اور اپنے پونی کیے ہوئے بالوں سے لٹکتے ہوئے لٹوں کو کانوں کے پیچھے

کرتے ہوئے آہستگی سے اسے بتانے لگی۔

"بابا گھر گئے ہوئے ہیں فریش ہونے ابھی آتے ہوئے اور مئی کو ہفتہ یہاں رکھیں گئے لیکن میں چارہ ہی تھی مئی کو

گھر لیں جاتے ہیں مگر بابا کا کہنا تھا میری پڑھائی کا حرج ہوگا پہلے ہی کتنا چھٹیاں کی ہوئی ہیں۔"

"واقعی میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں جب تک آنٹی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو جاتی اس

دوران وہ ہاسپٹل ہی قیام کریں۔" اس کی بات پر شفق ہولے سے مسکرائی۔

"کل آپ کی فیملی آئی تھی۔"

شفق کے کہنے پر فائیتق نے حیرت سے سر اٹھایا۔

"کب؟ کون آیا تھا۔"

اس کی حیرت کو دیکھ کر شفق کو بھی حیرانگی ہوئی۔

"کیا آپ کے بھیا نہیں بتایا، ان کی مسز بھی آئی تھی اور ان کا کیوٹ بیٹا زلنین۔ بہت زیادہ پیارا اتنی مزے کی بات

کرتا ہے کہ دل ہی نہیں کر رہا تھا اسے ان کے ساتھ بھیجوں۔"

"بڑے بھیا اور بھابی آپ ہیں تھے۔ واو مجھے کسی نے بتایا نہیں۔"

"ویسے آپ نے جو اپنے بھیا جو خاکہ بنایا ہوا تھا اس سے تو بالکل مختلف ہے اتنے ہینڈسم ہیں اور جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ سائینٹسٹ ہیں مطلب سچی مچی والے سائینٹسٹ تو میں شکد میں تھی۔"

"میرے بھائی مجھے پرہی جائے گئے۔"

اس نے فخر سے کہتے ہوئے شرارت سے کہا۔ شفق ہولے سے ہنس پڑی۔

"زنیں تو آپ کے ساتھ بہت آٹیچ ہے ہر بات اس کی آپ سے شروع ہوتی تھی اور آپ پہ جا کر ختم ہو جاتی تھی اور

اس نے جو آپ کے قصے بتائیں کہ مت پوچھے آپ تو چھپے رستم نکلے۔"

فائيق اس كى بات پر گڑ بڑ گيا هلكى سى ماتھے پہ شمكن لاتے هوے بولا۔

"کیا کہا اس نے اگر ایسی ویسی الٹی بات کی ہے تو یقین مت کرنا۔"

"ارے اتنا گھبرا کیوں رہے ہیں آپ۔۔۔ کیا واقعی آپ نے کچھ ایسا کیا ہے۔۔۔۔۔"

وہ شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ فائیک نے اسے ہلکے سا گھورا اور یونہی دونوں باتیں کرتے رہے اتنی دیر میں

شفق کے ابو آگئے اور انھوں نے شفق کو گھر جانے کا کہا کہ کالج سے آئی ہوئی ہو تھکی ہوئی ہو۔

فائيق جس موقع كى تلاش كر رها تھا اس كو وه مل گيا۔

شفق شروع میں جھجک رہی تھی مگر ابونے اسے اجازت دے دی۔ فائین کی شرافت کو وہ بھانپ چکے تھے وہ اس

معاملے میں مطمئن تھے۔

”حلیے شفق میڈم۔“

وہ مسکراتے ہوئے اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔ شفق نے سر اسے دیکھا پھر سر ہلا کر اپنا بیگ اٹھایا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"یہ زلنین فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔"

چھٹی دفعہ کال ملاتے ہوئے اس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب بالکل گھر کے قریب ہی پہنچنے والے تھے یہاں

تو حالت اس سے بھی زیادہ بدتر جگہ جگہ ٹوٹے ہوئے درخت۔۔۔ مٹی، گرو، ڈھیر سارے پتے۔۔۔ حتاکہ ٹوٹی

ہوئی کانیچ کے ٹکڑے بھی لگتا بہت سخت قسم کا طوفان گزرا تھا۔



"سگنل کا براہم ہوگا بس پہنچ ہی گئے ہیں۔ مل لیجئے گا۔"

"کیا مطلب۔"

ہمانے اسے دیکھا۔ جزلان ایک دم گڑبڑا گیا۔

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ

جزلان نے گاڑی اپنے گھر کے قریب روک دی تھی۔ ہما تیزی سے باہر نکلی جزلان نے اسے روکنا چاہا تھا مگر پتا نہیں کیا تھا جو ہما کو تیزی سے اپنے گھر بھاگنے پہ مجبور کر رہا تھا جیسے کچھ غلط ہو رہا ہے۔ جیسے وہ اس کے ہاتھ سے کچھ کھو رہا ہے۔ جو بند مٹھی میں ریت کی طرح نکلتا جا رہا ہے۔ جیسے کوئی اس سے اس کی متاع چھپٹ رہا ہے۔ جزلان نے حیرت سے ہما کو اتنے تیزی سے وہاں پہنچتے ہوئے دیکھا۔ اتنی بجلی کی رفتار۔۔۔ تو انسانوں میں۔۔۔

"ہما۔۔۔"

وہ پیچھے بھاگا اسے بھی گھر کے حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

ہما دروازے کی طرف پہنچی تھی اس وقت پر میس فائیک کے روپ میں زلنین کو اٹھایا اور اسے دروازے کی طرف پھینکا اور زلنین تیزی سے باہر جا کر ہما کے ساتھ لگ کر گرا۔

ہما زلنین سے لگنے پر دور سرٹک پہ جا کر گری اور زلنین اس کے تھوڑے سے فاصلے پر۔

ہما کو لگا ساری دنیا جیسے گھوم اُٹھی ہو۔ درد کے لہر تیزی سے سر سے لے کر جسم میں پھیلا۔ زلنین اٹھا تو اس نے دیکھا وہاں ہما گری ہوئی تھی۔

"ہما!۔"

زلنین تڑپ کر تیزی سے اٹھا اور اس کی طرف آیا۔ اور اس کو دیکھا جو تکلیف کے باعث بھی مشکلوں سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ زلنین نے دیکھا اس سر کی طرف خون نکل رہا تھا۔

"ہما ہما آنکھیں کھولو۔"

اس نے اس کے گال تھپ تھپائے۔ ہمانے دُندلائی نظروں سے اسے دیکھا پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ جزلان بھی اس طرف آیا اور زلنین کی حالت دیکھ کر ہما کو جھٹکا لگا یہ کیا تھا۔ ایک دم وہ پیچھے ہوئی۔



"ہا۔۔۔۔۔" زلنین اس کی طرف آیا۔

"کون ہو تم۔۔۔"

وہ درد کی پروا کیے بغیر تیزی سے بولی۔ جزلان اس طرف آیا او شوٹ!!!! زلنین جن کے روپ میں۔

"جزلان بھائی یہ کون ہے۔"

ہما کا چہرہ سفید پڑتا جا رہا تھا۔ زلنین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تو پھر اسے احساس ہوا کہ کیا ہو گیا ہے۔ پیچھے سے زور دار قہقہے کی آواز آرہی تھی اور نانو کی سسکیاں۔ زلنین ہما کو چھوڑ کر تیزی سے اندر کی طرف بڑھا اس کے تئیں اس پر حد سے زیادہ خطرناک تھے۔ وہ تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا جہاں وہ کمینہ ہنس کر اوپر کھڑا نانو کو بالوں سے پکڑے گھما رہا تھا اور پھر زلنین کو دیکھ کر رُک۔

"تنت ہما تھی بیچاری کو چوٹ لگی ہائے میری بیٹی کدھر ہے۔"

ہما ڈرنے کے باوجود اس سمیت اُٹھ کر بڑھی کیونکہ اس کو نانو کا خیال آیا تھا۔ اسے لگا وہ بیسٹ جیسی شکل والا بندہ نانو کا حشر کر دے گا۔

"نانو نانو۔۔۔۔۔ وہ زلنین کے پیچھے سے آئی تو اس کی دلخراش چیخے پورے گھر میں گونج اُٹھی۔ زلنین تیزی سے مڑ کر ہما کو دیکھا۔

"نانو نانو۔۔۔۔۔" وہ آگئے بڑھی، فائیک نے نانو کو زور جھکادیا نانو کی چیخے نکلی، پر میس فائیک کو روپ دھاڑ چکی تھی۔ ہما تو ان کی شکل دیکھ کر شاکڈرہ گئی۔

"پچپانا میری بچی۔۔۔۔۔"

اس کا قہقہ پورے گھر میں گونجا۔

"تمہارا باپ، تمہاری کمینی ماں کا پہلا شوہر۔۔۔۔۔ بد قسمتی سے تمہارا باپ۔۔۔۔۔"

زلنین بھی اپنے روپ میں اچکا تھا۔ ہما نے اسے دیکھا تو ڈر کر پیچھے ہوئی اس نے زلنین کو پھر اوپر دیکھا۔

"کون ہو تم لوگ۔۔۔۔۔ یہ سب کیا۔۔۔۔۔ چاہتے ہو۔"

وہ ہمت کرتے ہوئے کمزور آواز میں بولی۔

"یہ تو تمہارا شوہر یہ بتائیں گا کیوں زلنین۔"

"میں بتا رہا ہوں فائیت چھوڑ دوں ورنہ تمہیں ریزہ ریزہ کر دوں گا۔"

زلنین ایک بار پھر دھاڑ اٹھا ہما کو لگا اس کے کان کے پردے پھٹ جائے گئے۔ صدمے کے عالم نے اسے اپنے شوہر کو دیکھا پھر اپنی نانو کو پھر اپنے باپ کو۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا تھا قسمت کون سا اس کے ساتھ مذاق کر رہی ہے۔

"پہلے اپنے وجود کو تو سمیٹ لو جگر پھر میرا ریزہ ریزہ کرنا۔ خیر میری بچی تم یہ سب دیکھ کر حیران ہو رہی ہو تو میں

بتانا چلوں میں تمہارا باپ ایک جنزادہ اور یہ تمہاری نانی کالے جادو کرنے والی جس نے تمہاری ماں کو مار دیا

۔۔۔ اس کو مجھے سے دور کیا۔ نکاح کے اوپر نکاح کروایا۔ تمہیں بھی مارنے کی کوشش کی۔ پھر جان بوجھ کر

تمہارے سوتیلے باپ کے کان بھر کر اپنے بیٹی اور تمہاری کٹ لگواتی رہی۔ اپنے بیٹی کو طلاق دلوائی اس کے بعد سا سو

ماں میں ہی بولتا رہوں گا یا آپ بھی اپنے کارنامے بتائیں گی۔"

وہی بے ڈھنگے انداز میں قہقہہ لگایا۔ زلنین نے ٹیبل اٹھایا اور اس پر اٹیک کیا لیکن فائیت نے اپنا بچاؤ کر لیا اور اب نانو

کو چھت کے ساتھ چپکا دیا۔ نانو کی حالت دیکھ کر ہما کا دل چیر رہا تھا لیکن اس کی بات نے اس کنگ کر دیا تھا۔

"کینے !!!۔"

زلنین پاگل ہوتے ہوئے اس پر اڑ کر چھپٹا۔۔۔ لیکن جزلان نے پیچھے سے آکر زلنین کو پکڑا۔

"زلنین۔۔۔۔" اس نے سب دیکھ لیا تھا۔ وہ بھی ہما کی طرح اندر آتے ہوئے صدمے سے اپنے چاچو کو دیکھ رہا تھا

۔ مطلب زلنین سچ کہہ رہا تھا۔ چاچو ہی ہمارے دشمن تھے انھوں نے ہمیں نے وقوف بنایا۔

زلنین نے جھٹکے سے الگ کر کے جزلان کو تھپڑ مارا۔

ہما دیوار سے لگے بالکل ساکت یہ سب دیکھ رہی تھی۔

اسے نے اس پل شدت سے دعا کی تھی اس کے آنکھیں اور کان ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔ یا یہ جو کچھ ہو رہا یہ سب

خواب اور وہ اسی دنیا میں آجائے جہاں وہ اور اس کی نانو امریکہ میں ہو۔۔ اتنا عذاب اتنی تکلیف تو امریکہ میں نہیں

تھی۔ پاپا کے بے رحم تھپڑ میں اتنی جلن نہیں تھی جتنی وہ اس وقت اپنے جسم اور روح میں محسوس کر رہی تھی۔

نمی اس کی آنکھوں سے خون بن کر گر رہی تھی لیکن کسی کا اس طرف دھیان نہیں تھا کون دیکھتا سب اپنی اپنی جنگ لڑ رہے تھے۔

جزلان نے زلنین کے بھپڑے ہوئے انداز کو دیکھا۔ جواب اس کے سمیت جذباتی انداز میں چیخ رہا تھا۔  
 "دیکھ لیا تم نے دیکھ لیا اٹھارہ سال اٹھارہ سال سے میں پاگلوں کی طرح ایک ہی بات کرتا رہا ہوں۔ مگر میری بات میری بات سب کو بکواس لگی یہ شخص معصوم اگر یہ شخص معصوم ہے تو دنیا کے ہر کتا مکینہ معصوم ہے۔۔۔۔۔ نہیں تم نے کہنا تھا زلنین تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے چاچو ایسے نہیں ہے نہیں ہے ایسے دیکھو لو اسے دیکھو لو اب بھی یقین نہیں آتا۔ اس نے میرے تو مارے ہی مارے جزلان لیکن تمہارے باپ کا کیا قصور تھا کیا قصور تھا اس کا بس اتنا کہ سمجھایا تھا بڑے بھائی کے طور پر۔۔۔۔۔ اس بات پر کوئی مارتا ہے بھلا۔۔۔۔۔"

"لیکن زلنین پاپا تو زندہ ہیں۔۔۔۔۔ وہ تو گھر پہ موجود ہے تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔"  
 جزلان کی بات پہ زلنین ایک دم پیچھے ہوا۔ اور اسے دیکھ رہا تھا اس نے اپنے بال پاگلوں کی طرح پکڑ کر نوچے۔ پھر مڑ کر اسے دیکھا۔

"تم نے اس کو بھی پاگل کر کے مارنا چاہتے ہو۔"

"عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے زلنین اور تم کافی عقل مند ہو۔"

وہ ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

"خیر ہا!!!! میری بچی اب دیکھو کتنے ظلم ہوئے اس کے بدلے میں چھ سات قتل بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میری دنیا چھین کر خود کیسے خوش رہ سکتے تھے۔

میں نے تو بس بدلہ پورا کیا ہے اور اس میں گناہ ہی کیا ہے۔"

وہ ہما کو دیکھتے ہوئے اس کے پاس چلتے ہوئے نرمی سے بولے۔ زلنین نے زوردار مکا اس کے منہ پہ مار کر دیوار سے مارا۔

"ہما سے دور رہو۔۔۔۔۔"

ہما کی آنکھیں سے ایک بار پھر نمی نکلی اور اس کے ہونٹوں کو جا کر چھوئی اس نے محسوس کیا یہ پانی نہیں خون تھا۔

مگر اس نے چھو کر تصدیق نہیں چاہی تھی اسے ضرورت نہیں تھا۔ سر میں جیسے دھماکے ہو رہے تھے۔ کانوں میں ایک عجیب سا شور تھا۔ پیچھے کھڑا جو کراپنا کام کر کے چلا گیا تھا۔

اس نے ہمارے آدھے بال کاٹ کر انھیں جلانا شروع کر دیا تھا۔ اور اس کی شاطر مسکراہٹ اس تماشے کو باخوبی انجوائی کر رہی تھی۔ ہمارے لئے یہاں کھڑا رہنا محال ہو گیا تھا وہ مڑ کر چلنے لگی۔۔۔۔۔ اسے چلتے ہوئے معلوم بھی نہیں ہوا کہ وہ کہاں پر آگئی۔۔۔۔۔ مگر اسے کوئی پروا نہیں تھی اسے کچھ نہیں چاہئے تھا نہ ماما، بابا، زلنین، نانو، دوست کوئی بھی نہیں اسے سکون چاہئے تھا۔ اللہ کی ذات چاہئے تھی۔ چلتے ہوئے کب ہچکیاں لینے لگی تھی اسے پتا نہیں چلا تھا۔ پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی خون کے آنسو سچ کے خون کے آنسو۔۔۔۔۔ پھر اس کے لکنت ہوئی زبان سے نکلا۔

"رحم مالک رحم۔۔۔۔۔ اس گناہگار بشر پر رحم کر دے۔"

وہاں فائیک زلنین سے بچ کر نانو کو لے کر غائب ہو گیا کیونکہ پر میس کی آہستہ آہستہ ساری طاقت ختم ہو رہی تھی۔ اس لئے اسے یہ سب کرنا پڑا۔ جزلان تو وہی کہ وہی کھڑا یہ سب دیکھتا رہا۔ جبکہ زلنین نے زمین سے سرٹکا کر ہما کی طرح ہی رونا شروع کر دیا۔ اس وقت اس کی بھی دنیا الٹ ہو گئی تھی وہ بھی یہی بول رہا تھا۔

"رحم۔۔۔۔۔ مالک رحم۔۔۔۔۔"

"میرے گھر کا راستہ تو اس طرف نہیں ہے فائیک۔"

فائیک کو مختلف سمیت بڑھتا ہوا دیکھ کر وہ حیرت سے بولی تھی۔ فائیک کے چہرے پہ البتہ مسکراہٹ تھی اور اس کی ایسی مسکراہٹ شفق سمجھنے سے قاصر تھی۔

"جانتا ہوں۔۔۔۔۔"

"تو پھر آپ۔۔۔۔۔ آپ کبھی مجھے کڈنیپ تو نہیں کر رہے۔"

اس کی بات پر فائیک نے ایک زبردست سا قہقہہ لگایا۔

"آپ کو کیسے پتا چلا۔۔۔" وہ موڑ کاٹتے ہوئے اس کی سمیت دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا۔ اس نے گھور کر فائیک کے کندھے پہ مکامارا۔

"مذاق! کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔"

"آپ نے خود کہا تھا۔۔۔ میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔"

وہ محفوظ مسکراہٹ لئے اس دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہونا بھی نہیں چاہیے ورنہ امی ابو نے قیمہ بنا دینا تھا۔"

"میں تو قیمہ بننے کے لئے بھی تیار ہوں۔"

اس کے کہنے پر شفق نے اس دیکھا۔ وہ اس کے سمیت نہیں دیکھ رہا تھا۔

"پھر وہی فضول بات!! خیر آپ کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے۔"

"سرپرائز۔"

اس کے عجیب سے لہجے پر شفق نے اسے دیکھا۔

"سرپرائز جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میرا کوئی ایسا خاص دن نہیں ہے جس پر آپ مجھے سرپرائز دیں۔"

"کبھی کبھی سپرائز دینے کے لئے کسی خاص موقع کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بس دن ہونا چاہیے۔" وہ سیٹھی پہ کوئی دُھن بجاتے ہوئے بولا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔ مجھے تو آپ کی ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی۔"

"اچھا اس بات کو چھوڑو۔۔۔ جنوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔"

"کن کے بارے میں؟"

اس نے شیشے کے پاڑ سے درختوں سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔

"جن۔" اس کی بات پر شفق نے اسے گھورا مگر کوئی جواب نہیں دیا۔ فائیک نے اس کی نظریں اپنے اوپر پر پاتے ہی ہنسنا شروع کر دیا۔

"او کم آن شفق میں نے بس پوچھا ہے بانی گاڈ میرا کوئی شرارت کا ارادہ نہیں ہے۔"

"جی بالکل تو جن اور چڑیل سے پھر کیا تعلق آپ اتنے عجیب سوال پوچھتے کیوں ہیں۔"

"میں بس ان کے بارے میں رائے مانگ رہا ہوں۔ ہر انسان کی ان کے بارے میں کوئی نہ کوئی رائے تو ہوگی۔"

"انسانوں کی ہوتی ہوگی میری ان کے بارے میں کوئی رائے نہیں بلکہ نام سُن کر میرا دل عجیب ہو جاتا ہے۔" اس کا واقعی دل عجیب ہو رہا تھا۔

"مطلب آپ انسان نہیں ہے۔"

فائیت ہنستے ہوئے بولا۔

"اُف فائیت۔" وہ جھنجھلائی۔ فائیت نے ہاتھ اٹھا کر کہنا شروع کر دیا۔

"اچھا اچھا سوری۔۔۔"

"اتنا گھبراتا کیوں ہو۔ آج تک ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے تمہارے ساتھ۔"

"نہیں تو۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر اتنا گھبرانے کیا یا وہ بھی اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق ہیں۔"

"بے شک مگر مجھے خوف آتا ہے اور اب بار بار ان کا کیوں ذکر کر رہے ہیں۔ ماما کہتی ہیں اگر ان کا ذکر کرو تو وہ متوجہ ہو جائیں ہیں۔"

"بالکل صحیح کہتی ہیں۔"

وہ بڑبڑایا۔

"اچھا ویسے اگر آپ سے وہ اگر کوئی جن انسان کے روپ میں ملنے آتا اور آپ کو اس سے پیار ہو جاتا۔۔۔۔۔"

"فائیت!!۔"

"نہیں سُنو نا میں کہہ رہا ہوں اگر کوئی ایسی مخلوق تمہاری زندگی میں آجائے اور وہ دیکھنے میں بُرا بھی نہ ہو اچھا خاصا گڈ لکنگ پیسے والا ہو۔۔۔"

"سیدھا سیدھا کہے آپ اپنا تعارف کرنا چاہتے ہیں ویسے آپ اور جن کی شکلوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔" وہ شرارتی مسکان اس کی طرف اچھالتے ہوئے بولی۔

"شفق تم دھیان سے بات کیوں نہیں سنتی۔" فائیک اب کی بار سنجیدگی سے بولا۔

"کیونکہ مجھے سُنا ہی نہیں ہے جن اور ان کی زندگی کے بارے میں۔"

"اتنی انٹریسٹنگ تو ہوتی ہے ان کی لائف۔"

"نہیں نہیں۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ آنا ہی نہیں چاہیے تھا، پہلے ہی کالج اور ممی کا اتنا سٹرپس ہے بجائے ریلیکس کرنے کے آپ تو بندے کی نیند ہی اڑ دیتے ہیں۔"

وہ ناراضگی سے اسے بولی۔ فائیک صرف مسکرا ہی سکا تھا۔ منزل پہ وہ پہنچ چکے تھے۔ یہ وہی گھر تھا جہاں زلنین کا سکول تھا۔ یہ وہی گھر تھا جس میں فائیک اور شفق کی یادیں جڑی ہوئی تھیں اور یہ وہی جگہ تھی جسے ہمانے اسے دیکھنے سے پہلے اپنے خواب میں دیکھا تھا۔

دور وادیوں میں یہ اکیلا گھر۔ جس کے ارد گرد دھند ہی دھند پھیلی ہوئی تھی۔ بس اس کی احمر اور کالی رنگ کی چھت تلے ایک کھڑکھی بڑے واضحے طور پر نظر آرہی تھی۔

شفق نے اس طرف دیکھ کر فائیک کو دیکھا۔ فائیک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئیں ہیں۔" اس نے دوبارہ گھر کی طرف دیکھتے ہوئے فائیک سے پوچھا۔ فائیک بنا کچھ کہے گاڑی سے اتر گیا۔

شفق حیران ہوئی اس سے پہلے وہ نکلتی فائیک نے اس کی طرف آکر اس کا دروازہ کھولا اور ہاتھ آگے کیا۔ شفق کو کچھ سنگین لگا رہا تھا پتا نہیں کیا تھا مگر فائیک کا انداز بتا رہا تھا۔ پہلے تو وہ فائیک کے ہاتھ دیکھتی رہی پھر بغیر سوچے سمجھے اس نے تھام لیا اور باہر نکلی۔ باہر خنکی کا احساس نے اس کو گھیرا تو وہ کانپ اُٹھی۔

"یہاں کچھ زیادہ ٹھنڈ نہیں ہے۔"

اس نے فائیک کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بازو اپنے گرد پھیلانے لگا۔

"ہاں کافی اوپر آئے ہیں ہم۔ اس لئے چلو اندر آؤ۔"

"ویسے مجھے یہ گھر کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

پتا نہیں کیا عجیب سے سکوت بھرا ماحول تھا جس کی بدولت شفق کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔  
 "ارے تم پھر ڈر رہی ہو گھر عجیب سا ضرور ہے لیکن جب تم اندر جاو گی تو لگے گا کسی شہزادی کے جزیرے پہ آگئی ہو  
 ۔"

اس کے مسکرا کر کہنے پر شفق نے ناک چڑائی۔

"ہاں اندر سے پریاں، شہزادی، فرشتے اور جن برآمد ہونگے اور میری آنکھیں حیرت سے چندھیا جائیں گئیں ہے نا  
 ۔"

فائیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں ہو بھی سکتا ہے یونیورنو۔"

"پتا ہے عام سے گھروں سے کچھ زیادہ فینائل اور پوچھا مارا ہوگا۔ اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں ملے گا۔"

اس کی بات پہ فائیک ہنس ہنس کر دوہرا ہو رہا تھا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر کی طرف بڑھا۔

"چلو میڈم اس سے پہلے ڈر کے مارے اس کے اندر نہ جانے کے بجائے آپ مجھے یہی کھڑا ہنساتی رہیں۔"

وہ شفق کی چالاکی خوب سمجھ چکا تھا۔ شفق ایک دم اپنے پکڑے جانے پر منہ بسورنے کے سوا کیا کر سکتی۔

"ایسا کیا کہی آپ نے کوئی کیوٹ سا پی تو نہیں رکھا جس کو آپ نے اپنے ابو سے چھپا کر یہاں رکھا ہو اور مجھے دکھا  
 رہیں ہیں۔"

"تم جانور کچھ زیادہ نہیں پسند۔"

"تو کیا پیارے نہیں ہوتے وہ۔۔۔ پتا نہیں لوگوں کی حقارت زدہ نظریں عجیب لگتی وہ بھی تو اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ

کی سارے چیز ہی محبت کے لائق ہیں۔" وہ اس طرح بولتے ہوئے کوئی معصوم بارہ سال کی بچی معلوم ہو رہی تھی۔

فائیک اسے دیکھتا رہا پھر شرارت سے بولا۔

"جن بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔" اس کے کہنے کی دیر تھی اور شفق کا زوردار مکا اس کے کندھے پر۔

"آپ نے اگر دوبارہ جنوں کا نام لیا تو میں چڑیل بن کر آپ کو خون پی جاؤں گی۔"



فائیق نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس کے گھورتے ہوئے چہرے کو دیکھا اور پھر سر ہلاتا ہوا دروازہ کھولا۔  
اور ہاتھ آگئے کیے۔

"آفریو میم۔"

شفق بنا کچھ سوچے آگئے بڑھنے لگی پھر ایک منٹ ٹھہر گئی مڑ کر اسے دیکھا۔ فائیق نے آبرو سوالیہ انداز میں اوپر کیے۔  
"ضرور کچھ ہے، جو مجھے خوف زدہ کرنے کا باعث بنے گا اس لئے پہلے آپ جائے۔"  
فائق کے ماتھے پر اب کی بار بل آئے۔

"اُف مس وہم آپ ہر وقت میرے پاس اتنا ٹائیم نہیں ہے کہ میں ڈراتا پھیروں اور ویسے بھی میں اب جیسی اچھی  
اور پیاری لڑکی سے کوئی ناراضگی مولانا بھی نہیں چاہتا کیونکہ اگر میں نے کچھ کیا آپ کے پاپا تو مارے گی ہی مگر  
میرے ڈیڈ نے اپنی لاشی اٹھا کر میری کمر دھادی ہے۔

اس نے اتنا کہا تھا اور شفق کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ بکھیر چکی تھی مگر گھور کے انگلی اٹھائی۔  
"اگر کچھ ہوا نا تو پھر اس کے ذمہ دار آپ ہونگے۔"

فائیق نے سر کو ہلکے سا خم دیا۔

"میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں، اب میڈم اندر تشریف لائے گی یا کچھ اور کرنے پڑے گا۔"

"اُف جارہی ہو جارہی ایک تو اتنے ڈرامے۔۔۔۔"

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اس کا منہ سے جملا ادھورا رہ گیا۔ تھوڑی دیر پہلے جو آنکھیں چندھیا جانے کا کہہ رہی تھی  
واقعی آنکھیں چندھیا گئیں۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

زننیں نے جلدی سے اپنا سر اٹھایا اور اپنے آنسو پونچھ کر تیزی سے اٹھا اس نے جزلان کو دیکھا جو بالکل خاموش کھڑا  
غیر نقطے پر غور کر رہا تھا۔ زننیں اٹھ کر اس کی طرف گزر کر جانے لگا جب جزلان نے اس کا کندھا پکڑ لیا۔ زننیں  
نے تیزی سے مڑ کر اسے دیکھا لیکن حیرت کی انتہا تھی کہ اس وقت جزلان کا چہرہ کرخت تاثرات لئے ہوئی تھی۔ اس  
کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔ آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی۔ جزلان اس نہیں دیکھ رہا تھا لیکن زننیں کو

معلوم تھا اس کی نظریں نفرت کا پتہ دے رہی تھی، حقارت جو اور کسی کے لئے نہیں زلنین کے لئے تھی۔  
 "تم جس شخص کو اپنا دشمن سمجھ رہے ہو وہ تمہارا دشمن نہیں ہے۔" زلنین نے اپنا کندھا جھٹکا لیکن جزلان کی گرفت مضبوط تھی۔

"تم نے اس شخص کے ابھی بھی تلوے چاٹنے ہیں تو میری بلا سے تم بھاڑ میں جاؤ آج کے بعد میرا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں جزلان۔"

زلنین نے بھی نفرت امیز لہجہ اپنایا۔

"یہی تو تمہارے جیسے جذباتی انسان کی غلطی ہے کہ ایک جن کسی اور کے روپ میں آکر کہہ رہا ہے کہ وہ یہ ہے۔  
 ٹھیک ہے مان لیا وہی شکل وہی لہجہ وہی طاقت۔۔۔۔۔ مگر اتنے طاقتور جن کی طاقت اس کے بھیجے سے کم ہو جائے پر بھاگ جانا مجھے ہضم نہیں ہوئی پھر دوسری بات اس میں جب طاقت ختم ہوگی تو اس کی نیلی اور گلابی رنگ کی امتزاج آنکھیں ابھرنے لگی جو اور کسی کی نہیں بلکہ ہمارے خاندان میں صرف ایک لڑکی ہے۔"  
 زلنین نے اسے یو دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو کر آخر کہنا کیا چاہتے ہو۔

"پر میس یہ سب اور کوئی نہیں صرف پر میس کہہ رہی اور اس نے ناؤ اور چاچو کو قبضہ کر لیا ہے زلنین۔"  
 اس نے اتنا کہا تھا اور زلنین کا قبضہ گونج اٹھا تھا اور اس نے تالی مارنا شروع کر دی۔ اب جزلان کو لگ رہا تھا کہ اس کی دماغی حالت خراب ہے۔

زلنین بجا کر آگئے بڑھا اور اس کی کنپٹی پر انگلی سے ٹیپ ٹیپ کی۔

"اپنے اس چھوٹے دماغ پہ زیادہ زور مت ڈالیں سائنسٹ صاحب یہ نہ ہو کہ آپ کا مذاق بنا شروع ہو جائے۔ تم پر اس شخص نے جادو کیا ہے اور مجھے اس کا پتا کا پختہ یقین ابھی تھوڑی دیر پہلے ہو گیا تھا۔ اس لئے بولتے رہو خدا حافظ۔۔۔۔۔"

"مذاق تو تم اپنا بنا رہے ہو زلنین وہ لڑکا جو بھی کہہ رہا ہے بالکل صحیح کہہ رہا ہے۔"

کسی نسوانی آواز پر ان دونوں کا سر بے ساختہ اٹھا تھا۔

ایک عورت ویل چیر پہ بیٹھی ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ اس کے پیچھے ایک چھوٹی سی بچی زلنین نے

اسے شاہد پہلے بھی دیکھا تھا سوچنے میں ایک منٹ نہیں لگا تھا یہ اس کے ساتھ والی گھر کی لڑکی تھی غالبہ جس کی امی اپانچ۔۔۔۔

"زیادہ زہن پر زور نہ ڈالو میں بتاتی ہوں میں زرین ہوں، تمہارے۔۔۔۔"

"او تو وہ آپ جس نے یہ سب سارا فساد کیا تھا میرے چاچو اور باقی سب لوگوں کی زندگی برباد کی بولیں کہاں رکھا ہے میرے چاچو کو اگر آپ نہیں بتائیں گی تو میں۔۔۔۔"

جزلان بھرتے ہوئے انداز میں آگئے بڑھنے لگا کہ زلنین نے پھرتی سے اسے پکڑا۔

"جزلان!!!!!! یہ کیا کر رہے ہو۔"

زلنین نے غصے سے کہا کیونکہ اسے پتا تھا یہ سب چاچو نے اس پر بے بنیاد الزام لگائے ہیں بھلا ایک اپانچ عورت کسی کا برا کوئی چاہیے گی۔ پیچھے غالبہ بھی آگئی تھی اس نے زلنین کو دیکھا اور تیزی سے بولنے لگی۔

"زلنین بھائی ہا آپ کہاں ہیں۔"

"زلنین چھوڑ مجھے میں ان دونوں ماں بیٹیوں کو آج ختم کر دوں گا، ایک شفق مر گئی اب تم اس کی آخری نیشانی کو بھی جینے نہیں دینا۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں دھاڑا تھا تو غالبہ ڈر کر پیچھے ہوئے تھی جبکہ اس عورت کا چہرہ سُر سکون تھا اور وہ مڑ کر بیٹی کو تسلی دینے لگی۔

"بیٹا یہ آپ کو کچھ نہیں کہے گئے۔۔۔ ڈر مت۔۔۔۔ بھائی ہیں۔"

"بھائی ہم سب کی زندگی برباد کر کے تم اپنی بیٹی کو بھائی کہہ رہی ہو امی۔"

اس عورت کی آنکھوں میں اچانک ہی نمی آگئی زلنین بس یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے لیکن اس نے اور ہمانے دونوں نے رحم کی بھیگ مانگی تھی۔

اب جب رحمت ان کے دروازے پہ آئے تب بھی وہ اس سے بے نیاز ہیں۔ زلنین نے اس عورت کے آنسو پہ بے ساختہ کہا تھا۔

"آپ یہاں اس وقت کیوں آئی ہیں اتنی طوفان میں ہمارے گھر۔۔۔۔"

چونکہ وہ انسان تھی اور اس طرح کے حالت میں اچانک آنا کچھ معیوب سا لگ رہا تھا۔ غالیہ آگئے بڑھی اور ماں کے گرد بازو پھیلا کر زلنین کو دیکھا۔

"زلنین بھائی آپ پلیز ہمارے آپ کو بلا لیں ان کی زندگی خطرے میں ہے اور آج جمعہ کی تیرویس تاریخ ہے آج اگر وہ یہاں سے نہ گئی تو بہت مشکل ہو جائے گی۔"

"ہاں ہاں کر لو جتنی بکواس کرنی ہے لیکن ہم تمہاری باتوں میں نہیں آئے گی دو منٹ میں سب کچھ بتاؤ اور میرے چاچو اور نانو کو حوالے کرو۔۔۔۔۔"

"ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ ہم سچ میں ہمارا بھلا چاہتے ہیں۔" وہ دونوں واقعی قابل رحم لگ رہی تھیں۔ کبھی سے آوازیں آرہی تھیں زلنین جو کچھ کہہ رہی ہے سچ کہہ رہی ہے یقین کرو۔ زلنین کسی چیز کے زیر اثر نہیں آنا چاہتا تھا اس نے اپنا سر جھٹکا۔

"جس نے تمہارا محبوب چھینا اس کی بیٹی سے ہمدردی ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔"

"زلنین ایک بار میری بات سُن لو۔۔۔ میں تمہیں سب بتاتی ہوں۔"

اس عورت نے ہاتھ جوڑ کر زلنین سے گر گراتے ہوئے کہا۔

"میں مزید گناہ کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔۔۔ زلنین پلیز سُن لو۔"

"میں نے کہا ہے نا نہیں سُنے گئیں۔" جزلان نے تیزی سے کچھ اٹھا کر ان پر وار کرنا چاہا زلنین نے روک دیا اور غصے سے اسے دیوار سے لگایا۔

"جب وہ کہہ رہی ہیں کہ ایک بار سُن لو تو تمہیں سمجھ نہیں آرہی دُنیا جہاں کے قصور وار جن میں میرا چاچا بھی شامل اس کی سُننے آئے ہیں تو اس بیچاری عورت کی بات سُننے میں کیا حرج ہے۔"

اس نے جزلان کی گردن تقریباً دبوچی ہوئی تھی۔ جزلان نے اسے زور سے دھکا دیا اور غائب ہونے سے پہلے پھنکارتے ہوئے بولا تھا۔

"اللہ کرے تم مر جاؤ زلنین زو ولفقار۔"

زلنین اسے دیوار کو دیکھتا رہا پھر نظر ایک دم نیچے ہمارا کی تصویر پہ گئی تھی۔ وہ اس تصویر کو دیکھتا رہا کانچ کے کرچیوں

سے بھری تصویر میں وہ اس کے معصوم چہرے کی معصومیت محسوس کر سکتا تھا۔ اس کی پیاری لڑکی اس کی معصوم سی صاف دل لڑکی کی زندگی میں ایسا بونچھال آیا کہ وہ اس کی تاب نہ لاسکی تھی۔ پھر ایک دم اسے خیال آیا وہ کہاں ہے اس لڑائی کے چکر میں وہ کیسے بھول گیا وہ کہاں ہے۔

"ہما!۔"

"بیٹا تم ہما کو بھی بلادو میں تم دونوں سے ضروری بات کرنا چاہتی ہوں

"ہما!!!!۔"

اس نے ایک بار پھر دُہرایا۔ اس نے پھر تیزی سے سر تھاما۔

"یہ اللہ یہ مجھے سے کیا ہو گیا ہے۔"

اس نے منہ پہ ہاتھ پھیرا اور پھر تیزی سے اس گھر سے غائب ہوا اپنی ہما کو تلاش کرنے۔

"زننیں!!!!۔" وہ تیزی سے ہاتھ اٹھا کر بولی۔ غالیہ نے برستی آنکھوں سے اپنی امی کو دیکھا۔

"اب کیا ہو گا امی۔۔۔ یہ تو چلے گئے ہما آپ کی کا بھی پتا نہیں دیا۔"

"لیکن جو کچھ بھی ہو جائے غالی ہمیں یہ روکنا ورنہ وہ وہ ہما کو مار دیں گئے۔"

چلتے ہوئے ایک جگہ جب رُک کر اللہ دے رحم مانگ رہی تھی۔ اس وقت اس کے وجود میں سنسنی دوڑی تھی۔ اس لگا جیسے اس کا سارا بدن چیونٹیوں سے ریگ رہا ہو۔۔۔ اس نے اس احساس کو ختم کرنے کے لئے اپنے بازو اور دیگر حصے پہ تیزی سے ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا مگر ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈھیر ساری چونٹیاں اس کے وجود کے اندر دھنسانا چارہ ہی ہے اس کے گوشت کے ایک اک زرے کو ختم کرنا چارہ ہی تھی۔

ایسی حالت تو مرنے کے بعد والے کی ہوتے ایسا کیوں ہو رہا ہے وہ جس جگہ کھڑی ہوئی تھی وہاں وہ اپنے گھر سے کافی آگے آچکی تھی یہ زننیں کے گھر سے تھوڑے سے فاصلے کے دائیں جانب تھی جہاں سے جنگل شروع ہو جاتا ہے اس کے دور استے ہیں ایک ٹریک نہ راستہ، دوسرا میٹھا چشمہ۔۔۔ یہ ایک سو سال پُرانا کنواں تھا جہاں جنگلوں کے پیچ و پیچ میں کھلاڑے، شکاری اور دیگر غیر علاقہ کے لئے ٹھنڈا پانی میسر کیا جاتا تھا۔ طوفان تھم چکا تھا اور ہما کی

حالت اور عجیب ہو رہی تھی وہ تیزی سے اپنے بازو کو خراش کرنے لگی جب احساس بڑھتا گیا تو نوچنے پڑ آ گئی۔ تیزی سے چلتے ہوئے اس مسئلے کا حل ڈھونڈ رہی تھی مگر ایسا کچھ نہیں مل رہا تھا جس سے وہ اس احساس کو مٹا سکتی۔ ہوا کا جھونکا اسے نامعلوم انداز سے اس چشمے کی طرف کھینچ رہا تھا۔ طوفان کے باعث پتے، ٹوٹی ہوئی شاخیں اور سیاحوں کو کیے ہوئے گند اس کے پیروں میں آرہے تھے وہ بے دھیانی میں کین کی بوتل کو روندتے، بوتل کے پیروں سے لڑکھڑاتے ایک محبت بھرے احساس سے کھینچتی جا رہی تھی۔ جس کنوئیں کے کونے میں اس کا باپ گرا ہوا تھا۔ بے ہوش، لاچار، بے بس۔ اکیلا بالکل اکیلا کوئی رشتہ ہمدرد اور محبت کا اس کا نہ تھا۔ اس کی یہ محرومی پورے کرنے اس کا خون تکلیف سے اس طرف آرہا تھا۔ اپنے تکلیف کردے روح جسم کو سکون بخشنے۔۔۔

"اللہ اس تکلیف کو مجھ سے دور کر دے مجھ سے سہنا مشکل ہو رہا ہے۔"

خون گالوں پہ خشک ہو چکا تھا اب اس میں پانی نکل رہا تھا۔ فائیت کی آنکھیں بند تھی لیکن جیسے جیسے ہما قریب آتی جا رہی تھی اس کے جسم میں ہلکی ہلکی جنبش ہو رہی تھیں جیسے اسے جینے کی وجہ مل رہی ہو۔ اسے معلوم نہ ہو مگر اس کا دل اس کا دل کسی خشبو کے احساس سے تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔ اندر دوڑتا خون جوش مارنے لگا تھا مگر ابھی اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کا دماغ اس جینے کی وجہ پوچھ رہا تھا کیونکہ وہ اس کی ہوش کی طرح اب بھی بیگانہ تھا۔ ہمانے کنوئیں کی طرف دیکھا تو سکون اس کے دل میں اتر اور تیز سے کنوئیں کی طرف بھاگتے ہوئے آئی۔ فائیت کے ہلکے ملنے لگی۔

"فائیت اگر میں نہ ہوئی تو میرے احساس ہر پل آپ کے ساتھ ہوگا۔ میں اب ہر جگہ ہوگی، ہر کسی کی شکل میں آپ کو میں نظر آؤں گی۔ ہماری محبت وجود کو حاصل کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ ہماری محبت دو جوہر کو ایک کرنے کا نام ہے۔"

"فائیت میں نہ ہوئی تو کیا ہوا، آپ کی ہما تو ہے وہ آپ کو مجھ سے زیادہ محبت دے گی آپ پاکستان آجائے اسے آپ کی ضرورت ہے۔ آپ کے خون کو آپ کی ضرورت ہے۔"

"اللہ تعالیٰ نے ہما اور میری شکل ایک جیسے کیوں رکھی آپ کو پتا ہے، تاکہ آپ کبھی اُداس نہ ہو۔۔۔۔ مجھے کھو کر آپ رشتگی نہ محسوس کریں۔ میری بیٹی باپ کی شفقت پیار، عزت کی محروم رہی فائیت آپ کے بغیر آپ کی بیٹی،

میں اسے اپنی بیٹی نے آپ کی بیٹی کہتی ہوں اور قیامت تک ایسا ہی کہوں گی۔۔۔ کہ ہما زوالفقار فائيق زوالفقار کی بیٹی ہے مگر لبوں پہ اعتراف نہ لاسکی۔ ہما کو اس کا حق جو اس کا آپ پر تھا نہ دے سکی۔

اور آپ کے ساتھ ساتھ اس کی بھی مجرم ہوں۔"

ہمانے پانی نکال کر اپنے جسم پر ہلکے ہلکے چھینٹے مارے تو انجانے میں اسے سکون بخش احساس ہوا۔ اس کی ٹانگیں دکھنے لگی تھیں، تقریباً شل بھی ہو چکی تھی وہ بنا سوچے سمجھے بیٹھ گئی اور اپنے گیلے بازو کو دیکھنے لگی جہاں احساس ایک دم جیسے غائب ہو گیا تھا مگر اپنے بازو، گردن نوچنے کے باعث وہ انہیں زخمی کر چکی تھی۔ وہ ان پر ہاتھ پھیر کر درد کو محسوس کر رہی تھی۔ تھکے ہوئے انداز میں اس نے آنکھیں موند لیں۔ پانی پھر آنکھوں سے بہنے لگا۔ وہ اب خاموش نہیں رہ سکتی تھی اس لئے اس واقعے کو دوبارہ یاد کر لے سکتے تھے۔

"اللہ تعالیٰ اتنا بڑا امتہان، جس جس کو میں چاہتی تھی اس اس رشتے نے مجھے اتنا بڑا دھوکہ دیا۔"

فائيق کی آنکھیں کھل گئیں۔

"چلو زلنین تو ایک اجنبی، اجنبی سے کچھ بھی اُمید کی جاسکتی ہے لیکن نانو اور ماما۔"

اس کا لہجہ صدمے سے چور تھا۔ فائيق اس آواز کو اپنے اندر تک محسوس کر رہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جو اس کے اندر جناتی جان جو اسے زنجیر سے باندھ کر رکھی ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ ٹوٹ رہی تھی۔ وہ انسان نہیں تھا نہ کبھی بن سکتا تھا۔ اس کے ساتھ بھی بے پناہ دھوکے ہوئے تھے۔ اس کے بھی ایمان کا امتہان لیا گیا تھا۔ جو چیز سرے سے ہو نہیں سکتی تھی جس کا خدا نے ذکر بھی نہیں کیا تھا۔ یہ سب کفر سوچ تھی۔ جو فائيق کے اندر داخل ہو چکی تھی اور اس کی یہی سزا اس کو ملی تھی۔ اس کے پیارے اس سے دور ہو گئے تھے۔ ایک لڑکی جس کے بغیر وہ سانس نہیں لے سکتا تھا۔ اللہ نے اسے چھین کر اسے سزائے موت سے بھی کڑی سزا دے دی۔ اس کی بیٹی کا وجود بھی اس سے دور رکھا۔ اس کے سارے رشتے اسے جھوٹا اور قاتل سمجھنے لگا جو اس سے پیار کرتے تھے وہ اسے حقارت کی نظروں سے دیکھتے یہ سب لوگوں کے کرنی کے بجائے اس کی کیے ہوئی کی سزا تھی۔ وہ جو یہ سمجھ بیٹھا تھا ایک شیشے سے پھولوں کے پلن سے انسان بن جائے گا تو اس کی سب سے بڑی غلط فہمی تھی۔ دُنیا میں سارے معجزے ہو سکتے لیکن مخلوق کا بدلنا اس دُنیا میں ناممکن تھا۔



"اور یہ جن۔۔۔۔۔ جادو یہ سب کیا ہے اللہ! میں جس سائنسی دور کی لڑکی ہوں کیا مجھے اس بات کا یقین کرنا چاہیے۔  
 کرنا تو چاہیے کیونکہ قرآن پاک میں آپ نے خود کا ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ایک سورہ بھی رکھی۔  
 تو کیا میرا شوہر دوسری مخلوق ہے۔۔۔۔۔"

فائيق اب اُٹھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کو یہ آواز سکون بخش رہی تھی۔ یہ آواز اس کے دل کے بہت قریب تھی۔ اس کے لب تبسم میں پھیلنے لگے تکليف کے باوجود بھی۔۔ اس نے پر میس کے اٹیک کرنے پر اللہ سے رحم کی طلب کی تھی معافی مانگی تھی اور اللہ نے اسے بیس سال کے بعد معاف کر دیا تھا۔۔ آخری دفعہ وہ تب کھل کر مسکرایا تھا جب شفق کو اپنا اصل بتاتے ہوئے اور اسے شادی کا پیغام دیتے ہوئے اس کا حیرت سے یا شا کڈ سے چہرہ دیکھتے ہوئے وہ جی بھر کے ہنسا اور مسکرایا تھا اور اس کے ہر انداز کا لطف اُٹھایا تھا۔

"اور اگر زلزلہ واقعہ ہو تو کیا مجھے اس کے رفاقت بھرا ہاتھ تھا مناجا بیے کیا میں زندگی بھر رہ سکتی ہوں۔" وہ اب اٹھ کھڑا ہوا تھا اور چل کر گھومتے ہوئے اس طرف آیا تھا جہاں وہ کنویں سے ٹیک لگائیں آنکھیں موندیں اپنے رب سے مخاطب تھی۔ فائیک ہل نہیں سکا تھا۔ جتنی وہ تصویر میں اپنی ماں کا عکس لگتی حقیقت میں تو ایسا لگتا تھا جیسے سامنے شفق بیٹھی ہو۔۔۔۔۔ فائیک ٹک اس کے سسکتے ہوتا وجود کو دیکھ رہا تھا۔

اتنا خوبصورت منظر۔۔۔ اس کی بیٹی۔۔۔ نمی فائیق کی آگ رنگ آنکھوں میں بھر کر آئی تھی۔۔۔ سسکی کو چھپانے کے لئے اس نے لب سختی سے دبا لئے تھے۔ وہ اس خوبصورت اور پیاری سی جوان بچی کا باپ تھا۔ یہ اس کی بیٹی تھی۔۔۔ دل پکھل رہا تھا اور اس کی پگھلاہٹ پورے جسم میں پھیل کر باہر تک آنے کو بیتاب تھی۔ ہما اب اپنے گال صاف کر رہی تھی لیکن گال پھر بہے جا رہے تھے۔ فائیق اب گھٹنے کے بل بہہ گیا اسے ہر طرف شفق کی حیرت، خوشی، روتی دھوتی ہر قسم کی آوازیں سنائی دیں رہی تھیں جن کا وہ دیوانہ تھا، جن آوازوں کو وہ عرصہ محروم ہو چکا تھا۔

اس کی سزا ختم ہو گئی تھی۔ اسے یقین ہو گیا تھا اس رب نے اسے بخش دیا ہے۔ اب وہ ساری زندگی اس رب کا شکر ادا کرتے ہوئے نہیں تھکے گا۔

"میں زلنین کو چھوڑ کر امریکہ چلی جاؤں اللہ تعالیٰ۔۔۔ مگر جب یہ بات کرتی ہوں تو میرے ننھنھا سادل ٹڑپ



اُٹھتا ہے جیسے یہ میرا دل نہیں زلنیں کا دل ہے میرے سارے تار زلنیں سے جڑ گئے ہیں جیسے اگر میں اس سے دور ہوتی گئی تو یہ جڑی تار یا ڈور ٹوٹ جائے گی اور میرا دل جیسے ختم ہو جائے گا۔۔۔ نہیں میں اسے نہیں چھوڑ سکتی

----

کہتے ساتھ وہ سر زور سے ہلانے لگی بے بسی والی کیفیت۔۔۔

"یہ کس مشکل میں لاکھڑا کر دیا مجھے میرے مالک۔۔۔۔۔ نہ اس کے قریب جاسکتی ہوں نہ اسے دور۔۔۔۔۔ مگر وہ جن ہے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے اس کو تو آپ نے ہی بنایا ہے۔۔۔۔۔ اس کی طاقت میرے لئے خطرے کا انجام بھی نہیں بنی تھی۔۔۔ بلکہ اس نے میری رکھوالی کی تھی، میری آبرو کو بچایا تھا۔۔۔۔۔ دماغ آہستہ آہستہ کام کرنا شروع ہو رہا تھا اور دل کے فیصلے کا ساتھ دے رہا تھا۔

"اس نے تو ہمیشہ میری فکر کی ہے۔۔۔۔۔"

"وہ ہمیشہ سے میرا ہمدرد رہا ہے۔"

وہ کہتی جا رہی تھی اور فائیق آنکھوں میں نمی لئے چہرے پہ تبسم بھرا ایک ٹک بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔ اپنے بیٹی کی آنسو اس کے لئے ناقابل برداشت تھے مگر وہ اسے چھونا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اسے لگتا تھا جیسے ہما کہی غائب ہو جائے گی مگر آنسو جب بڑھنے لگی چہرے کی تکلیف بڑھنے لگی تو فائیق سے رہ نہیں گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیے۔ ہما کی پٹ سے کھلی اسے لگا جیسے زلنیں آگیا ہو۔ وہ اس کو غائب پا کر کیسے رہ سکتا تھا۔۔۔۔۔ مگر حیرت کی انتہا جب اس نے فائیق کو دیکھا تو اس کو سکتہ تیاری ہو گیا تھا۔ اب یہ شخص اس کے سامنے اتنا سب کچھ کر کے اس کی نانو کو یہاں سے لے گیا تھا اور اب۔۔۔۔۔ فائیق نے ہاتھ بڑھا کر اس کے دوسرے گال صاف کیے پھر اس کے سرخ گالوں کو دیکھا تو پتا چلا یہ خون جما ہوا ہے پھر مزید غور کیا اس کی گردن اور بازو پہ ناخن کو نشان تھے۔۔۔۔۔ تکلیف کا احساس فائیق کے گرد پھیلا ہوا ہے۔

"یہ کیا ہوا ہے۔"

ہما اُٹھ کر تیزی سے بھاگنا چاہتی تھی مگر ان کے رندھے ہوئے لہجے نے اسے روک دیا اور وہ انھیں دیکھنے لگی وہ ویسی ہی تھے جیسے ماما کی تصویر میں تھے خوبصورت، پُرکشش، اپنے طرف کھینچ دینے والی صلاحیت رکھنے والی شخصیت

۔۔۔ مگر کچھ تھا جو بہت کچھ بدل گیا تھا۔ کالے بالوں کی جگہ سُنسرے بالوں نے لے لی تھی۔ مسرت چہرے کی جگہ ایک بس انسان کی شکل لیں لی تھی اور ان کی نمکین پانیوں سے بھری آگ رنگ آنکھوں میں ایذا ہی ایذا بھر چکا تھا۔ فائیت نے اس کا جواب ناپا کر پھر سے بولے۔

"ہا!! میں۔۔۔ میں فائیت ہوں۔۔۔"

زبان نے تو گویا لکنت پالی تھی۔ ہمارا کسی چیز کو نہیں بس ان کو دیکھے جارہی تھی اس کا سارا بوجھ ساری تکلیف جیسے ان کو دیکھنے سے غائب ہو گئی تھی۔۔۔ فائیت نے پیار سے اس کے گال تھپ تھپائے جس گالوں پہ ریحان نے تھپڑ مارا تھا اس کی جلن غائب ہو گئی تھی۔ اس کی جگہ ٹھنڈی پھوار نے لے لی تھی۔

"تم میری بیٹی ہونا۔۔۔۔۔" یہ جملہ!!!! یہ کتنا عام سا جملہ تھا مگر ہمارے لئے یہ کسی آب حیات سے کم نہیں تھا۔ اسے لگا اس کا گاہل جسم میں کوئی مرہم لگا رہا ہے۔۔۔ ٹھنڈا مرہم۔۔۔ وہ کسی کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔ اس کی شناخت آخر مل گئی کوئی کہنے کو تیار ہے کہ وہ اس کی بیٹی ہے ورنہ وہ تو صرف ہمارا تھی۔۔۔۔۔ ہمارا۔۔۔۔۔ آج وہ کسی کی بیٹی ہے۔ ایک باپ کیا ہوتا ہے ہمارا کو ان کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"تم تو بالکل شفق ہو۔۔۔۔۔ وہی چہرہ، وہی معصومیت۔۔۔۔۔ مجھے میرا تحفہ بہت دیر سے کیوں ملا۔۔۔۔۔ مجھے تو تمہیں گود میں اٹھانا تھا۔ تمہاری نرم چھوٹے سے جسم کو اپنا احساس بخشنا تھا۔۔۔۔۔ تمہارا رونا سُنا تھا۔ تمہاری چھوٹی چھوٹی شرارتیں دیکھنی تھی۔ تمہاری ساتھ ڈھیر ساری یادیں بنانے تھی۔۔۔۔۔ تمہیں انگلی سے پکڑ کر چلنا سکھانا تھا۔ تمہیں سکول بھیجنا تھا۔ تمہارے ساتھ پارک جانا تھا۔۔۔۔۔ تمہارے ساتھ ڈھیر ساری باتیں کرنی تھی۔۔۔۔۔ میں نے تو بہت سے پل کھودے۔۔۔۔۔

یہ الفاظ تھے یا ہمارا کاہم درد ان کا اور اس کا درد ایک ہی تو تھا۔ بیٹی باپ سے محروم تھی باپ بیٹی سے محروم تھا۔۔۔۔۔ ہمارا ان سے ڈر نہیں رہی تھی۔ ہمارا کو یقین ہو گیا تھا یہ ہی ہے وہ شخص وہ ایک بُرا خواب تھا وہ ایک دھوکہ تھا سب کی طرح یہ شخص دھوکہ نہیں ہو سکتا کم سے کم ان کی آنکھیں تو جھوٹ نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے فائیت کا ہاتھ تھام لیا اور لڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بابا"

جزلان سیدھا پر میس کے کمرے کی طرف پہنچا تھا۔ اس نے دروازہ زور سے کھٹکھٹایا تھا۔ آج بہت ہو گیا جو کام زلنین نہیں کر سکا۔ وہ یہ کرے گا۔ چاچو کو بے گناہ ثابت کرنا بہت ضروری تھا ورنہ وہ کبھی خود کو معاف نہیں کر سکے گا۔ جب دستک کرنے پر بھی کوئی جواب موصول نہ ہو سکتا تو جزلان کو چلانا پڑا۔

"پر میس دروازہ کھولو !!!!"

"پر میس !!!!"

پر میس میں تمہارے لحاظ کر رہا ہوں کیونکہ تم میری بہن ہو مگر اگر تم نے دس سیکنڈ میں نہ کھولا تو بُرے انجام کے لئے تیار رہنا۔

اس نے اتنا کہا تھا اور پر میس نے دروازہ فوراً کھول دیا تھا۔ اس کو دیکھتے ہی جزلان نے اس جس نظروں سے دیکھا تھا کہ خود کو کافی حد تک کمپوز کیے ہوئی پر میس اس کے تیور دیکھ کر کنفیوزڈ ہو گئی۔

"کک کیا بات ہے۔"

اس نے نارمل لہجے میں اس سے آنے کی وجہ پوچھی۔

جزلان کا دل کر رہا تھا اسے ایک تھپڑ لگا دے لیکن پھر پھوپھو کے مزاج کا پتا تھا اسے۔۔۔ اس لئے بے حد تحمل سے مگر دانت پیستے ہوئے بولا تھا۔

"چاچو کہاں ہیں؟"

پر میس نے چونک کر اسے دیکھا (ڈرامے باز)

چاچو؟ کس چاچو کی بات کر رہے ہو۔ "نا سمجھی کا اظہار"

"پر میس میں بڑے آرام سے پوچھ رہا ہوں تم سے کہ چاچو کہاں ہیں۔"

مجھے کیا پتا اگر تم فائینک چاچو کی بات کر رہے ہو تو وہ تو امریکہ۔۔۔۔۔"

وہ آگئے سے اپنی بات پوری کرتی جزلان کا ضبط ٹوٹ گیا اور اس نے زوردار تھپڑ پر میس کے چہرے پہ مارا کہ وہ سیدھا زمین کے بل گری۔۔۔۔۔ پھر وہ دھاڑا۔۔۔

"میرے چاچو کہاں ہیں !!! بتاؤ مجھے۔۔۔"

پر میس نے تیزی سے مڑ کر اسے خنخوار نظروں سے دیکھا۔

تمھاری اتنی جرأت ! کہ تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔" وہ چیخی۔۔۔۔۔

مجھے یہ سب کرنے پہ تم نے مجبور کیا ہے۔ اب سچ بتاؤ کون ہے جو تمھیں استعمال کر کے یہ سب کر رہا ہے یا تم " ہی اپنے حسد کی چکر میں اتنی آندھی ہو گئی ہو کہ بے قصور کی بھی جان لے رہی ہو۔

پر میس خاموش رہی۔۔۔ بس اسے گھوری جا رہی تھی۔

پر میس اگر میں دادا زلفقار کے ساتھ زلنین کو بھی بیچ میں لے آیا نا۔۔۔ تو پھر سوائے کچھتاوے کے " تمھارے بس کچھ نہیں ہوگا۔

پر میس کا چہرہ ایک دم سفید ہو گیا۔۔۔ وہ اسے یک ٹک دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ اپنے فیصلے کی مضبوطی تھی۔۔۔۔۔ اس نے خود کو نارمل کیا اور مطمئن انداز، قدرے مکار مسکراہٹ اسے اچھال کر بولی۔

"جو کرنے ہے کر لو۔۔۔۔۔ پھر اپنے فائیک چاچو اور ہما کی نانی کے موت کے ذمہ دار صرف تم ہو گے۔۔۔۔۔"

جزلان نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا یہ پر میس کی آواز۔۔۔۔۔

لیکن سر جھٹک کر اس نے انگلی اٹھا کر اسے کہا۔۔۔۔۔

دو گھنٹے دے رہا ہو چاچو اور نانو کو واپس لاؤ ورنہ تم اپنی موت کی ذمہ دار ہو گئی اور مجھے قتل کرنے میں کوئی " شرمندگی نہیں ہوگی ظاہر ہے میرا پورا خاندان قاتلوں سے بھرا تو میں کیوں پیچھے رہوں۔

سرد لہجے میں وہ پر میس کو ایک بدلے ہوئے روپ میں پایا تھا۔ جزلان رکا نہیں مڑ کر تیزی سے غائب ہوا۔

oooooooooooooooo

"! بابا"

ہمانے اتنا کہا تھا اور فائیک نے اسے اپنے ساتھ لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ اس دُنیا میں وہ اپنے آپ کو

اس وقت خوش قسمت ترین انسان سمجھ رہا تھا۔ اس نے اللہ سے رحم مانگا تھا۔ اللہ نے اس کی کھوئی ہوئی رحمت لٹا دی تھی اور وہ رحمت ہما تھی۔ ہما کا بھی ضبط ٹوٹ گیا اور اپنے کمزور بازو اٹھا کر ان کے گرد پھیلانے۔

"! بابا"

وہ رونے لگی۔۔۔۔۔ اسے لگا جیسے اس کی ماما واپس آ گئی ہوں۔۔۔۔۔

آپ کدھر چلے گئے تھے بابا۔۔۔۔۔ آپ مجھے کس بے رحم دنیا میں لے آئے تھے جہاں آزمائشیں رکنے کا نام ہی "نہیں لیتی، جہاں محبت، عزت کے لئے انسان ترستا ہے۔ جہاں نفرت، تنہائی اپنے عروج پہ ہے اور کسی سانپ کی طرح ہر وقت ہر پل یہ لوگ ڈستے رہتے ہیں۔ کیوں آپ نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ نہ میرے پاس ماما رہی، نہ نانو اور اب زلنین۔۔۔۔۔

زلنین کے نام پر فائیک نے اسے الگ کیا اور ہما کے آنسو پونچھے۔

"زلنین نے تم سے نکاح زبردستی کیا تھا یا اس میں تمہاری رضامندی شامل تھی۔"

ان کے بھاری مگر سنجیدہ آواز میں ہما سے پوچھا۔۔۔۔۔ ہما انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ہما میں تمہارے سے کوئی زیادتی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا تھا۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور یہ تمہارے بازو "پہ کس نے نشان مارے ہیں کیا زلنین نے۔۔۔۔۔

اپنے بابا کی پریشانی دے کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی تھی۔ اس نے فائیک کے آنسو پونچھنے تھے۔۔۔۔۔

کسی نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔ یہ مجھے خیر جانے دے مجھے یہ تکلف آپ کے پاس لے کر آئی اور زلنین نے کچھ نہیں "کیا وہ کیا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ کہاں ہے اس وقت۔۔۔۔۔ اور یہ۔۔۔۔۔ "وہ ارد گرد دیکھنے لگا پھر ہما کو دیکھا کہ ہما کے زہن میں بہت سے سوال "آنے لگے۔

"آپ ایک بات بتائیں کیا آپ واقعی زلنین کے چاچو ہیں۔"

فائیک نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ پھر سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔

وہ آپ سے نفرت کیوں کرتا ہے۔" فائیک نے اس کی بات پر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔

بتائیں نا پاپا آخر ایسا کیا ہوا تھا اور یہ جن اور انسان کی کہانی۔۔۔ مجھے سب کچھ جانا ہے پاپا پلیز اس راز کو اس راز " کو اب آپ ہی کھول کر ختم کریں میں جانا چاہتی ہوں یہ سب کچھ میرے ارد گرد ہو رہا ہے اس کی وجہ کیا ہے ماما کی ریحان سے کیسے شادی ہوئی۔ آپ سے کب ہوئی تھی آپ دونوں ایک دوسرے سے الگ کیسے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ بہت بے چین ہو رہی تھی ایک ہی سانس میں اس نے کئی سوال کر ڈالے تھے۔

"میں سب بتاتا ہوں لیکن تمہاری نانو کہاں ہے، اور زلنین۔۔۔۔۔"

فائیک نے بیٹی کی بات سنی تو ایک دم انہیں خیال آیا کہ جس نے انہیں اٹیک کیا تھا اس کا کیا مقصد تھا اور وہ یہاں کیسے پہنچے نانو اور زلنین۔۔۔۔۔

"ہما اٹھو جلدی سے اٹھو۔۔۔۔۔"

وہ اٹھے اور انہوں نے ہما کو اٹھاتے ہوئے بے حد عجلت میں کہا۔

"کیا ہوا؟"

"زلنین اور تمہاری نانو وہ۔۔۔۔۔۔۔"

کیا پاپا۔۔ کیا ہوا ہے وہ۔۔۔۔۔ "فائیک نے اس کا ہاتھ تھاما اور بنا کچھ کہے اسے لے کر یہاں سے نکلنے لگے۔"

"بابا بتائیں تو سہی کیا ہوا ہے۔ زلنین اور نانو تو اس گھر میں۔۔۔"

فائیک رُک کر تیزی سے مڑا۔

"تم وہاں گئی تھی کیا ہوا تھا بولو۔۔۔"

وہ۔۔۔۔۔"

پھر اس نے سارا فائیک کے گوش گزارا۔ فائیک سفید چہرہ لیا سب سُنتا گیا۔

"میری جیسی شکل۔۔۔ اور زلنین۔۔۔۔۔ وہ کدھر ہے۔"

انہیں اب بھیتجے کے فکر لگ گئی۔۔۔

میں ان سب کو چھوڑ کر آگئی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی بابا۔۔۔۔۔ میرا اعتبار ٹوٹا تھا ایک سیکنڈ اگر زلنین جن "

ہے تو آپ اس کے چاچو۔۔۔ آپ جن ہیں تو میں۔۔۔۔۔

ہما جلدی چلو۔۔۔ سب باتیں اپنے وقت میں پتا چلی جائے گی اگر زلنین کو کچھ ہو گیا تو میں جی نہیں سکوں گا۔  
۔۔۔

ہما بالکل ٹھنڈی پڑ گئی اگر زلنین کو کچھ ہو گیا تو کیا وہ جی سکے گی۔  
اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"چلیے پایا۔"  
وہ ان کے ساتھ اس جنگل سے نکلنے لگی۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

وہ گھر پہنچے تھے، خالی گھر کے علاوہ انھیں کچھ نہیں ملا تھا۔ ہما کا دل جیسے بند ہو رہا تھا۔ فائیک بیسمنٹ سے آیا تھا۔ اس نے ہما کو دیکھا جو بالکل رونے والی ہو رہی تھی۔

"ہمارا پریشان نہ ہو اسے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ ہم ابھی گھر جائے گئے ضرور اُدھر ہوگا۔۔۔"

"پاپا مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے۔"

اللہ نہ کرے ہما۔۔۔ "فائیک تڑپ اٹھا اور انھوں نے پیار سے اس کے گال تھپ تھپائے۔"

ہما ابھی تو مجھے خوشیاں ملی ہے اور میں اس خوشی کے لئے ہر کسی سے لڑ جانے کے لئے تیار ہوں میں ان فساد کو۔  
"ختم کے رہوں گا۔ اب پریشان نہ ہو چلو آؤ۔"

انھوں نے ہما کے سر پہ شفقت بھرا بوسہ دے کر اسے چلنے کو کہا۔

وہ اب چل کر باہر آئے تھے اور با مشکل ہی ڈرائیو کے کی طرف پہنچے کے بھوک لایا ہوا جزلان بھاگتے ہوئے آیا ایک دم  
ہما کے ساتھ فائیک کو دیکھ کر اس کے تیزی بڑھتے ہوئے قدم رُکی۔۔۔

"!! چاچو"

فائیک نے ہما کا ہاتھ چھوڑ کر اس کی طرف بڑھا تھا۔

"جیزی میں ہوں ڈرو مت۔۔۔ میری آنکھوں سے تم دیکھ سکتے ہو میں کوئی بہر وپیا نہیں ہوں۔"

"میں جانتا ہوں چاچو۔۔۔ آپ کیسے ہیں آپ کدھر چلے گئے تھے۔۔۔"

وہ تیزی سے چاچو کے ساتھ لگ کر بولا تھا۔۔۔ فائیک نے اسے تھپ تھپا کر الگ کیا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں جزلان تم پریشان نہ ہو زلنین کہاں ہے۔"

"زلنین۔۔۔۔ چاچو زلنین زلنین۔۔۔۔"

وہ جواب چاچو کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا اسے زلنین کی پریشانی ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا زلنین کو۔۔۔ بولو بتاؤ۔"

"وہ زلنین کی جان خطرے میں ہے چاچو بلیک روز میں ہے چاچو مجھے جانے دے۔۔۔ ورنہ میرا بھائی۔۔"

تم کیسے پتا چلا۔۔۔۔ بتاؤ مجھے جیزی۔۔۔۔ "فائیک تیزی سے بولا۔۔۔۔"

وہ میں اس کے کمرے میں گیا تھا کیمیکل لینے اور اور۔۔۔۔ مجھے وہاں دیوار پہ خون کے بوند سے لکھا ہوا لفظ پڑھا جس "

پر وہ زلنین کو بلیک روز ہو ٹل بلارہا تھا ورنہ ہمارا اور نانو کی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گئے۔

"کیا!!!۔"

ہاں چاچو اس لئے مجھے جانے دے۔۔۔۔ آپ بس دعا کیجیے گا۔۔۔ اور چاچو اس میں پر میس بھی شامل تھی!! "

"آپ اس وقت دادا کے پاس جا کر سب کچھ سچ سچ بتائیں۔۔۔ میں تب تک زلنین کو لے آؤں گا۔

پاگل مت بنو!! میں چل رہا ہوں تم ادھر رہو۔۔۔ ہما۔۔"

وہ اسے غصے سے کہہ کر مڑا تھا لیکن ہما ہما یہاں نہیں تھی۔۔۔ فائیک کا دماغ بھک سے اڑھ گیا۔

"ہما!!!۔"

پوری وادی فائیک کی تیز آواز پر گونج اُٹھی تھی۔۔۔۔

※ ※ ※ ※ ※ ※ ※

زلنین اس وقت ہو ٹل کی حدود میں داخل ہوا تھا۔ اس ہو ٹل کی اس نے رینیو ویشن کروانی تھی جس سے اس ہو ٹل

کی حالت کافی حد تک بہتر ہو گئی تھی مگر ابھی بھی بہت کام ہونا تھا۔۔۔ ہو ٹل کی لابی میں اس وقت چوہے کی

آوازیں آرہی تھیں۔ سامنے بڑے بڑے جالی لگے ہوئے تھے جس پر عام انسان تو نہیں گزر سکتا تھا مگر زلنین بڑے

آرام سے گزر کر بڑے محتاط انداز سے قدم اٹھا کر ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ یہاں کی خاموشی بڑی پُر اثرار تھی۔ جیسے ابھی





لگ گئی تھی۔۔۔

"ہما!۔"

زننیں۔۔۔ (وہ اس سے الگ ہوئی تھی)۔۔۔ اور اس کے دونوں گال اپنے ہاتھوں سے تھامے تھے اس کے آنکھیں "پھر سے بھینگنے لگی تھی۔

مجھے لگا تھا (وہ رُکی پھر اس کو دیکھتے ہوئے بولی) مجھے لگا۔

میں تمہیں کھودوں گی اور میں نے اپنے آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کرنا تھا۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا سچ میں زننیں تم جیسے بھی ہو صرف میرے ہو تم قاتل ہوتے تب بھی مجھے کوئی پروا نہ ہوتی تو ایک جن ہو تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم نے کیوں چھپایا اب مجھے سمجھ آئی تم نے شادی پہ زبردستی کیوں کی تھی کیونکہ تمہیں پتا تھا پتا تھا کہ میں ان حالات سے تنگ آ کر تمہیں اور اس جگہ کو چھوڑ کر واپس چلی جاؤں گی۔۔۔ یا اگر مجھے معلوم ہو گا کہ تم ایک جن ہو تو میں تب بھی یہاں سے بھاگ جاؤں گی اور تم تم مجھے کھونا نہیں چاہتے۔۔۔ یہی نا۔۔۔۔ اس لئے سب کیا اور میں پاگل تم سے نفرت کرتی رہی حالانکہ وہ نفرت نہیں تھی وہ صرف غصہ تھا تم پر اور مجھے یقین ہے اب مجھے یقین ہو گیا ہے وہ تھپڑ مارنے والے بھی تم نہیں ہو تم تو میرے آنسو نہیں برداشت کر سکتے تھے کجا کے مجھے مارو گئے۔۔۔۔ وہ آگئے سے کچھ کہتی زننیں نے اس کا ہاتھ ہٹا کر اس کے گال تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

ہما بس بس تم مجھے صفائی مت دو۔۔۔ میں نے تم سے محبت کی ہے۔۔۔ بے پناہ تمہارے پر تو سات قتل بھی "معاف کر سکتا ہوں یہ تو پھر تمہاری چھوٹی سے ناراضگی اور بے اعتباری تھی اور مجھے خوشی ہوئی کہ تمہاری یہ غلط فہمی دور ہو گئی۔۔۔ میں کوشش کرتا تھا کہ تمہیں سب بتاؤں مگر تمہیں کھونے سے ڈرتا مجھے اس زندگی سے بھی نفرت تھی ہاں لیکن کیا کروں میرے رب نے مجھے عطا کی تھی تو اس کے فیصلے سے میں کیسے پھیر سکتا تھا۔۔۔۔ بد لے میں مجھے کسی جادو کے زیر سے انسان بنے کا طریقہ آزمانا چاہتا تھا مگر اس کے بدلے مجھے کیا ملا تمہاری ناراضگی تمہارا غصہ جو بالکل میرے لئے برداشت سے باہر تھا۔۔۔۔۔ بولتے ہوئے چونکہ ہما اس کے پیچھے کسی کو دیکھ رہی تھی اس کا چہرہ خوفناک حد تک سفید ہو چکا تھا۔۔۔ زننیں اس سے قبل مڑتا ہما نے اسے تیزی سے دھکا دیا اور جو تیزی سے جو کر زننیں کو مارنے آ رہا تھا اس کا آپاسیدھا ہما کو جا کر لگا۔۔۔ ہما کے دھکا دینے سے زننیں

سیدھا منہ کے بل گرا تھا۔۔۔۔۔ اس لئے وہ یہ دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔ ہما کی آواز اس کے حلق سے نہیں نکل سکی تھی۔۔۔۔۔ مگر اس نے ہمت سے اپنے پیٹ پہ دھرا تیز دار آلا نکالا۔۔۔۔۔ اور اسے جو کر کو ایک زور دار مکا مارا۔۔۔۔۔ اور پیٹ کو تھام کر نیچے گری۔۔۔۔۔ زلنین اٹھنے لگا تو اس نے دیکھا ہما زمین پہ جھکی ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

"ہما!!!"

وہ ہما کے قریب آتا اس جو کرنے ہما کے بال کھینچ کر عجیب سے آواز اس کے منہ سے نکال کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔

"ہما!!!"

ہما کسی فورس سے دور جا کر دروازے سے پہ گری۔ زلنین نے تیش سے اٹھ کر اس جو کر کے منہ پہ لات ماری۔۔۔۔۔ پھر ایک دوسری لات اس نے تو گویا لاتوں کی بارش کر دی۔۔۔۔۔ مگر اس جو کرنے زلنین کا پیر پکڑ لیا۔۔۔۔۔ اور اسے فانوس کی طرف پھینکا۔۔۔۔۔ زلنین کا سر زور دار انداز میں وہاں لگا۔۔۔۔۔ ہما نے دُندھ لائی نظروں سے دور سے اس منظر کو دیکھا اور پھر اس نے اٹھنے کی کوشش اس کے کانوں میں بڑے ڈروانی اور کان پھاڑ دینے والی آواز آنے لگی جو اسے خوف زدہ کر رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے قیامت آگئی ہو۔۔۔۔۔ ہما نے اپنے پیٹ کے درد کی پروا کیے بغیر اپنے کانوں پہ ہاتھ جما کر اٹھنے کی کوشش کی حیرت کی انتہا تھی اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی اس میں اتنی ہمت تھی کہ وہ سامنے پڑاواز اٹھانے لگی۔۔۔۔۔ اور اس سیدھا جو کر کے سر پہ وار کیا اور بالکل نشانے پہ جا کر لگا تھا قہقہہ لگاتے ہوئے خطرناک شکل والا جو کر زلنین پہ مزید اٹیک کرنے والا تھا کہ سر پہ زور دار واز لگنے سے وہ لڑکھڑایا۔۔۔۔۔ مگر سنبھلا۔۔۔۔۔ اس نے مڑ کر ہما کو دیکھا۔۔۔۔۔ جو دانت پیسے درد کو پیچھے چھوڑتے ہوئے لڑکھڑاتے قدموں سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اشارہ کیا تو دیوار پہ لگی پُرانی تلوار خود بخود نکلی اور سیدھا ہما کی طرف بڑھنے لگی کہ زلنین نے ان تلواروں کو ہما کے پہنچنے سے پہلے ہی دور جا کر پھینکا

۔۔۔۔۔

اور اس نے ہما کو تھاما کہ وہ جو کر پھر بھاگتے ہوئے زلنین کی طرف پہنچا اس نے زلنین کی شرٹ پکڑی اور زور دار

انداز میں کھینچ کر ہمارے دور کیا۔ اس کے منہ سے بڑی عجیب آوازیں نکل رہی تھیں اور اس کا عجیب ہی انداز تھا ہمارا کو ایک دم کوئی چیز یاد آئی تھی سٹیفن کنگ کے ناول "اٹ" میں بھی ایک جو کر تھا وہ بھی تقریباً کچھ ایسی حرکت کیا کرتا تھا۔ اُس جو کر میں اُداس اور غم کی جھلک تھی جبکہ اس میں بھی۔۔۔۔۔ کیا کرے وہ کیا کرے۔۔۔۔۔ غبارہ !!! لال غبارہ اس میں اس جو کرنے بھی یہ پکڑا تھا لال غبارہ اس جو کر کی کمزوری تھی تو کیا اس کی بھی یہی کمزوری ہوگی۔۔۔۔۔

"ہما بھاگ جاویہاں سے۔۔۔۔۔"

زننیں نے اونچی آواز میں اسے اٹیک کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

"یا اللہ میں کیا کروں جیسے آپ نے زننیں کے پاس مجھے بھیج دیا ہے ایسی کچھ کرے۔۔۔۔۔"

درد اب جسم میں پھیلتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے دیکھا میوزک پلیئر پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ میوزک کیا میوزک سے وہ رُک سکتا تھا۔۔۔۔۔ وہ بامشکل قدم اٹھاتے ہوئے اس طرف بڑھی تھی کہ اس طرف سے ایک کالی بد شکل چڑیل نمودار ہوئی اور اس کی گردن فوراً دبوچی۔۔۔۔۔ ہمارے منہ سے زوردار آواز نکلی۔۔۔۔۔ زننیں اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔ اس نے دیکھا تو بس جو اس کا غصہ تھا اس نے جو کر کو سائڈ پہ پھینک کر اس کالی چڑیل کو ہمارے الگ کر کے اس کا حشر کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کسی طرح سے رُک نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔ ہمارے گردن تھام کر گہری سانس لینا چاہی مگر اسے سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے موت کا فرشتہ آس پاس ہے وہ اس کو لینے آرہا ہے۔۔۔۔۔ اس کا وقت ختم ہو گیا۔۔۔۔۔ اس کی خوشیاں تھوڑے وقت کے لئے تھیں۔۔۔۔۔ اس نے اس طرف دیکھا وہ جو کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا بڑی عجیب نظریں تھیں اس کی ہما ایک دم ڈر گئی اس کی آنکھیں نشے سے بھرپور ہوئی تھیں پھر ہمارے اس کی گردن کو زور سے مڑتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اتنی تیزی سے پھر وہ ایک دم ٹوٹ کر زمین پہ گری تھی اور اس طرف گری تھی جہاں ہمارا کاپیر تھا۔۔۔۔۔ ہمارے چیختے ہوئے اس کے سر کو پیروں سے مارنا چاہا لیکن اس کے بڑے تیز دھار دانت اس کے پیروں کو اٹیک کرنے لگے۔۔۔۔۔ ہما تیزی سے پیچھے ہٹی مگر آگے پڑے ٹیبل کو بنا دیکھیے ہی اس کا پیر لڑکھڑایا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ منہ کے بل گری۔۔۔۔۔ اب وہ نہیں بچ سکتی تھی اس کا وقت بس ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ انجانے سے اس کے لبوں سے کلمہ شہادت ادا ہوا تھا اور اس سے قبل وہ جو کر اس کو مکمل طور پہ ختم کرتا

فائیق پہنچ چکا تھا اور اس نے جو کرکاسر دو حصوں میں کاٹ کر دور جا کر پھینکا تھا اور وہی شیروں والی دھاڑ جو پُرانے فائیق کی ہوا کرتی تھی جس سے بلیک روز کی داروں دیوار ہل گئی تھی۔۔۔۔۔

جزلان نے بھی دیگر بھوت کو بھی زمین میں ان کے حصے کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا ہوا تھا۔۔۔ جہاں زلنین اس چڑیل سے نمٹ رہا تھا جو اس کے چہرے کو کافی حد تک زخمی کر چکی تھی یہ والی کچھ زیادہ ہی نڈر معلوم ہو رہی تھی۔ فائیق نے اسے چھوڑ کر ہما کی طرف لپکا۔۔۔

ہما میری بچی ہما میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔ اس نے ہما کا چہرہ اٹھایا اس کی آنکھیں ہلکی ہلکی بند ہو رہی اس طرف " زلنین کو بھی اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

" ہما جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔"

" بابا زلنین۔۔۔۔۔"

اس نے زلنین کو پکارا۔۔۔ فائیق نے مڑ کر زلنین کو دیکھا جو جزلان کے ساتھ اس چڑیل کو مار مار کر ہلکان ہو رہے تھے۔۔۔ نہیں ہما کو زلنین ہی یہاں سے لے کر جاسکتا ہے۔۔۔ اس سے پہلے وہ زلنین کو بلاتے، زلنین تیز سے اسے چھوڑ کر ہما کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔ اس نے فائیق کو نہیں دیکھا تھا وہ بس ہما کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ فائیق نے اسے دیکھا جو ہما کو اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔

" اُٹھو۔۔۔۔۔ ہما ہما!!!!!!۔۔۔"

اس نے اٹھا کر اپنے ساتھ لگا کر اٹھایا، ہما بھی زلنین کی گرمائش پا کر ہمت کرتے ہوئے اُٹھی۔۔۔ فائیق یہ سب دیکھنا چاہتا تھا لیکن جزلان سے اس چڑیل کو نپٹانے کے لئے مڑا۔۔۔ زلنین نے ہما کا سر اٹھایا جو اسے دیکھ رہی تھی

۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو ہما!!!!!!۔۔۔"

ہما کچھ بول نہیں پائی بس اسے دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ زلنین نے اسے جھنجھوڑا۔۔۔۔۔

ہما۔۔۔ "زلنین ڈر کر تیزی سے بولا۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔"

زننیں نے اس کے سر پہ پیار کیا۔۔۔۔۔

"میں تم سے بہت زیادہ پیار کرتا ہوں۔۔۔۔۔"

اس کے شدت سے بھرالہجہ ہمارے مدھم پڑتی دھڑکن کو بھی تیز کر پایا تھا مگر ہمارا جانتی تھی وہ کتنا چاہتا ہے اسے اس کے محبت میں دھڑکن تیز ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔۔۔۔۔ ہمارے پھول اپنے ٹراوز کی پوکٹ سے نکالا اور اپنے خون الود آنکھوں سے اس کے سامنے کیا۔۔۔

زننیں نے چونک کر اسے دیکھا۔

یہ کالا گلاب دیکھ رہے ہونا زننیں۔۔۔۔۔ تم ضرور اسے پہنچاتے ہو گے۔۔۔۔۔ یہ وہی گلاب جو کچھ روز پہلے میں " اسے اپنے ساتھ لے آئی تھی جو تمہارے کمرے کے باہر شیشے کے اندر پڑا ہوا تھا جانتے ہو کیوں۔۔۔۔۔ وہ رُکی آواز بھی غائب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

تم بھی کہتے ہو گئے کہ میں کالا گلاب کیوں اپنے ساتھ لاؤں گی۔۔۔۔۔ جو دیکھنے میں بد رنگ، سوگ اور غم کے ساتھ " کالے علم کی نشانی ہے۔۔۔۔۔ مگر نہیں اس میں ایسا نہیں ہے اس میں مجھے تمہارا عکس نظر آتا ہے اس کو غلط بالکل نہ لینا کالا خوبصورتی کی نشانی ہے اللہ کو بھی یہ رنگ بے بد پسند ہے۔۔۔۔۔ اس میں مجھے تمہاری خشبو آتی ہے یہ خشبو ہی تو مجھے تمہارے تک لائی۔۔۔۔۔

یہ مجھے ہمیشہ احساس دلاتا تھا کہ تم چاہیے جیسے بھی ہو میرے ہو

اس نے مجھے اس لمحے بھی احساس دلایا کہ تم چاہیے جن ہو یا انسان مجھے تم سے محبت ہے اور ہمیشہ رہے گی مرتے دم "تک اور مرنے کی بعد بھی۔۔۔۔۔

کہتے ساتھ ہی اس نے زننیں کے سینے میں منہ دے دیا۔۔۔۔۔ زننیں نے اس کے گرد بازو پھیلائے۔۔۔۔۔ اس نے اونچا اٹھا کر اسے گھمایا اسے لگا وہ اسے حادثے سے کبھی ٹروما میں نہ چلی جائے نکالنے سے پہلے یہ طریقہ آزمانا ضروری تھا کہ یہ سب بھول جائے ورنہ اس کے لئے جینا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔ پر وہ رُک گیا اسے ہمارا کمر میں نمی محسوس ہوئی اس نے ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو لزر اٹھا خون اور اس کی کمر اور پیٹ سے تیزی سے نکلتا ہوا خون۔۔۔۔۔ ہمارا کو گرنے سے پہلے اس کو گرنے کے پیچھے بھی وار کیا تھا لیکن ہمارا کو پتا نہیں چلا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ہمارا کو دیکھا جس

کا چہرہ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔ ہاتھ جو اس کے گرد پھیلے ہوئے تھے وہ ساکت ہو کر گر گئے تھے۔۔۔ بس اس کی ہلکی سی آواز آئی تھی۔۔۔۔

"الوداع زلنین۔۔۔۔۔"

اس نے زلنین کی ٹھوڑی چھوتی ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ اور زلنین کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا۔۔۔۔  
ہم اس کے ہاتھ میں دم توڑ چکی تھی۔۔۔